روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۸

ISLAM INTERNATIONAL PUBLICATIONS LTD

روحانی خزائن

مجموعہ کتب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام
(جلد ہشتم)

Ruhaani Khazaa'in

(Volume 8)

Collection of the books of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian, The Promised Messiah and Mahdi (1835-1908), peace be upon him.
Volumes 1-23

© Islam International Publications Ltd.

First Published in Rabwah, Pakistan in the 1960s
Reprinted in the UK in 1984
Reprinted in 1989
Second edition (with computerized typesetting) published in 2008
Reprinted in the UK in 2009
Published in Qadian, India in 2008 (Vol. 1-10)
Present edition published in the UK in 2021

Published by:
Islam International Publications Ltd
Unit 3, Bourne Mill Business Park,
Guildford Road, Farnham, Surrey, GU9 9PS UK

Printed in Turkey at:
Levent Offset

ISBN: 978-1-84880-134-9 (Set Vol. 1-23)
10 9 8 7 6 5 4 3 2 1

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب

کے مطالعہ کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

احباب جماعت کے نام

پیغام

روحانی خزائن کے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن ۲۰۰۸ء

کی اشاعت کے موقع پر

واجعل لی من لدنک سلطٰنا نصیرا
انا فتحنا لک فتحا مبینا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو النّاصر

لندن
10-8-2008

پیغام

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے　　اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

اللہ تعالیٰ نے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے کے امام اور مہدی کے طور پر مبعوث فرمایا کہ تا اس کی توحید کا دنیا میں بول بالا ہو اور ہمارے پیارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور قرآن کریم کی صداقت دنیا پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

قرآن کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہی وہ زمانہ تھا کہ جب اسلام کی اشاعت اور تبلیغ ساری دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے سامان اس خدائے قادر مطلق نے پہلے سے مقرر کر رکھے تھے۔ اسی لئے اس زمانے میں سائنسی ایجادات اتنی تیزی اور کثرت سے ہوئی ہیں کہ انسانی عقل وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَھَا کے مصداق حیران ہو جاتی ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ جس کے بارے میں وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی پیشگوئی فرما کر یہ بتلا دیا کہ اس زمانے میں ایسی ایسی ایجادات ہوں گی کہ کتابوں اور رسالوں کی نشر و اشاعت عام ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اور نشر صحف سے اس کے وسائل یعنی پریس وغیرہ کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ نے ایسی قوم کو پیدا کیا جس نے آلات طبع ایجاد کئے۔ دیکھو کس قدر

پریس ہیں جو ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تا وہ ہمارے کام میں ہماری مدد کرے اور ہمارے دین اور ہماری کتابوں کو پھیلائے اور ہمارے معارف کو ہر قوم تک پہنچائے تا وہ ان کی طرف کان دھریں اور ہدایت پائیں"۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۷۳)

ایک اور کتاب میں آپؑ فرماتے ہیں:

"کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیا اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادیٔ دنیا کے انتہائی گوشوں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی تبلیغ قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتا بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے...... ایسا ہی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے اور اس آیت میں جو مِنْھُمْ کا لفظ ہے وہ ظاہر کر رہا تھا کہ **ایک شخص اس زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزوں ہے مبعوث ہو گا** جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں ہو گا...... اس لئے خدا تعالیٰ نے تکمیل اشاعت کو ایک ایسے زمانہ پر ملتوی کر دیا جس میں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہو گئے اور برّی اور بحری مرکب ایسے نکل آئے جن سے بڑھ کر سہولت سواری کی ممکن نہیں۔ اور کثرت مطابع نے تالیفات کو ایک شیرینی کی طرح بنا دیا جو دنیا کے تمام مجمع میں تقسیم ہو سکے۔ سو اس وقت حسب منطوق آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ اور حسب منطوق آیت قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور

مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہوگئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لایئے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجّت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں۔ مگر میں ملک ہند میں آؤں گا۔ کیونکہ جوش مذاہب و اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل و نحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے"۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۶۰-۲۶۳)

سو اس زمانے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانے اور اسلام کی سچائی کو ساری دنیا پر ثابت کرنے اور خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پرچار کرنے کے لئے اسلام کا یہ بطل جلیل، جری اللہ، سیف کا کام قلم سے لیتے ہوئے قلمی اسلحہ پہن کر سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اترا اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا ایسا کرشمہ دکھایا کہ ہر مخالف کے پرخچے اڑا دیے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا پرچم پھر سے ایسا بلند کیا کہ آج بھی اس کے پھریرے آسمان کی رفعتوں پر بلند سے بلند تر ہو رہے ہیں اور ساری دنیا پر اسلام کا یہ پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے ذریعہ پھیل رہا ہے اور پھیلتا رہے گا۔ مسیح محمدی کی زندگی بخش تحریرات کی ہی یہ برکت ہے کہ ایک جہان روحانی اور جسمانی احیاء کی نوید سے مستفیض ہو رہا ہے اور صدیوں کے مردے ایک دفعہ پھر زندہ ہو رہے ہیں اور ایسا کیوں

نہ ہوتا کہ اسلام کی گزشتہ تیرہ صدیوں میں صرف آپ کا ہی کلام ایسا تھا جسے کبھی خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے ''مضمون بالا رہا'' کی سند نصیب ہوئی تو کبھی الہاماً یہ نوید عطا ہوئی کہ:

''در کلامِ تو چیزے است کہ شعراء را دراں دخلے نیست۔ کَلامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَّبٍّ کَرِیْمٍ''۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۲۔ تذکرہ صفحہ ۵۰۸)

ترجمہ: ''تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶)

چنانچہ ایسی ہی عظیم الٰہی تائیدات سے طاقت پاکر آپ فرماتے ہیں:

''میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:

''میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے''۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۴)

پس یہ آپ کی دلی خواہش تھی کہ وہ آب حیات جو آپ کے مبارک قلم سے آپ کی کتابوں کی شکل میں دنیا کی روحانی اور علمی پیاس بجھانے کے لئے نکلا ہے اس سے سارا عالم فیضیاب ہو۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مرگئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کرسکتا''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۴)

عزیزو! یہی وہ چشمۂ رواں ہے کہ جو اس سے پیئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی **یفیض المال حتی لا یقبلہ احد** (ابن ماجہ) کے مطابق یہی وہ مہدی ہے جس نے حقائق و معارف کے ایسے خزانے لٹائے ہیں کہ انہیں پانے والا کبھی ناداری اور بے کسی کا منہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ روحانی خزائن ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپ کی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین و دنیا، دونوں جہانوں سے محروم اٹھنے والا قرار پاتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے''۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳۶۵)

اسی طرح آپؑ نے فرمایا کہ:

''وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے

نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ''۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۳)

پھر آپ نے ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا کہ:

''سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے''۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۶۱)

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح محمدی کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تا کہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کافور ہو جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں اور اپنے دلوں اور اپنے گھروں اور اپنے معاشرہ میں امن و سلامتی کے دیئے جلانے والے بن سکیں اور خدا اور اس کے رسول کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں موجزن ہو کہ اس کے طفیل ہم کل عالم میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کی شمعیں فروزاں کرتے چلے جائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات اور راہنمائی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تصانیف کا سیٹ ''روحانی خزائن'' پہلی بار کمپیوٹرائزڈ شکل میں پیش کیا جارہا ہے۔اس سیٹ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

۱۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی ارشاد کی تعمیل میں ہر کتاب فسٹ ایڈیشن کے عین مطابق رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک سے زائد ایڈیشن چھپے ہیں تو آخری ایڈیشن کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۲۔پورے سیٹ میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ صفحہ کی سائیڈ پر ایڈیشن اوّل کا صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔

۳۔ایڈیشن اوّل میں اگر سہو کتابت واقع ہوا ہے تو متن میں اس لفظ کو اسی طرح کمپوز کیا گیا ہے۔البتہ حاشیہ میں یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ متن میں سہو کتابت معلوم ہوتا ہے اور غالباً صحیح لفظ یوں ہے۔

۴۔یہ ایڈیشن روحانی خزائن کے سابقہ ایڈیشن کے صفحات کے عین مطابق ہے تا کہ جماعتی لٹریچر میں گزشتہ نصف صدی سے آنے والے حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔

۵۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس سیٹ میں مندرجہ ذیل اضافے کئے گئے ہیں۔

(الف) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مضمون جو آپ نے منشی گردیال صاحب مدرس مڈل اسکول چنیوٹ کے استفسار کے جواب میں تحریر فرمایا تھا اور روحانی خزائن میں شامل نہیں ہو سکا تھا۔ اسے روحانی خزائن کے نئے ایڈیشن میں جلد نمبر ۲ میں شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اہم مضمون ''**ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات**'' جو پہلے ''تصدیق النبی'' کے نام سے سلسلہ کے لٹریچر میں موجود ہے اسے روحانی خزائن جلد نمبر ۴ کے آخر میں شامل اشاعت کر لیا گیا ہے۔

(ج) روحانی خزائن جلد ۴ میں الحق مباحثہ دہلی کے عنوان سے ایک کتاب شامل ہے۔اس کے صفحہ ۲۲۱ پر مراسلت نمبر ا مابین مولوی محمد بشیر صاحب اور مولوی سید محمد احسن صاحب ہے۔اس کے بعد مراسلت نمبر ۲ مابین منشی بوبہ صاحب و منشی محمد اسحاق و مولوی سید محمد احسن صاحب کسی وجہ سے روحانی خزائن میں شامل

ہونے سے رہ گئی ہے۔اسے روحانی خزائن جلد نمبر۴ کے نئے ایڈیشن میں شامل کر لیا گیا ہے۔

(د) روحانی خزائن جلد نمبر۵ آئینہ کمالات اسلام کے آخر میں "التبــلیــغ" کے نام سے جو عربی خط شامل ہے اس کے آخر میں عربی قصیدہ درج ہے۔ایڈیشن اول میں اس قصیدہ کے بعد ایک عربی نظم شائع شدہ ہے جو کسی وجہ سے روحانی خزائن جلد ۵ میں شامل نہیں ہوسکی تھی۔نئے ایڈیشن میں یہ نظم شامل کردی گئی ہے۔

(ہ) جلسہ اعظم مذاہب ۱۸۹۶ء کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر فرمودہ بے مثال مضمون جو ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے نام سے اردو اور دوسری زبانوں میں چھپ چکا ہے اس کے اصل مسودہ کے کچھ صفحات کسی وجہ سے شامل اشاعت نہیں ہو سکے تھے انہیں اصل مسودہ سے جو خلافت لائبریری میں موجود ہے نقل کر کے جلد نمبر۱۰ میں شامل کیا گیا ہے۔

(و) ریویو آف ریلیجنز اردو کا پہلا شمارہ ۹؍جنوری ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا۔اس میں صفحہ ۹ تا ۳۴ پر مشتمل ''گناہ کی غلامی سے رہائی پانے کی تدابیر کیا ہیں؟'' کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز مضمون شائع ہوا تھا۔اس مضمون کو روحانی خزائن جلد نمبر ۱۸ کے آخر میں کتاب نزول المسیح کے بعد شامل کیا جارہا ہے۔

(ز) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھا ہوا ''عصمت انبیاء'' کے عنوان سے ایک اور مضمون بھی ریویو آف ریلیجنز اردو مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۷۵ تا ۲۰۹ میں شائع ہوا تھا۔یہ مضمون اب تک کتابی شکل میں شائع نہیں ہوا۔اسے بھی روحانی خزائن جلد ۱۸ کے آخر میں شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔

والسلام

سید عبدالحی

ناظر اشاعت

اکتوبر ۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی اشاعت و تبلیغِ اسلام کے جہاد میں صَرف کی اور اس مقصد کے لئے آپ نے نہ صرف کثیر تعداد میں کتب تصنیف فرمائیں بلکہ اشتہارات و تقاریر کے ذریعہ بھی خدمت اسلام کے اس فریضہ کا حق ادا فرمایا۔ حضور علیہ السلام کی جملہ تصانیف کو روحانی خزائن کی تیئس جلدوں کے سیٹ میں طبع کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح آپؑ کے پُر معارف کلمات و تقاریر و مجالس علم و عرفان کو ملفوظات کی دس جلدوں میں، جبکہ آپؑ کے تحریر فرمودہ اشتہارات کو مجموعہ اشتہارات کے عنوان سے تین جلدوں میں تیار کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں علوم و فیوض روحانی سے لبریز اس لٹریچر (روحانی خزائن، ملفوظات اور مجموعہ اشتہارات) کے نئے ایڈیشن تیار کئے گئے ہیں جن کی اب سیدنا حضور اقدس کی منظوری سے یہاں انگلستان سے طباعت کی جا رہی ہے تاکہ بیرون ممالک میں قائم جماعتوں کی بھی علمی و روحانی تشنگی دور ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ تصانیف منیفہ جو روحانی خزائن کے نام سے ۲۳ جلدوں میں شائع شدہ ہیں، اس کے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن میں بعض مقامات پر کتابت کے سہو اور اغلاط کی نشاندہی ہوئی تھی۔

امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے نئے ایڈیشن کی تیاری کا ارشاد فرماتے ہوئے بعض درج ذیل ہدایات سے نوازا:

> ”حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی صحت کو قائم اور برقرار رکھنے کے لئے لازم ہے کہ ان کو اوّل ایڈیشن کے عین مطابق اور اسی حال میں برقرار رکھا جائے۔ اگر اوّل ایڈیشن میں کہیں سہوِ کتابت ہے تو اس کو بعینہٖ

قائم رکھا جائے۔ البتہ واضح سہو اور غلطی کی ناشر کی طرف سے حاشیہ میں وضاحت دی جائے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات مبارکہ میں اس کے ایک سے زیادہ ایڈیشنز شائع ہوئے تھے تو آپ کی زندگی میں مطبوعہ آخری ایڈیشن کو پیشِ نظر رکھا جائے۔

غرضیکہ اوّل ایڈیشن سے تقابل کرکے اگر مابعد کسی سہو یا کتابت کی غلطی کی درستگی کی گئی ہے تو اسے نظر انداز کرکے اوّل ایڈیشن کے بالکل مطابق کر دیا جائے اور متن میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔"

اوّل ایڈیشن کے وقت اس زمانہ کی طرزِ کتابت کے مطابق "ے" اور "ی" کو اکثر و بیشتر "ی" لکھا گیا ہے۔ پہلے قارئین خود سمجھ جاتے تھے کہ فقرہ کی ترتیب کے لحاظ سے یہاں یائے معروف ہے یا یائے مجہول۔ لیکن اب اس تفریق کو سمجھنے میں قاری کو دقت اور مشکل درپیش ہوتی ہے۔ اس لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ فقرہ کی مناسبت سے یائے معروف اور یائے مجہول کو ظاہر کر دیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "روحانی خزائن کے پہلے ایڈیشن کے مطابق صفحات نمبر اور عبارات رکھی جائیں۔" چنانچہ اس ہدایت کی پابندی کی گئی ہے۔ اس لئے ناشر کی طرف سے اگر کوئی وضاحت ضروری سمجھی گئی تو اس کو بارڈر سے باہر رکھا گیا ہے۔

ایسے انگریزی الفاظ، اسماء وغیرہ جو اردو رسم الخط میں تحریر شدہ ہیں اور جن کو صحیح تلفظ سے پڑھنا مشکل ہے سہولت کی غرض سے ان کو انگریزی طرز میں بھی حاشیہ میں دے دیا گیا ہے۔

الحق مباحثہ دہلی کا ایک حصہ "مراسلت نمبر ۲" جو روحانی خزائن کی تدوین کے وقت دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے شامل نہ ہو سکا۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن کے وقت یہ مراسلت مل گئی اور اسے جلد ۴ کے آخر پر صفحہ ۴۸۳ پر دے دیا گیا۔ اس ایڈیشن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسے الحق مباحثہ دہلی کے آخر پر مراسلت نمبر ۱ کے بعد شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

محمود کی آمین تو جلد ۱۲ میں آچکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی آمین بھی لکھی تھی۔ یہ نظم ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی جو روحانی خزائن کی کسی جلد میں شامل نہیں۔

اب روحانی خزائن کی نظر ثانی کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسے اپنے زمانی اعتبار سے روحانی خزائن جلد ۱۷ میں شامل کیا گیا ہے، مگر جلد کے آخر پر تا کہ صفحات کی ترتیب میں فرق نہ آئے۔

روحانی خزائن میں جو فارسی اشعار، عبارات اور رقوم بیان ہوئی ہیں ان کا ترجمہ اس ایڈیشن میں متن کے اختتام پر دے دیا گیا ہے تا کہ قارئین کو مفہوم سمجھنے میں سہولت ہو۔

یہاں انگلستان میں متعدد مرتبہ خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر مختلف امور میں راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی اور ان ہدایات کی تعمیل کروائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام نے بارہا ان بیش بہا علوم کو پڑھنے اور پھیلانے کی نصیحت فرمائی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سب ان سے کما حقہ فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ آمین

خاکسار

منیر الدین شمس

ایڈیشنل وکیل التصنیف

فروری ۲۰۲۱ء

ترتیب

روحانی خزائن جلد ۸

نورالحق حصہ اوّل ۱
نورالحق حصہ دوم ۱۸۷
اتمام الحجّة ۲۷۳
سرّ الخلافة ۳۱۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

تعارف

(از حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس)

روحانی خزائن کی یہ آٹھویں جلد ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب نور الحق ہر دو حصہ اور اتمام الحجة اور سر الخلافة پر مشتمل ہے۔ یہ چاروں کتابیں ۱۸۹۴ء کی تصنیف ہیں۔

نور الحق حصّہ اوّل

کتاب نور الحق حصّہ اوّل جو فروری ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی۔ فصیح و بلیغ مقفّٰی و مسجّع عربی زبان میں ہے۔ اور نظم و نثر پر مشتمل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خاص تائید سے لکھی گئی ہے۔

اِس کتاب کی تالیف کا باعث یہ ہوا کہ جنگ مقدس میں جس کی تفصیل ہم روحانی خزائن کی جلد ششم کے پیش لفظ میں لکھ چکے ہیں عیسائی فریق کو جو شکست فاش ہوئی اس نے عیسائیوں کی کمر توڑ دی۔ اس سے نہ صرف ہندوستانی پادری بوکھلا اُٹھے بلکہ یورپین مشنری سوسائٹیز بھی جو ہندوستان میں مشنری بھیجتی تھیں اس سے فکرمند ہوئیں کہ آئندہ اسلام کا مقابلہ کیونکر ہوگا۔ بہرحال اس شکست کی خفت اور ندامت کو مٹانے کے لئے مرتدین از اسلام پادریوں میں سے پادری عماد الدین نے ایک کتاب ''توزین الاقوال'' لکھی جو نہایت دلآزار اور اشتعال انگیز تھی۔ چنانچہ ہندو اخبارات ''رائے ہند'' و ''پرکاش'' امرتسر و ''آفتاب پنجاب'' اور عیسائی پرچہ ''شمس الاخبار'' لکھنؤ نے اس کے متعلق لکھا کہ یہ حد درجہ اشتعال انگیز اور شر رخیز ہے۔ اور ۱۸۵۷ء کے مانند اگر پھر غدر ہوا تو اس شخص کی بدزبانیوں اور بیہودگیوں سے ہوگا۔

(جلد ھذا صفحہ ۱۴۰ و ۱۴۱)

اِس کتاب میں اس نے قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر اعتراضات کئے اور لکھا کہ وہ فصیح و بلیغ نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس پر نہایت رکیک اور بودے اور شرمناک حملے کئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف گورنمنٹ کو اُکسایا اور لکھا کہ یہ شخص ایک مفسد آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجھے اس کے طور وطریق میں بغاوت کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی جہاد کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ قرآن مخالفینِ اسلام سے ہر حال میں جہاد کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اِس لئے جب اسے طاقت حاصل ہوگی تو ضرور بغاوت کرے گا۔ جب یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچی تو آپ نے اس کے جواب میں یہ رسالہ نور الحق حصّہ اوّل لکھا۔ اور پادری مذکور کے جملہ اعتراضات کے مدلل اور مسکت خصم جوابات دیئے۔

جہاد

جہاد سے متعلق آپ نے اس رسالہ میں ایک نہایت جامع مانع نوٹ لکھا جو ہر زمانہ کے مسلمانوں اور اعداءِ اسلام کے لئے بھی اسلامی جہاد کی حقیقت سمجھنے کے واسطے شمع کا حکم رکھتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

’’جاننا چاہئے کہ قرآن شریف یُونہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے سے روکیں اور اس بات سے روکیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں اور اس کی عبادت کریں اور اُن لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو اُن کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے اور مومنوں پر واجب ہے جو اُن سے لڑیں اگر وہ باز نہ آئیں۔‘‘

(نور الحق حصہ اول روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۶۲)

عربی زبان میں تالیف کی وجہ

اس کتاب کے عربی زبان میں لکھنے کی بڑی وجہ یہ ہوئی کہ یہ مرتدین از اسلام پادری لوگ اپنا

مولوی اور علماء اسلام میں سے ہونا مشہور کرتے تھے اور اِسی وجہ سے انگریز پادریوں کی نظر میں بھی عزّت سے دیکھے جاتے اور ان کی خوب خاطر و مدارات کی جاتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے جواب میں یہ کتاب عربی زبان میں لکھی۔ اور ان کو چیلنج کیا کہ اگر وہ اپنے اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ وہ عالم ہیں اور عربی زبان جانتے ہیں تو اس کے مقابلہ میں عربی زبان میں ایسی ہی کتاب لکھیں اور ان پادریوں کے نام بھی اس کتاب میں درج کر دیئے (صفحہ ۱۵۷) بصورت مقابلہ ان کے لئے پانچ ہزار روپیہ انعام دینے کا بھی وعدہ فرمایا۔ اور لکھا کہ ان کی درخواست پر ہم یہ روپیہ جہاں وہ چاہیں جمع کرا دیں گے۔ مگر ساتھ ہی آپ نے یہ بھی اعلان فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اس مقابلہ کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اور یہ ذلیل و رُسوا ہوں گے اور شکست کھائیں گے۔ اور تمام دُنیا پر ظاہر ہو جائے گا کہ یہ لوگ عربی زبان سے بالکل جاہل ہیں اور ان کے عالم اور عربی دان ہونے کا دعویٰ غلط ہے۔ اور ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس شخص کو جو عربی زبان سے بالکل جاہل ہو قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ جس شخص کی فصاحت و بلاغت کا عرب کے بڑے بڑے ادیب اور شعراء جیسے لبید بن ربیعہ وغیرہ اور عرب کے فصحاء و بلغاء سِکّہ مان چکے ہیں۔ اور اس کی فصاحت و بلاغت پر کسی عرب نے کسی زمانہ میں بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔

پھر آپ نے اسی کتاب میں پادری مذکور کی پولیٹیکل نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے حکومت کو واشگاف الفاظ میں یہ مشورہ بھی دیا کہ ”یہ بھوکے ننگے لوگ جو اپنا گذارہ نہیں کر سکتے تھے اور نہ مسلمان ان کے کھانے پینے کا انتظام کر سکتے تھے دنیاوی طمع اور مال و زر اور اچھے کھانوں کے لالچ سے گرجوں میں اکٹھے ہو گئے ہیں اور اپنے آپ کو اسلام سے متنفّر ثابت کرنے کے لئے پاکوں کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زبانِ طعن دراز کرتے اور گالیاں دیتے اور بدزبانی کرتے ہیں۔ اور بے کار رہ کر اپنے نفس کی خواہشات پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے اکابر نے اُنہیں فارغ بٹھا رکھا ہے۔ اور اس قسم کی بدزبانی کے گناہوں سے اُنہیں روکنے کے لئے کوئی انتظام نہیں کرتے۔ اُنہیں میرا مشورہ یہ ہے کہ انہیں ایسی خدمات دی جانی چاہئیں جو اُن کی قوم اور پیشہ کے لحاظ سے مناسب ہوں۔ اُن میں سے جو نجّار ہے اُسے تیشہ دیا جائے اور دھنئے والے کو ایک مضبوط دھنکی (پنجن) اور نائی کو نشتر اور اُسترا۔ اور تیلی کو ایک بڑا سا کولھو سپرد کیا جائے۔ تا ہر شخص ان میں سے اپنے کام میں مشغول ہو جائے جس کا وہ اہل ہے۔ اور تا کہ اس انتظام سے وہ فضول گوئی اور بے ہودہ اور

گناہ کی باتوں سے رک جائے۔'' (نور الحق حصہ اول روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۷ تا ۵۰ ملخصًا) اِس کتاب کے ایک قصیدہ میں آپ نے صلیبی فتنہ کے بداثرات سے محفوظ رہنے کیلئے اور اس کی تباہی کے لئے ایک درد انگیز دُعا بھی فرمائی ہے۔ (نور الحق حصہ اوّل روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۲۷ و ۱۲۸)

نور الحق حصّہ دوم

نور الحق حصہ اوّل کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت عاجزانہ رنگ میں اللہ تعالیٰ سے ایک لمبی دُعا کی ہے۔ اِس میں آپ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر عرض کرتے ہیں:۔

''اے خدا! ......کیا مَیں تیری طرف سے نہیں؟ اس وقت لعنت و تکفیر کی کثرت ہو گئی۔......فافتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین. اے خدا تو آسمان سے میرے لئے نصرت نازل فرما......اور مصیبت کے وقت اپنے بندے کی مدد کے لئے آ۔ مَیں کمزوروں اور ذلیلوں کی طرح ہو گیا اور قوم نے مجھے دھتکار دیا۔ اور مورد ملامت بنایا۔ پس تو میری ایسی نصرت فرما جیسی تُو نے اپنے رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بدر کے دن فرمائی۔ واحفظنا یا خیر الحافظین انک الرب الرحیم کتبت علٰی نفسک الرحمۃ فاجعل لنا حظًا منھا و ارنا النصرۃ وارحمنا و تب علینا و انت ارحم الراحمین.'' (نور الحق حصہ اول۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۴ ترجمہ از عربی عبارت)

اِس دعا پر بمشکل ایک ماہ گذرا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی اور سُورج چاند کا گرہن جس کی احادیث نبویہ میں خبر دی گئی تھی کہ سچے مہدی کے ظہور کی یہ علامت ہوگی کہ ماہ رمضان میں تیرھویں رات کو اس کے پہلے حصّہ میں چاند گرہن اور ۲۸ ر رمضان کو سورج گرہن ہوگا۔ اور قرآن مجید کی آیت وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ میں بھی اسی گرہن کی طرف اشارہ تھا۔ اور اسی طرح انجیل متی اور یوئیل نبی کی کتاب وغیرہ اور صلحائے امت محمدؐیہ کی کتب میں بھی اس کا تذکرہ پایا جاتا تھا۔ اور حضرت نعمت اللہ ولی اور حافظ محمد صاحب لکھوکے والے نے صاف طور پر اس گرہن کو مہدی کے ظہور کی علامت قرار دیا تھا۔ اور ملتان کے ایک مشہور ولی کامل حضرت شیخ محمد عبدالعزیز پرہاوری نے تو از رُوئے الہام یہ خبر بھی دے دی تھی کہ یہ نشان ۱۳۱۱ھ میں ظاہر ہوگا۔ (بدر ۱۴ر مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۸)

سو اِس مشہور و معروف پیشگوئی کے مطابق جو مختلف زمانوں میں کتابوں میں شائع ہوتی رہی۔ اور جو شیعہ اور سنی دونوں کی کتب حدیث میں ظہور مہدی کی علامت قرار دی گئی تھی ۲۰؍مارچ ۱۸۹۴ء کو چاند گرہن اور ۶؍اپریل ۱۸۹۴ء کو سورج گرہن ہوا۔ اور جیسا کہ آپ نے دعا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نصرت نازل فرمائی اور آپ کی صداقت پر چاند اور سورج کو دو آسمانی شاہد بنا دیا۔ اور اس نشان کا ظہور بالکل یوم بدر کے نشان کی طرح ہوا جسے قرآن مجید میں یوم الفرقان کا نام دیا گیا ہے۔

یہ چاند اور سورج کا گرہن جسے ہزار سال سے صادق مہدی کی شناخت کا معیار قرار دیا جاتا تھا۔ جب ظاہر ہوا تو مولویوں نے ہدایت حاصل کرنے کی بجائے از راہِ تعصب قسم قسم کے اعتراضات شروع کر دیئے۔ کبھی حدیث کو ضعیف اور مجروح قرار دیا۔ اور کبھی کہا کہ اس کے راویوں میں سے بعض راوی فاسق اور مبتدع اور وضاع ہیں۔ اور کبھی کہا کہ حدیث کے الفاظ کے مطابق رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن نہیں ہوا۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نور الحق حصہ دوم تحریر فرمایا۔ جس میں آپ نے اس نشان کا ایک بے نظیر نشان ہونا ثابت کیا۔ اور علماء کے ان تمام اعتراضات کے جوابات معقول اور مدلل طریق سے بہ شرح و بسط تحریر فرمائے اور فرمایا کہ حدیث متعلقہ خسوف و کسوف ایک نہایت عظیم الشان غیبی خبر پر مشتمل ہے۔ اور پہلے زمانوں میں کسی مدعی مہدویت یا ماموریت کے لئے ایسا خسوف و کسوف کبھی بطور نشان ظاہر نہیں ہوا۔ اور میں ایسے شخص کو ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا جو یہ ثابت کر دے کہ ماہ رمضان کی انہی تاریخوں میں جو حدیث میں مذکور ہیں کسی مدعی مہدویت اور ماموریت کے لئے خلق آدم سے لے کر آج تک کبھی ایسا خسوف کسوف ہوا ہے۔ نیز آپ نے اس شخص کے لئے بھی ایک ہزار روپیہ انعام مقرر فرمایا جو کتب لغت اور اشعار عرب وغیرہ سے یہ ثابت کرے کہ پہلی تاریخ کے چاند کو قمر کہا جاتا ہے۔ مگر ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اس رسالہ کے ٹائٹل پیج پر زیر عنوان ’’تنبیہ‘‘ یہ بھی تحریر فرمایا کہ:۔

> ’’یہ کتاب مع پہلے حصہ اسکے کے پادری عماد الدین اور شیخ محمد حسین بطالوی صاحب اشاعة السنّة اور ان کے انصار و اعوان کی حقیقت علمیہ ظاہر کرنے کے لئے تیار ہوئی ہے جس کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ انعام کا اشتہار ہے۔ اگر چاہیں تو روپیہ پہلے جمع کرا لیں۔ اور اگر بالمقابل کتاب لکھنے کے لئے تیار ہوں اور انعامی روپیہ جمع کرانا چاہیں تو ایسی درخواست کی میعاد اخیر جون ۱۸۹۴ء تک ہے۔ بعد اس کے سمجھا جائے

گا کہ بھاگ گئے اور کوئی درخواست منظور نہیں ہوگی۔‘‘

(ٹائیٹل پیج ۔نور الحق حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد ۸صفحہ ۱۸۷)

اور اسی طرح ’’اتمام الحجّۃ‘‘ میں بھی رسالہ نور الحق سے متعلق لکھا:۔

’’ہماری طرف سے تمام پادریان اور شیخ محمد حسین بطالوی اور مولوی رسل بابا امرتسری اور دوسرے ان کے سب رفقاء اس مقابلہ کے لئے مدعو ہیں اور درخواست مقابلہ کے لئے ہم نے ان سب کو اخیر جون ۱۸۹۴ء تک مہلت دی ہے اور رسالہ بالمقابل شائع کرنے کے لئے روزِ درخواست سے تین مہینہ کی مہلت ہے۔‘‘

(اتمام الحجۃ ۔ روحانی خزائن جلد ۸صفحہ ۳۰۴)

وہ جون کا مہینہ گذر گیا مگر نہ بطالوی اور نہ اُن کے رفقاء میں سے اور نہ پادریوں میں سے کسی کو مقابلہ میں آنے کی طاقت ہوئی۔ اور نہ ہی دوسرے انعامات کو حاصل کرنے کے لئے سامنے آنے کی جرأت۔ اور اپنی خاموشی سے انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ درحقیقت عالم نہیں بلکہ عربی زبان سے بالکل بے بہرہ اور بے نصیب ہیں۔

اتمام الحُجّة

یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی رسل بابا امرتسری پر اتمام حُجّت کرنے کے لئے جون ۱۸۹۴ء میں شائع کیا۔ اِس رسالہ کا کچھ حصّہ عربی میں ہے اور کچھ اُردو میں۔ اس کی تالیف کا باعث مولوی رسل بابا امرتسری کا رسالہ حیات المسیح ہوا۔ جس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر بجسمہ العنصری زندہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس رسالہ میں قرآن مجید اور احادیث اور ائمہ اور سلف صالحین کے اقوال سے مسیحؑ کی وفات پر مختصراً لیکن جامع بحث کی ہے۔ مولوی مذکور نے اپنے رسالہ میں ان کے دلائل کو ردّ کرنے والے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا بھی اعلان کیا تھا۔ اس کا ذکر کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:۔

’’کہ وہ ماہ جون ۱۸۹۴ء کے اخیر تک ہزار روپیہ خواجہ یوسف شاہ صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب اور میر محمود شاہ صاحب کے پاس یعنی بالاتفاق تینوں کے پاس

جمع کرا کر ان کی دستی تحریر کے ساتھ ہم کو اطلاع دیں جس تحریر میں ان کا یہ اقرار ہو کہ ہزار روپیہ ہم نے وصول کر لیا اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ مرزا **غلام احمد** یعنی راقم ھٰذا کے غلبہ ثابت ہونے کے وقت یہ ہزار روپیہ ہم بلا توقف مرزا مذکور کو دے دیں گے اور رسل بابا کا اس سے کچھ تعلق نہ ہوگا‘‘ **(اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۵)**

اور فیصلہ کرنے والے کے بارہ میں فرمایا کہ ہم

’’اس بات پر راضی ہیں کہ **شیخ محمد حسین بٹالوی** یا ایسا ہی کوئی زہرناک مادہ والا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہو جائے۔ فیصلہ کے لئے یہی کافی ہوگا کہ **شیخ بٹالوی** مولوی رسل بابا صاحب کے رسالہ کو پڑھ کر اور ایسا ہی ہمارے رسالہ کو اوّل سے آخر تک دیکھ کر ایک عام جلسہ میں قسم کھا جائیں اور قسم کا یہ مضمون ہو کہ اے حاضرین بخدا میں نے اوّل سے آخر تک دونوں رسالوں کو دیکھا اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ درحقیقت مولوی رسل بابا صاحب کا رسالہ یقینی اور قطعی طور پر حضرت عیسیٰؑ کی زندگی ثابت کرتا ہے اور جو مخالف کا رسالہ نکلا ہے اس کے جوابات سے اس کے دلائل کی بیخ کنی نہیں ہوئی۔ اور اگر مَیں نے جھوٹ کہا ہے یا میرے دل میں اس کے برخلاف کوئی بات ہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ ایک سال کے اندر مجھے جذام ہو جائے یا اندھا ہو جاؤں یا کسی اور بُرے عذاب سے مر جاؤں۔ فقط۔ تب تمام حاضرین تین مرتبہ بلند آواز سے کہیں کہ آمین آمین آمین۔ اور جلسہ برخاست ہو۔

پھر اگر ایک سال تک وہ قسم کھانے والا ان بلاؤں سے محفوظ رہا تو کمیٹی مقرر شدہ مولوی رسل بابا صاحب کا ہزار روپیہ عزّت کے ساتھ اس کو واپس دے دی گی۔ تب ہم بھی اقرار شائع کریں گے کہ حقیقت میں مولوی رسل بابا نے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی ثابت کر دی ہے۔ مگر ایک برس تک بہرحال وہ روپیہ کمیٹی مقرر شدہ کے پاس جمع رہے گا۔ اور اگر مولوی رسل بابا صاحب نے اس رسالہ کے شائع ہونے سے دو ہفتہ تک ہزار روپیہ جمع نہ کرا دیا تو ان کا کذب اور دروغ ثابت ہو جائے گا‘‘

(اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۵، ۳۰۶)

یہ رسالہ رؤسائے امرتسر اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور خود مولوی رسل بابا صاحب کو رجسٹری کر کے بھجوایا گیا مگر مولوی رسل بابا صاحب نے اپنے ہزار روپیہ انعام کے اعلان کا پاس نہ کرتے ہوئے خاموشی اختیار کر کے اپنا کذب اور دروغ ثابت کر دیا۔

مولوی رسل بابا صاحب امرتسری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشد ترین مخالفوں میں سے تھے۔ آپ نے اپنی کتاب انجام آتھم میں ان کا شمار نومشہور مفسد مخالفین میں کیا ہے۔ اور وہ آخر کار ۸؍ دسمبر ۱۹۰۲ء کو طاعون سے امرتسر میں وفات پا گئے۔

سِرّ الخلافة

یہ کتاب بھی فصیح و بلیغ عربی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصنیف فرمائی۔ اور جولائی ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی۔ اِس کتاب میں آپ نے مسئلہ خلافت پر جو اہلِ سُنّت اور شیعوں میں صدیوں سے زیر بحث چلا آتا ہے سیر کن بحث کی ہے۔ اور دلائل قطعیہ سے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اگرچہ چاروں خلیفہ برحق تھے لیکن حضرت ابوبکرؓ سب صحابہ سے اعلیٰ شان رکھتے تھے اور اسلام کے لئے وہ آدم ثانی تھے۔ اور بنظرِ انصاف دیکھا جائے تو آیت استخلاف کے حقیقی معنوں میں وہی مصداق تھے۔ چنانچہ اِس امر کو آپ نے اِس کتاب میں شرح وبسط سے ذکر فرمایا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ پر شیعہ صاحبان کی طرف سے غصب وغیرہ کے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کے مدلل اور مسکت جوابات بھی دیئے ہیں۔ نیز ان کے اور باقی صحابہؓ کے فضائل کا بھی ذکر فرمایا ہے اور شیعوں کی غلطی کو قرآنی آیات کی روشنی میں الم نشرح کیا ہے۔ پھر اہل سنت اور شیعوں کے آپس کے جھگڑوں کا جن میں اکثر لڑائی اور مقدمات تک نوبت پہنچتی ہے ذکر کر کے فیصلہ کا ایک یہ طریق پیش کیا ہے کہ ہم دونوں فریق ایک میدان میں حاضر ہو کر خدا تعالیٰ سے نہایت تضرع اور الحاح سے دُعا کریں۔ اور لعنة الله على الكاذبين کہیں۔ پھر اگر ایک سال تک فریق مخالف پر میری دُعا کا اثر ظاہر نہ ہو تو میں ہر عذاب اپنے لئے قبول کروں گا۔ اور اقرار کروں گا کہ مَیں صادق نہیں۔ اور علاوہ ازیں ان کو پانچ ہزار روپیہ بھی انعام دوں گا۔ اور یہ روپیہ اگر چاہیں تو میں گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کرا سکتا ہوں یا جس کے پاس وہ چاہیں۔ لیکن اس مقابلہ کے لئے جو حاضر ہو وہ عام آدمی نہ ہو۔ اور ایسے شخص کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ پہلے وہ میرے

اس رسالہ کی طرح عربی زبان میں رسالہ لکھے تا معلوم ہو کہ وہ اہلِ علم وفضل سے ہے۔
(ترجمہ۔سرالخلافہ۔روحانی خزائن جلد۸ صفحہ ۳۳۵ تا ۳۳۷ ملخصًا)

مگر اہلِ تشیع کی طرف سے صدائے برنخواست۔

نیز آپ نے اس کتاب میں عقیدۂ ظہور مہدی کا ذکر کر کے اپنے دعویٔ مہدویت پر شرح وبسط سے بحث کی ہے۔ الغرض مسئلہ خلافت پر یہ ایک بیش بہا کتاب ہے۔ جس کی قدر و قیمت کا اندازہ اس کے پڑھنے سے ہی لگ سکتا ہے۔

اس کتاب کے عربی زبان میں لکھنے کا ایک مقصد حضور علیہ السلام نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ:۔

''یہ کتاب شیخ محمد حسین بطالوی اور دوسرے علماء مکفرین کے الزام اور افحام اور ان کی مولویّت کی حقیقت کھولنے کے لئے بوعدۂ انعام ستائیس روپیہ شائع ہوئی ہے۔ ستائیس دن بالمقابل رسالہ بنانے کے لئے مہلت دی گئی ہے اور یہ ستائیس دن روز اشاعت سے محسوب ہوں گے۔''

(ٹائٹل پیج سرالخلافہ۔روحانی خزائن جلد۸ صفحہ ۳۱۵)

اور فرمایا ''آپ کو خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اگر آپ کو علم عربی میں کچھ بھی دخل ہے۔ ایک ذرہ بھی دخل ہے تو اب کی دفعہ تو ہرگز مُنہ نہ پھیریں ...... پچیس جولائی ۱۸۹۴ء تک اس درخواست کی میعاد ہے۔ اگر آپ نے ۲۵؍جولائی ۱۸۹۴ء تک یہ درخواست چھاپ کر بذریعہ کسی اشتہار کے نہ بھیجی تو سمجھا جائے گا کہ آپ اس سے بھاگ گئے۔''

(سرّ الخلافہ۔روحانی خزائن جلد۸ صفحہ ۴۱۸)

مگر جس طرح وہ اور دوسرے مکفر مولوی اس سے پہلی کتابوں کرامات الصادقین اور نور الحق وغیرہ کے مقابلہ میں جن کے ساتھ ہزار ہا روپیہ کا انعام مقرر تھا کتابیں لکھنے سے عاجز آ گئے۔ اسی طرح رسالہ سرالخلافہ کے مقابلہ میں خاموشی اختیار کرنے سے اپنا عاجز ہونا ثابت کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عربی زبان

روحانی خزائن جلد ہفتم کے پیش لفظ میں ہم بہ تفصیل لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عربی زبان کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور نشان دیا گیا تھا۔ اور آپ نے جس قدر کتابیں عربی زبان میں

لکھیں وہ تائیدِ الٰہی سے لکھیں، چنانچہ آپ سرّ الخلافہ میں بھی تحریر فرماتے ہیں۔

’’میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔ میں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔‘‘ (سر الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۱۵، ۴۱۶)

پھر عجیب بات یہ ہے کہ باوجود مقابلہ کرنے والوں کے لئے ہزار ہا روپیہ بطور انعام دینے کا وعدہ کیا گیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہیں خدا تعالیٰ نے اسد اللہ یعنی شیر خدا کا خطاب دیا تھا نہ کسی مکفر مخالف کو اور نہ ہی عیسائی پادریوں میں سے کسی کو آپ کا مقابلہ کرنے کی جرأت ہوئی۔

خاکسار

۱۰؍ مارچ ۱۹۶۱ء — جلال الدین شمسؔ

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

ٹائیٹل بار اوّل

يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ـ

الحمد لله الموفق انى كتبت هذه الرسالة والصحيفة العجالة لعلاج مرض المتنصرين الذے امتد مداه
وعرقتهم مُداه واكلتهم نار انكار الفرقان والصول على كتاب الله القرآن - فاردنا ان ننجيهم
من مخلب الحمام - ونريهم سوء داءهم ونهديهم الى دواء السقام - فالفنا هذا
الكتاب مع انعام كثير لمن اجاب - وهو خمسة الاف من الدراهم لكل من
اتى بمثله وارى العجاب - وهو بفضل الله حسن وطيب والطف
وادق - وسميته الحصة الاولى من

نور الحق

عسى ربكم ان يرحمكم
وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم
للكافرين حصيرا ان هذا القرآن يهدي
للتي هي اقوم ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات ان
لهم اجرا كبيرا ؀

قد طبع فى المطبع المصطفائي بريس فى لاهور سنه ١٣١١ هجري

بار اول جلد ١٤٠٠

قیمت فی مجلد ١٢/

﴿۱﴾ طوبٰی للذی قام لإعلاء کلمة الدین و نهَض یستقری طرق
مبارک وہ جو دین کی مدد کے لئے کھڑا ہو گیا اور ربانی رضا مندی کی راہوں کو
مرضاة اللّٰہ النصیر المعین
ڈھونڈھتا ہوا اٹھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ ربّ العالمین، والصلاة والسلام علٰی سیّدِ رسله وصفوةِ أحبّته
تمام تعریفیں خدا کے لئے ثابت ہیں جو تمام عالموں کا پروردگار ہے اور درود اور سلام اس کے نبیوں کے سردار پر
وخِیرتـه مِن خَلقه ومِن کل ما ذرَأ وبرَأ، وخاتَمِ أنبیائه، وفخرِ أولیائه، سیّدِنا
جو اس کے دوستوں میں سے برگزیدہ اور اس کی مخلوق اور ہر یک پیدائش میں سے پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخر اولیاء ہے
وإمامنا ونبیِّنا محمد ؐ المصطفی الذی هو شمس اللّٰہ لتنویر قلوب أهل
ہمارا سید ہمارا امام ہمارا نبی محمد مصطفیٰ جو زمین کے باشندوں کے دل روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے اور سلام اور
الأرضین، وآلِه وصحبه وکلِّ من آمن واعتصم بحبل اللّٰہ واتقی، وجمیع
درود اس کی آل اور اس کے اصحاب اور ہر یک پر جو مومن اور حبل اللہ سے پنجہ مارنے والا اور متقی ہو اور ایسا ہی خدا کے
عباد اللّٰہ الصالحین. أما بعد فاعلموا أیها الإخوان، بارک اللّٰہ فیکم ولکم
تمام نیک بندوں پر سلام۔ بعد اس کے اے بھائیو خدا تم میں اور تمہارے لئے اور تم پر برکت نازل کرے
وعلیکم، أن فساد زماننا هذا قد بلغ إلی النهایة، وسوّد الشرک والفسق
تمہیں معلوم ہو کہ ہمارے اس زمانہ کا فساد انتہا تک پہنچ گیا اور شرک اور بدکاریوں اور بے ایمانیوں نے بہتوں کے
والارتداد وجوهَ کثیر من الناس، وانتابت الفتن المبیدة والبدعات المُسحِتة،
منہ کو سیاہ کر دیا ہے اور ہلاک کرنے والے فتنے اور بیخ کنی کرنے والی بدعتیں یکے بعد از دیگرے ظاہر
ولم تَخُلُ تَتابعُ إلی أن أدرکَ عَطَبُ الضلالة الذین کانوا سفهاءً بادیَ الرأی،
ہو رہی ہیں ان کا پے در پے آنا کم نہ ہوا یہاں تک کہ ان لوگوں کو موت نے گھیر لیا جو احمق اور موٹی عقل والے

وكانوا من تعاليم الله غافلين. وأنتم ترون العواصف التى هبت فى هذه
اور الٰہی تعلیموں سے غافل تھے۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ ان دنوں میں کیسی تیز آندھیاں چل رہی
الأيام، والشرور التى هاجت وماجت من كلّ طرف وصُبّت كوابلٍ ﴿۲﴾
ہیں اور کیسی ہریک طرف سے شرارتیں برانگیختہ اور موجزن ہوکر بارش کی طرح اسلام پر گر رہی ہیں
على الإسلام، حتى حل كلَّ قلب حُبُّ الدنيا وشهواتها، إلا الّذى
یہاں تک کہ ہریک دل میں دنیا کی محبت اور دنیا کی شہوات گھر کر گئیں اور ان سے
عصمه رحم الله، فانثنى بفضل منه ورحمه وكان من المحفوظين.
کوئی نہیں بچ سکا بجز اس کے جس کو خدا کے رحم نے بچالیا جس پر رحم ہوا وہ فضل اور رحم الٰہی کے ساتھ ان تمام بلاؤں سے
وترون كيف ذهبت ريح عامة المسلمين وتفرّقوا، وانتشروا انتشار
باہر نکل آیا اور بچ گیا۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ کیسی عام لوگوں کی ہوا نکل گئی اور ان میں نااتفاقی اور تفرقہ پیدا ہوگیا اور
الجراد، واستنّت نفوسهم الأمّارة استنانَ الجِياد، وتركوا سِيَرَ المتقين
وہ ٹڈیوں کی طرح الگ الگ جا پڑے اور ان کے بیراہ نفسوں نے خودرو گھوڑوں کی طرح توسنے شروع کئے اور پرہیزگاروں
المتواضعين. هذه أحوال العامة، وأما حال علماء هذه الديار فهو شرٌّ
اور فروتنوں کی خصلتیں انہوں نے چھوڑ دیں۔ یہ تو عام لوگوں کا حال ہے مگر اس ملک کے اکثر عالموں کا حال اس سے
من ذٰلک، ما بقِى لأكثرهم شغل من غير أن يُكذّبوا صدوقًا، أو
بھی بدتر ہے ان میں سے بہتوں کا شغل بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ کسی سچے کو جھوٹا قرار دیں یا
يُكفّروا مؤمنًا، وليس معهم من العلم إلا كنُغْبةِ طيرٍ أصغرِ الطيور أو أقلّ
کسی مومن کو کافر ٹھہراویں ان کا علم تو فقط اس قدر ہے جیسے کہ چھوٹے سے بلکہ بہت سے کم قدر پرند کی چونچ میں پانی
منها، ولكن الكبر أكبرُ مِن كِبر الشياطين. يُعلُون أنفسهم بغير حق،
سما سکتا ہے مگر تکبر شیطان کے تکبر سے بھی زیادہ ہے۔ یہ لوگ اپنے تئیں بے وجہ اونچا کھینچتے ہیں
ومن كان تبوّأ ذروةً فى الفضل والعلم فهو ليس فى أعينهم إلا جاهلٌ غَبىٌّ
اور جو شخص درحقیقت فضل اور علم کے بلند ٹیلے پر جا گزین ہو وہ ان کی نظر میں ایک جاہل غبی ہے۔

ومَن مُلئ قلبه إيمانًا ومعرفة، فهو ليس عندهم إلا كافر دجّال. فانظروا
اور جو شخص درحقیقت ایمان اور معرفت سے بھر گیا وہ ان کے نزدیک ایک کافر دجال ہے۔ سو دیکھو
كيف عُمِّيتُ عليهم الحقائق، وكذلك يجعل الله مآل الزائغين
کیسے حقیقتیں ان پر چھپ گئیں اور خدا ایسا ہی ان لوگوں کا انجام کرتا ہے جو ٹیڑھے چلتے اور حد سے گذرتے ہیں۔
المعتدين. و قد رأيتم أننا كيف أوذينا من لُسُنِهم إنهم كذّبونا،
اور آپ لوگوں نے دیکھا کہ ہم کیسے ان لوگوں کی زبانوں سے ستائے گئے انہوں نے ہمیں جھٹلایا گالیاں نکالیں لعنتیں کیں
شتمونا، لعنونا، وما كان لهم علينا ذنب وما كنّا مجرمين. ثم ما
اور ہم نے کوئی ان کا گناہ نہیں کیا تھا اور نہ کوئی جرم سرزد ہوا تھا۔ پھر انہوں نے اسی پر قناعت نہ کی
اقتصروا عليه بل جاء وا يُهرعون إلينا مشتعلين، وسمّونا كافرين. وما ﴿۳﴾
بلکہ اشتعال طبع سے ہماری طرف دوڑے اور ہمارا نام کافر رکھا اور انہیں نہیں چاہیے تھا کہ بے ڈر ہوکر
كان لهم أن يتكلموا في مُسلمين إلا خائفين. ولكنهم لا يبالون نَهْيَ
مسلمانوں کے حق میں ایسے کلمات منہ پر لاتے مگر وہ لوگ خدا تعالیٰ کی ممانعت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے بلکہ
ذي الجلال بل لهم أعمال دون ذٰلك يقولون للمسلم لستَ مؤمنا،
وہ تو اور ہی کاموں میں لگے ہوئے ہیں مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تو مومن نہیں اور جانتے ہیں کہ ایسا کہنے سے
ويعلمون أنهم تركوا القرآن بقولهم هذا واتخذوه مهجورا، فبعدوا عن الحق
وہ قرآن کو چھوڑتے ہیں اور قرآن کو تو وہ چھوڑ ہی بیٹھے ہیں سو اسی وجہ سے وہ سچائی سے دور جا پڑے اور ان کے دل
فقستْ قلوبهم يفعلون ما يشاء ون، ولا يتقون افتراءً ولا زورا، وكذلك
سخت ہوگئے۔ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں نہ افترا سے کچھ پرہیز اور نہ جھوٹ سے کچھ خوف اور اسی طرح انہوں نے ہم پر
افتروا علينا وحثّوا ناسًا كثيرا من ذوي سفه على إيذاءنا، وكفّرونا من غير
افترا کیا اور بہت سے نادان لوگوں کو ہمارے ستانے کے لئے اٹھایا اور ہمیں کافر ٹھہرایا حالانکہ کوئی
علم ولا برهان مبين. وأمّهم في هذه الفتاوىٰ شيخٌ عاري الجلدة من
بھی وجہ کفر نہیں تھی اور ان فتووں میں پیشوا ان کا ایک شیخ ہے جو انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ

الـحُـلل الإنسانية و الديانة الإيمانية، وتبعوه أمثـالـه جهلا وحمقا، وما
اور برہنہ اور ایمانی دیانت سے عاری ہے اور اس کے پیرو اسی کی مانند ہیں جو محض جہل اور حمق
كـنـا كـمـجهول لا يُعْرَف، بل كانوا على إسلامنا مطّلعين. وما صرنا
سے اس کے پیچھے ہو لئے اور ہم ایسے نہیں تھے جو ہمارا حال ان سے پوشیدہ ہو بلکہ ہمارے اسلام پر وہ مطلع تھے اور
بتـكـفيـرهـم كـافـريـن عـند الله، ولكن سُبِرَ إيمانهم وتقواهم ومبلغ
ان کے کہنے سے ہم خدا کے نزدیک کافر نہیں ہو گئے مگر ان کا ایمان اور ان کا تقویٰ اور ان کا اندازہ
فهـمهم وعلمهم، وتبيّنَ ما كانوا يسترون، وبَان أنهم كانوا حاسدين.
فہم اور علم سے آزمایا گیا اور جو کچھ وہ چھپاتے تھے وہ سب ظاہر ہوگیا اور کھل گیا کہ وہ حاسد ہیں۔
يا حسرة عـليهـم ما عطف إلينا أحد منهم ليسأل ما أشكل عليه حلمًا
ان پر افسوس کہ ان میں سے ایک بھی ہماری طرف متوجہ نہ ہوا تا اپنی مشکلات کی نسبت حلم
ورفـقًـا، وما سمعْنا صَكّةَ مستفتحٍ من المسترشدين. ومـا جاء نا أحد
اور رفق سے سوال کرتا اور ہم نے کسی کھٹکھٹانے والے کا کھٹکا نہ سنا جو رشد حاصل کرنے کا طالب ہو اور کوئی
مـنهم بصدق القلب وصحة النيّة، بل بادروا إلى التكفير وكفّروا قبل
ان میں سے ہمارے پاس صدق قلب اور صحت نیت سے نہ آیا بلکہ جھٹ پٹ تکفیر کی طرف دوڑے اور
أن يثبُـت كـفـرنـا. ثـم مـا اقـتـصـروا عـليه بل قالوا إن هؤلاء مرتدون
قبل اس کے جو ہمارا کفر ثابت ہو کافر ٹھہرایا اور پھر اسی پر بس نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ یہ لوگ مرتد
خـارجـون من الدّين، وفيّ قتـلهـم أجـر عظيم، ونهبُ أموالهم حلالٌ ﴿۴﴾
اور دین سے خارج ہیں اور ان کا قتل کرنا بڑے ثواب کی بات ہے اور ان کا مال لوٹنا اگرچہ چوری سے ہی
طيب ولو بالسرقة، وأخذُ نسائهم وسبىُ ذراريهم عملٌ صالح حسن،
کیوں نہ ہو حلال طیب ہے اور ان کی عورتوں کو پکڑ لینا اور ان کی اولاد کو غلام بنا لینا عمل صالح میں داخل ہے
ومَـن انسـل بسُـحرة وسقط على أحد من مسافريهم كاللصوص فهو
اور جو شخص فجر کو پہلے وقت اٹھے اور جنگل میں نکل جائے اور ان کے مسافروں میں سے کسی پر چوروں کی طرح ڈاکہ مارے

مِن نُخب الصالحين. هذه أقوالهم وفتاواهم، وما امتنعوا إلى هذا الوقت
تو وہ بڑا ہی نیک بخت اور چنے ہوئے نکوکاروں میں سے ہے۔ یہ ان کی باتیں اور یہ ان کے فتوے ہیں اور اب تک ان
من هذه الفتن الصمّاء، وما فاءوا إلى الارعواء، وما كانوا متندّمين.
نہائت پُر شر فتنوں سے باز نہیں آئے اور حیا کی طرف رجوع نہیں کیا اور نہ نادم ہوئے۔
ولولا خوف سيف الدولة البرطانية لمزّقونا كلّ ممزّق، ولكن
اور اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے لیکن
هذه الدولة القاهرة السائسة المباركة لنا - جزاها اللّٰه منّا خير الجزاء -
یہ دولت برطانیہ غالب اور باسیاست جو ہمارے لئے مبارک ہے خدا اس کو ہماری طرف سے جزاء خیر دے۔
تؤوی الضعفاءَ تحت جناح التحنّن والترحم، فما كان لقویٍّ أن يظلم
کمزوروں کو اپنی مہربانی اور شفقت کے بازو کے نیچے پناہ دیتی ہے پس ایک کمزور پر زبردست کچھ تعدی نہیں کر سکتا
الضعيف، فنعيش تحت ظلها بالأمن والعافية شاكرين. وإنّ هذا فضل
سو ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گذار ہیں
اللّٰه علينا وإحسانه أنه ما فوّض أمرنا إلى ملِكٍ ظالمٍ يدوسنا تحت
اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے جو اس نے ہمیں کسی ایسے ظالم بادشاہ کے حوالہ نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا
الأقدام ولا يرحم، بل أعطانا ملِكةً راحمةً التی تربينا بوابل الإحسان
اور کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے
والإكرام، وتنهضنا من حضيض الضعف والهوان، فجزاها اللّٰه خير ما
ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور کمزوری کی پستی سے اوپر کی طرف اٹھاتی ہے سو خدا اس کو وہ جزاء خیر دے
جازٰی ملِكًا عادلًا عن رعيته، وأجزلَ لها الأجر وبارکَ فيها ولها،
جو ایک عادل بادشاہ کو اس کی رعیت پروری کی وجہ سے ملتی ہے اور اس کو بہت ہی بدلہ دے اور اس میں اور اس کے لئے برکت
وتفضّلَ عليها بنعماء التوحيد والإسلام، ورحمها كما هی رحمنا ☆
نازل کرے اور اس پر یہ احسان بھی کرے کہ وہ مسلمان جائے ہو اور توحید اور اسلام کی نعمت اس کو ملے اور اس پر

☆ سهو والصحيح "رحمتنا" (الناشر)

وھوَ ربنا أرحم الراحمين. ﴿۵﴾
رحم کرے جیسا کہ اس نے ہم پر رحم کیا اور وہ ہمارا خدا رحم میں سب سے بڑھ کر ہے۔

وأنتم تعلمون أيها الإخوان أن فتاوى التكفير ما كانت مبنيّة على
اور بھائیو آپ لوگ جانتے ہیں کہ تکفیر کے فتوے کسی تحقیق پر مبنی نہیں تھے
تحقيق وما كان فيها رائحة صدق، بل نسجوا كلها بمنسج الكيد
اور ان میں سچائی کی بُو بھی نہیں تھی بلکہ وہ سب فتوے مکر اور
والظلم والزور افتراءً وحسدًا من عند أنفسهم، وكانوا يعرفوننا ويعرفون
ظلم اور جھوٹ کی تُر پر بُنے گئے تھے لیکن محض افترا اور نفسانی حسد سے اور یہ لوگ خوب جانتے تھے کہ
إيماننا، ويرون بأعينهم أنّا نحن مسلمون، نؤمن بالله الفرد الصمد
ہم مومن ہیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور
الأحد، قائلين لَا إلٰه إلّا هو، ونؤمن بكتاب الله القرآن، ورسولِه سيدنا
کلمہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو
محمد خاتم النبيين، ونؤمن بالملائكة ويوم البعث، والجنة والنار،
خاتم الانبیاء ہے مانتے ہیں۔ اور فرشتوں اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے
ونصلي ونصوم، ونستقبل القبلة، ونحرّم ما حرّم الله ورسوله، ونُحِلُّ ما
ہیں اور نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اہل قبلہ ہیں اور جو کچھ خدا اور رسول نے حرام کیا اس کو حرام
أحَلَّ الله ورسوله، ولا نزيد في الشريعة ولا ننقص منها مثقال ذرّة، ونقبل
سمجھتے اور جو کچھ حلال کیا اس کو حلال قرار دیتے ہیں اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں اور ایک ذرہ
كل ما جاء به رسول الله صلى الله عليه وسلم وإنْ فهِمْنا أو لم نفهَم سِرَّه
کی کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا اس کو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اس کو
ولم نُدرك حقيقته، وإنّا بفضل الله من المؤمنين الموحّدين المسلمين.
سمجھیں یا اس کے بھید کو سمجھ نہ سکیں اور اس کی حقیقت تک پہنچ نہ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مومن مؤحد مسلم ہیں۔

وما خالفنا المكفّرين إلّا في وفاة عيسى ابن مريم عليه السلام،
اور جن لوگوں نے ہمیں کافر ٹھہرایا ان سے ہم صرف اس بات میں ان کے مخالف ہیں کہ ہم حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات
فاغتاظوا غيظا شديدا، ومُلئوا منه كأنهم لا يؤمنون بآية يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ
کے قائل ہیں وہ لوگ بہت غضبناک ہوئے اور غصہ سے بھر گئے گویا انہیں اس بات پر کچھ ایمان نہیں کہ اے عیسٰے میں
مُتَوَفِّيْكَ[1] ولا يؤمنون بوعد الوفاة الذي قد صُرّح فيها، وكأنهم لا ﴿۶﴾
تجھے وفات دوں گا اور نہ وعدہ وفات پر ایمان ہے جس کی اس آیت میں تصریح ہے اور گویا وہ لوگ اس آیت کو بھی پہچانتے نہیں
يعرفون آية فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي التي فيها إشارة إلى إنجاز هذا الوعد ووقوع
جس میں حضرت عیسٰی کا اقرار ہے کہ تو نے مجھے وفات دی یہ وہی آیت فلما توفیتنی ہے جس میں اس وعدہ موت کے پورے
الموت. والآيات بيّنة منكشفة، فلعلّهم في شك من كتاب مبين،
ہونے کی طرف اشارہ ہے جو آیت انـــی متوفیک میں ہو چکا تھا۔ آیات کھلے کھلے ہیں مگر شاید یہ لوگ قرآن پر یقین نہیں
فنبذوا كتاب الله وراء ظهورهم بعدما كانوا مؤمنين.
رکھتے اور شک میں ہیں اور کتاب اللہ کو انہوں نے ایمان لانے کے بعد اپنی پس پشت پھینک دیا ہے۔
وتعجّبتُ. ولا تعجُّبَ مِن ختم الله وإضلاله. أن أكثر علماء
اور میں نے تعجب کیا اور خدا کے قہر اور اس کے گمراہ کرنے سے کچھ تعجب بھی نہیں کہ اس ملک کے اکثر
هذه الديار فسدوا حتى عُطّلت حواسّهم، وسُلبت عقولهم، وغُمرت
مولوی بگڑ گئے یہاں تک کہ ان کے حواس بے کار اور معطل ہوگئے اور ان کی عقلیں مسلوب ہوگئیں اور ان کی
مداركهم، وكُدّرت آراؤهم، وغُشيت أعينهم. فيا عجبًا لفعل الله
دماغی قوتیں گم ہوگئیں اور ان کی راؤں پر تاریکی چھا گئی اور آنکھوں پر پردے پڑ گئے سو دیکھو خدا کا کام اور
وقهره كيف أخذ كلَّ ما كان عندهم من البصيرة والمعرفة والدراية،
اس کا قہر کس طرح سے اس نے ان کی بصیرت اور معرفت اور دانائی لے لی
وتركهم في ظلماتٍ لا يبصرون. لا يأخذهم رِقّةٌ على مصائب الإسلام
اور ان کو اندھیرے میں چھوڑ دیا۔ ان کا دل اسلام کی مصیبتیں دیکھ کر کچھ بھی نرم نہیں ہوتا

[1] اٰل عمران:۵۶

يـكـفّرو ننا و يكفّرون كلَّ من خالفهم من المسلمين فی أدنٰی أمر و لو
ہمیں کافر ٹھہراتے ہیں اور نہ صرف ہمیں بلکہ ہریک مسلمان ان کے نزدیک کافر ہے جبکہ وہ ایک ادنیٰ بات میں بھی
فـی بـعض مسائل الاستنجاء ، و يَدُعُّون المسلمين بأيديهم و يريدون
ان کا مخالف ہو اگرچہ کسی استنجاء کے مسئلہ میں ہی اختلاف ہو۔ مسلمان کو دھکے دے دے کر دین سے باہر نکالتے ہیں
أن يُـقـلّـلـوا الإسلام. و يـرون بـأعـيـنهـم أن النصارى قد غلبوا و كثر
اور چاہتے ہیں کہ اسلام بہت کم رہ جائے اور اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ نصاریٰ غالب آ گئے اور ان کا مذہب
مـذهبهم و امتـد إلـى أقـطـار الأرض، وهـم يـنسلون من كل حدب،
زمین پر بہت بڑھ گیا اور زمین کے کناروں تک پھیل گیا اور ہریک بلندی انہیں کے حصہ میں آ گئی اور
و اتخذوا العبدَ العاجز إلهًا، و نحتوا ابنًا و أبًا، و رسَوا على خزعبلا تهم
ایک عاجز بندہ کو انہوں نے خدا ٹھہرایا اور اپنی طرف سے باپ اور بیٹا تراش لیا اور اپنی باطل باتوں پر
أمثـالَ الـجبـال و الـرُّبـى. و علماؤنا هؤلاء عقدوا لجهلا تهم الحُبى،
پہاڑوں اور ٹیلوں کی طرح استحکام پکڑ گئے اور یہ ہمارے مولوی لوگ ان کے آگے ان کی باطل باتوں کے سننے کے لئے
وصـارت كـلـمـاتـهـم لـزهـرِ فِرْيتِهم كالصبا، و جمعوا رواياتٍ واهية «۷»
زانو باندھ کر بیٹھ گئے اور ان کی باتیں عیسائیوں کے شگوفوں کے لئے بادِ صبا کے حکم میں ہو گئیں اور بے ہودہ اور سست
كحاطب ليل أو طالب سيل، و نصروا النصارى بكلماتهم، و قالوا إن
روائتیں انہوں نے جمع کیں جیسے کوئی رات کو ہر ایک قسم کی خشک تر لکڑی جمع کرتا ہے یا جیسے کوئی طوفان کا طالب ہوتا ہے اور
المسيح منفرد ببعض صفاته، و ما وُجد فيه من كمال و جلال و عظمة
انہوں نے نصاریٰ کو اپنی باتوں سے مدد دی جیسا کہ انہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم اپنی بعض صفات میں بے مثل ہے اور جو کمال
فهو لا يوجد فـی غيـره. إنـه كان على أعلى مراتب العصمة، ما مسَّه
اور بزرگیاں اس میں پائی جاتی ہیں اس کے غیر میں نہیں پائی جاتیں وہ ہی ایک ہے جو اعلیٰ درجہ پر گناہوں سے پاک ہے
الشيـطـان عـند تولُّده، و مسَّ غيرَه من الأنبياء كلّهم، و لا شريک له
شیطان نے اس کی پیدائش کے وقت اس کو چھُوا نہیں اور بجز اس کے سب نبیوں کو چھوا اور کوئی شیطان کے مس سے بچ

فی هذه الصفة حتی خاتم النبیین. وقالوا إنه کان خالق الطیور
نہ سکا مگر ایک مسیح اور اس صفت میں نبیوں میں سے اس کا کوئی بھی شریک نہیں یہاں تک کہ خاتم الانبیاء بھی۔ اور خدا تعالیٰ
کخلق اللّٰہ تعالٰی، وجعله اللّٰه شریکه بإذنه، والطیور التی توجد فی
کی طرح وہ پرندوں کا بھی خالق تھا اور خدا تعالیٰ نے اپنے اذن سے اس کو اپنا شریک بنایا۔ سو وہ سب پرندے جو
هذا العالم تنحصر فی القسمین خَلْق اللّٰه وخَلْق المسیح. فانظر
دنیا میں پائے جاتے ہیں دو قسم کے ہیں کچھ خدا کی پیدائش اور کچھ مسیح کی سو دیکھو کیوں کر
کیف جعلوا ابن مریم من الخالقین. ویُشیعون فی الناس هذه
ابن مریم کو خالق بنا دیا۔ اور لوگوں میں یہ عقائد شائع کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ
العقائد ولا یدرون ما فیها من البلایا والمنایا، ویؤیّدون المتنصِّرین.
ان عقیدوں میں کیا کیا بلائیں اور موتیں ہیں اور نصاریٰ کو مدد پہنچا رہے ہیں۔ اور ان عقائد کی شامت سے اب تک
وهلک بها إلی الآن ألوف من الناس ودخلوا فی الملّة النصرانیة
ہزاروں انسان ہلاک ہو چکے اور نصرانی مذہب میں داخل ہوگئے بعد اس کے جو وہ مسلمان تھے۔
بعد ما کانوا مسلمین. وما کان فی القرآن ذکرُ خَلْقه علی الوجه
اور قرآن میں مسیح کے پرندے بنانے کا ذکر حقیقی طور پر کہیں بھی نہیں اور خدا نے اس
الحقیقی، وما قال اللّٰه تعالٰی عند ذکر هذه القصة فیصیر حیًّا بإذن اللّٰه،
قصہ کے ذکر کرنے کے وقت یہ نہیں فرمایا کہ فیصیر حیا باذن اللّٰہ بلکہ یہ فرمایا کہ فیکون طیرا باذن اللّٰہ
بل قال فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ،[1] فانظروا لفظ "فیکُونُ" ولفظ "طَیْرًا"،
سو لفظ فیکون اور لفظ طیرا میں غور کر کہ کیوں اس علیم حکیم نے انہیں
لِمَ اختارهما العلیم الحکیم وترک لفظ "یصیر" و "حیًّا"؟ فثبت من ههنا
دونوں لفظوں کو اختیار کیا اور لفظ فیصیر حیا کو چھوڑ دیا سو اس جگہ ثابت ہوا کہ اس جگہ خدا تعالیٰ عزّوجلّ
أن اللّٰه ما أراد هٰهنا خلقًا حقیقیا کخلقه عزّوجل. و یؤیّده ما جاء فی کتب ﴿۸﴾
کی مراد حقیقی خلق نہیں ہے اور وہ خالقیت مراد نہیں ہے جو اس کی ذات سے مخصوص ہے اور اس کی تائید وہ بیانات

[1] آل عمران:۵۰

التفسير من بعض الصحابة أن طير عيسٰى ما كان يطير إلا أمام أعين
کرتے ہیں جو بعض صحابہ سے تفسیروں میں بیان ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ عیسیٰ کا پرندہ اسی وقت تک پرواز کرتا تھا جب تک کہ
الناس، فإذا غاب سقط على الأرض ورجع إلى أصله كعصا موسٰى،
وہ لوگوں کی نظروں کے سامنے رہتا تھا اور جب غائب ہوتا تھا تو گر جاتا تھا اور اپنی اصل کی طرف رجوع کرتا تھا جیسے
وكذٰلك كان إحياء عيسٰى، فأين الحياة الحقيقى؟ فلأجل ذلك
عصا موسیٰ کا اور عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا بھی ایسا ہی تھا سو اس جگہ حیات حقیقی کہاں ثابت ہوئی سو اسی لئے
اختار اللّٰه تعالٰى فى هذا المقام ألفاظًا تناسب الاستعارات ليشير إلى
خداتعالیٰ نے اس مقام میں وہ لفظ اختیار کئے جو استعارات کے مناسب حال تھے تا کہ اس اعجاز کی طرف اشارہ کرے جو
الإعجاز الذى بلغ إلٰى حدّ المجاز، وذكر مجازًا ليُبيّن إعجازًا، فحمله
مجاز کی حد تک پہنچا تھا اور مجاز کو اس لئے ذکر کیا کہ تا ان کے معجزہ کو جو خارق عادت تھا بیان فرماوے پس اس مجاز کو
الجاهلون المستعجلون على الحقيقة، وسلكوه مسلكَ خَلْق اللّٰه مِن
جاہلوں نے حقیقت پر حمل کر دیا اور ایسے مرتبہ میں داخل کیا جو الٰہی پیدائش کا مرتبہ ہے حالانکہ وہ صرف
غير تفاوت، مع أنه كان مِن نفخ المسيح وتأثير روحه مِن غير مقارنة
نفخ مسیح اور اس کی روح کی تاثیر سے تھا اور اس کے ساتھ کوئی دعا نہیں تھی سو ایسے سمجھنے والے ہلاک ہوئے
دعاء☆، فهلكوا وأهلكوا كثيرا من الجاهلين. والقرآن لا يجعل شريكا فى
اور بہتوں کو جاہلوں میں سے ہلاک کیا۔ اور قرآن تو کسی کو خدا کی خالقیت میں شریک نہیں کرتا اگرچہ ایک
خلق اللّٰه أحدًا ولو فى ذباب أو بعوضة، بل يقول إنه واحد ذاتًا وصفاتًا،
مکھی بنانے یا ایک مچھر بنانے میں شراکت ہو بلکہ وہ کہتا ہے کہ خدا ذاتاً وصفاتاً واحد لاشریک ہے سوتم قرآن کو
فاقرء وا القرآن كالمتدبرين. فالأمر الذى ثبت عقلاً ونقلاً واستدلالًا
ایسا پڑھو جیسا کہ تدبر کرنے والے پڑھتے ہیں۔ سو جو امر عقلاً و نقلاً و استدلالاً ثابت ہو گیا۔

☆ (**الفائدة**) كان الاحياء بالنفخ كالاماتة بالنظر) پھونک سے زندہ کرنا ایسا تھا جیسے نظر سے مارنا۔ منہ

لا يُنكره أحد إلا الذى ما بقى فى رأسه مِرّةٌ إنسانية ولحِق بالأخسرين
اس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا بجز ایسے شخص کے جس کے سر میں انسانی دانشمندی کا مادہ نہیں رہا اور زیاں کاروں اور
السافلين. ولا يقول أحد كمثل هذه الكلمات إلا الذى نسى طريق
تحت الثرٰی جانے والوں کے ساتھ جاملا۔ اور ایسی باتیں کوئی منہ پر نہیں لائے گا مگر وہی جو توحید کی راہ کو بھول گیا
التوحيد ومال إلى الجاهلية الأولى، وما بلغ نظره إلى نتائجها الضرورية
اور پہلی جاہلیت کی طرف مائل ہوگیا اور اس کی نظر ان عقیدوں کے لازمی نتیجوں
ومفاسدها المخفيّة ، أو الذى رسا على جهله عمدًا وغرق فى لُجّة التقليد ﴿۹﴾
اور چھپے ہوئے فسادوں تک نہیں پہنچ سکی یا وہ شخص ایسے کلمات کہے گا جو جہالت کی باتوں پر اڑ بیٹھا اور تقلید کے
غرقًا، حتى فقد أثر حرية الإنسانية، وسقط فى شبكةٍ لا تخلُّصَ منها، وتابَعَ
دریا میں غرق ہوگیا یہاں تک کہ انسانی آزادی کے نام ونشان کو کھو بیٹھا اور ایسے جال میں پھنس گیا جس میں سے نجات نہیں
أَثَرَ إبليس اللعين. والذى آمنَ بالقرآن وألقى نفسه تحت هداياته فلن
اور ابلیس لعین کے نشان قدم کا پیرو ہوگیا اور وہ شخص جو قرآن پر ایمان لایا اور اس کی ہدایتوں کے نیچے اپنے تئیں ڈال دیا
يرضى بمثل هذه العقائد، بل لا يسوغ له قولٌ يُخالف القرآن بالبداهة
سو وہ ایسے عقائد پر کبھی راضی نہیں ہوتا بلکہ وہ ایسی باتوں کو جو صریح قرآن کے مخالف اور اس کی محکم آیتوں کے
ويُعارض بيّناته ومُحكَماته صريحا. وأىُّ ذنب أكبر من ذٰلک أن أحدًا
کھلے کھلے معارض ہیں ناجائز سمجھے گا اور اس سے بڑھ کر اور کونسا گناہ ہوگا کہ ایک شخص قرآن پر ایمان
يؤمن بالقرآن ثم يرجع ويُنكر بعض هداياته، ويتّبع المتشابهات ويترک
لا کر پھر رجوع کرے اور اس کی بعض ہدایتوں سے انکاری ہو جائے اور متشابہات کی پیروی کرنے لگے
المحكمات، ويحرّف القرآن ويغيّر معانيه من مركزها المستقيم، ويؤيّد
اور محکمات کو چھوڑ دے اور قرآن کی تحریف کرے اور اس کے معانی کو ان کے مرکز مستقیم سے پھیر دے
بأقواله قومًا مشركين؟ ولكن الذى تمسّکَ بكتاب اللّٰه وآمن
اور اپنی باتوں سے مشرکوں کو مدد دے مگر وہ شخص جس نے کتاب اللہ سے پنجہ مارا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب

بما فيه صدقا وحقا، فأىّ حرج عليه وأىّ ضَيرٍ إنْ ترك روايات
باتوں پر ایمان لایا اور سچ اور حق سمجھ لیا پس اس پر کونسا حرج اور کونسا مضائقہ ہے اگر وہ ایسی روایتوں کو
أخرى التى تُخالف بيّناتِ القرآن وليست ثابتة من رسول اللّٰه بثبوت
چھوڑ دے جو قرآن کے کھلے کھلے بیانات کی مخالف ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے قطعی اور
قطعي يقيني الذى يُساوى ثبوت القرآن وتواتُرَه، أو ترك مثلًا معانى
یقینی طور سے ثابت نہیں جو قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابری کر سکے یا مثلاً کوئی ایسے معانی ترک کرے
تُخالف نصوصه، واختار الموافق ولو بالتأويل؟ بل هذا مِن سِيَر
جو نصوص قرآنیہ کے مخالف ہیں اور وہ معنے اختیار کرے جو اس کے موافق ہیں اگرچہ تاویل سے ہی سہی بلکہ یہ تو
الصالحين المتقين ومِن سِيَر الصدّيقةِ رضى اللّٰه عنها أُمّ المؤمنين.
نیک بختوں اور متقیوں کا طریق ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مادر مومناں کے طریق اور خصلت میں سے
فالواجب على المؤمن المسلم المتورع الذى يتقى اللّٰه حق التقاة، أن ﴿۱۰﴾
ہے پس ایسے شخص پر جو مومن مسلمان پرہیز گار ہے اور خدا سے جیسا کہ حق ڈرنے کا ہے ڈرتا ہے واجب ہے۔
يعتصم بحبل اللّٰه القرآن ولا يبالى غيرَه الذى يخالفه، وإذا رأى
جو حبل اللہ سے جو قرآن ہے پنجہ مارے اور اس کے غیر کی کچھ پرواہ نہ کرے جو اس کا مخالف ہے اور جب دیکھے اور جب
وانكشف عليه أن بعض العلماء من السلف أو الخلف غلطوا فى فهم
اس پر کھلے کہ بعض علماء سلف میں سے یا خلف میں سے کسی بات کے سمجھنے میں غلطی میں پڑ گئے ہیں
أمر فليس من ديانته أن يتبع أغلاطهم، ويقبلها بغضّ البصر، ولا
تو اس کی دیانت سے بعید ہوگا کہ ان کی غلطیوں کی پیروی کرے اور آنکھ بند کرکے ان کو
يفارقها بتفهيمِ مُفهِّمٍ، ويرسو عليها أبدًا، ولا يلتفت إلى الحق الذى
قبول کر لیوے اور کسی سمجھانے والے کے سمجھانے سے باز نہ آوے اور ہمیشہ انہیں غلطیوں پر اڑا رہے اور اس
حصحص والرشد الذى تبيّنَ. فإن أمرًا إذا ثبت فلا بد من
سچائی کی طرف جو کھل گئی اور اس ہدایت کی طرف جو ظاہر ہوگئی التفات نہ کرے کیونکہ جب ایک امر ثابت ہوگیا تو

قبـولـه ولا مفرّ منه. مثلًا جاء فی حدیث رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه
اس کے قبول کرنے سے چارہ نہیں اور اس سے کوئی گریز گاہ نہیں مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم لا عَدْوَی. أی لا تُجاوِزُ علّةٌ من مریض إلی غیره، ولا یُعدِی
نے فرمایا ہے کہ لا عــدوی یعنے ایک مرض دوسرے کو نہیں لگتی یعنے تجاوز نہیں کرتی ایک چیز دوسری تک
شیءٌ شیئًا، ولکن التجارب الطبیّة قد أثبتتْ خلاف ذلک، ونحن
لاکن طبی تجارب سے اس کے مخالف ثابت ہوگیا اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں
نـریٰ بأعیننا أن بعض الأمراض، مثلًا داء الجمرة التی یُقال لها فی
کہ بعض مرضیں مثلاً آتشک کی بیماری ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے
الـفـارسیّة آتشک یُعدی من امـرأة مُبتـلاةٍ بهـذا الـمـرض رجلا
اور ایک آتشک زدہ عورت سے مرد کو آتشک ہو جاتی ہے اور ایسا ہی مرد سے عورت
یـنـکـحهـا وبـالـعکس. وکذلک نری فی عمل الإبرة الذی مبنی
کو اور یہی صورت ٹیکا لگانے میں بھی مشاہدہ ہوتی ہے کیونکہ جس پر چیچک والے کے خمیر سے ٹیکا کا عمل
عـلـی خمیرِ مادةِ مجدَّرٍ فإنه یُبدی آثار الجُدری فی المعمول فیه.
کیا جاوے اس کے بدن پر بھی آثار چیچک ظاہر ہو جاتے ہیں پس یہی تو عدویٰ ہے سو ہم کیوں کر اس کا
فهـذا هـو الـعـدوٰی، فـکیف ننکره؟ فإن إنکاره إنکارُ علومٍ حسّیة
انکار کرسکتے ہیں۔ کیونکہ اس کا انکار علوم حسیہ بدیہیہ کا انکار ہے جو تجارب طبیہ سے
بـدیهیة التـی ثبتت عند مُجرّبی صناعةِ الطبّ، ومـا بَقِیَ فیها شک
ثابت ہو چکے ہیں اور ان میں ان بچوں کو بھی شک نہیں رہا جو کوچوں میں کھیلتے پھرتے ہیں
لـلأطفال اللاعبین فی السکک فضلًا عن رجال عاقلین. فلا بُدّ لنا من
چہ جائے کہ عقلمند مردوں کو کچھ شک ہو ۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ
أن نؤوّل هٰذا الـحـدیـث ونـصـرفه إلٰی معان لا تخالف الحقیقة الثابتة ﴿۱۱﴾
ہم اس حدیث کی تاویل کریں اور ان معانی کی طرف پھیر دیں جو ثابت شدہ حقیقت کے مخالف نہیں

وإنْ لا نفعل كذلك فكأنا دعونا كل مُخالف ليضحك علينا وعلى
اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو گویا ہم ایک مخالف کو بلائیں گے تا وہ ہم پر اور ہمارے مذہب پر ٹھٹھا کرے اور اس صورت میں
مذهبنا، فإذنْ أيّدْنا الساخرين. فنقول فی تأويل هذا الحديث إن
ہم ٹھٹھا کرنے والوں کے مددگار ٹھہریں گے۔ پس ہم اس حدیث کی تاویل یوں کریں گے کہ رسول اللہ
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أراد من قوله لا عَدْوَى نَفْیَ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول لاعدویٰ میں ہرگز یہ ارادہ نہیں کیا کہ من کل الوجوہ
السّراية من كل الوجه، وكيف وقد حذّر من المجذومين فی حديث
ایک کی مرض دوسرے میں سرایت نہیں کرتی اور کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہہ سکتے تھے جبکہ آپ نے ایک
آخر. فما كان مراده من هذا القول من غير أن التأثيرات كلها بيد
دوسری حدیث میں مجذوموں سے پرہیز کرنے کے لئے ممانعت فرمائی ہے اور ان کے چھونے سے ڈرایا پس آنحضرت صلعم کی اس حدیث
الله تعالٰی، ولا مؤثِّرَ فی هذا العالم الدائر بالكون والفساد إلّا بحُكمه
سے بجز اس کے کوئی مراد نہیں تھی کہ تمام تاثیریں عدویٰ وغیرہ کی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور بجز اس کے حکم اور ارادہ اور مشیت
وإرادته ومشيئته. وإذا أوّلنا كذلك فتخلّصنا من شبهات المعترضين.
کے اس عالم کون اور فساد میں کوئی مؤثر نہیں اور جبکہ ہم نے یہ تاویل کی تو ہم نے اعتراض کرنے والوں کے اعتراضوں سے رہائی پائی اور
والذی نفسی بيده. إن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أراد قطُّ فی
مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اس مقام اور اس کے مشابہ دوسرے
هذا المقام وأمثالِه مِن نزول عيسٰی وغيره إلا معانی تأويلية☆
مقاموں میں جیسے نزول حضرت عیسٰے وغیرہ میں بجز تاویلی معنوں کے اور کبھی مراد نہیں لئے

☆ (**الفائدة**) لو كان المراد من نزول عيسٰی نزوله بذاته لقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اگر نزول عیسیٰ سے مراد درحقیقت عیسیٰ کا ہی آنا ہوتا تو آپؐ یہ فرماتے کہ
أنه سيرجع وما قال انه سينزل فان لفظ الرجوع مناسب للذی يقدم بعد الذهاب. منه
واپس آئے گا نہ یہ کہ اترے گا کیونکہ جانے کے بعد جو شخص آوے اس کو واپس آنا کہتے ہیں نہ اُترنا۔ منه

فـلا تـعجَلْ ولا تُعِنْ فتنَ المفسدين. هذا هو القول الحق، فاقبَلوا كلمة
پس تم مفسدوں کے فتنوں کے مددگار مت بنو۔ یہی سچی بات ہے سو سچ کو قبول کرو
الحق ولو خرج من فم طفل، فإن السعادة كلها فى قبول الحق، فطوبىٰ
اور اگرچہ ایک بچہ کے منہ سے نکلا ہو کیونکہ تمام سعادت حق کے قبول کرنے میں ہے سو مبارک
لـلـذيـن يقبلون الحق خاضعين. والذين عادَونا فلا يقبلون الحق مع أنه
وہ لوگ جو حق کے قبول کرنے کے لئے جھک جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ہم سے عداوت رکھتے ہیں وہ حق کو قبول نہیں
ليـس فيـه دقّة وإغـمـاض، بل هم يعلمون فى قلوبهم أنه الحق المبين.
کرتے باوجودیکہ کچھ اس میں دقت نہیں بلکہ وہ اپنے دلوں میں خود جانتے ہیں کہ وہ صریح اور صاف حق ہے۔
وإذا قيـل لهـم آمِـنـوا بـالـحـق الذى تبيّنَ، وبالمعانى التى حصحصت
اور جب ان کو کہا جائے کہ حق تو کھل گیا اب تم اس کو قبول کرو اور ان معانی پر ایمان لاؤ جن کا صحیح ہونا ثابت ہو گیا
صـحتها، قالوا أنؤمن بأمورٍ تـخـالف أقوال أسلافنا؟ وإنْ كان أسلافهم ﴿۱۲﴾
تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسی باتوں کو مان لیں جو ہمارے متقدمین کے اقوال کے مخالف ہیں اور اگرچہ ان کے متقدمین نے
مـن الـخـاطـئين المخطئين؟ ونرى أنهم قد خُنقوا، وأن ثلوج البخل قد
اپنی راؤں میں خطا ہی کی ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ دبائے گئے ہیں اور بخل کی برفیں کثرت کے ساتھ
تسـاقـطـت عـلـى أرض قـلـوبهم بشدّتها ومُداكاتها، فخنقتْ شَطْأَها،
اور شدت کے ساتھ ان کے دلوں پر گریں اور ان کے سبزہ کو دبا لیا اور پیچھے سے
وردِفهـا حَـصَـى التـعـصـب، فسُـحقت الاستعدادات تحتها كالحديد
تعصب کے سنگریزے ان پر پڑے سو ان کی استعدادیں اس کے نیچے ایسی پیسی گئیں جیسا کہ لوہا لوہار کے
تـحـت مـطـرقة القَين، أو القطنِ تحت مطرقة الطارقين. والعجب منهم
ہتھوڑے کے نیچے پس جاتا ہے۔ یا روئی دُھنئے کے دُھنکے کے نیچے دُھنی جاتی ہے۔ اور ان پر اور ان کی عقل پر
ومـن عـقـلهـم أنهـم يـرون بـأعيـنهـم أن كـلـمـاتهم البـاطلة المضلّة
تعجب آتا ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ان کے کلمات باطلہ

قد أضرّت الإسلام إضرارًا عظيمًا، والناس باستماعها يخرجون من دين
اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں اور لوگ ان کی باتوں کو سن کر دین اسلام سے نکلتے
اللّٰہ أفواجا ويلتحقون بالنصارٰی بما سمعوا من صفات المسيح وعصمته
جاتے ہیں اور نصارٰی میں داخل ہوتے جاتے ہیں کیونکہ وہ مسیح کی عصمت
الخاصة وخلوده إلٰی هذا الوقت، وقدرته الكاملة فی الخَلق والإحياء علٰی
خاصہ اور اس کا اب تک زندہ رہنا اور اس کی قدرت کاملہ خالقیت میں اور زندہ کرنے میں
قدرٍ ما وُجِدَ مثله فی أحد من النبيين. ويشاهدون (هذه العلماء) هذه
اس مبالغہ سے سنتے ہیں جس کی نظیر اور نبیوں میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہ مولوی لوگ ان تمام فسادوں کو
المفاسد كلها ثم لا يتنبهون، ولا يرتجف فؤادهم، ولا تذوب أكبادهم،
دیکھ رہے ہیں پھر خبردار نہیں ہوتے اور ان کے دل نہیں کانپتے اور ان کے جگر نہیں پگھلتے اور
ولا يأخذهم رحم ورقّة علٰی أمّة النبی. ونبكی عليهم ونصرخ صرخة
ان کو امت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ بھی رحم نہیں آتا ہم ان پر گریہ کرتے اور پھوٹ پھوٹ کر روتے ہیں
متموّجة، فلا يسمع أحد بكاءنا ولا صراخنا، بل يُكفّروننا مغتاظين.
سو کوئی ہمارے گریہ کو نہیں سنتا اور نہ ہماری فریاد کو بلکہ وہ غصہ میں آ کر کافر کافر کہتے ہیں۔

وإنما مثلنا فی هذه الأيام أيامِ غربة الإسلام كمثل خابط فی
اور ہماری مثل ان دنوں میں جو غربت اسلام کے دن ہیں اس مسافر کی طرح ہے جو جنگل میں
وادٍ فی الليلة المظلمة، أو صارخ فی اللظی المضرمة، فلا نجد مُغيثًا ﴿۱۳﴾
اور اندھیری رات میں بھٹکتا پھرتا ہے یا اس کی مثل جو بھڑکتی ہوئی آگ میں فریاد کر رہا ہے سو ہم کوئی فریاد رس اپنی
من قومنا إلا الواحد الذی هو رب العالمين. وإنا يئسنا منهم غاية اليأس
قوم میں نہیں پاتے مگر وہی ایک جو رب العالمین ہے اور ہم ان لوگوں سے نہایت درجہ
كأنّا وضعناهم فی قبورهم. قلنا مرارًا فما سمعوا، وأيقظنا إنذارًا
ناامید ہوگئے گویا ہم نے ان کو ان کی قبروں میں دفن کر دیا ہم نے بہت کہا مگر انہوں نے نہیں سنا ہم نے خوف دلانے

فـمـا استيـقظوا، وخضعنا أطوارًا فما خضعوا، فقلنا اخسأوا خسئًا:
کے لئے جگایا پر وہ نہ اٹھے ہم کئی مرتبہ جھکے پر وہ نہ جھکے آخر ہم نے کہا دور ہو جاؤ دفع ہو جاؤ
إن اللّٰـه غنـى عـنـكـم ولا يعبأ بـكـم، وسيأتى بقوم ينصرون دينه
خدا کو تمہاری کچھ بھی پرواہ نہیں اور وہ ایسی قوم لے آئے گا جو اس کے دین کے مددگار ہوں گے
ويحبّون الصادقين.
اور صادقوں سے پیار کریں گے۔

فـحـاصل الكلام: إنى إذا رأيت هذه الأمراض والسموم ساريةً
اب حاصل کلام یہ ہے کہ جب میں نے یہ بیماریاں اور یہ زہریں اس ملک کے
فـى عروق أكثر علماء الهند، ورأيتهم فى غُنية من كتاب اللّٰه ورسوله،
اکثر مولویوں میں دیکھیں جو ان کی رگوں میں رچ چکی تھیں اور میں نے ان کو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول سے لاپرواہ پایا
بـل رأيتهـم ضـاربين بعود ومزمار آخر، وكلٌّ أحد منهم زمّارٌ بما عنده
بل میں نے دیکھا کہ وہ تو اور ہی بانسلی بجا رہے ہیں اور ہر ایک بانسلی بجانے والا
مـن الـخيـالات البـاطـلة، وارتضى بمعازفه النفسانية متمسّكا بها، ولا
اپنے خیالات باطلہ کے طرز پر بجانے میں مشغول ہے اور ہر ایک شخص اپنے نفسانی آلات سرود لئے بیٹھا ہے
يتـوبـون ولا يتـنـدّمـون، بـل أراهـم يـصرّون ويفخرون على جهلا تهم
اور ان سے خوش ہے نہ توبہ کرتے اور نہ پچھتاتے ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات باطلہ پر اصرار کرتے اور ناز کرتے
ويـصـفّـقـون بالأيادى فرحين، ويكفّرون المؤمنين مجترئين كأنهم فى
ہیں اور خوشی سے تالیاں بجاتے ہیں اور بڑی دلیری سے مومنوں کو کافر ٹھہرا رہے ہیں۔ گویا ان کو خدا تعالیٰ کے مؤاخذہ
مـأمـن مـن مؤاخذة اللّٰه ومحاسباته، وكأن اللّٰه لا يسأل عنهم ولا يقول
سے بکلی امن ہے اور اس کے محاسبہ سے بے غم ہیں گویا خدا ان سے سوال نہیں کرے گا اور نہیں
لِـم قـفـوتـم مـا لـم يـكـن لـكـم بـه عـلـم، ولا يُنبّئهم بما فى صدورهم
کہے گا کہ تم کیوں ایسی بات کے پیچھے پڑے جس کا تمہیں قطعی اور یقینی علم نہیں تھا اور ان کے دلی ارادے ان پر ظاہر

فی یوم ! کلا، بل إنهم من المسؤولین. ﴿۱۴﴾

نہیں کرے گا ہرگز نہیں بلکہ ان سے باز پرس ہوگی۔

و رأیت أن الفتن لیست محدودة إلٰی أنفسهم، بل العامة قد

اور میں نے دیکھا کہ فتنے انہیں کی ذات تک محدود نہیں رہے بلکہ عوام الناس اُن کی سیٹی پر

اجتمعوا علی صفیرهم، واغترّوا بتقاریرهم الیابسة الملمّعة،

جمع ہو گئے ہیں اور ان کی خشک اور ملمع باتوں پر فریفتہ ہو گئے۔

فاشتعل غیظ العامة علینا، وتبوّغ دمهم بتهییج المفترین،

سو عام لوگوں کا غصہ ہم پر بھڑکا اور ان کا خون بباعث افترا پردازوں کی انگیخت کے جوش میں آیا۔

وحسبوهم عالِمین متدیّنین صادقین. فلمّا زُلزلت أرض الهند

اور ان کو سمجھ لیا کہ یہ لوگ صاحب علم اور دیانتدار اور سچے ہیں۔ پس جب ہند کی زمین میں ایسا زلزلہ آیا کہ

کلها، وأحسستُ من العلماء البخل والحسد، وضعتُ فی نفسی

ساری زمین ہل گئی اور علماء میں مَیں نے بخل اور حسد پایا تو میں نے اپنے دل میں ٹھان لیا کہ ان لوگوں

أن أُعرض عنهم فارًّا إلی مکة، وأن أتوجّه إلی صُلحاء العرب

سے اعراض کروں اور مکہ کی طرف بھاگوں اور صلحاء عرب اور مکہ کے برگزیدوں کی طرف توجہ کروں

ونخباء أُمِّ القُری الذین خُلقوا من طینة الحریة، وتفوّقوا دَرَّ الأهلیة،

کیونکہ وہ آزادی کی مٹی سے پیدا کئے گئے اور اہلیت کے دودھ سے پرورش پائے ہیں۔

فألقی اللّٰه فی قلبی عند مسّ هذه الحاجة أن أؤلّف کتبا فی لسان

سو خدا تعالیٰ نے اس حاجت کے پیدا ہونے کے وقت میرے دل میں یہ القا کیا کہ میں کھلی کھلی عربی

عربی مبین. فألّفتُ بفضل اللّٰه ورحمته وتوفیقه کتابا اسمه التبلیغ[۱]،

میں چند کتابیں تالیف کروں۔ سو میں نے خدا کے فضل اور اس کی رحمت اور اس کی توفیق سے ایک کتاب تالیف کی

ثم کتابا آخر اسمه التحفة[۲]، ثم کتابا آخر اسمه کرامات[۳] الصادقین

جس کا نام تبلیغ ہے پھر دوسری تالیف کی جس کا نام تحفہ ہے پھر تیسری تالیف کی جس کا نام کرامات الصادقین ہے

ثم أَلّفتُ بعدها حمامة البشرى، فيه بشرٰى للذين يطلبون الحق

پھر چوتھی تالیف کی جس کا نام حمامة البشریٰ ہے اور حمامة البشریٰ میں ان لوگوں کے لئے بشارتیں ہیں جو حق کے طالب

وتفصيل كلِّ ما قلنا من قبل، والتى تنهالُ من تلك الرسائل متفرّقا

ہیں اور نیز ہر ایک اس امر کی تفصیل ہے جس کو ہم پہلی کتابوں میں بیان کر چکے ہیں اور جو کچھ پہلی کتابوں سے متفرق طور پر

يُعطى هذا الكتابُ مجتمعا للجائعين؛ ونِسبتُه إليها كنسبة شجرة إلٰى

فوائد علمیہ کی بارش ہوتی ہے یہ کتاب حمامة البشریٰ بھوکوں کے لئے ایک ہی جگہ پر پیش کر دیتی ہے اور اس کی نسبت دوسری

بذرها، وجاء بحمد اللّٰه حسَنًا مبسوطًا مُبارَكًا. وأما ثمن هذه الكتب ﴿۱۵﴾

کتابوں کی طرف ایسی ہے جیسی درخت کی اپنے بیج کی طرف اور خدا کی حمد اور شکر ہے کہ یہ کتاب مبسوط اور مبارک ہے اور

فهي هدية لبلاد الحجاز وبلاد الشام والعراق والمصريين والأفريقيين

قیمت کے بارہ میں حال یہ ہے کہ یہ کتابیں ملک حجاز اور بلاد شام اور عراق اور مصریوں

كلهم، ولكل من كان عالما منصفا مع صفر اليد. وأما غيرهم فعليهم

اور افریقیوں کے لئے تو مفت بطور ہدیہ ہیں اور ایسا ہی اس کے لئے بھی جو عالم اور منصف مزاج اور تہید ست ہو اور دوسروں

إن أرادوا اشتراءها أن يُرسلوا روبية فى ثمن ”الحمامة“، وكذلك

کو قیمت سے ملیں گی سو اگر وہ خریدنا چاہیں تو لازم ہے کہ حمامة البشریٰ کی ایک روپیہ قیمت بھیجیں۔

فى ثمن ”الكرامات“، ونصفها فى ثمن ”التبليغ“، وآنَتينِ ”للتحفة“ إن

اور ایسا ہی ایک روپیہ کرامات الصادقین کے لئے اور آٹھ آنہ تبلیغ کی قیمت اور دو آنہ تحفہ کی

كانوا مشترين. وإنّا نقصنا آنةً من ثمن ”التحفة“ رعايةً للشائقين.

اگر خریداری کا ارادہ ہو۔ اور ہم نے ایک آنہ تحفہ کی قیمت سے بپاس خاطر شائقان کم کر دیا ہے۔

وما أَلّفتُ هذه الكتب إلا لأكباد أرض العرب، وكان أعظم

اور میں نے ان کتابوں کو صرف زمین عرب کے جگر گوشوں کے لئے تالیف کیا ہے اور میری بڑی مراد یہی تھی

مراداتي أن تشيع كتبي فى تلك الأماكن المقدسة والبلاد المباركة

کہ ان مقدس جگہوں اور مبارک شہروں میں میری کتابیں شائع ہو جائیں

فرأيت أن شيوع الكتب في تلك البلاد فرعٌ لوجود رجل صالح
پس میں نے دیکھا کہ کتابوں کا ان ملکوں میں شائع ہونا ایک ایسے نیک انسان کے وجود کی فرع ہے جو شائع کرنے والا ہو
يُشيعها، وأيقنت أن شهرة كتبي وانتشارها في صلحاء العرب أمر
اور میں نے یقین کیا کہ میری کتابوں کا صلحاء عرب میں شائع ہونا ایک امر محال ہے بجز اس صورت کے کہ
مستحيل من غير أن يجعل الله من لدنه ناصرا منهم ومن إخوانهم.
خدا تعالیٰ اپنی طرف سے میرے لئے ان میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے کوئی مدد دینے والا مقرر
فكنت أرفع أكُفَّ الضراعة والابتهال لتحصيل هذه المُنية، وتحقيق
کرے سو میں تضرع کے ہاتھ اٹھاتا اور دعائیں عاجزی سے کرتا تھا کہ یہ آرزو اور مراد میرے لئے حاصل اور
هذه البُغية، حتى أُجيبتُ دعوتي، وأُعطيتُ لي بُغيتي، وقاد إليَّ فضل
متحقق ہو یہاں تک کہ میری دعا قبول کی گئی اور میری مراد مجھے دی گئی اور میری طرف خدا کا فضل ایک ایسے آدمی
الله رجلًا ذا علم وفهم ومناسبة ومن علماء العرب ومن الصالحين.
کو کھینچ لایا جو صاحب علم اور فہم اور مناسبت تھا اور نیک بختوں میں سے تھا۔
ووجدته طيّب الأعراق كريم الأخلاق، مطهّرة☆ الفطرة لَوْذَعِيًّا ألْمَعِيًّا ﴿۱۶﴾
اور میں نے اس کو پاک اصل اور پسندیدہ خلق والا اور پاک فطرت والا اور دانا اور پرہیز گار پایا
ومن المتقين. فابتهجتُ بلقائه الذي كان مرادي ومدعائي، وحسبتُه
سو میں نے❁ اس کی ملاقات سے جو میری عین مراد تھی خوش ہوا اور اپنی دعا کا پہلا پھل
باكورةَ دعائي، وتفاءلت به بخير يأتي وفضل يحمي، وازدهاني الفرح
میں نے اس کو خیال کیا اور آنے والی خیر اور بچانے والے فضل کے لئے میں نے اس کو ایک نیک
وصرت يومئذ من المستبشرين، فهنّيتُ نفسي هنالك وشكرتُ الله
فال سمجھا اور کثرت خوشی نے مجھ کو ہلا دیا اور اس دن میں اُن لوگوں میں سے ہو گیا جو خوش ہوتے ہیں سو میں نے اپنے نفس کو اس وقت
وقلتُ الحمد لك يا رب العالمين.
مبارک باد دی اور خدا کا شکر کیا اور کہا کہ اے تمام جہانوں کے خدا تیرا شکر ہے۔

☆ سهو، والصحيح: "مطهر" (الناشر) ❁ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے" نے " زائد ہے۔ (ناشر)

وتفصيل ذلک أن شابًّا صالحا وَسِمًا جاء نی من بلاد الشام،
اور اس مجمل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ بلاد شام سے ایک جوان صالح خوش رو میرے پاس آیا یعنی
أعنی من طرابلس، وقاده الحكيم العليم إلیَّ ولبث عندی إلى سبعة
طرابلس سے اور حکیم و علیم اس کو میری طرف کھینچ لایا اور قریب سات مہینے کے
أشهر، أعنی إلى هذا الوقت، فتوسّمتُ فيه الخير والرشد، ووجدت
یعنی اس وقت تک میرے پاس رہا اور میں نے فراست سے اس کے وجود کو باخیر دیکھا اور اس میں رشد پایا اور
فی مِيْسَمه أنوار الصلاح، ورأيت فيه سِمة الصالحين. ثم أمعنتُ فی
اس کے چہرہ میں صلاحیت کے انوار پائے اور صلحاء کے نشان پائے۔ پھر میں نے اس کے حال اور قال
حاله وقاله وتفحصت مِن ظاهره وباطن أحواله بنور أُعطىَ لی وإلهام
میں غور کی اور اس کے ظاہر اور باطن میں تفحص کیا اور اس نور اور الہام کے ساتھ دیکھا
قُذف فی قلبی، فآنستُ حسن تقاته ورزانة حصاته، ووجدتُه رجلًا
جو مجھ کو عطا کیا گیا ہے سو میں نے مشاہدہ کیا کہ وہ حقیقت میں نیک ہے اور متانت عقلی اس کو حاصل ہے اور آدمی
صالحًا تقيّا راكلا على جذبات النفس وطاردها ومن المرتاضين. ثم
نیک بخت ہے جس نے جذبات نفس پر لات ماری اور ان کو الگ کر دیا ہے اور ریاضت کش انسان ہے۔ پھر
أعطاه اللّٰه حظًّا من معرفتی فدخل فی المبايعين. وقد انفتح عليه باب
خدا نے اس کو کچھ حصہ میری شناخت کا عطا کیا سو وہ بیعت کرنے والوں میں داخل ہوگیا اور خدا تعالیٰ نے ہماری
عجيب من معارفنا وألّف كتابا وسمّاه إيقاظ الناس، وهو دليل
معرفت کی باتوں میں سے ایک عجیب دروازہ اس پر کھول دیا اور اس نے ایک کتاب تالیف کی جس کا نام ایقاظ الناس
واضح على سعة عمله، وحجة منيرة على إصابة رأيه، ويكفی لكل
رکھا اور وہ کتاب اس کے وسعت معلومات پر دلیل واضح ہے اور اس کی رائے صائب پر ایک روشن حجت ہے اور وہ کتاب
مُمار فی مضمار. ولما أفضى فی تأليف ذلک الكتاب جمع عنده
ہر ایک مباحث کے لئے ہر ایک میدان میں کفایت کرتی ہے اور جب اس نے اس کتاب کا تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی

كثيرا من كتب الحديث والتفسير، وفكّر فكرا عميقًا فی كل أمر، فهو ﴿۱۷﴾
کتابیں حدیث اور تفسیر کی جمع کیں اور ہر ایک امر میں پوری پوری غور کی سو یہ کتاب اس کے فکروں کا ایک
دَرُّ أفكاره، ونور أنظاره، وليس علامةُ العارف من دون المعارف. وإنی
دودھ اور اس کی نظروں کا ایک نور ہے اور عارف کی علامت اس کی معرفت کی باتیں ہی ہوتی ہیں اور جب میں نے
إذا قرأتُ كتابه وتصفحت أبوابه ورفعت جلبابه، فاستملحتُ بيانه،
اس کی کتاب کو پڑھا اور صفحہ صفحہ کرکے اس کے باب دیکھے اور اس کی چادر اٹھائی تو میں نے اس کے بیان کو
ومدحتُ شأنه، وما وجدت فيه شيئا شانَه، وأدعو أن يشيع اللّٰه كتابه
ملیح پایا اور اس کی شان کی میں نے تعریف کی اور میں نے اس میں کوئی ایسی بات نہ پائی کہ جو اس کو بٹہ لگاوے اور میں دعا کرتا ہوں
مع كتبی، ويضع فيه قبوليّةً ويُدخل فيه روحا منه، ويجعل أفئدة من
کہ خدا اس کی کتاب کو میری کتابوں کے ساتھ شائع کرے اور اس میں قبولیت رکھ دیوے اور اس میں اپنی طرف سے ایک روح داخل کرے اور
الناس تهوی إليه، وجزاه فی الدارين وبارك فی مقاصده ويدخله فی
بعض دل پیدا کرے جو اس کی طرف جھک جاویں اور اس کے مؤلف کو دونوں جہانوں میں بدلہ دے اور اس کے مقاصد میں برکت ڈالے
المقبولين. ولما فرغ من تأليف كتابه حمله إخلاصه على أن يكون
اور اس کو مقبولوں میں داخل کرے اور جب وہ اپنی تالیف سے فارغ ہوا تو اس کے اخلاص نے اس کو اس بات پر آمادہ کیا
مُبلِّغَ معارفنا إلى علماء وطنه، ويخبر فيهم عن أخبارنا، ويكون مناديا
کہ ہماری معرفت کی باتوں کو اپنے وطن کے علماء تک پہنچاوے اور ہماری خبریں ان میں پھیلاوے۔
ويطلق نداءً فی كل ناحية، ويُشيع الكتب ليتضح الأمر على أهل
اور منادی بن کر ہر ایک طرف آوازیں پہنچاوے اور کتابوں کو شائع کرے تا ان لوگوں پر
تلك البلاد، وهذا هو المراد الذی كنا ندعو له فی الليل والنهار.
حقیقت کھل جاوے اور یہ وہی مراد ہے جس کے لئے ہم دن رات دعائیں کرتے تھے
وأرى أنه رجل صادق القول والوعد، يتّقی الفضول فی الكلام
اور میں دیکھتا ہوں کہ یہ شخص اپنے قول اور وعدہ میں مرد صادق ہے بے ہودہ کلام سے پرہیز کرتا ہے۔

ولا یرتع اللسان فی کل مرتع بإطلاق الزمام. ولقد أدخل اللّٰہ حُبَّنا فی
اور زبان کو ہر ایک چراگاہ میں مطلق العنان نہیں چھوڑتا اور خدا تعالیٰ نے ہماری محبت اس کے دل میں ڈال دی
قلبہ، فیحبّنا ونحبّہ، وکلّ ما وعد ھذا الرجل وتکلّمَ فأَتیقّنُ أنہ ھو
سو ہم سے وہ محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے اور جو کچھ اس نے کہا اور وعدہ کیا میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اس کا
أھلہ، وسینجز کما وعد، وأرجو أن یجعلہ اللّٰہ سببا لریع بذرنا، وسوغ
اہل ہے اور جیسا کہ کہا ویسا ہی کرے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس کو ہمارے بیج کی نشوونما اور تروتازگی کا باعث
حلبنا، وھو أحسن المسبّبین. ورأیتُ أنہ رجل مرتاض صابر لا یشکو
کرے اور ہمارا دودھ اس کے ذریعہ سے خوشگوار ہو جاوے۔ اور خدا سب مسببوں سے نیک تر ہے اور میں نے دیکھا کہ
ولا یفزع، ورأیت مرّارا أنہ یقنع علی أدنی المأکولات والملبوسات، ﴿۱۸﴾
یہ شخص ریاضت کش اور صابر ہے شکوہ اور جزع فزع اس کی سیرت نہیں اور میں نے بارہا دیکھا کہ یہ شخص ادنیٰ
ولو لم یکن لحاف فلا یطلبہ، بل یدفع البرد من التضحی واصطلاء
چیزوں کے کھانے پر کفایت کرتا ہے اور ایسا ہی ادنیٰ ملبوسات پر اگر لحاف نہ ہو تو اس کو مانگتا نہیں بلکہ دھوپ میں
الجمر، ولا یسأل تعفّفًا. ووجدتُ فیہ آثار الخشوع والحلم والإنابۃ
بیٹھنے اور آگ سینکنے سے گذارہ کر لیتا ہے اور تکلیف اٹھا کر اپنے تئیں سوال سے باز رکھتا ہے میں نے اس میں فروتنی
ورقّۃ القلب، واللّٰہ أعلم وھو حسیبہ. وما قلت إلا ما رأیت، فلا تعجبوا
اور حلم اور انابت اور نرمیٔ دل کو پایا اور خدا بہتر جانتا ہے اور وہ اس کا حسیب ہے میں نے جو دیکھا سو کہا پس خدا کی
من رحمۃ اللّٰہ أن تکفکِفَ ما دَھَمَنا مِن حرج بسعی ھذا الرجل، واللّٰہ
رحمت سے کچھ تعجب مت کرو کہ وہ اس شخص کی سعی سے ان حرجوں کو اٹھا دے جو ہمیں پہنچ گئے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا
یفعل ما یشاء ، لا مانع لما أراد، ولا رادّ لما جاد، وھو حافظُ دینہ
ہے جس بات کو وہ چاہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا اور جو کچھ وہ دیوے کوئی اس کو رد نہیں کر سکتا وہ اپنے دین کا حافظ ہے
وناصر کل من ینصر الدین.
اور تمام ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس کے دین کی مدد کریں۔

واعلموا أيها الإخوان أن أمر إشاعة الكتب فی ديار العرب
اور بھائیو یہ بھی تمہیں معلوم رہے کہ دیار عرب میں کتابوں کے شائع کرنے کا معاملہ اور ہماری
وتبليغ معارف كتبنا إليهم ليس بشیء هيّن، بل أمر ذو بال لا يُتمّه إلا
کتابوں کے عمدہ مطالب عرب کے لوگوں تک پہنچانا کچھ تھوڑی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے اور
من هو أهله، فإن هذه المسائل الغامضة التی كُفِّرْنا و كُذِّبْنا لها لا
اس کو وہی پورا کرسکتا ہے جو اس کا اہل ہو۔ کیونکہ یہ باریک مسائل جن کے لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے اور جھٹلائے گئے
شک أنها تصعُب علٰى علماء العرب كما صعبتُ على علماء هذه
کچھ شک نہیں کہ وہ عرب کے علماء پر بھی ایسے سخت ہی گذریں گے جیسا کہ اس ملک کے مولویوں پر گذر رہے
الديار، لا سيما على أهل البوادی الذين لا يعلمون دقائق الحقيقة، ولا
ہیں بالخصوص عرب کے اہل بادیہ کو تو بہت ہی ناگوار ہوں گے کیونکہ وہ باریک مسائل سے بے خبر ہیں اور وہ
يتدبّرون حق التدبّر، أنظارهم سطحية وقلوبهم مستعجلة، إلا قليل
جیسا کہ حق سوچنے کا ہے سوچتے نہیں اور ان کی نظریں سطحی اور دل جلد باز ہیں مگر ان میں
منهم الذين أنار الله فطرتهم وهم من النادرين.
قلیل المقدار ایسے بھی ہیں جن کی فطرتیں روشن ہیں اور ایسے لوگ کم پائے جاتے ہیں۔

فلأجل تلك المشكلات التی سمعتم. اقتضت المصلحة الدينية أن
سو ان مشکلات کی وجہ سے جو تم سن چکے مصلحت دینی نے تقاضا کیا جو اس کام
نتخيّر لهذا الأمر عالِمًا مذكورا الذی اسمه محمد سعيدی النشار الحميدی
کے لئے ہم عالم مذکور کو منتخب کریں جس کا نام محمدؐ سعیدی النشار الحمیدی
الشامی☆. ولا شک أن وجوده لهذا المهمّ من المغتنمات، ومجيئه عندنا ﴿۱۹﴾
الشامی ہے اور کچھ شک نہیں کہ اس کا وجود اس مہم کے لئے از بس غنیمت ہے اور اس کا اس جگہ آنا

☆ الحاشية: مسكنه طرابلس شام ملک سيريا ويُقال لها باللغة الانكليزية تربولی وهی مدينة عظيمة علٰى ساحل بحر الروم بينها وبين بيروت ثلٰثون اكواسًا. منه

مِن فضل قاضی الحاجات، وهو خيرٌ قلبًا ونِعْمَ الرجل، مع أن الضرورة
خدا تعالیٰ کے فضل میں سے ہے اور وہ نیک دل اور بہت اچھا آدمی ہے اور اس طرف ضرورت
قد اشتدت، فلعل اللّٰه يصلح أمرنا على يديه، وهو بهذا التقريب يصل
بھی سخت ہے پس شائد خدا اس کے ہاتھ پر ہمارے کام کی اصلاح کرے اور وہ اس تقریب سے اپنے
وطنه وينجو من تكاليف السفر العنيف، ويتخلّص من مُفارقة المألف
وطن میں پہنچ جاوے اور سفر کی سخت مشقتوں سے نجات پاوے اور وطن اور دوستوں کی جدائی سے بھی
والأليف، وتُؤجَرون عليه من اللّٰه الرحيم اللطيف. وما قلتُ إلّا لِلّٰه وما
رہائی ہو اور تم کو خدا تعالیٰ سے اجر ملے اور میں نے صرف اللہ کے لئے یہ باتیں کی ہیں
أنا إلا ناصح أمين. والذين يظنون أن أهل العرب لا يقبلون ولا
اور میں امانت سے نصیحت کرنے والا ہوں۔ اور وہ لوگ جن کا یہ گمان ہے کہ عرب کے لوگ
يسمعون، فليس عندنا جوابُ هذا الحمق مِن غير أن نحولق على
قبول نہیں کریں گے اور نہ سنیں گے پس ہمارے پاس اس نادانی کا بجز اس کے اور کوئی جواب
قولهم ونسترجع على فهمهم. ألا يعلمون أن العربيِّين سابقون فی
نہیں کہ ہم ان کے اس خیال پر لاحول پڑھیں اور ان کی سمجھ پر انّا للّٰہ کہیں کیا نہیں جانتے کہ عرب کے لوگ حق
قبول الحق من الزمان القديم؟ بل هم كالأصل فی ذلک وغيرهم
کے قبول کرنے میں ہمیشہ اور قدیم زمانہ سے پیش دست رہے ہیں بلکہ وہ اس بات میں جڑ کی طرح ہیں اور
أغصانهم. ثم نقول إن هذا فعلُ اللّٰه رحمةً منه، والعرب أحق وأولى
دوسرے ان کی شاخیں ہیں۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ ہمارا کاروبار خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رحمت ہے اور عرب کے لوگ الٰہی
وأقرب برحمته، وإنی أجد ريح فضل اللّٰه، فلا تتكلّموا بكلمات اليأس
رحمت کے قبول کرنے کے لئے سب سے زیادہ حقدار اور قریب اور نزدیک ہیں اور مجھے خدا تعالیٰ کے فضل کی خوشبو آ رہی ہے
ولا تكونوا من القانطين. ولا تظنوا ظن السوء، وإن بعض الظن
سو تم نو امیدی کی باتیں مت کرو اور ناامیدوں میں سے مت ہو جاؤ اور بدگمانیوں میں مت پڑو اور بعض ظن گناہ ہیں

إثم، فاتقوا الظنون الفاسدة التی تتزعّجُ منها أرضُ إیمان الظانین وتنزعجُ
سو تم ایسے ظن مت کرو جن سے بدگمان انسان کی ایمانی زمین ہل جاتی ہے اور نیت
النیّة الصالحة، وتکثُر وساوس الشیاطین. وقوموا متوکّلا علی اللّٰه
صالحہ میں جنبش آتی ہے اور شیطانی وساوس بڑھتے ہیں۔ اور خدا کے توکل پر کھڑے ہو جاؤ اور
وقَدِّموا من خیر ما استطعتم، وأَعِدُّوا لأخیکم مِن زادٍ یکفیه لسفره
کوئی نیکی کر لو جو کر سکتے ہو اور اپنے بھائی کے لئے کچھ زاد سفر بہم پہنچاؤ جو اس کے سفر بحری
البحری والبری، وکان اللّٰه معکم ووفّقکم وهو خیر الموفّقین. ﴿۲۰﴾
اور بری کے لئے کافی ہو خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہیں توفیق دے اور وہ بہتر توفیق دہندہ ہے۔

فنرجو مِن إخلاص أهل الثروة والمقدرة أن یتوجهوا إلی
پس ہم اہل مقدور دوستوں کے اخلاص سے امید رکھتے ہیں کہ اس کام کے اہتمام کی طرف
اهتمام هذا الأمر بکل القلب وکل الهمّة، ولا حاجة إلی أن نُکثِر
سارے دل اور ساری ہمت سے مصروف ہوں اور ہمیں کچھ حاجت نہیں کہ ہم زیادہ کہیں اور کلام میں مبالغہ کریں
القول ونبالغ فی الکلام ونستنهض همم الأحبّاء والمخلصین ببیانات
اور پُرتکلف بیانوں سے اپنے دوستوں اور مخلصوں کو تحریک دیں کیونکہ ہم
مملوّة من التکلفات، فإنّا نعلم أن الإشارة کافیة لأحبّائنا المتصدّقین.
جانتے ہیں کہ ان کے لئے اشارت کافی ہوگی لِلّٰہ کام کرنا ان کی عادت ہے۔
فلیُعط کل أحد منهم بقدر قدرته التی أعطاه اللّٰه ولا یستحی ولا
پس چاہیئے کہ ہر ایک ان میں سے بقدر خدا داد استطاعت دیوے اور اس بات سے شرم نہ کرے
یحتشم من أن ینفح بالقلیل، ولیعلم أن الغرض أن یُعطی ولو کانت
کہ وہ کچھ تھوڑا دیتا ہے اور اس بات کو معلوم کرے کہ غرض اصلی یہ ہے کہ دیوے اگرچہ ایک پیسہ یا اس کا چوتھا
فلسة أو ربعه أو أقلّ من الفتیل. ومن کان ذا عیشةٍ خضراء فلیعط
حصہ یا کھجور کے اندر کے چھلکے سے بھی تھوڑا ہو اور جو شخص خوش اوقات کھاتا پیتا ہو سو اگر چاہے تو

بـقـدر حيثيّتـه إن شـاء ، ومـا هذا إلا عملُ طلاّبِ وجه اللّٰه، ومن يعمل
اپنی حیثیت کے مناسب دیوے اور یہ کام محض لِلّٰہ اور اس کی خوشنودی کے لئے ہے اور جو شخص ایک ذرہ کے
مثقال ذرة خيـرا يـره، ويبـارك اللّٰه في ماله وأهله وعياله، وما تنفقون
موافق بھی بھلائی کرے گا وہ اس کا اجر پائے گا اور خدا اس کے مال اور اہل اور عیال میں برکت دے گا اور
فـي سبيل اللّٰه فهو عائد إليكم في الدنيا والآخرة ولا ترون خسرا. فإن
جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہاری طرف دنیا اور آخرت میں پھر لوٹ کر واپس آئے گا اور تم نقصان نہیں اٹھاؤ گے
أعـطيتـم بذرًا فلكم زراعةٌ، وإن أعطيتم قطرةً فلكم بحرٌ فضلا من عند
پس اگر تم ایک بیج دو گے تو تمہارے لئے ایک زراعت ہوگی اگر قطرہ دو گے تو تمہارے لئے دریا ہوگا اور خدا
اللّٰـه، واللّٰـه لا يـضيـع أجـر الـمحسنين. أم حسبتم أن تُغفَروا ويرضى
نیکوکاروں کا کبھی اجر ضائع نہیں کرتا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یونہی بخشے جاؤ اور خدا تم سے راضی ہو جائے
عـنـكـم ربـكـم ولما يجدكم ساعين لمرضاته والطائعين كالمخلصين.
اور ہنوز اس نے تم کو اپنی رضا مندی کی راہوں میں سرگرم نہ پایا ہو اور تم فرمانبردار اور مخلص اس کی نظر میں نہ ٹھہرے ہو
أيها الرجال اتقوا اللّٰه وكونوا من الذين يُؤْثِرونه على أنفسهم، واعلموا
اے لوگو خدا سے ڈرو اور ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ جو خدا کو اپنے نفسوں پر مقدم کر لیتے ہیں اور یقیناً جانو کہ خدا پرہیز گاروں
أن اللّٰـه مع المتقين. إنما أموالكم وأولادكم فتنة، وَ ينظر اللّٰه أتحبونه ﴿۲۱﴾
کے ساتھ ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کی جگہ ہیں اور خدا دیکھتا ہے کہ تم اس سے پیار کرتے ہو یا دوسری
أو تـحـبـون أشيـاء أخـرى، وستُبـعَـدون عن هذه اللذات ولا تبقى هذه
چیزوں سے اور وہ وقت آتا ہے کہ تم ان لذتوں سے دور کر دیئے جاؤ گے اور یہ مجلسیں باقی نہیں رہیں گی اور نہ ان کے
الـمـجـالـس ونـظّـارتها، ثم تُرجَعون إلى اللّٰه وتُسألون عما عملتم وعما
دیکھنے والے پھر تم خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اور تم سے تمہارے اعمال کا سوال ہوگا اور یہ کہ تم نے
جـاهدتم في سبله. فقوموا أيها الناس قوموا، الوقت يذهب. قوموا سريعا
اس کی راہ میں کیا کیا کوششیں کیں پس اٹھو اے لوگو اٹھو وقت جاتا ہے جلد اٹھو اور آرام پسندوں کے

ولا تـقـعـدوا مـع المترَفين. ولسنا بالموجب حقًّا لمن لا يوجب الحق
ساتھ مت بیٹھو اور ہم کسی ایسے شخص پر کوئی حق واجب نہیں کرتے جو اپنے نفس پر حق واجب

عـلٰـى نفسه، ولا يُكلّف الله نفسا إلا وُسعها وما أنا من المتكلّفين. وما
نہیں کرتا اور خدا کسی جان کو اسی قدر تکلیف دیتا ہے جو اس کی وسعت میں ہے اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ اور

أتـوجـه إلا إلـى الـذى يـصدُقنى الوُدَّ، وأترك الذى منعه البخل فصدَّ،
میں صرف ایسے شخص کی طرف توجہ کرتا ہوں جو مجھ سے دوستی خالص رکھتا ہے اور میں اس کو ترک کرتا ہوں جس کو بخل نے

ولحِق بالذين بخلوا فرُدَّ، وعُدَّ من المخذولين.
کارِ خیر سے منع کر دیا اور بخیلوں سے مل گیا اور رد کیا گیا اور محروموں میں سے شمار کیا گیا۔

وليعجل المرسِلون للإرسال فإن الوقت ضيّق، والضيف العزيز
اور چاہیے کہ بھیجنے والے بھیجنے کے لئے جلدی کریں کیونکہ وقت تنگ ہے اور مہمان عزیز سفر کو تیار ہے

مستعـدّ لـلسفر. وقد وجب علينا إعلام المتغفلين بأسرع أوقات، فلا
اور ہم پر واجب ہو چکا ہے کہ جو غفلت میں ہیں ان کو بہت جلد متنبہ کریں پس مناسب نہیں کہ تم سستی کر کے

يـنـبـغـى أن تـقعدوا كسالى بعدما بيّنتُ لكم ضرورة هذا الأمر، فقدِّموا
بیٹھے رہو بعد اس کے جو میں نے اس امر کی ضرورت بیان کر دی پس تم مدد کے لئے آگے قدم بڑھاؤ اور

للمعاضدة ولا تأخّروا، وانفُضوا أيديكم تؤجَروا، وكونوا فى سبيل الله
پیچھے مت ہٹو اور ہاتھوں کو جھاڑو تا مدد دیئے جاؤ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک دوسرے سے

سـابـقـيـن. ولْـيُـرسِـلْ هـهـنـا فى قاديان مَن كان مُرسِلًا من درهم أو دينار،
سبقت کرو اور چاہیے کہ بھیجنے والا اسی جگہ قادیان میں بھیجے جو کچھ درہم یا دینار بھیجنا ہو اور اپنے خط میں

وليبيّنْ فى مكتوبه أنه أرسل له، بل الاَولٰى أن يرسل إليه باسمه بلا واسطتى
بیان کر دے کہ یہ روپیہ اس کے لئے بھیجا گیا ہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ اسی کے نام سے بغیر میرے واسطہ کے بھیجے تا کہ

ليـجـمـع عـنـده كـل مـا يـجـىء، وليـطـمئن به قلبه. وإن أنفَسَ القُرُبات
جو کچھ آوے وہ سب اسی کے پاس جمع ہوتا رہے اور تا کہ اس کے دل کو اس سے اطمینان ہو اور سب للّٰہی عملوں سے جو خدا تعالیٰ کی

إعلاءُ كلمة الإسلام، وهذا وقته، فلا تضيّعوا وقتكم، وقوموا كالخادمين.

قربت کیلئے کئے جاتے ہیں کلمہ اسلام کی بلندی چاہنا زیادہ ثواب کا موجب ہے پس اپنے وقتوں کو ضائع مت کرو اور خادموں کی طرح اٹھ کھڑے ہو

أيها المسلمون فِرّوا إلى الله، واتقوا الفتن التي هاجت

اے مسلمانوں خدا کی طرف بھاگو اور ان فتنوں سے بچو جو تمہارے آگے پیچھے اور تم میں موجیں مار رہے

وماجت حولكم وفيكم، واعملوا عملاً يرضاه ليكون لكم زُلفى لديه، ﴿۲۲﴾

ہیں اور اٹھ رہے ہیں اور وہ عمل کرو جس سے خدا راضی ہو جاوے تا تمہیں خدا تعالیٰ کے نزدیک درجہ ملے اور چاہیے

ولتأخذكم رقّةٌ على دينكم فإنه ضعُف وبدأ الشيب بفَوْدَيه، والشيب

کہ تمہیں اپنے دین پر کچھ شفقت پیدا ہو کیونکہ وہ ضعیف ہو گیا اور اس کی کنپٹیوں میں بڑھاپے کے آثار پیدا ہو گئے ہیں

غير طبعي حدَث من نوازل الحادثات والتكاليف المتتابعات، ولينظر

اور یہ بڑھاپا غیر طبعی ہے جو حوادث نزلہ کے سبب سے اور تکالیف متواترہ کے باعث سے ظاہر ہو گیا ہے اور چاہیے کہ

كل أحدٍ منكم عملَه، وليُفتّش خطراتِه، وليَزِنْ بِضاعتَه التي أعدّها

ہر ایک شخص اپنے عملوں کو دیکھے اور اپنے دل کے خیالات کو ٹٹولے اور اپنی اس بضاعت کو تولے جو آخرت کے لئے

للآخرة، ولينقدْ دراهمه التي جمعها لذلك السفر، هل هي وازنة

تیار کی ہے اور اپنے اس روپیہ کو کھرا کرے جو اس سفر کے لئے تیار کیا ہے کیا وہ پورے وزن کا

جيدة أو مغشوشة ناقصة، ولا يخدع نفسه، ولا يُغرِّرْ بنفسه من

اور کھرا ہے یا کھوٹا اور کم وزن کا ہے اور چاہیئے کہ اپنے نفس کو دھوکا نہ دیوے اور اس کو خطرہ میں

المغشوشات، وليتداركْ قبل ذهاب الوقت، ولا تقعد كالغافلين.

نہ ڈالے اور چاہیئے کہ وقت سے پہلے تدارک کرے اور غافلوں کی طرح مت بیٹھا رہے۔

أيها الناس زَكُّوا نفوسكم، وطهِّروا صدوركم، ولا تُفرِحْكم

اے لوگو اپنے نفسوں کو صاف کرو اور اپنے سینوں کو پاک بناؤ اور تمہیں دنیا کا مردار

جيفةُ الدنيا وشحومها، ولا تجلبكم إليها كِلابها، ولا تموتوا إلا مسلمين

اور اس کی چربی بے ہودہ خوش نہ کرے اور اس کے کتے تمہیں اس گوشت کی طرف نہ کھینچیں اور بجز پاک مسلمان ہونے کی حالت کے

مـطهَّـريـن. ولا تتـقوا لعن المخلوق فإنه سهل هيّن، واتقوا لعن اللاعن
مت مرو اور خلقت کی لعنت سے مت ڈرو کیونکہ وہ سہل اور آسان ہے اور اس خدا کی لعنت سے ڈرو جس کی
الـذی يسـوِّد الـوجـوه لعنُه ويُلقى فى هُوّة السافلين. هذا ما أوصيناكم
لعنت مونہوں کو کالا کر دیتی ہے اور نیچے گرنے والوں کے گڑھوں میں ڈالتی ہے ہماری یہ نصیحت ہے سو اس
فتـذكّـروا مـا أوصيـنـا، واشهدوا أنّا بلّغْنا، والله خير الشاهدين. وآخر
نصیحت کو یاد رکھو اور گواہ رہو کہ ہم نے نصیحت کو پہنچا دیا اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے اور آخری دعوت
دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.
ہماری یہی ہے کہ تمام تعریفیں خدا کو ہیں جو تمام عالموں کا رب ہے۔

............☆☆☆............

﴿۲۳﴾

إعــــلان

نرجو أن تَتَوجَّه الدّولة البَرِيطانية بمراحمها العُظمٰى إلٰى

ہم امید رکھتے ہیں کہ سرکار انگریزی اپنے عظیم الشان رحم کی وجہ سے

هـذا الإعـلان، وتُـحَمُلق بعَدُلِها إلى الصِّلِّ الذى يلدَغ

اِس اعلان کی طرف توجہ کرے گی اور اس مار سیرت کو مورد نظر عتاب فرمائے گی

نُـصـحـاءَ هـا و يَتَـنَـضْـنَـضُ نَـضْـنَـضَـةَ الثُّعبـان.

جو اس کے خیر خواہوں کو کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے۔

يـا قيصرة الهند ! صانَكِ اللّٰه عن الآفات، وكان لطفه معك فى

اے قیصرہ ہند خدا تجھ کو آفتوں سے نگاہ رکھے اور ہریک خیر کے ارادہ میں اس کا

كـل إرادات الـخيـرات، وحـفِـظك عن الدواهى والحادثات، جئناكِ

لطف تیرے ساتھ ہو اور خدا تجھ کو حوادث سے بچاوے ہم مستغیث بن کر تیرے پاس

مستـغيثين بما أُوذينـا مـن لسـان رجـلٍ وكَـلِمه المُحفِظات. وقد سمعنا

آئے ہیں کیونکہ ہم ایک شخص کی زبان اور اس کے رنجدہ کلمات سے ستائے گئے ہیں اور

أنّــك تـحـلّيـتِ بـمـحـاسـن الأخلاق، وتخلّيتِ فى عدلك مما يصم

ہم نے سنا ہے کہ تو نیک خلقوں سے آراستہ ہے اور اپنے عدل میں ان باتوں سے خالی ہے

بالأخلاق، وما زلتِ آخذةً نفسَک بالرحم والإشفاق، ولا ترضى
جن پر داغ عیب ہے اور رحم اور شفقت کو تو نے اپنے نفس کے لئے ایک خصلت لازمی ٹھہرا دی ہے اور ظلم کرنے والوں

بجور الجائرين.
کے ظلم پر راضی نہیں۔

هذا خُلُقکِ، ونحن - مع ظل حمايتک - نُلدَغ مِن شرّ بعض ﴿۲۴﴾
یہ تیرا خلق ہے اور ہم باوجود ظل حمایت تیری کے بعض دشمنوں کے نیش شرارت سے نیش زدہ اور

المعادين، ونُعَضُّ من أنياب العاضّين، ويصول علينا كلُّ ضُلٍّ بن ضُلٍّ
ان کاٹنے والوں کے دانتوں سے کاٹے جاتے ہیں اور ہر یک ایسا شخص ہم پر حملہ کرتا ہے جس کے باپ دادوں کو کوئی نہیں پہچانتا

ويسُبُّ نبيَّنا الكريم كلُّ جهولٍ مَهينٍ، ويسعى أن نُعَدّ من الباغين.
اور ہر ایک جاہل ذلیل ہمارے نبی کریم کی اہانت کر رہا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ ہم باغیوں سے گنے جائیں۔

وأما تفصيل هذا المجمل فاعلم يا قيصرة. تزايَدَ إقبالُک
اور اگر اس مجمل کی تفصیل چاہو تو اے قیصرہ تیرا اقبال زیادہ ہو اور خدا تیری

وبارکَ اللّٰه فى دنياک وأصلحَ مآلَک. أن رجلًا من الذين ارتدوا من
دنیا میں برکت دے اور تیرا انجام بھی بخیر کرے۔ تجھے معلوم ہو کہ ایک شخص نے ایسے لوگوں میں سے جو اسلام سے

دين الإسلام ودخلوا فى الملّة النصرانية، أعنى النصرانى الذى يُسمّى
نکل کر عیسائی ہوگئے ہیں یعنی ایک عیسائی جو اپنے تئیں پادری عماد الدین کے نام سے

نفسه القسيس عماد الدّين، أَلّف كتابًا فى هذه الأيام لِخَدْعِ العوام، وسمّاه
موسوم کرتا ہے ایک کتاب ان دنوں میں عوام کو دھوکہ دینے کے لئے تالیف کی ہے اور اس کا نام توزین الاقوال

توزين الأقوال، وذكر فيه بعض حالاتى بافتراءٍ بحتٍ لا أصل له، وقال إن
رکھا ہے اور اس میں ایک خالص افترا کے طور پر میرے بعض حالات لکھے ہیں اور بیان کیا ہے کہ یہ شخص ایک

هذا الرجل رجل مفسد ومن أهل العداوة، وإنى وجدت فى طريقةِ مشيه
مفسد آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجھے اس کے طریق چال چلن میں

آثارَ البغاوة، وليس من نُصحاء الدولة، وأتيقّن أنه سيفعل كذا و كذا
بغاوت کی نشانیاں دکھائی دیتی ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ایسے ایسے کام کرے گا
وأنه من المخالفين.
اور وہ مخالفوں میں سے ہے۔
فالملخّص أنه حَثَّ الحكومة فی ذٰلک علی إیذائی، ومع
پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس شخص نے حکام کو میری ایذا کے لئے برانگیختہ کیا ہے اور ساتھ اس کے مجھے گالیاں
ذٰلک فرّغ إناء ه فی سبّی وازدرائی، وأَفرغ قذر لسانه علٰی بعض أحبائی،
دینے اور تحقیر کرنے میں اس قدر مبالغہ کیا کہ جو کچھ اس کے برتن میں تھا سب باہر نکال دیا اور نیز اپنی زبان کی پلیدی
وأكثر القول فی دیانتنا المقدسة، وشتَم خیرَ الرسل صلی اللّٰه علیه وسلم ﴿۲۵﴾
میرے بعض دوستوں پر ڈالی اور ہمارے دین مقدس کے بارے میں بہت کچھ بے ہودہ باتیں کیں اور ہمارے نبی صلی اللہ
وبالَغَ فی التوهین. وتكلّمَ بكلمات ترتجف منها القلوب، وتهیِّج فی
علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور توہین میں مبالغہ کیا۔ اور ایسی باتیں کہیں جن سے دل کانپ اٹھتے ہیں اور ان میں بے قراریاں
الأفئدة الكروب، وسوف نكتب قليلًا منها ونجوّبُ أستار الجاهلين.
جوش مارتی ہیں اور ہم کسی وقت ان میں سے کچھ تھوڑا سا لکھیں گے اور جاہلوں کے پردے پھاڑیں گے۔
والآن نُنبّهُ الدولة العالیة مما افتری علینا وزعم كأنّا من أعداء
اور اب ہم گورنمنٹ عالیہ کو ان باتوں کی اصل حقیقت سے مطلع کرتے ہیں جو ہم پر اس نے افترا
الدولة البرطانیة، فلیعلم الدولة أن هذه المقالات كلها من قبیل صوغ
کیں اور گمان کیا کہ گویا ہم دولت برطانیہ کے بدخواہ ہیں سو گورنمنٹ کو معلوم ہو کہ یہ تمام باتیں از قبیل
الزور ونسج الشرور، ولیس فیها رائحة الصدق مثقال ذرّة، وما حمله
آرائش دروغ اور شرارت بافی ہیں اور ایک ذرہ بھی سچائی کی بُو ان میں نہیں اور ان باتوں پر اس کو صرف
علٰی ذٰلک إلا بعض المصالح الّتی رأی فی نفس تلک المكائد، ولِیَسُرَّ بها
اس کے بعض مصالح نے آمادہ کیا جو اس نے ان فریبوں کے اندر دیکھے ہیں اور ایک یہ بھی اس کی غرض

أکابرَ القسیسین. والحمد للّٰہ أن کلماته المفتریات شیء لا
ہے کہ تا اپنے بڑے پادریوں کو خوش کرے اور شکرِ خدا کہ اس کے خود ساختہ کلمات ایک ایسی چیز ہے جس کی
تخفی علی الدولة حقیقتُہ، فنحن فی مأمن من شرہ، ونری
حقیقت اس گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں اور ہم اس کی شرارت سے امن میں ہیں اور ہم اپنی روشن خدمات کو
خدماتنا اللامعة للردّ علیها کالشهب للشیاطین. ولا یخفی علی
اس کی باتوں کے رد کرنے کے لئے ایسی دیکھتے ہیں کہ جیسے شہاب ثاقب شیاطین کے دفع کرنے کے لئے
الحکّام طریقتی وشأنی، ولا أمشی مُواریًا عنهم عِیانی، بل
اور حکام پر میرا طرز اور طریق پوشیدہ نہیں اور میں ان سے چھپ چھپ کر چلتا نہیں بلکہ گورنمنٹ برطانیہ
الحکومة البرطانیة تعرفنی وتعرف آبائی، وتنظر مَهْیَعی ومدّعائی،
مجھے اور میرے باپ دادوں کو خوب پہچانتی ہے اور میری راہ اور میرے مدعا کو دیکھ رہی ہے اور میرے اصل اور
وتعرف أصلی ومنبعی، ولا تجهل بیتی ومربعی، وتعلم أنّا لسنا من
سرچشمہ کو جانتی ہے اور میرے خاندان سے بے خبر نہیں اور جانتی ہے کہ ہم مفسدوں اور دشمنوں اور
المفسدین المعادین ولا الباغین الطاغین. وما خرجتُ الآن من
باغیوں اور طاغیوں میں سے نہیں۔ اور میں ابھی کسی غار میں سے نہیں نکلا
مغارة لتکون الدولة من أمری فی غرارةٍ، بلِ الدولة علی أمثالنا من ﴿۲۶﴾
تا کہ گورنمنٹ میرے معاملہ سے غافل ہو۔ بلکہ یہ گورنمنٹ ہمارے جیسے خیر خواہوں پر
المباهین. ومن توسّمَ أقوالنا واستشفَّ أفعالنا فلا تخفی علیه أعمالنا
ناز کرتی ہے اور جو شخص ہماری باتوں کو بنظر غور دیکھے گا اور ہمارے افعال پر ایک عمیق نگاہ دوڑائے گا
وإنّا من الصادقین. والدولة تغوص إلی أعماقنا ولیس علیها الخفاء،
سو اس پر ہماری کارگذاریاں چھپی نہیں رہیں گی اور ہم سچے ہیں اور یہ گورنمنٹ ہمارے گہراؤ تک غوطہ مار رہی ہے اور
ولها أفکارٌ عادیاتٌ لا تُواهِقُها وَجْناءُ، إذا ما ترکض
اس پر ہمارے امر پوشیدہ نہیں۔ اور اس گورنمنٹ کی فکریں تیز دوڑنے والی ہیں کہ کوئی تیز اور مضبوط اونٹنی ان کا مقابلہ

آراؤهـا فی أرض مقاصدها فتفری أدیمَ الأرضین، و کلُّ عقل عندها إلا
نہیں کر سکتی جس وقت گورنمنٹ اپنے راؤں کو مقاصد کی زمین میں دوڑاتی ہے تو وہ رائیں روئے زمین کو کاٹتی ہوئی چلی
عـقـل الدین. و نرجو أن یفتح اللّٰه علیها هذا الباب أیضا کما فتح أبوابا
جاتی ہیں اور ہر یک عقل بجز دینی عقل کے اس گورنمنٹ کو حاصل ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ
أخری، واللّٰه أرحم الراحمین.
یہ دروازہ بھی اس پر کھل جائے اور خدا ارحم الراحمین ہے۔

و لا یـخـفـی علٰی هٰذه الدولة المبارکة أنّا من خُدّامها و نُصحائها
اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اس کی خدمت کرنے والے اور اس کے ناصح اور
و دواعـی خیـرهـا مِن قـدیم، و جئناها فی کل وقت بقلب صمیم، و کان
خیر خواہوں میں سے ہیں اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہیں اور
لأبی عندها زُلفٰی و خطاب التحسین. و لنا لدی هذه الدولة أیدی الخدمة
میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا اور اس سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں
و لا نـظـن أن تـنـسـاهـا فـی حین. و کان والدی المیرزا غلام مرتضٰی ابن
اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بھلا دے گی اور میرا والد میرزا غلام مرتضٰی ابن
میـرزا عـطـاء محمد القادیانی من نُصحاء الدولة و ذوی الخُلّة و عندها
میرزا عطا محمد رئیس قادیان اس گورنمنٹ کے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے تھا اور اس کے
من أرباب القُربة، و کان یُصدَّر علی تکرمة العزة، و کانت الدولة تعرفه
نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین بالین عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنمنٹ اس کو خوب
غـایة الـمـعرفة. و ما کُنّا قطُّ من ذوی الظِّنّة، بل ثبت إخلاصنا فی أعین
پہچانتی تھی اور ہم پر کبھی کوئی بدگمانی نہیں ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام
الـنـاس کـلهـم و انـکشف عـلـی الحاکمین، و لُتسطلع الدولةُ حکّامَها
لوگوں کی نظروں میں ثابت ہوگیا اور حکام پر کھل گیا۔ اور سرکار انگریزی اپنے ان حکام سے

الـذين جاء ونا ولبثوا بيننا كيف عشنا أمام أعينهم وكيف سبقْنا فِي كل ﴿۴۷﴾
دریافت کر لیوے جو ہماری طرف آئے اور ہم میں رہے اور ہم نے ان کی آنکھوں کے سامنے کیسی زندگی بسر کی اور کس
خدمة مع السابقين.
طرح ہم ہر یک خدمت میں سبقت کرنے والوں کے گروہ میں رہے۔

ولا حـاجة إلـى تـفـصـيـل هـذه الـحقائق، فإن الدولة البريطانية
اور ان حقیقتوں کے مفصل بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ سرکار انگریزی ہمارے مراتب
مُـطّـلِـعة عـلى مراتب خلوصنا وشؤون خدماتنا والإعانات التي كانت
خلوص اور انواع خدمات پر اطلاع رکھتی ہے اور ان اعانتوں کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے
ترى منّا وقتًا بعد وقت وفى أيام فساد المفسدين. وتعلم الدولة أنّ أبى
ظہور میں آئیں خاص کر دہلی کے مفسدہ کے وقت میں۔ اور اس گورنمنٹ
كيف أمـدّهـا فى حينِ محارباتٍ مشتدّةِ الهبوب وفتنٍ مشتطّةِ اللّهوب،
کو یہ معلوم ہے کہ میرے والد نے کیونکر اس کو ایسے وقت میں مدد دی کہ جب لڑائیوں کی ایک سخت
وأنه آتى الدولة خمسين خيلا مع الفوارس مددًا منه فى أيام المفسدة،
آندھی چل رہی تھی اور فتنے بھڑک رہے تھے اور حد سے تجاوز کر گئے تھے سو میرے والد نے اس مفسدہ
وسبَق السابقين فى إمدادات المال عند حلول الأهوال، مع أيام العُسر
کے دنوں میں پچاس گھوڑے معہ سوار اس گورنمنٹ کو امداد کے طور پر دیئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد
والإقلال، وذهـابِ عهـد الإمارات الآبائية وانقلاب الأحوال. فلينظر
میں سب سے بڑھ گیا باوجود یکہ وہ زمانہ تنگی اور ناداری کا زمانہ تھا اور آبائی ریاست کا دور ختم ہوکر گردش کے
من كان له نظر صحيح أو قلبٌ أمين.
دن آ گئے تھے پس جو شخص ایک نظر صحیح اور دل امین رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ سوچے؟

ولـم يزل كان أبى مشغوف الخدمات حتى شاخ وجاء وقت الوفاة
اور میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت

و وجب الارتحال، ولو قصدنا ذكر خدماته لضاق بنا المجال، وعجزنا
کا وقت آ گیا اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سما نہ سکیں اور ہم لکھنے سے
عن التدوين. فالملخص أن أبی لم يزل كان شائِمَ برقِ الدولة، وقائمًا
عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا ہمیشہ امید وار رہا
على الخدمة عند الضرورة، حتى أعزّته الدولة بمكاتيب رضائها،
اور عند الضرورت خدمتیں بجا لاتا رہا یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اس کو معزز
وخصّته في كل وقتٍ بعطائها، وأسمحت له بمواساتها، وتفضلت عليه
کیا اور ہر ایک وقت اپنی عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غم خواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی
بمراعاتها، وحسبته من دواعي الخيّر ومن المخلصين. ثم إذا تُوفی أبی ﴿۲۸﴾
اور اس کو اپنے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے سمجھا۔ پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں
فقام مقامه في هذه السِّيَر أخي الميرزا غلام قادر، وغمرته مواهب
اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام میرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اس کے
الدولة كما غمرت والدی، وتُوفی أخی بعد أبی في بضع سنين. ثم بعد
شامل حال ہوگئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہوگیا
وفاتهما قفوتُ أثرهما واقتديتُ سِيَرَهما وذكرت عصرهما، ولكنی ما
پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی اور ان کے زمانہ کو یاد
كنت ذا خصب ونعمة وسعة وثروة ولا ذا أملاک وأرضين، بل تبتّلتُ
کیا لیکن میں صاحب مال اور صاحب املاک نہیں تھا بلکہ میں ان کی وفات کے
إلى اللّٰه بعد ارتحالهما ولحقتُ بقوم منقطعين. وجذبنی ربّی إليه
بعد اللہ جلّ شانہٗ کی طرف جھک گیا اور ان میں جا ملا جنہوں نے دنیا کا تعلق توڑ دیا۔ اور میرے رب نے اپنی طرف
وأحسن مثوای، وأسبغ علیّ من نعماء الدّين. وقادنی مِن تدنّسات
مجھے کھینچ لیا اور مجھے نیک جگہ دی اور اپنی نعمتوں کو مجھ پر کامل کیا اور مجھے دنیا کی آلودگیوں اور مکروہات سے

الدنيا إلٰى حظيرة قدسه، وأعطاني ما أعطاني، وجعلني من الملهَمين
نکال کر اپنی مقدس جگہ میں لے آیا اور مجھے اس نے دیا جو کچھ دیا اور مجھے ملہموں اور
المُحدَّثين. فما كان عندي من مال الدنيا وخيلها وأفراسها، غير أني
محدثوں میں سے کر دیا۔ سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہیں تھے بجز اس کے کہ
أُعطيتُ جِياد الأقلام ورُزقتُ جواهر الكلام، وأُعطيتُ مِن نورٍ يؤمّنني
عمدہ گھوڑے قلموں کے مجھ کو عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجھ کو دیئے گئے اور وہ نور مجھ کو عطا ہوا جو مجھے
العثار، ويبيّن لي الآثار. فهذه الدولة الإلهية السماوية قد أغنتْني،
لغزش سے بچاتا اور راست روی کے آثار مجھ پر ظاہر کرتا ہے پس اس الٰہی اور آسمانی دولت نے مجھے
وجبرت عَيلتي وأضاء تني ونوّرت ليلتي، وأدخلتني في المنعَمين.
غنی کر دیا اور میرے افلاس کا تدارک کیا اور مجھے روشن کیا اور میری رات کو منور کر دیا اور مجھے منعموں
فقصدت أن أعين الدولة البرطانية بهذا المال وإن لم يكن لي من
میں داخل کیا سو میں نے چاہا کہ اس مال کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کروں اگرچہ
الدراهم والخيل والبغال، وما كنت من المتموّلين.
میرے پاس روپیہ اور گھوڑے اور خچریں تو نہیں اور نہ میں مالدار ہوں۔

فقمتُ لإمدادها بقلمي ويدي، وكان اللّٰه في مددي، وعاهدت اللّٰه
سو میں اس کی مدد کے لئے اپنے قلم اور ہاتھ سے اٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور میں نے اسی زمانہ سے
﴿۲۹﴾ تعالى مُذ ذلك العهد أن لا أُؤلّف كتابًا مبسوطًا مِن بعد إلا وأذكر فيه ذكرَ
خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اس کے تالیف نہیں کروں گا جو اس میں احسانات قیصرہ ہند کا ذکر
إحساناتِ قيصرة الهند وذكرَ مننِها التي وجب شكرها على المسلمين.
نہ ہو اور نیز اس کے ان تمام احسانوں کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانوں پر واجب ہے۔
ومع ذلك كان في خاطري أنْ أدعو القيصرة المكرمة إلى الإسلام
اور باوجود اس کے میرے دل میں یہ بھی تھا کہ میں قیصرہ مکرمہ کو دعوت اسلام کروں

و أهديها إلى الربّ الذى هو خالق الأنام، فإنّها أحسنَتْ إلينا وإلى
اوراس رب کی طرف سے اس کو راہنمائی کروں جو درحقیقت مخلوقات کا رب ہے کیونکہ اس کا احسان ہم پر اور ہمارے
آبائنا، وما كان جزاء الإحسان إلا أن ندعو لها فى الدنيا دعاء الخير
باپ دادوں پر ہے اور احسان کا عوض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ ہم اس کی دنیا کی خیر اور
والإقبال وفوز المرام، ونسأل الله لعُقباها أن تُرزَق توحيد الإسلام،
اقبال کے لئے دعا کریں اور اس کے عقبٰی کے لئے خدا تعالیٰ سے یہ مانگیں کہ اسلامی توحید کی راہ اس کے
وتنتهج سبل الحق وتؤمن بعظمة المليك العلّام، وتعرف الرب الذى
نصیب کرے اور حق کی راہوں پر چلے اور اس بادشاہ کی بزرگی کی قائل ہو جو غیب کی باتیں جانتا ہے اور اس رب کو
أحدٌ صمدٌ ما ولد وما وُلِد، وتُعطَى نعماء أبد الآبدين.
پہچانے جو اکیلا اور تمام مخلوق کا مرجع اور نہ مولود اور نہ والد ہے اور اس کو ابدی نعمتیں ملیں۔

فألّفتُ كُتبًا وحرّرتُ فى كل كتاب أن الدولة البريطانية مُحسنة
سو میں نے کئی کتابیں تالیف کیں اور ہر یک کتاب میں میں نے لکھا کہ دولت برطانیہ مسلمانوں کی محسن ہے
إلى مسلمى الهند وتنتجعها ذرارى المسلمين، فلا يجوز لأحد منهم أن
اور مسلمانوں کی اولاد کی ذریعہ معاش ہے۔ پس کسی کو ان میں سے جائز نہیں جو اس پر
يخرج عليها ويسطو كالباغين العاصين، بل وجب عليهم شكرُ هذه
خروج کرے اور باغیوں کی طرح اس پر حملہ آور ہو بلکہ ان پر اس گورنمنٹ کا شکر واجب ہے اور
الدولة وإطاعتها فى المعروف، فإنها تحمى دماء هم وأموالهم وتحفظهم
اس کی اطاعت ضروری ہے کیونکہ یہ گورنمنٹ مسلمانوں کے خونوں اور مالوں کی حمایت کرتی ہے اور
مِن سطوة كل ظالم، وقد نجّتْنا من أنواع الكروب وارتجاف القلوب،
ہریک ظالم کے حملہ سے ان کو بچاتی ہے اور درحقیقت ہمیں اسی نے بے قراریوں اور دل کے لرزوں
فإن لم نشكر فكنا ظالمين. فالشكر واجب علينا دينًا وديانة، ومن
سے بچایا سو اگر شکر نہ کریں تو ظالم ٹھہریں گے۔ پس شکر ہم پر از روئے دین و دیانت کے واجب ہے اور جو شخص

لا یشکر الناس ما شکر اللّٰہ، واللّٰہ یحب المقسطین. وإنّا لن ننسی ﴿۳۰﴾
آدمیوں کا شکر نہیں کرتا اس نے خدا کا بھی شکر نہیں کیا اور خدا انہیں کو دوست رکھتا ہے جو طریق انصاف پر چلتے ہیں اور ہم
أیّامًا وأزمنة مضت علینا قبلها، وواللّٰہ ما کان لنا أمنٌ فیها إلٰی دقیقتین
ان دنوں اور ان زمانوں کو بھول نہیں گئے جو اس گورنمنٹ سے پہلے ہم پر گذرے اور بخدا ہمیں ان وقتوں میں دومنٹ بھی
فضلًا عن یوم أو یومین، وکنا نُمسی ونصبح متخوّفین.
امن نہیں تھا چہ جائیکہ ایک دن یا دو دن ہو اور ہم ڈرتے ڈرتے شام کرتے اور صبح کرتے تھے۔
فأشعتُ تلک الکتب المحتویة علی تلک المضامین فی کل
سو میں نے اس مضمون کی کتابوں کو شائع کیا ہے اور تمام ملکوں اور تمام لوگوں میں ان کو شہرت دی ہے
دیار وفی أناس أجمعین، وأرسلتها إلی دیار بعیدة من العرب والعجم
اور ان کتابوں کو یعنی دور دور کی ولایتوں میں بھیجا ہے جن میں سے عرب اور عجم اور
وغیرها، لعل الطبائع الزایغة تکون مستقیمة بمواعظها، ولعلّها تکون
دوسرے ملک ہیں تا کہ کج طبیعتیں ان نصیحتوں سے براہ راست آ جائیں اور تا کہ وہ طبیعتیں اس گورنمنٹ کا
صالحة لشُکر الدولة وامتثالها، وتقلّ غوائل المفسدین، ولعلهم
شکر کرنے اور اس کی فرمانبرداری کے لئے صلاحیت پیدا کریں اور مفسدوں کی بلائیں کم ہو جائیں اور تا کہ
یعلمون أن هٰذه الدولة محسنة إلیهم فیحبونها طائعین. هٰذا عملی
وہ لوگ جانیں کہ یہ گورنمنٹ ان کی محسن ہے اور محبت سے اس کی اطاعت کریں۔ یہ میرا کام اور
وهٰذه خدمتی، واللّٰہ یعلم نیّتی، وهو خیر المحاسبین. وما فعلت
یہ میری خدمت ہے اور خدا میری نیت کو جانتا ہے اور وہ سب سے بہتر محاسبہ کرنے والا ہے اور مَیں نے یہ کام
ذلک خوفًا من هٰذه الدولة أو طمعًا فی إنعامها وإکرامها، إن فعلتُ إلّا
گورنمنٹ سے ڈر کر نہیں کیا اور نہ اس کے کسی انعام کا امیدوار ہوکر کیا ہے بلکہ یہ کام محض لِلّٰہ اور
للّٰہ وامتثالا لأمر خاتم النبیین. فإن نبیّنا وسیّدنا ومولانا حبیب اللّٰہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کیا ہے کیونکہ ہمارے نبی اور ہمارے سردار اور ہمارے مولا نے جو خدا کا پیارا

وخليله محمد ن المصطفٰى صلعم قد أمرَنا أن نثنى على المنعِمين، ونشكر
اوراس کا دوست محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم ان کی تعریف کریں جن کے ہم نعمت پروردہ
المحسنين، فلأجل ذلك شكرتها ونصرتها ما استطعتُ، وبثثتُ مِنَنَها
ہیں اوران کا ہم شکر کریں جن سے ہمیں نیکی پہنچی ہو پس اسی وجہ سے میں نے اس گورنمنٹ کا شکر کیا اور جہاں تک
وأشعتُها فى كل بلدة مِن مُلكنا المعلوم إلى بلاد العرب والروم، وحثثتُ
بن پڑا اس کی مدد کی اوراس کے احسانوں کو ملک ہند سے بلاد عرب اور روم تک شائع کیا اورلوگوں کو اٹھایا کہ تا اس
الناس على إطاعتها. ومن كان فى شك فليرجع إلى كتابى البراهين، وإن
کی فرمانبرداری کریں اور جس کو شک ہو وہ میری کتاب براہین احمدیہ کی طرف رجوع کرے اوراگر وہ اس کے
لم يكفِ لِشَكّه فلينظر كتابى التبليغ، وإن لم يطمئن فليقرأ كتابى الحمامة، ﴿۳۱﴾
شک کے دور کرنے کے لئے کافی نہ ہوتو پھرمیری کتاب تبلیغ کا مطالعہ کرے اوراگراس سے بھی مطمئن نہ ہوتو پھر
وإن بقى مع ذٰلك شك فليُفكّر فى كتابى الشهادة، وليس حرام عليه أن
میری کتاب حمامة البشرىٰ کو پڑھے اوراگر پھر بھی کچھ شک رہ جائے تو پھر میری کتاب شہادۃ القرآن میں غور
ينظر فى هذه الرسالة أيضا ليتضح عليه كيف أعلنتُ بصوت عالٍ فى منع
کرے اوراس پر حرام نہیں ہے جو اس رسالہ کو بھی دیکھے تا کہ اس پر کھل جائے کہ میں نے کیونکر بلند آواز سے کہہ دیا
الجهاد والخروج على هذه الدولة وتخطية المجاهدين.
ہے کہ اس گورنمنٹ سے جہاد حرام ہے اور جولوگ ایسا خیال رکھتے ہیں وہ خطا پر ہیں۔
فلو كنتُ عدوًّا لهذه الدولة لفعلتُ أفعالًا خلاف ذلك، وما
پس اگر میں اس گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو میں ایسے کام کرتا جو میری اس کارروائی کے مخالف ہوتے اور
أرسلتُ هذه الكتب وهذه الاشتهارات إلى ديار العرب وبلاد إسلامية،
یہ کتابیں اور یہ اشتہار بلاد عرب اور تمام بلاد اسلامیہ کی طرف روانہ
وما قدّمتُ قدمى لهذه النصائح. فانظروا يا أولى الأبصار، لِمَ فعلتُ
نہ کرتا اور ان نصیحتوں کے لئے آگے قدم نہ اٹھاتا۔ پس اے آنکھوں والو! تم سوچو کہ میں نے یہ کام کیوں

هٰـذه الأفعال، ولِمَ أرسلتُ هذه الكتب التی فیها منع شدید من الجهاد
کئے اور کیوں یہ کتابیں جن میں جہاد کی سخت ممانعت لکھی ہے۔
لهـذه الـدولة فی دیار العرب وفی غیرها من البلاد؟ أکنتُ أرجو إنعاما
ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں کیا میں ان تحریروں سے ان لوگوں کے انعام
مـن سکان تلک البلاد أو کنت أعلم أنهم یرضون عنی بسماع تلک
کی امید رکھتا تھا یا میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان باتوں سے مجھ سے خوش ہو جائیں گے اور دوستی
الکلمات ویزیدون فی الأخوّة والاتحاد؟ فإن لم یکن لی غرض من هذه
اور برادری میں ترقی کریں گے سو اگر ان غرضوں میں سے کوئی غرض
الأغراض، بل کانت النتیجة البدیهة سخط القوم وغضبهم علیَّ وطَعْنَهم
نہیں تھی بلکہ کھلا کھلا نتیجہ قوم کی ناراضگی تھی اور ان کی تیز زبانی کے
بـالألسـنة الـحِـداد، فبـعده أیُّ شیء حملنی علی ذلک؟ أکانت لنفسی
ساتھ طعن تھے سو اس کے بعد کس غرض نے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا کیا میرے لئے
فـائدة أخـری فـی إرسـال تـلک الـکتـب إلی دیار لیست داخلة تحت
ان کتابوں کی ایسے ملکوں میں بھیجنے میں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں تھے
الحکومة البریطانیة، بل هی ممالک الإسلام ولهم خیالات دون ذلک
بلکہ وہ اسلامی ملک تھے اور ان کے خیال بھی اور تھے کچھ اور فائدہ تھا
کـمـا لا یـخفی علی الخواص والعوام؟ فإن کانت فائدة مخفیة فلیُبیّن لی مَن ﴿۳۲﴾
اور اگر کوئی فائدہ پوشیدہ تھا تو ایسا شخص جو میرے پر بدظن رکھتا اور اعتراض کرنے والا ہے اس فائدہ کو
کـان مـن المرتابین والمعترضین علیَّ إن کان من الصادقین. حاشا، ما کانت
بیان کرے اگر وہ سچا ہے تو سمجھو کہ بجز اظہار حق کے کوئی فائدہ نہیں تھا
فـائدة مـن غیـر إظهـار الـحق. بـل إنـی سـمعت أن أقوالی هذه قد أحفظتْ
بلکہ میں نے سنا ہے کہ یہ میری باتیں اور یہ تحریریں

بعضَ العلماء ، وكفّروني كالجهلاء ، فما باليتُهم بعد تفهُّم الحق
بعض علماء کے غضب ناک ہونے کا موجب ہوئیں اور جہالت سے مجھے کافر ٹھہرایا سو میں نے حق کے سمجھنے کے بعد اور
وانكشاف طريق الاهتداء ، ورأيت أن هذا هو الحق فبيّنتُها ولو كان
ہدایت کا رستہ کھلنے کے پیچھے ان کی کچھ بھی پروانہ کی اور میں نے دیکھا کہ یہی حق ہے سو میں نے بیان کر دیا اگرچہ میری
قومي كارهين. فإذا ثبت خلوصي إلى هذا المقدار، و برهنتُ عليه
قوم کراہت کرتی رہی۔ پس جبکہ میرا اخلوص اس گورنمنٹ سے اس قدر ثابت ہوا اور میں نے اس قدر دلائل سے اس کو
بقدرٍ كافٍ لأولي الأبصار، فمن يظن ظن السوء في أمري بعد إلا الذي
ثابت کر دیا جو دانشمندوں کے لئے کافی ہیں پس جو شخص اس کے بعد میرے پر بدگمانی کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت
خبُث عِرقه كالفُجّار، وتدرّبَ بالشرّ واللّذْعِ والأَبرِ وسِير الأشرار،
اور بجز ایسے شخص کے جس کی عادت میں نیش زنی اور شرارت داخل ہے اور کون ہو درحقیقت یہ اسی کا کام ہے جو شرارت کو
وترَك سِير الصالحين.
پسند کرتا اور نیک بختی کی راہ کو چھوڑتا ہے۔

وما كان تأليفي في العربية إلا لمثل هذه الأغراض العظيمة، ولم
اور میرا عربی کتابوں کا تالیف کرنا تو انہیں عظیم الشان غرضوں کے لئے تھا اور میری کتابیں عرب کے لوگوں کو
يَخْلُ تنتاب العربيّين كتبي حتى رأيت فيهم آثار التأثير، وجاء ني بعض منهم
برابر پے در پے پہنچتی رہیں یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثیر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس آئے اور بعضوں
وراسلني بعض، وبعضهم هجّنوا، وبعضهم صلُحوا ووافقوا كالمسترشدين.
نے خط وکتابت کی اور بعضوں نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آ گئے اور موافق ہو گئے جیسا کہ حق کے طالبوں کا کام ہے۔

وإني صرفتُ زمانا طويلا في هذه الإمدادات حتى مضت عليَّ
اور میں نے ان امدادوں میں ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے یہاں تک کہ گیارہ برس
إحدى عشر سنة في شغل الإشاعات، وما كنت من القاصرين. فلي
انہی اشاعتوں میں گذر گئے اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی۔ پس میں

أن أدّعی التفردَ فی هذه الخدمات، ولی أن أقول إننی وحید فی هذه
یہ دعویٰ کرسکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات
التأییدات، ولی أن أقول إننی حِرزٌ لها وحصنٌ حافظٌ من الآفات، وبشّرنی ﴿۳۳﴾
میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے
ربی وقال ما کان اللّٰہ لیعذّبھم وأنت فیھم. فلیس للدولة نظیری ومثلی
بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاوے اور تو ان میں ہو۔ پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی
فی نصری وعونی، وستعلم الدولة إن کانت من المتوسّمین.
اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں عنقریب یہ گورنمنٹ جان لے گی اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔

وأمّا الذین دخلوا فی الملة النصرانیة تارکین دین الإسلام،
مگر وہ لوگ جو عیسائی دین میں داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم ان کو
وباعدین عن ظل خیر الأنام، فما نجدھم قائمین لخدمة الدولة
ایسے نہیں دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہوں یا مخلص ہوں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ
والمخلصین لھذہ الحضرة، بل نجدھم مداھنین منافقین، وما دخلوا
وہ مداہنہ اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اکثر لوگ دین عیسائی میں محض اسی لئے داخل ہوئے ہیں تا اپنی
أکثرُھم فی دینھم إلا لیستطبّوا لوجعِ الجوع، ولیُفعِموا کأس الولوع،
درد گرسنگی کا علاج کریں اور اپنے حرص کے پیالوں کو لبالب بھر دیں سو کسی صبح یہ لوگ تتر بتر
فسینتشرون ذات بُکرة إذا رأوا أنھم أُخرجوا من روض الرتوع، ویعجبون
ہو جائیں گے جبکہ دیکھیں گے چراگاہ سے نکالے گئے اور لوگوں کو اپنے جلد پھرنے
الناس من وشک الرجوع. ونحن نراھم مذ أعوام مناجین للإخفار کلئام،
سے تعجب میں ڈالیں گے اور ہم تو ان کو کئی برسوں سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنا مذہبی قول و اقرار توڑنے کو تیار
ولا نجد فیھم شیئا من الأوصاف إلا عشق الصَّعُف والصِّحاف وإلْفِ الجیفة
ہیں اور ہم ان میں بجز اس کے کوئی خوبی نہیں پاتے کہ وہ شراب اور خوش مزہ کھانوں کے جو پیالوں میں بھرے ہوئے ہوں

كـالـغُـداف، ومـا نجدهم إلا مترَفين، وسيعلم الدولة البريطانية كم منهم
عاشق ہیں اور دنیا کے مردار کے ایسے دوست ہیں جیسے کوا۔ اور ہم ان کو جانتے ہیں کہ دنیاوی نعمتوں نے ان کو بے راہ
من المخلصين الصادقين. وو اللّٰه إنّا نشاهد بأعيننا أن أكثرهم قد خرجوا
کر دیا ہے اور عنقریب گورنمنٹ انگریزی جان لے گی کہ کس قدر ان میں مخلص صادق ہیں اور بخدا ہم اپنی آنکھوں سے
مـن الإسـلام ودخـلـوا في النصارى من التكاليف النفسانية وأثقال الدَّين
مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اکثر ان میں سے محض تکالیف نفسانیہ اور قرض کے بوجھ
ولَهَـبِ الأجـوفَيـن، وكـان الـمسلمون مطّلعين على عَرِّهم وشَرِّهم، فمَا ﴿۳۴﴾
اور پیٹ اور عضو نہانی کی سوزشوں کی وجہ سے اسلام سے خارج اور نصاریٰ میں داخل ہوئے
بالوهم لاطّلاعهم على سبب مفرّهم، فتوجهت هذه الطائفة إلى قسّيسين
اور مسلمان لوگ ان کی حرص کی خارش اور ان کی شرارتوں سے مطلع تھے پس انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی سو یہ لوگ پادریوں کی
بـمـا رأوا بـصيـصَ إقبـالهـم وزيـنة دنيـاهم وكثرة مـالهم، ومع ذلك
طرف متوجہ ہوئے کیونکہ انہوں نے ان کے اقبال کی چمک دیکھی اور ان کی زینت دنیا اور کثرت مال کا ملاحظہ کیا اور
وجـدوهم غافلين من مقاصدهم كحمقى، وحسبوا الأديار بُقعة النوكَى،
بااین ہمہ ان کو اپنے اصلی مقاصد سے غافل پایا ایسا کہ جیسے احمق ہوتے ہیں اور انہوں نے گرجاؤں کو ایک
فتـمـايـلـوا عـلـيهـا خـادعـيـن. ومـا كـان لمسلمي ديارنا أن يربّوا تلك
بے وقوف لوگوں کا مکان سمجھ لیا سو وہ ان کی طرف دھوکہ دینے کی نیت سے جھک پڑے اور ہمارے ملک کے مسلمان
الـكـسـالـى، ويـكفلوهم فـي مآكـلهـم ومشـاربهـم ولبـوسهم ويتركوهم
ایسے سست اور کاہل لوگوں کی پرورش نہیں کر سکتے تھے اور یہ نہیں ہوسکتا تھا کہ ان کے کھانے پینے اور پہننے کے مصارف
معذورين مستريحين كالحبالى، ويحملوا نفقاتهم على أنفسهم، ويتركوهم
اپنے ذمہ اٹھالیں اور ان کو حملدار عورتوں کی طرح معذور سمجھ کر آرام کرنے دیں اور تمام خرچ ان کے اپنے ذمہ کر لیں
ليـأكـلـوا ويـتـمـتـعـوا فـارغـيـن، فـإن الـمسـلـمـيـن قوم ضعفاء مُعسِرين، ولا
اور ان کو صرف کھانے پینے کے لئے فارغ چھوڑ دیں کیونکہ مسلمان ایک ناتوان اور تنگدست قوم ہے اور ان کے مالوں میں اس قدر

يَـفـضُـل عـنهـم ما يصرفون إلى غيرهم، فمن أين و كيف يُفعِمون وِعاءَ
بچت نہیں ہوتی جو کسی دوسرے کو دیں پھر کہاں سے اور کیونکر نکمے لوگوں کے برتن بھرسکیں سو مرتد عیسائیوں
البطّالين؟ فلمـا رأوا أن أهل الإسلام لا يحملون أثقالهم ولا يبالون
نے جب دیکھا کہ مسلمان ان کے بوجھوں کو اٹھا نہیں سکتے اور فقر و فاقہ کی پروا نہیں رکھتے تو
إقلالهم، توجّهوا إلى قسيسين مصطادين.
شکار ڈھونڈھتے ہوئے پادریوں کی طرف دوڑے۔

فـاجتـمعوا في الكنائس مِن داء الذئب والخَوَى المذيب طمعًا
سو گرجاؤں میں بھوک کی وجہ سے جو گلاتی جاتی تھی جمع ہوئے اور یہ سب کچھ ان کے مالوں کے لالچ اور
فـي أموالهم، وطموحًا إلى إقبـالهم، وأخذوا يسرّونهم بإغلاظ الكلام
ان کے اقبال پر نظر دوڑانے سے ظہور میں آیا اور پھر انہوں نے شروع کیا کہ آنحضرت خیر الانام کے حق میں سخت
في شأن خير الأنام، ويُطْرِفون في التوهينات واختراع الاعتراضات،
اور نئے نئے درشت کلمے استعمال کر کے پادریوں کو خوش کرتے اور نئی نئی قسم کی اہانتیں اور اختراع اور اعتراض ان
ليُـروهـم أنهـم متـنـفرين من الإسلام وفي التنصر متشددين، وليحصل
کے لئے بناتے تا کہ ان کو دکھلاویں کہ وہ اسلام سے متنفر اور عیسائی مذہب میں بڑے پکے ہیں اور تا کہ ان بے ادبی کی
لهـم قُـرُبتهم بوسيلتها وليقضوا أوطارهم بتوسطها ويكونوا في أعينهم
باتوں سے ان کے خاص مصاحب بن جائیں اور ان کے توسط سے اپنی حاجتیں پوری کریں اور ان کی آنکھوں میں
صـالـحيـن متنصّلين. وكذلك صابت سهامهم وحصل مرامهم، فترى
پرہیزگار اور صالح دکھائی دیں اسی طرح ان مرتدوں کے تیر نشانوں پر لگے اور ان کی مرادیں بر آئیں پس تو دیکھتا
كيف اصطادوا أكابرهم ونهبوا أموالهم وختلوا جُهّالهم، فأحبّوهم ﴿۳۵﴾
ہے کہ کیونکر انہوں نے اپنے بڑوں کو شکار کیا اور کیونکر ان کے جاہلوں کو دھوکے دیئے سو وہ ان سے پیار کرنے لگے اور
وأحسنوا إليهم كأنهم فوج المتقين. وفرضوا لهم في صدقاتهم حصّةً
ان پر احسان کئے گویا یہ ایک پرہیزگاروں کی فوج ہے۔ اور ان کے لئے اپنے خیراتی مالوں میں حصے ٹھہرا دیئے

وجعلوا لهم وظائف، فيأخذ كل أحد منها ويأكلها بطّالا ضُجَعةً نُوَمةً،
اور وظیفے مقرر کر دیئے پس ہر ایک کرشٹان ان میں سے لیتا ہے اور محض نکما لیٹے سوتے اس مال کو کھاتا ہے
وتراهم كيف يتبخترون بالارتداد كتبختُرِ المطلَق من الإسار،
اور تو دیکھتا ہے کہ کیونکر مرتد ہونے کی حالت میں وہ لٹکتے پھرتے ہیں جیسے قیدی قید چھوڑ کر لٹکتا ہوا چلتا ہے اور
ويهتزّون هزّة الموسِر بعد الإعسار، ويُتلِفون أموال الناس متنعمين.
ایسے خوشی کر رہے ہیں جیسے وہ شخص خوش ہوتا ہے جو تنگی کے بعد فراخی دیکھتا ہے اور لوگوں کا مال عیاشی میں اڑا رہے ہیں۔
فليت شعرى لو بُنِيَتْ من هذه الأموال التى تُسكَبُ كالماء فى تنعّمات
کاش اس مال سے جو ناپاک دلوں کی عیاشی کے لئے پانی کی طرح بہایا جاتا ہے کوئی پل دریا کے عبور
السفهاء جسرٌ للعابرين أو خانٌ للمسافرين، لكان خيرًا وأولى وأنفع
کرنے والوں کے لئے بنایا جاتا یا مسافروں کے لئے کوئی سرا تیار کی جاتی تو بہت ہی مناسب اور بہتر
للناس مِن أن يُبذَل على هذه الطائفة مَظاهرِ الخنّاسِ التى أتلفتْ نفائسَ
اور خلق اللہ کے نفع کا موجب تھا بہ نسبت اس کے کہ اس طائفہ شیطان کے اوتار پر یہ مال خرچ ہوتا ایسا طائفہ
أموال الناس فى الخَضْم والقَضْم، وما مسَّهم فكرُ الدنيا ولا فكر
جس نے کھانے چبانے میں لوگوں کے نفیس اور عمدہ مالوں کو ناحق کھو دیا اور ان کو دنیا اور آخرت کا فکر چھو
الآخرة، وما أخرجهم من الإسلام إلا أسباب معدودة، وأكبرها كثرة
بھی نہیں گیا اور ان کے دین اسلام سے مرتد ہونے کا بڑا باعث کثرت حمق
الحمق وقلة التدبّر. ثم مع ذلك سببُ ارتداد الأكثر منهم اضطرامُ
اور قلت تدبر ہے اور پھر باوجود اس کے ان میں اکثر مرتد ہونے کا سبب بھوک کی آگ کا بھڑک
الأحشاء والاضطرار إلى العَشاء ، وشُحُّ مطائبِ الطعام، وحرصُ كأس
اٹھنا ہے اور رات کی روٹی کے لئے بے قرار ہونا اور اچھے اچھے کھانوں کا لالچ اور شراب کی حرص
المُدام، والرغبةُ فى الغِيد، والتوقُ إلى الأغاريد، والميلُ إلى مغاداة
اور نازک اندام عورتوں کی رغبت اور سرود کے شوق اور لطیف بدن عورتوں کو دیکھنے کے لئے صبح کو

الغادات ومقاناة القينات وغيرها من الهنات، فسقطوا لأجل ذلك
جانا اور گانے بجانے والی عورتوں سے میل ملاپ رکھنا اور ایسا ہی اور بری خصلتیں پس وہ اسی سبب سے لالچ سے بھرے
على الدنيا بالقلب الشحيح، كالذباب على المخاط والقيح، وكانوا
ہوئے دل کے ساتھ دنیا پر گرے جیسے مکھی پیپ اور رینٹھ پر گرتی ہے اور عاقبت سے
من العقبىٰ غافلين. ما بقى لهم شغل من غير شرب الصهباء، وإسبال ﴿۳۶﴾
بالکل غافل رہے اور ان کو بجز اس کے اور کوئی شغل نہیں رہا کہ شراب پیویں اور ناز نخرے کے ساتھ
ثياب الخيلاء، وأكل الخبز السميذ، ومَلْءِ قِرب البطون بكأس النبيذ،
لٹکتے ہوئے کپڑے پہنیں اور میدے کی روٹی کھاویں اور پیٹ کی مشک کو شراب کے پیالوں کے ساتھ بھریں
وتوهين المقدّسين. أرى المُدام سكنهم، والغبوق خدينهم، والبطن
اور پاک لوگوں کی توہین کرتے رہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ دوست آرام دہ ان کا خمر ہے اور آدھی رات کی شراب ان کا
دينهم، ونسوا عظمة الله مجترئين.
دلی اور اندرونی یار ہے اور پیٹ ان کا دین ہے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی عظمتوں کو دلیری سے بھلا دیا ہے۔

لا تتحامىٰ لُسُنُهم من الزور والدجل والمَين، ولا يتقون دَرَنَ
ان کی زبانیں جھوٹ اور دجالیت اور دروغگوئی سے پرہیز نہیں کرتیں اور نہ دروغگوئی کی میل سے
الكذب والشَّين. هذه أعمالهم ثم يسُبّون المعصومين. نسوا الآخرة،
بچنا چاہتے ہیں۔ یہ ان کے عمل ہیں پھر معصوموں کو گالیاں نکالتے ہیں آخرت کو بھلا دیا
وفرغوا مِن همّها بما غرَّهم الكفّارةُ، وغلبت عليهم النفسُ الأمّارة. يأكلون
اور کفارہ کے دھوکہ سے معاد کی فکر سے فارغ ہو بیٹھے اور نفس امارہ ان پر غالب آ گیا جو چاہتے ہیں کھاتے ہیں
ما يشاؤون، ويقولون ما يريدون، لا يعرفون أوصاف الإنصاف، ويرتضعون
اور جو دل میں آتا ہے بول اٹھتے ہیں انصاف کی صفتوں سے ناشناسا اور
أخلاف الخِلاف. وما حملهم على ذلك إلا النفس التى كانت
مخالفت کی چھاتیوں کا دودھ پی رہے ہیں اور اس مخالفت پر کسی اور بات نے ان کو آمادہ نہیں کیا بجز ان کے نفس کے

خـليعَ الرسن، مديدَ الوسن، فمالوا عن الحق إلى الباطل، وتركوا أصحاب
جو کھلی رسی والا اور دراز خواب والا ہے سو وہ حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف جھک گئے اور داہنے ہاتھ کی طرف والوں کو
اليـمـيـن. لِـم لا يـنهـاهم أكابرهم عن المنكرات، ولِم لا يمنعونهم مِن نقل
چھوڑ دیا۔ ان کے اکابر کیوں ان کو بُری باتوں سے منع نہیں کرتے اور کیوں ان کو گناہوں کی طرف قدم اٹھانے سے
الـخُـطُـوات إلـى خِـطـط الـخـطيّـات، ولِـم يتركونهم فارغين؟ فعندى من
منع نہیں فرماتے اور کیوں ان کو فارغ بٹھا رکھا ہے۔ سو میرے نزدیک واجبات سے ہے کہ کچھ ایسی خدمات ان
الواجبات أن تُكتَب عليهم خدماتٌ تناسبُ قومَ كل أحد وحرفةَ كل أحد.
پر مقرر کی جائیں جو قوم اور پیشہ کے لحاظ سے ان کے مناسب حال ہوں پس چاہیئے کہ نجّار کو تو تیشہ دیا جائے اور
فـلـيُـعـطِ للنجّار فاسًا، وللطارق النفّاشِ مِنسجا جِرفاسا، وللحجّام مِشْراطا
دُھننے کے لئے ایک مضبوط دھنکی (پنجن) اور نائی کو نشتر اور استرا اور تیلی کو ایک بڑا سا کولہو سپرد ہو تا کہ ہر یک شخص
وموسٰى، وللعصّار معصرة عظمٰى، لكى يشتغل كل أحد منهم بما هو أهله،
ان میں سے اس کام میں مشغول ہو جائے جس کا وہ اہل ہے اور تا کہ اس انتظام سے ہر ایک ان میں سے فضول
ويـمـتنع مِنْ كـل فـضـولٍ ولـغـوٍ وتـأثيم، ولكى يستريح الخلق من شرهم، ﴿۳۷﴾
گوئی اور بے ہودہ اور گناہ کی باتوں سے رک جائے تا کہ خلق اللہ اور خدا تعالیٰ کے بندوں کو ان کی شرارت اور
وعبادُ اللّٰه من أذاهم، وفى ذلك نفع عظيم لأكابرهم المغبونين.
ایذا سے راحت حاصل ہو اور اس انتظام میں ان کے اکابر کو جو زیاں رسیدہ ہیں بہت ہی نفع ہے۔

وأمّـا هـذا الـرجل الذى صال علىَّ، فما صال إلا لحاجةٍ ألجأتْه
اور یہ آدمی جس نے مجھ پر حملہ کیا سو اس نے صرف اس اضطرار کی وجہ سے حملہ کیا ہے جو اس کو پیش آئے
إلـٰى ذٰلك، وهو أنه عجز عن جوابِ سؤالاتٍ قد أوردنـاها عليه وعلى
اور وہ یہ ہے کہ وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہو گیا جو ہم نے ایک مباحثہ میں جو ان میں اور ہم میں
رفـقـائـه فـى مـبـاحـثةٍ كـانـت بيـنـنـا وبيـنـهـم، وتبيّنَ أنهم على الباطل
تھا اس پر اور اس کے رفیقوں پر کئے تھے اور کھل گیا کہ وہ لوگ باطل

وفی ضلال مبین. فتندّمَ غایةَ التندّم، واضطر کمذبوح واعتاص الأمر
اور کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔ پس یہ شخص نہایت ہی شرمندہ ہوا اور ایسا بے قرار ہوا جیسا کہ کوئی ذبح کیا جاتا ہے اور اس پر کام

علیہ، فما رأی طریقا یُرضی بہ قومہ إلا طریق البھتانات، فاختارہ لیستر
مشکل ہوگیا پس اس کو کوئی ایسا راہ نہ مل سکا جس سے وہ اپنی قوم کو راضی کرسکتا مگر ایک بہتان کا طریق کھلا تھا سو اس کو اس نے

عُوارہ بتلک المفتریات. فأُشرِبَ فی قلبہ أن یستمدّ بوشائہ من أھل
دروغ آراستہ ۱۲
اختیار کرلیا تا وہ ان مفتریات سے اپنی پردہ پوشی کرے سو اس کے دل میں یہ خیال رچ گیا کہ سرکار انگریزی کے حکام اور اہل

الحکومة والولایة، ویریش بکلمات الشر نبْلَ السعایة، لعلھم یصلبوننی
حکومت سے بذریعہ اپنی جھوٹی مخبری کے اس کام میں مدد لیوے اور اپنی سخن چینی کے تیر سے شرارت کی باتوں کو پر لگاوے تا کہ

أو یقتلوننی، ویعلو أمر قوم متنصّرین. فمنشاء تحریراتہ ھذہ الخطرات
حکام مجھ کو پھانسی دے دیں یا قتل کردیں اور اس طرح سے یہ کرشتان لوگ غالب آجائیں۔ سو اصل موجب اس کی تحریرات کا

المنسوجات لا غیرھا، وما اختار ھذا إلا لعدم علمہ بمراحم الدولة
یہ دلی منصوبے ہیں کوئی اور سبب نہیں اور اس نے اس راہ کو محض اس سبب سے اختیار کیا ہے کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس گورنمنٹ

علینا وحقوق مخزونةٍ لدیھا ولدینا. وقد تھادَینا بأمور تزید الوِفاقَ،
کی کیسی مہربانیاں ہم پر ہیں اور کیسے باہمی حق ان کے پاس اور ہمارے پاس ہیں اور ہم نے ایسے امور ایک دوسرے کو بطور

وتُخرج من القلوب النفاقَ. فلیس علی سمائنا الغمامُ لیعزوہ إلٰی ظلامِ
ابر
ہدیہ دیئے ہیں جو موافقت کو زیادہ کرتے ہیں اور نفاق کو دور کرتے ہیں سو ہمارے آسمان پر کوئی بادل نہیں تا کوئی نکتہ چین اس کو

النمّامُ، ولیس فی کنانتنا مرماة واحدة لنخاف المناضلین. وما رأی ھذا
اندھیرے کی طرف منسوب کرے اور ہمارے ترکش میں صرف ایک ہی تیر نہیں تا ہم مخالف تیر اندازوں سے ڈریں۔ اور اس

المتجنّی الغبیّ أن الدولة البرطانیة فھیمة مدبّرة تعرف کل کلمة وما ﴿۳۸﴾
خطا جُو غبی نے یہ بھی نہ سوچا کہ سرکار انگریزی ایک فہیم اور مدبر گورنمنٹ ہے ایسی کہ ہر یک کلمہ کو اور جو کچھ اس کے نیچے ہے

تحتھا، وتفھم کل افتراء وأھلہ، ولا تتبع رأی کل قتّاتٍ ضَنینٍ. فما کان
پہچان لیتی ہے اور ہر یک افترا اور اس کے اہل کو سمجھ جاتی ہے اور ہر یک نکتہ چین بخیل کی رائے کے پیچھے نہیں لگ جاتی پس

لأحد أن يدلّى بغرورٍ هذه الدولةَ أو يخدعها، فإنها تعرف الخائن
کوئی شخص اس گورنمنٹ کو دھوکا اور فریب نہیں دے سکتا کیونکہ وہ خیانت پیشہ نکتہ چین کو اور ایسے کو جو دخل
القتّاتَ، والدُّخُلُلَ الكاذبَ المِقتاتَ، ولا تشتعل كالمخدوعين، بل
بے جا دینے والا اور جھوٹا اور جھوٹی مخبری کرنے والا ہو خوب پہچانتی ہے اور دھوکا کھانے والوں کی طرح
تُهجِّمُ عِقابَها على المفترين، وتحملق إلى الذين يسطون على الضعفاء
نہیں بھڑکتی بلکہ اس کی عقوبت مفتری کو یکدفعہ پکڑ لیتی ہے اور ان کی نظر عتاب ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے جو ضعیفوں پر
ولا تترُكُنْ سِيَرَ الظالمين. فالحجة التى تبرِّئنا من وشاية هذا الرجل
حملہ کرتے ہیں اور ظالموں کی خصلت کو نہیں چھوڑتے۔ پس وہ حجت جو اس شخص کی مخالفانہ مخبری سے ہم کو بری کرتی اور اس کی
وتُنقِذنا من إبرامه وتُبعِد عليه نيلَ مرامه، فهو ما ذكرنا آنفا. والله يعلم
مضبوطی فریب سے ہم کو نجات دیتی ہے اور اس کو اپنے مقصود سے ناکام رکھتی ہے سو وہی دلائل بریت ہیں جو ہم ابھی لکھ چکے ہیں
أنّا نحن براءٌ من هذه البهتانات، بل نحن مستحقون أن تُسبِغ الدولة
اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو ہم ان بیجا الزاموں سے بری ہیں بلکہ اس بات کے مستحق ہیں جو سرکار
علينا مِن أعظم العطيّات، وتجزى جزاءً خيرًا بمزاياها وتعيننا عند
انگریزی اپنے کامل انعام سے ہم کو متمتع فرماوے اور ہمارے نیک کام کی جزا بڑھ کر دیوے اور ضرورتوں
الضرورات، وتحسبنا من المحسنين. هذا هو الأمر الذى ليس فيه
کے وقت ہماری مدد کرے اور ہمیں اپنے احسان کرنے والوں میں سے خیال کرے۔ یہ وہ بات ہے جس میں ایک ذرہ کے برابر
تفاوتٌ مثقال ذرّة ويعلمه العالمون. ولكن ليس عندنا علاج الواشى
فرق نہیں اور جاننے والے اس کو جانتے ہیں مگر ہمارے پاس ایسے شخص کا علاج نہیں جو نکتہ چین بے حیا
الوقيح والزُّمَّحِ المَضِيح، وقد قلنا كلَّ ما هو مَدْحَرة الكاذبين.
اور سفلہ اور عیب ڈھونڈھنے والا ہو اور ہم وہ سب باتیں کہہ چکے ہیں جن میں ان جھوٹوں کا رد ہے۔

وأمّا ثناء هذا الرجل على الشيخ البطالوى، أعنى صاحب جريدة الإشاعة
اور جو اس شخص نے شیخ بٹالوی کی تعریف لکھی ہے یعنی محمد حسین صاحب رسالہ اشاعۃ السنۃ کی

محمد حسين، وقولُه إنه نِعْمَ الرجل ويستحق التحسين، فما نفهَم
اور کہا کہ یہ شخص اچھا آدمی اور قابل تحسین ہے۔ سو ہم اس بات کا بھید نہیں سمجھتے اور ہم نہایت
سرَّ هذا الأمر ونتعجّب غاية التعجّب، كيف أثنى عليه الرجلُ الذى
متعجب ہیں کہ کس طرح محمد حسین کی ایسے شخص نے تعریف کی جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا
يسُبّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ولا يرضى عن مؤمن الذى
ہے اور کسی ایسے مومن سے راضی نہیں جو محبّ رسول اللہ ہو اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے
يحب رسول اللّٰه، وَ يشتم نبيَّنا وسيدنا صلى اللّٰه عليه وسلم ﴿۳۹﴾
کلموں کے ساتھ گالیاں نکالتا ہے جس سے مسلمانوں کے دل کانپ جاتے ہیں اور ہم تعریف سے
بكلمات ترتجف منها قلوب المسلمين. وما ننكر هذا الثناء ، لعلّ
انکار نہیں کرتے شاید شیخ بٹالوی کرشٹانوں کی نظر میں ایسا ہی ہو اور شاید وہ کوئی ایسا کلمہ بول اٹھا
البطالوى يكون عند المتنصّرين هكذا، ولعله نطق بكلمةٍ سرّتْ
ہے جو دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا معلوم ہوا لیکن ہم مناسب نہیں دیکھتے جو اس بارے
أعداءَ رسول اللّٰه، ولكنا ما نرٰى أن نتكلم فى هذا ولا نطوّل الكلام
میں کلام کریں اور اس امر میں ہم کلام کو طول دینا نہیں چاہتے اور ہر یک اپنے قول سے پکڑا
فيه، وكل أحد يؤخذ بقوله، واللّٰهُ يرى عباده الصالحين والطالحين.
جائے گا اور خدا تعالیٰ نیک بختوں اور بدبختوں کو دیکھ رہا ہے۔

وأما قول هذا الواشى وزعمه كأنى أريد ملكوتًا فى الأرض أو
اور اس نکتہ چین کا یہ قول اور یہ گمان کہ گویا میں دنیا کی بادشاہت چاہتا ہوں یا اپنی قوم میں امیر بننے
إمارة فى القوم، فإن هى إلا افتراءٌ مبين. ونُشهد كل من يسمع أنّا لسنا
کی مجھے خواہش ہے سو یہ باتیں کھلا کھلا افترا ہے۔ اور ہم ہر یک کو جو سننے والا ہے گواہ کرتے ہیں جو ہم دنیا کی
طالبى ملكوت الأرض، ولا نريد إمارة هذه الدنيا وزينتها الفانية، إن نريد إلا
بادشاہت کے طالب نہیں اور نہ ہم دنیا کی امیری کو چاہتے ہیں اور نہ ہم اس دار فانی کی زینت کے خواہشمند ہیں ہم صرف

ملکوت السماء التی لا تنفد ولا تفنی ولا تنقضی بالموت. ولا نطلب
اس آسمانی بادشاہت کو چاہتے ہیں جس کا انجام نہیں اور نہ کبھی وہ زوال پذیر ہے اور نہ مرنے سے دور ہو سکتی ہے
قهر الناس بالحكومة والسياسة والقضاء، بل نطلب عزيمةً قاهرة
اور ہم نہیں چاہتے کہ حکومت اور سیاست اور فرمانروائی کے ساتھ لوگوں کو مغلوب کریں بلکہ ہم ایسے عزم کے طالب ہیں
الأهواء فی الرّضاء المولٰی الذی هو أحكم الحاكمين. وليس أصولنا
جو رضائے مولیٰ احکم الحاکمین کے لئے نفسانی جذبات پر غالب ہو اور ہمارا یہ اصول نہیں کہ ہم فساد اور
إشاعة الفساد والطلاح والتبار، بل ندعو إلى الصلح والصلاح وطريق
بدبختی اور ہلاکت کی راہوں کی اشاعت کریں بلکہ ہم ان لوگوں کو صلح اور نیکی اور نکوکاروں کے طریق کی طرف
الأبرار، ونريد أن يتوب الخلق توبة الأخيار، وأعظم مدّعائنا أن يطلب
بلاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ ایسی توبہ کریں جس طرح نیک لوگ توبہ کرتے ہیں اور ہمارا بڑا مدعا یہی ہے کہ
الناس حقيقةَ الإيمان، ويرغبوا إلى فهم دقائق العرفان، ويكثر التراحم
لوگ ایمان کی حقیقت کو ڈھونڈیں اور دقائق عرفان کی طرف رغبت کریں اور باہم رحم اور مہربانی ان میں
والتحنّن فيهم، وينتهوا من السيّئات وأنواع الهنات، فنجتهد لتحصيل
زیادہ ہو جائے اور بدیوں اور بدکاریوں سے رک جائیں سو ہم ایسے مقصد کے حاصل کرنے کے لئے
هٰذا المقصد بالمواعظ الحسنة، والدعاء والنظر والهمّة. هذه أصولنا، فمن ﴿۴۰﴾
مواعظ حسنہ اور دعا اور نظر اور ہمت کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں یہ ہمارا اصول ہے پس جو شخص اس کے
عزا إلينا خلاف ذٰلك فقد افترى علينا. وما أقامنا على هذا إلّا الربّ
برخلاف ہماری طرف کوئی بات نسبت کرے سو اس نے ہم پر افترا کیا اور ہمیں اس بات پر صرف اللہ تعالیٰ
الذی يرسل نوره عند غلبة الظلام، ويبدى دواءً عند كثرة السقام،
نے قائم کیا ہے وہ خدا جو اندھیرے کے وقت اپنا نور بھیجتا ہے اور بیماری کی کثرت کے وقت دوا ظاہر کرتا ہے
وينجّى عباده المضطرين. ولا شك أن الفتن قد كثرت فى الأرض
اور اپنے بندوں کو بے قراری کی حالت میں بچا لیتا ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ فتنے زمین پر بہت بڑھ گئے ہیں

وصعدت الأدخنة إلى السماء ، وهبّت رياح مفسدة مبيدة من كل
اور بہت سے دخان آسمان کی طرف چڑھے ہیں اور بگاڑنے والی اور ہلاک کرنے والی ہوائیں ہریک طرف اور
طرفٍ إلى أقصى الأرجاء ، ولو فصّلنا هذه الفتن كلها لاحتجنا إلى
ہریک ناحیہ سے چلی ہیں اگر ہم ان تمام فتنوں کی تفصیل کرنا چاہیں تو ہمیں کئی کتابیں لکھنے کی طرف حاجت
المجلّدات، وأبكينا كثيرا من الباكين والباكيات، وزلزلْنا أقدام
پڑے گی اور ہم کئی مردوں اور عورتوں کو رلائیں گے اور سننے والوں کے قدم ہلائیں گے
السامعين. وأنتم تعلمون أن لكل داءٍ دواءٌ ، ولكل ظلام ضياءٌ ، فأراد
اور آپ جانتے ہیں کہ ہر یک بیماری کی ایک دوا اور ہریک اندھیرے کے واسطے روشنی
ربي أن ينير الدنيا بعد ظلماتها، والله يفعل ما يشاء ، أ أنتم تنكرونه
ہے سو میرے پروردگار نے ارادہ کیا کہ دنیا کو اندھیرے کے بعد روشن کرے کیا اے عقلمندو! تمہیں اس سے
يامعشر العاقلين؟ ومع ذلك لسنا نميس كالأمراء ، بل نحن نمشي
کچھ انکار ہے اور باوجود اس کے ہم امیروں کی طرح ناز سے نہیں چلتے بلکہ
في الطِّمْر كالفقراء ، ولا نجرّ ثوب الخيلاء ، ونشكر القيصرة
ہم فقیروں کی طرح پھٹے پورانے کپڑوں میں چلتے ہیں اور رعونت کے کپڑے ہم لٹکانا نہیں چاہتے اور قیصرہ اور اس
وحكامها على ما أحسنوا إلينا في أيّام الضرّاء ، وندعو لها صدقا
کے حکام کا ان کے ان احسانوں کی وجہ سے شکر کرتے ہیں جو سختی کے زمانوں میں ہم نے دیکھے ہیں اور قیصرہ کے لئے
وحقا ونرسل إليها هدية الدعاء ، وندعوها بقول ليّن إلى الإسلام
ہم صدق دل سے دعا کرتے ہیں اور دعا کا ہدیہ اس کو بھیجتے ہیں مگر یہ بات ہے کہ ہم اس کے مذہب پر راضی نہیں ہیں
لتدخل في نعماء أبد الآبدين. بيد أننا لا نرضى بمذهبها، ونحسب
اور ہم جانتے ہیں کہ وہ خطا کاروں اور گمراہوں کا مذہب ہے اور ہم ادب اور نرمی سے اس کو اسلام کی طرف بلاتے
أنها من الخاطئين الضالين. وأعجبَنا أنها مع كمال حزمها ولطافة
ہیں تا کہ وہ ہمیشہ کی نعمتوں میں داخل ہو جائے اور ہمیں تعجب ہے کہ ملکہ مکرمہ باوجود اس قدر ہوشیاری اور لطافت

فهمهما فی أمور الدنیا تعبد عبدًا عاجزًا وتحسبه رب العالمین سبحانه
فہم کے جو اس کو امور دنیا میں حاصل ہے ایک عاجز بندہ کی پرستش کرے اور اس کو اپنا رب سمجھے حالانکہ وہ حقیقی معبود
لا شریک له، وإن شاء لخلق ألوفا مثل عیسٰی أو أکبر وأفضل منه ﴿۴۱﴾
اور پاک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اگر چاہے تو ہزاروں عیسٰی بلکہ اس سے افضل اور اعلیٰ پیدا کر دے اور پیدا کرسکتا
ویخلق، ومن یعلم أسراره؟ فتوبوا واتقوا أن تجعلوا له شرکاء وأُتوه
ہے اور اس کے بھیدوں کو کون جانتا ہے پس ان باتوں سے توبہ کرو کہ اس کا کوئی شریک ٹھہراؤ اور اس کے فرمانبردار
مسلمین. وکیف نظن أن عیسٰی هو اللّٰه وما قرأنا فلسفة یثبت منها أن
بن جاؤ اور کس طرح ہم گمان کریں کہ عیسیٰ ہی خدا ہے اور ہم نے تو کوئی ایسا فلسفہ نہیں پڑھا جس سے یہ
رجلا کان یأکل ویشرب ویبول ویتغوّط وینام ویمرض، ولا یعلم
ثابت ہو کہ ایک آدمی کھاتا پیتا بول کرتا پاخانے جاتا سوتا بیمار ہوتا اور علم غیب سے بے بہرہ
الغیب، ولا یقدر علی دفع الأعداء، ودعا لنفسه عند مصیبة مبتهلًا
اور دشمنوں کو دفع کرنے سے عاجز ہو اور مصیبت کے وقت شام سے صبح تک دعا کرے
متضرّعا من أول اللیل إلٰی آخره فما أجیبت دعوته، وما شاء اللّٰه أن
وہ دعا بھی قبول نہ ہو اور خدا تعالیٰ نہ چاہے کہ اپنے ارادہ کو اس کے ارادہ سے متحد کرے اور شیطان اس کو ایک پہاڑ کی
یوافق إرادته بإرادته، وقاده الشیطان إلی جبل فأتبعَه، فما استطاع أن
طرف کھینچ لے جائے اور وہ اس کو روک نہ سکے اور اس کے پیچھے چلا جائے اور یہ بات کہتا کہتا مر گیا ہو کہ اے میرے
یفارقه، ومات قائلا إیلی إیلی لما سبقتنی، ومع ذلک إلٰهٌ وابن إله
خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اور باوجود ان سب نقصانوں کے خدا بھی ہو اور خدا کا بیٹا بھی۔
سبحانه، إن هذا إلّا بهتان مبین.
اللہ جلّ شانہٗ ان عیبوں سے پاک ہے اور یہ صریح بہتان ہے۔

وإنی رأیت عیسٰی علیه السلام مرارًا فی المنام ومرارًا فی الحالة
اور میں نے بارہا عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور بارہا کشفی حالت میں ملاقات ہوئی اور ایک ہی

الكشفية، وقد أكل معى على مائدة واحدة، ورأيته مرّة واستفسرتُه مما
خوان میں میرے ساتھ اس نے کھایا اور ایک دفعہ میں نے اس کو دیکھا اور اس فتنہ کے بارے میں پوچھا جس میں اس کی
وقع قومه فيه، فاستوى عليه الدهش، وذكر عظمة الله وطفِق يسبّح
قوم مبتلا ہوگئی ہے پس اس پر دہشت غالب ہوگئی اور خدا تعالیٰ کی عظمت کا اس نے ذکر کیا اور
ويقدّس، وأشار إلى الأرض وقال إنّما أنا ترابيٌّ وبريءٌ مما يقولون،
اس کی تسبیح اور تقدیس میں لگ گیا اور زمین کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میں تو صرف خاکی ہوں اور ان تہمتوں سے بری
فرأيته كالمنكسرين المتواضعين. ورأيته مرة أخرٰى قائما على عتبة
ہوں جو مجھ پر لگائی جاتی ہیں پس میں نے اس کو ایک متواضع اور کسر نفسی کرنے والا آدمی پایا اور ایک مرتبہ میں نے اس کو
بابى وفى يده قرطاس كصحيفةٍ، فأُلقِىَ فى قلبى أن فيها أسماء عباد
دیکھا کہ میرے دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہے اور ایک کاغذ خط کی طرح اس کے ہاتھ میں ہے سو میرے دل میں ڈالا گیا کہ
يحبّون الله ويحبّهم وبيان مَرَاتب قربهم عند الله، فقرأتُها فإذا فى ﴿۴۲﴾
اس خط میں ان لوگوں کے نام درج ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں دوست رکھتا ہے اور اس
آخرها مكتوب من اللّٰه تعالٰى فى مرتبتى عند ربى هو مِنّى بمنزلة
میں ان کے مراتب قرب کا بیان ہے جو عنداللہ ان کو حاصل ہیں پس میں نے اس خط کو پڑھا سو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے
توحيدى وتفريدى، فكاد أن يُعرَف بين الناس. هذا ما رأيتُ،
آخر میں میرے مرتبہ کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور
ويكفيك إن كنت من الطالبين. لا يقال إنها رؤيا أو كشف ومن
عنقریب وہ لوگوں میں مشہور کیا جائے گا یہ ہے جو میں نے دیکھا اور یہ تجھے کفایت کرتا ہے اگر تو حق کا طالب ہے۔ یہ کہنا
المحتمل أن يتمثل الشيطان فى مثل هذه الواقعات، فإن الشيطان لا
بیجا ہے کہ یہ تو ایک خواب یا کشف ہے اور ممکن ہے کہ ایسے واقعات میں شیطان متمثل ہو کر ظاہر ہو کیونکہ شیطان انبیاء کی
يتمثل بصورة الأنبياء، فتقبَّلْ هذا السّرّ الجليل، ولا تقبل ما قيل.
صورت پر متمثل نہیں ہوتا پس اس بزرگ بھید کو قبول کر اور جو کچھ اس کے مخالف کہا گیا اس کو مت قبول کر

و إنّا قرأنا عليك معارف الله، فهل لك أن ترغب اليها وتكون من الصالحين؟
اورہم نے تجھ کو معارف الٰہی پڑھ سنائے پس کیا تجھے کچھ خواہش ہے کہ ان میں تو رغبت کرے اور نیکوں میں سے ہو جائے۔

ذكرُ بعض اعتراضات الواشي وردها

نکتہ چین مذکور کے بعض اعتراضات کا ذکر اور اُن کا رد

منها قوله أن قسّيسي هذا الزمان ليسوا بدجّالين. ثم بعد
ان میں سے ایک یہ اس کا قول ہے کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہیں پھر اس کے بعد اس نے
ذلك حثّ الحكومة البرطانية على إيذائي، ويشير إلى أن هذا
گورنمنٹ برطانیہ کو میرے ایذا کے لئے ترغیب دی ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے
الرجل يعتقد أن هذه الدولة هي الدجال المعهود وأنه من الباغين.
کہ اس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ یہی گورنمنٹ دجال معہود ہے اور یہ شخص باغی ہے۔
أمّا الجواب فاعلم أننا لا نسمي الدولة البريطانية دجالا
سو اس کے جواب میں جاننا چاہیئے کہ ہم اس گورنمنٹ کا نام دجال نہیں رکھتے
معهودا، بل نعلم ونستيقن أن هذه الدولة محققةٌ عاقلة مفكرة في حقائق
بلکہ ہم یقین رکھتے اور جانتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ عقلمند اور محقق اور حقائق موجودات میں فکر
الموجودات، وقد رزقها الله مِن العلم والحكمة والفلسفة وأنواع ﴿۴۳﴾
کرنے والی ہے اور خدا نے اس کو علم اور حکمت اور فلسفہ اور کئی قسم کی
الصناعات، وحفّتْ بها لمعاتُ المعقولات، فهي تعرف الترهات،
صناعتوں سے حصہ دیا ہے اور علم معقول کی چمکیں اس کے محیط ہوگئی ہیں پس اسی وجہ سے یہ گورنمنٹ جھوٹی باتوں کو
وتفضّ خَتْمَ سرِّ المزوّرات، وليست من الذين يرضون بالهذيانات.
خوب پہچانتی اور جھوٹ کے سربستہ راز کی مہر توڑتی ہے اور ان میں سے نہیں جو بے ہودہ باتوں پر راضی ہو جائیں

فكيف يمكن أن تؤمن بهذه الخرافات، بل تحسبها كسَمُرٍ لا أصل له
پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ گورنمنٹ ایسی باتوں پر ایمان لاوے بلکہ یہ تو اس کو ایک بے اصل کہانی سمجھتی ہے اور ایک خواب
أو كطَيفٍ مركَّب من الخزعبلات، ومع ذلك لا ميل لها أصلاً إلى
پریشان کی طرح اباطیل کا مجموعہ خیال کرتی ہے اور علاوہ اس کے اس گورنمنٹ کو دینیات کی طرف کچھ توجہ
الدينيات. وفتَن قلبها حبُّ الدنيا وشوق الحكومات، فهي غريقة في
نہیں اور دنیا کی محبت اور حکومتوں نے اس کے دل کو اپنی طرف کھینچا ہوا ہے سو وہ سر سے قدم تک
دنياها من الرأس إلى القدم في كل الخطوات، ولا تميل إلى دين، وإذا
دنیا میں غرق ہے اور کسی دین کی طرف اس کو میل نہیں اور اگر کسی وقت میل ہوگی تو
مالت فإلى الإسلام، فلا تقبل إلا هذا الدّين وملّة خاتم النبيّين.
اسلام کی طرف اور صرف دین اسلام کو قبول کرے گی اور ملت خاتم النبیین میں داخل ہوگی۔

وإنّا نرى أنها ترمُقه بعين المحبّ وليست على الضلالة كالمكبّ،
اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اسلام کو بنظر محبت دیکھتی ہے اور گمراہی پر نگونسار نہیں بلکہ تدبر میں اپنے دنوں کو بسر
بل تزجي أيامها في التدبر، ولا تعرض كالمُتكبّر، وإني أجد آثار رشدها،
کرتی ہے اور متکبر کی طرح کنارہ کش نہیں اور میں اس کے رشد کے آثار پاتا ہوں اور گمان کرتا ہوں کہ وہ جلد
وأظن أنها ستميل إليه ولا يتركها الله في الغافلين الضالين. وقد دخل من
اسلام کی طرف میل کرے گی اور خدا اس کو گمراہوں اور غافلوں میں نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک طائفہ ان کے
علمائهم في ديننا طائفة من شبان رُوقةٍ وشارة مرموقة، وآخرون منهم
علماء کا ہمارے دین میں داخل ہوگیا جو جوانان خوشرو اور پسندیدہ صورت ہیں اور ان میں سے ایسے بھی
يكتمون إيمانهم إلٰى حين. وإنا نرىٰ أن ملكتنا المكرمة مرجوّة الاهتداء،
ہیں جو ایمان ایک وقت تک پوشیدہ رکھتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری ملکہ مکرمہ ہدایت پانے کے لئے امید کی جگہ ہے اور
وقد أعطيتُ لقلبها حُبّ الإسلام وشوق هذا الضياء، وعسى أن
اس کے دل کو حب اسلام اور شوق اس روشنی کا دیا گیا ہے اور عنقریب ہے کہ خداتعالیٰ اس

يُدخل اللّٰه نور توحيده في قلب هذه الملكة الزهراء وقلوب أبنائها
ملکہ نورانی وجہ کے دل اور اس کے شہزادوں کے دلوں میں نور توحید ڈال دے اور خداتعالیٰ پر یہ
العقلاء، وليس على الله بعزيز، بل قدرته صالحة لهٰذه النور، وهو على ﴿۴۴﴾
مشکل نہیں بلکہ اس کی قدرت ایسے ہی کام کرتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر
كل شيء قدير، وإنه يجذب إليه قلوب الطالبين. وكذٰلك نرٰى أن
ہے اور وہ اپنی طرف طالبوں کے دل کھینچ لیتا ہے اور اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے رکن اس
أعاظم أركان الدّولة يميلون إلى التوحيد يومًا فيومًا، وقد نفرت قلوبهم
گورنمنٹ کے دن بدن توحید کی طرف مائل ہوتے جاتے ہیں اور ان کے دل ان عقائد باطلہ سے نفرت
من مثل هذه العقائد الباطلة، ولا يليق بشأنهم أن يعبدوا بشرًا مثلهم في
کر گئے ہیں اور ان کی شان کے لائق بھی نہیں کہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کریں جو انسانوں کی طرح صفات میں
الضعف واللوازم الإنسانية، وكيف وقد أعطاهم اللّٰه أنواع العلوم وحظًّا
اور تمام لوازم انسانیت میں ان کا شریک ہے اور ایسا شرک ان سے کیونکر ہو سکے اور خدا نے ان کو کئی قسم کے علم عطا کئے ہیں
وافرًا من الفهم والعقل، ولا نجد في محققي هذا القوم رجلا يرضى بهذه
اور فہم اور عقل عنایت کی ہے اور ہم اس قوم کے محققوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں پاتے جو ان
الأباطيل إلا نادرا كالشعرة البيضاء في اللّمّة السوداء، وإنّي أعلم أنهم
واہیات باتوں پر راضی ہو مگر شاذ و نادر جو اس ایک بال کی طرح ہے جو سیاہ بالوں میں ہو اور میں جانتا ہوں کہ
بَيْضُ الإسلام، وستخرج منهم أفرُخُ هذه الملّة، وستُصرَف وجوههم
یہ لوگ اسلام کے انڈے ہیں اور عنقریب ان میں سے اس ملت کے بچے پیدا ہوں گے اور ان کے منہ
إلى دين اللّٰه. إنهم قوم يفتّشون كل أمر، ولا يغضّون الطرف من الحق
الٰہی دین کی طرف پھیرے جائیں گے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جو ہر یک بات کی تفتیش کرتی ہے اور اس حق سے آنکھ
الذي حصحص، ولا يَتَّئِبون من قبول الحق ويطلبون ولا يلغبون
بند نہیں کرتی جو کھل گیا ہو اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہیں کرتی اور ڈھونڈتی ہے اور تھکتی نہیں اور جو

ومن طلب فوجد ولو بعد حين.
ڈھونڈے گا پائے گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد پاوے۔

وأما ما خوّف الواشى المزورُ الحكومةَ البريطانية عن بغاوتنا فما
اور اس نکتہ چین نے جو دولت برطانیہ کو میری بغاوت سے ڈرایا ہے سو یہ تو ایک صرف سخن چینی اور

هذا إلا وِشاء وشَتْمٌ، وليس على سِرِّنا ختمٌ، والدولة أعرَفُ من هذا الواشى
گالی ہے اس سے زیادہ نہیں اور ہمارے بھید پر تو کوئی مہر نہیں ہے اور گورنمنٹ اس نکتہ چین کی نسبت زیادہ

وهى ابن الأيام، وبيتنا عندها فى هذه النواح عَلَمُ الأعلام، وتعلم رعاياها
واقف اور زمانہ دیدہ ہے اور ہمارا خاندان اس کے نزدیک اس نواح میں اول درجہ کا مشہور ہے اور اپنی رعایا

طبقًا عن طبق، فلا يخفى عليها غرضُ هذا الواشى وليس بمستور عليها
کو وہ درجہ بدرجہ پہچانتی ہے سو اس پر اس نکتہ چین کی غرض پوشیدہ نہیں اور اس پر اس نکتہ چین کے اس جزع فزع

سرُّ فزعه ومقصد جزعه، بل هى تعلَم حق العلم أمثالَه الذين يريدون
کا اصل مقصد چھپا نہیں بلکہ وہ ایسے لوگوں کو خوب جانتی ہے کہ جو حکام کو اپنے جوش تعصب اور عداوت اور فساد

مخَاتلة الحكّام مِن سَورة تعصُّبهم وفورة عداوتهم وفساد فطراتهم، وما ﴿۴۵﴾
فطرت سے دھوکا دینا چاہتے ہیں اور ان کے برتن میں بجز فساد کے زہر کے اور کچھ نہیں اور ان کے دل میں بجز

فى وعائهم إلا سمّ الفساد، وما فى قلبهم إلا مقت الارتداد. أعرضوا عن
مرتد ہونے کے دشمنی کی اور کوئی بات نہیں خدا تعالیٰ اور اس کے جلال سے ان لوگوں نے منہ پھیر لیا اور زمین

المهيمن وجلاله، وعثوا فى الأرض مفسدين. وقد كتبْنا غير مرة أنا نحن
میں فساد پر آمادہ ہو گئے ہیں اور ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے خیر خواہوں میں سے ہیں اور کیونکر

من نصحاء الدولة ودواعى خيرها، وكيف وقد جبر الله مصائبنا بها، وأزال
نہ ہوں اور خدا تعالیٰ نے اس کے سبب سے ہماری مصیبتوں کو دور کیا اور نیز اس سے ہماری زندگی کی تلخی کو دور

بها مرارة حياتنا. وكنا فى أرضٍ مَحْياةٍ، فأُهلكَ بها كلُّ حيّة كانت
فرمایا اور ہم سانپوں والی زمین پر بستے تھے تو اس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان سانپوں کو

حولنا، وإن لها علينا إحسانا عظيما فلن ننسى إحسانها، وإنا من الشاكرين.
ہلاک کیا جو ہمارے گرد تھے اور اس کا ہم پر بڑا احسان ہے سو ہم اس احسان کو بھول نہیں سکتے اور ہم شکر گزار ہیں۔
وأمّا ما ذكر هذا الواشي قصةَ جهاد الإسلام، وتظنّى أن القرآن
اور جو اس نکتہ چین نے جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے
يحثّ على الجهاد مطلقًا من غير شرط من الشرائط ، فأيُّ زور و افتراء
جہاد پر برانگیختہ کرتا ہے سو اس سے بڑھ کر اور کوئی جھوٹ اور افترا نہیں اگر
أكبرُ من ذلك إن كان أحد من المتدبرين؟ فليعلم أن القرآن لا يأمر
کوئی سوچنے والا ہو۔ سو جاننا چاہیے کہ قرآن شریف یوں ہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان
بحرب أحد إلا بالذين يمنعون عباد الله أن يؤمنوا به ويدخلوا في دينه
لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے سے روکیں اور اس بات سے روکیں
ويطيعوه في جميع أحكامه ويعبدوه كما أُمروا. والذين يقاتلون بغير الحق
کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں اور اس کی عبادت کریں اور ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو
ويُخرجون المؤمنين من ديارهم وأوطانهم ويُدخلون الخَلق في دينهم جبرًا
مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین
وقهرًا، ويريدون أن يطفئوا نور الإسلام ويصدّون الناس من أن يُسلِموا،
میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں
أولئك الذين غضب الله عليهم ووجب على المؤمنين أن يحاربوهم إن
یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے اور مومنوں پر واجب ہے جو ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آویں
لم ينتهوا. فانظر هذه الدولةَ. أيُّ فساد توجد فيها من هذه المفاسد؟ ﴿۴۶﴾
مگر اس گورنمنٹ کو دیکھو کہ کون سا فساد ان فسادوں میں سے ان میں پایا جاتا ہے کیا وہ ہمیں ہماری
أتمنعنا من صلواتنا وصومنا وحجّنا وإشاعة مذهبنا؟ أو تقاتلنا في ديننا أو
نماز اور روزہ اور حج اور اشاعت مذہب سے ہم کو منع کرتی ہے یا دین کے بارے میں ہم سے لڑتی ہے یا

تخرجنا من أوطاننا؟ أو يجعل الناس نصاریٰ ظلمًا وجبرًا؟ كلا بل إنها
ہمیں ہمارے وطنوں سے نکالتی ہے یا لوگوں کو جبر اور ظلم سے عیسائی بناتی ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ ہمارے لئے
بريةٌ من كل هذه الإلزامات، بل هي لنا من المُعينين. ثم انظرْ إلى
مددگاروں میں سے ہیں☆ پھر قرآن کے ان حکموں پر نظر ڈالو جن میں خدا تعالیٰ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں ان
أحكامٍ علّمنا القرآن للذين أحسنوا إلينا، وراعوا شؤوننا وكفلوا
کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے جو ہم پر احسان کریں اور ہمارے کاموں کی رعایت رکھیں اور ہماری حاجات کے
شجوننا، ومانُونا وآوَونا، بعدما كنا تائهين. أيمنعنا ربّنا من أن نحسن
متکفل ہو جائیں اور ہمارے بوجھوں کو اٹھالیں اور ہمیں پریشان گردی کے بعد اپنی پناہ میں لے آویں کیا خدا تعالیٰ ہم کو
إلى المحسنين ونشكر المنعمين؟ كلا بل القرآن يأمر بالقسط
اس سے منع کرتا ہے کہ ہم نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کریں اور دلی نعمتوں کا شکر ادا کریں ہرگز نہیں بلکہ وہ تو انصاف
والعدل والإحسان والله يحب المقسطين. وقد قال في القرآن وَلْتَكُنْ
اور عدل اور احسان کرنے کے لئے فرماتا ہے اور وہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور قرآن میں اس نے یہ
مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ [۱]
فرمایا ہے کہ تم میں سے ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے رہیں جو نیکی کی طرف بلاویں اور امر معروف اور نہی منکر کریں اور یہ نہیں کہا
وما قال ولتكن منكم أُمّةٌ يقتلون الكفّار ويُدخلونهم جبرًا في دينهم. وقال
کہ تم میں سے لوگ ہمیشہ ایسے ہوتے رہیں کہ جو کافروں کو قتل کریں اور ان کو اپنے دین میں جبراً داخل کرتے رہیں اور
جَادِلْهم (أي جادِل النصارى) بالحكمة والموعظة الحسنة، وما قال
اس نے یہ تو کہا کہ عیسائیوں سے حکمت اور نیک نصیحت کے طور پر بحث کرو اور یہ نہیں کہا کہ ان کو تلواروں سے قتل کر ڈالو۔
اقتلوهم بالسيوف والصوارم إلا بعد صدّهم عن سبيل الله ومكرهم لإطفاء
مگر اس حالت میں جبکہ وہ دین سے روکیں اور اسلام کا نور بجھانے کے لئے منصوبے برپا کریں اور دشمنوں
نور الإسلام وقيامهم في مقام المعادين، فانظُرْ ما قال ربّنا ربّ العالمين.
کے مقام میں کھڑے ہو جائیں پس دیکھو تو سہی ہمارے پروردگار نے جو تمام عالموں کا رب ہے کیسا کچھ فرمایا ہے۔

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے'' ہے'' ہونا چاہیے۔ (ناشر)
[۱] اٰل عمران: ۱۰۵

وقد بيّنّا لک أن الحرب ليس من أصل مقاصد القرآن ولا من جذر
اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ لڑائی اور جہاد اصل مقاصد قران میں سے نہیں اور وہ صرف ضرورت کے
تعليمه، وإنما هو جوّز عند اشتداد الحاجة وبلوغ ظلم الظالمين إلى انتهائه
وقت تجویز کیا گیا ہے یعنی ایسے وقت میں جبکہ ظالموں کا ظلم انتہا تک
واشتعال جور الجائرين. ولكُمْ أسوة حسنة في غزوات رسول اللّٰه صلى ﴿۴۷﴾
پہنچ جائے اور پیروی کرنے کے لئے طریق عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اللّٰه عليه وسلم، كيف صبر على ظلم الكفار إلى مدة يبلغ فيه صبيّ إلٰى سن
بہتر ہے دیکھو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ایذا پر اس زمانہ تک صبر کیا جس میں ایک بچہ
بلوغه، فصبر. وكان الكفار يؤذونه في الليل والنهار. ينهبون أموال
اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاتا ہے اور کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ دکھ دیتے اور رات دن ستاتے اور
المؤمنين كالأشرار، ويقتلون رجالهم ونساء هم بتعذيبات تتحدر بتصورها
شریروں کی طرح ان کے مالوں کو لوٹتے اور مسلمانوں کے مردوں اور عورتوں کو قتل کرتے اور ایسے بڑے بڑے
دموع العيون وتقشعر قلوب الأخيار، وكذلک بلغ الإيذاء إلى انتهائه
عذابوں سے مارتے کہ ان کے یاد کرنے سے آنکھوں کے آنسو جاری ہوتے ہیں اور نیک آدمیوں کے دل کانپتے ہیں اور
حتى همّوا بقتل نبي اللّٰه، فأمره ربّه أن يترک وطنه ويهرب إلى المدينة
اسی طرح دکھ انتہا کو پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن سے نکالے گئے یہاں تک کہ ان لوگوں نے
مهاجرا من مكة، فخرج رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من وطنه بإخراج
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کا قصد کیا سو اس کے رب نے اس کو حکم دیا تا وہ مدینہ بھاگ جائے سو آنحضرت
قومه. ومع ذلک ما كان الكفار منتهين، بل لم يزل الفتن منهم تستعِرُّ،
اپنے وطن سے کفار کے نکالنے سے ہجرت کر گئے اور ابھی کفار نے ایذا رسانی میں بس نہیں کی تھی بلکہ وہ فتنے
ومحجّة الدعوة تَعِرُّ، حتى جلبوا علٰى رسول اللّٰه صلى اللّٰه
بھڑکاتے اور دعوت کے کاموں میں مشکلات ڈالتے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

عـليه وسلم خيلَهم ورَجلَهم، وضربوا خيامهم فی ميادين بدرٍ بفوج
معہ اپنے سواروں اور پیادوں کے چڑھائی کی اور بدر کے میدان میں جو مدینہ سے قریب ہے اپنی فوج کے
كثير قـريبًـا مـن المدينة، وأرادوا استيصال الدين. فاشتعل غضب
خیمے کھڑے کر دیئے اور چاہا کہ دین کی بیخ کنی کر دیں تب خدا کا غضب ان پر
اللّٰـه عـليهم ورأى قبح جفائهم وشدة اعتدائهم، فنزل الوحی على
بھڑکا اور اس نے ان کے بڑے ظلم اور سختی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنا مشاہدہ کیا سو اس نے اپنی وحی اپنے
رسـولـه وقـال أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا. وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ
رسول پر اتاری اور کہا کہ مسلمانوں کو خدا نے دیکھا جو ناحق ان کے قتل کے لئے ارادہ کیا گیا ہے اور وہ مظلوم ہیں
لَقَدِيْرٌ[1] فـأمـر اللّٰه رسولَه المظلوم فی هذه الآية ليحارب الذين هم
اس لئے انہیں مقابلہ کی اجازت ہے اور خدا قادر ہے جو ان کی مدد کرے سو خدا تعالیٰ نے اپنے رسول مظلوم کو اس آیت
بدأوا أول مـرة بـعد أن رأى شـدة اعـتـدائـهـم وكـمـال حـقـدهم
میں ان لوگوں کے مقابل پر ہتھیار اٹھانے کی اجازت دی جن کی طرف سے ابتدا تھی مگر اس وقت اجازت دی
وضـلالـهـم، ورأى أنهـم قـوم لا يـرجـى بالمواعظ صلاح أحوالهم.
جبکہ انتہا درجہ کی زیادتی اور گمراہی ان کی طرف سے دیکھ لی اور یہ دیکھ لیا کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ بجز نصیحتوں سے
فـانـظـر كيف كان حرب رسول الـلّٰـه صـلـى الـلّٰه عليه وسلم. وما ﴿۴۸﴾
ان کی اصلاح غیر ممکن ہے پس اب سوچو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں کی کیا حقیقت تھی اور
حـارب نبـی الـلّٰـه أعـداءَ الـدين إلا بعد ما رآهم سابقين فی الترامی
نبی اللہ دشمنان دین سے ہرگز نہیں لڑا مگر جب تک کہ اس نے یہ نہ دیکھ لیا کہ وہ تیر چلانے اور تلوار مارنے میں
بـالسهـام والتجالد بالحُسام، وما كان الكفار مقتولين فقط بل كان
پیش دست اور سبقت کرنے والے ہیں اور نیز یہ تو نہیں تھا کہ صرف کفار ہی مارے جاتے تھے بلکہ جانبین سے
يسقط من الجانبين قتلى، وكان الكفار ظالمين ضآلين.☆
مرنے والے کام آتے تھے اور کفار ظالم اور حملہ آور تھے۔

[1] الحج:۴۰ ☆ سهو، والصحيح "صائلين" كما تدل عليه الترجمة. (الناشر)

فـليتـدبّـر فی هذا المقام كل عاقل حفظه اللّٰه تعالى عن الحمق
پس اس مقام میں ہریک عاقل جس کو خدا نے حمق اور سفاہت اور بدوں کی خصلتوں سے نگاہ رکھا ہو
وصـانـه عن السفاهة وسير اللئام - ليـظهـر عليه حقيقةُ جهاد الإسلام،
فکر کرے اور سوچ تا کہ اس پر اسلامی جہاد کی حقیقت ظاہر ہو اور چاہے کہ دیکھے کہ اس جہاد میں ظلم
ولينظُرْ أين أثر الظلم فی هذا الجهاد، وأين إيذاء المحسن ذی الإنعام؟
کا نشان کہاں ہے اور کہاں کسی محسن کو دکھ دیا گیا ہے بلکہ ان دنوں میں تو اسلام کا سر کچلنے کی جگہ میں
بـل كـان رأس الإسـلام فـی تـلـك الأيـام معرَّضًا لدوس الأقدام، وقد
پڑا ہوا تھا اور مسلمانوں پر ایسی مصیبتیں پڑی ہوئی تھیں کہ ان مصیبتوں کا قصہ آنکھوں سے
وردت عـلـى الـمسـلـميـن مصائب إلى حد يُجرى الدموع قصّتُها من
آنسو جاری کر دیتا ہے اور دلوں کو درد کی آگ سے بریان کرتا ہے
الـمُقْلتين وتشوی القلوب بنار الآلام. فهل مِن مُنصف ينظرها ويخاف
پس کوئی منصف ہے !!! جو خدا سے ڈرے اور سوچے یا یہ کہ
قهـر الـربّ الـعـلام، أم انـعدم الإنصاف من قلوب المخالفين؟ هذا هو
انصاف مخالفوں کے دلوں سے اٹھ ہی گیا ہے اور یہی بات
الـحـق ولا نـخـبّـء الـحـق ولا نستـره، والـنـفاق عندنا أكبر الذنوب،
حق ہے اور ہم حق کو پوشیدہ نہیں کرتے اور نہ چھپاتے ہیں اور نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے اور
والرياء أخطر الخطوب، ومِن سِيَرِ الظالمين المشركين.
ریا سب کاموں سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالموں اور مشرکوں کی صفات میں سے ہے۔
فـخـلاصة قـولـنـا إن مسألة الغزوة والجهاد ليست محورَ الإسلام
پس ہمارے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ دینی لڑائی اور جہاد کا کچھ ایسا مسئلہ نہیں جس کو اسلام کا محور اور
واستقسه كـمـا فهمه الجاهلون المخالفون أو المتجاهلون من المسلمين
اُستقس کہا جائے جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے والے بعض مسلمان خیال کرتے ہیں

بـل وردت فـی کتاب اللّٰہ تصریحاتٌ علٰی خلافها کما سمعتَ آیاتِ ﴿۴۹﴾
بلکہ کتاب اللہ میں اس کے برخلاف تصریحات واقع ہیں جیسا کہ تو نے آیتوں کو سن لیا۔
رب العالمین. وأما العقیدة المشهورة. أعنی قول بعض العلماء أن
اور عقیدہ مشہورہ یعنی قول بعض علماء کا
المسیح الموعود ینزل من السماء ویقاتل الکفار ولا یقبل الجزیة بل
جو مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا اور کفار سے لڑے گا اور جزیہ قبول نہیں کرے گا
إما القتل وإما الإسلام. فاعلموا أنها باطلة ومملوء ة من أنواع الخطأ
بلکہ دو باتوں میں سے ایک ہوگی یا قتل یا اسلام پس جاننا چاہیئے کہ یہ عقیدہ سراسر باطل ہے اور طرح طرح
والزلّة ومن أمور تخالف نصوص القرآن، وما هی إلا تلبیسات
کے خطاؤں اور لغزشوں سے بھرا ہوا ہے اور قرآن کی نصوص صریحہ سے مخالف پڑا ہوا ہے سو وہ صرف
المفترین. یا حسرة علیهم إنهم أَطْرَأُوا عیسی مِن غیر حق حتی قال
مفتریوں کا افترا ہے ان پر افسوس کہ انہوں نے حضرت عیسٰی کو حد سے زیادہ بڑھا دیا
بعضهم إنه ملَک کریم ولیس من نوع الإنسان وقال بعضهم إن هو إلّا
یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ وہ فرشتہ ہے انسان نہیں اور بعض نے کہا
کلمة اللّٰه وروح اللّٰه، ولیس فی هذه المرتبة شریکا له. وزاد بعضهم
وہ ایک کلمہ اور روح اللہ ہے اور اس صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں اور
علیه حواشی أخری، وقال هو مخلوق أقرب إلی اللّٰه وأفضل من
بعض نے اس پر اور حاشیئے چڑھائے اور کہا کہ وہ ایک الگ مخلوق ہے جو فرشتوں سے بڑھ کر
الملائکة، فإن الملائکة لا یُرفعون إلی العرش وهو مرفوع علی العرش
ہے کیونکہ ملائک تو عرش پر جا نہیں سکتے مگر وہ عرش پر بیٹھا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ
لأنه مرفوع إلی اللّٰه، فهو أفضل من الملائکة کلهم ومن کل ما خُلِقَ
کی طرف اُس کا رفع ہوا ہے اور خدا عرش پر ہے پس وہ ہر یک فرشتہ اور ہر یک مخلوقات سے افضل ہے

و ذُرِیً. ھذا بیان بعض العلماء ، و أما صاحب "الإنسان الکامل"
یہ تو بعض علماء کا قول ہے مگر صاحب کتاب انسان کامل عبد الکریم نے
عبدُالکریم الذی ھو من المتصوفین، فبلّغ الأمرَ إلی النھایة، وقال إن
جو متصوفین میں سے ہے اس بارے میں حد ہی کر دی اور کہا کہ تثلیث
التثلیث بمعنی حق ولا حرج فیه، وإن عیسٰی کذا و کذا، بل أشار إلی أنه
ایک معنی کے رو سے حق ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں اور عیسٰی ایسا ہے اور ایسا ہے بلکہ اس طرف اشارہ کر دیا کہ
لیس بمخلوق. ومنھم من اعتدی فی کذبه وقال بسم اللّٰه الآب و الابن
وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے نہیں ہے اور بعض آدمی جھوٹ بولنے میں بہت بڑھ گئے اور یہ لکھا کہ بسم اللہ الاب والابن و
وروح القدس. کذلک أیّدوا الفِرْیة ونصروھا. و کان الکذب فی أول
روح القدس اسی طرح انہوں نے جھوٹ کی تائید کی اور جھوٹ کو مدد دی اور جھوٹ پہلے پہلے تو
الأمر قلیلًا، ثمّ من جاء بعد کاذبٍ ألحقَ بکذبه کذبا آخر، حتی ارتفعت ﴿۵۰﴾
تھوڑا تھا پھر جو شخص ایک جھوٹے کے بعد آیا اُس نے کچھ اپنی طرف سے بھی پہلے جھوٹ پر زیادہ کیا یہاں تک کہ جھوٹ کی
عمارة الکذب، وجُعل ابنُ عجوزةٍ ابنَ اللّٰه، وبعد ذلک جُعل إلٰهَ العالمین،
عمارت بہت اونچی ہوگئی اور ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا اور پھر خدا کر کے مانا گیا خبردار رہو کہ
ألا لعنة اللّٰه علی الکاذبین. إنْ عیسی إلّا نبی اللّٰه کأنبیاء آخرین، وإنْ ھو إلا
جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے اور وہ
خادم شریعة النبی المعصوم الذی حرّم اللّٰه علیه المراضع حتی أقبلَ علی
اُس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جس پر تمام دودھ پلانے والی حرام کی گئی تھیں یہاں تک کہ
ثدی أُمّه، و کلّمه ربُّه علی طور سینین وجعله من المحبوبین. ھذا ھو موسٰی ☆
اپنی ماں کی چھاتیوں تک پہنچایا گیا اور اس کا خدا کوہ سینا میں اُس سے ہمکلام ہوا اور اس کو پیارا بنایا یہ وہی موسیٰؑ

☆ **(الفائدة)** کلّم اللّٰه موسٰی علی جبل و کلم الشیطٰن عیسٰی علٰی جبل فانظر الفرق بینھما ان کنت من الناظرین . منه
خدا ایک پہاڑ پر موسیٰ سے ہمکلام ہوا اور ایک پہاڑ پر شیطان عیسیٰ سے ہمکلام ہوا سو اس دونوں قسم کے مکالمہ میں غور کرا اگر غور کرنے کا مادہ ہے۔۱۲

فتَــى اللّٰه الذى أشار اللّٰه فى كتابه إلٰى حياته، وفرض علينا أن نؤمن بأنه
مردِ خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں
حیٌّ فى السماء ولم يمت وليس من الميتين.
کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مُردوں میں سے نہیں۔
و أما نـزول عيسٰى من السّماء فقد أثبتنا بطلانه فى كتابنا الحمامة،
مگر یہ بات کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوں گے سو ہم نے اس خیال کا باطل ہونا اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ
وخلاصته أنّا لا نجد فى القرآن شيئا فى هذا الباب من غير خبر وفاته الذى
میں بخوبی ثابت کر دیا ہے اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ہم قرآن میں بغیر وفات حضرت عیسیٰؑ کے اور کچھ ذکر نہیں پاتے اور
نـجـدهـا فـى مقامات كثيرة من الفرقان الحميد. نعَمْ جاء لفظ النـزول فى
وفات کا ذکر نہ ایک جگہ بلکہ کئی مقامات میں پاتے ہیں۔ ہاں بعض احادیث میں نزول کا
بعض الأحاديث، ولكنه لفظ قد كثر استعماله فى لسان العرب على نـزول
لفظ آیا ہے لیکن وہ لفظ ایسا ہے کہ زبان عرب میں اکثر استعمال اس کے
الـمسـافـريـن إذا نـــزلـوا مـن بـلـدة ببلدة أو من مُلك بـملك متغربين.
مسافروں کے حق میں ہے جب وہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں وارد ہوں اور یا ایک ملک سے دوسرے
والنـزيل هو المسافر كما لا يخفى على العالمين.
ملک میں سفر کر کے آویں اور نزیل تو مسافر کو ہی کہتے ہیں جیسا کہ جاننے والوں پر پوشیدہ نہیں۔
و أمّـا لـفـظ التـوفـى الـذى يـوجـد فى القرآن فى حق المسيح
مگر توفّی کا لفظ جو قرآن میں حضرت مسیح اور دوسروں کے حق میں پایا جاتا ہے سو اس میں بغیر معنے مارنے کے
وغيـره من بنى آدم فلا سبيل فيه إلى تأويل أخرى بغير الإماتة، وأخذنا
اور کوئی تاویل نہیں ہو سکتی اور یہ معنے مارنے کے ہم نے
معـنـاه مـن النبى ومن أجلّ الصحابة لا مِـن عـنـد أنـفسنا. وأنت تعلم ﴿۵۱﴾
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُس کے بزرگ صحابہ سے لئے ہیں یہ نہیں کہ اپنی طرف سے گھڑے ہیں اور تُو جانتا ہے کہ

أن الإماتة أمر ثابت دائم داخل فی سنن اللّٰہ القدیمة، وما من رسول إلا
مارنا ایک امر ثابت دائم الوقوع اور خدا تعالیٰ کی قدیم سنتوں میں داخل ہے اور کوئی نبی ایسا نہیں جو
تُوُفّی وقد خلتْ من قبل عیسی الرسلُ. فإذا تعارض لفظ التوفی ولفظ
فوت نہ ہوا ہو اور حضرت عیسٰیؑ سے پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے ہیں اور جبکہ لفظ نزول
النزول. فإن سلّمنا وفرضنا صحة الحدیث فلا بد لنا أن نؤوّل لفظ
اور لفظ توفی میں معارضہ واقع ہوا پس اگر ہم حدیث کی صحت کو قبول کر لیں تا ہم ہمارے لئے ضروری ہے کہ
النزول، فإنه لیس بموضوع لنزول رجل من السماء، بل وُضع
نزول کے لفظ کی تاویل کریں کیونکہ وہ دراصل آسمان سے اترنے کے معنوں کے لئے موضوع نہیں ہے بلکہ وہ تو
لنزول مسافر من أرض بأرض، فما کان لنا أن نترک معنی وُضع له هذا
مسافروں کے نزول کے لئے وضع کیا گیا ہے سو یہ تو ہم سے نہیں ہوسکتا کہ اصل موضوع لہ کو چھوڑ دیں
اللفظ فی لسان العرب ونردّ بیّناتِ القرآن. وما نجد ذکر السماء فی
اور قرآن کی بینات کو رد کریں اور ہم کسی حدیث صحیح میں آسمان
حدیث صحیح، وما نجد نظیر النزول فی أمم أولی ☆، بل یثبت خلافه
کا لفظ بھی نہیں پاتے اور ہم اس نزول کی نظیر پہلی امتوں میں بھی نہیں پاتے بلکہ
فی قصة یوحنا. فلا شک أن هذه العقیدة. أعنی عقیدة نزول المسیح
قصہ یوحنا میں اس کے خلاف پاتے ہیں پس کچھ شک نہیں کہ اس عقیدہ کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی

☆(الفائدة) قال اللّٰه تعالٰی اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی. صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی[1]
قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پہلی کتابوں یعنی توریت اور صحف ابراہیم میں شواہد تعلیم قرآن موجود
ولٰکنا لا نجد ذکر صعود عیسٰی و ذکر نزوله فی التورٰة ولا مثالا یشابهه و ان التوراة
ہیں مگر ہم توریت میں حضرت عیسٰیؑ کے صعود اور نزول کا کچھ نشان نہیں پاتے اور نہ اس کی کوئی مثال پاتے ہیں حالانکہ
امام لذکر الامثلة کلها ولاجل ذٰلک سماه اللّٰه اماما فی کتابٍ مبین. منه
توریت تمام مثالوں کے لئے امام ہے اِسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس کا نام امام رکھا ہے۔

[1] الاعلٰی: ۱۹، ۲۰

من السماء . مبتلاة بأمراض لا بمرض واحد يخالف بيّنات القرآن،
بیماریاں لگی ہوئی ہیں قرآن کی بینات کا مخالف ہے
ويكذّب أمر ختم النبوة، ويباين محاورات القوم، ويخالف الآثار التی
ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے اور قوم عرب کے محاورات کے مغائر پڑا ہے اور ان احادیث کے
صُرحت فيها موت المسيح. فتَفكّروا أيها الناس إن كنتم من المتفكرين.
برعکس ہے جن میں حضرت عیسیٰ کی موت کی تصریح ہے پس اے لوگو فکر کرو اگر فکر کر سکتے ہو۔
وأما الشق الثانی أعنی محاربات المسيح الموعود بعد النزول، كما
اور دوسرا شق یعنی یہ کہ مسیح موعود اترنے کے بعد لڑائیاں کرے گا جیسا کہ بعض
هو زعم بعض الناس الذی ما كان إلا كالغبی الجهول، فهو ليس مذهبنا، بل
جاہل کا خیال ہے پس یہ ہمارا مذہب نہیں ہے اور ہمارے نزدیک یہ خیال باطل اور رفضول
عندنا هو خيال باطل لا يصلح للقبول، وبعيد عن الحق واليقين وداخلٌ فی
ہے جو لائق قبول نہیں اور حق اور یقین سے بعید ہے اور اس کے باطل کرنے کے لئے وہ
نمط الفضول. وكفى لبطلانه الحديثُ الذی موجود فی البخاری. أعنیؔ ﴿۵۲﴾
حدیث کافی ہے جو صحیح بخاری میں لکھی ہے یعنی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یضع الحرب
يضع الحربَ، يعنی لا يقاتل المسيحُ الموعود ولا يحارب، بل يفعل كل
جس کے یہ معنے ہیں کہ مسیح موعود کفار سے نہیں لڑے گا اور نہ جنگ کرے گا بلکہ جو کچھ کرے
ما يفعل بالنظر والهمة، ويجعل اللّٰهُ فی نظره تأثيرات عجيبة، وفی أنفاسه
گا اپنی نظر اور ہمت سے کرے گا اور خدا اس کی نظر میں عجیب عجیب تاثیرات رکھ دے گا
بركات غريبة، ويجعل فی فهمه وعقله قوة السيف والسنان، ويعطی له
اور اس کے فہم اور عقل کو تلوار اور نیزہ کی قوت دے گا اور اس کو دلائل سے بھرا ہوا
بيانا مملُوًّا من البرهان، وحججًا قاطعة لِعُذرات أهل الطغيان. فهذه
بیان عطا کرے گا اور ایسی حجتیں اس کو سکھلائے گا جو اہل طغیان کا قطع عذرات کریں پس

هی الحربة السماوية التی ما صنعها أيدی الإنسان، بل أعطيت من
یہی آسمانی حربہ ہے جس کو انسان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا بلکہ رحمان کے ہاتھوں سے ملا ہے۔
يد اللّٰه الرحمن، ونزلت من السماء لا من أعمال أهل الأرضين.
اور آسمان سے نازل ہوا ہے نہ زمین کی کارستانیوں سے پس خلاصہ کلام یہ ہے
فالحاصل أن اعتقادنا هو هٰذا، لا كما فهِم الواشی الغبیّ والنمّام الدنیّ،
جو ہمارا اعتقاد یہی ہے جو ہم نے ذکر کر دیا نہ جیسا کہ اس نکتہ چین کند ذہن اور سفلہ مزاج نے سمجھا اور وہ ہمارے
فإنه خطأٌ فاحش عندنا، ونخطّئُ قائلَ تلك الأقوال، وقد أخطأ من قال
نزدیک صریح غلطی ہے اور ہم ایسے قائل کا تخطیہ کرتے ہیں بیشک خطا کی جس نے ایسا کہا اور صریح
ووقع فی ضلال مبين. فالحق الذی أرانا الحقُّ الحكيمُ وأنبأنا اللطيف
ضلالت میں پڑ گیا۔ پس وہ حق جو ہم کو حکیم مطلق نے دکھلایا اور لطیف علیم نے بتلایا
العليم، هو أن حربة المسيح الموعود سماوية لا أرضية، ومحارباته
وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور لڑائیاں اس کی
كلها بأنظار روحانية، لا بأسلحة جسمانية، وهو يقتل الأعداء بعقد
روحانی نظروں کے ساتھ ہیں نہ جسمانی ہتھیاروں کے ساتھ اور وہ دشمنوں کو نظر اور ہمت سے
النظر والهمة، أعنی بتصرف الباطن وإتمام الحُجّة، لا بالسهام
قتل کرے گا یعنی تصرف باطن اور اتمام حجت کے ساتھ نہ تیر اور
والرماح والمَشْرَفيّة، وله ملكوت السماء لا ملكوت الأرضين. وأمّا
نیزہ اور تلوار سے اور اس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ زمینی۔ اور
الذين ينتظرون مسيحًا يأتی بالجنود ويخرج كالأسود، ويقتل كل من
وہ لوگ جو ایک مسیح کی انتظار کرتے ہیں جو لشکروں کے ساتھ آئے گا اور ہر یک کافر کو جو ایمان نہ لاوے
لم يؤمن من الكافرين، وينزل كصاعقة محرقة من السماء، ولا يكون له
قتل کر دے گا اور آسمان سے ایک جلانے والی بجلی کی طرح نازل ہوگا اور بجز

شغل مِن غیر سفکَ الدماء، ویکون حریصا علی قتل نفس ولو کان ﴿۵۳﴾
خونریزی کے اس کا کوئی اور شغل نہ ہوگا اور وہ قتل کرنے پر بڑا حریص ہوگا اگرچہ خنزیر ہی ہو
خنزیرا، ویأخذ السیف البتّار قبل أن یتمّ حجّته علی المنکرین، فنحن
اور قبل اس کے جو اپنی حجت منکروں پر پوری کرے آتے ہی تلوار پکڑ لے گا۔ سو ہم
لسنا منهم ولا نعرف ذلک المسیح ولا نعلم ولا ندری أثرا من تلک
ان لوگوں میں سے نہیں ہیں اور ہم ایسے مسیح کو نہیں پہچانتے اور ہم خدا تعالیٰ کی کلام میں ان عقائد کا کچھ بھی
الأباطیل فی کتاب اللّٰه المبین. فلا نقبل هذه العقیدة أبدًا، ولسنا من الذین
نشان نہیں پاتے اور ہم ایسے نہیں کہ ان باتوں کو
یقرّون به مقلّدین کالعمین. فالحاصل أنه لیس من عقائدنا، بل إنما هو من
ایک اندھے مقلد کی طرح مان لیں۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ باتیں ہمارے
عقائد شیخ بطّالوی صاحبِ الإشاعة مضلِّ الجماعة، أعنی محمد حسین
عقائد میں سے نہیں ہیں بلکہ یہ شیخ بٹالوی کے عقائد ہیں جو صاحب اشاعۃ اور مضل جماعت ہے
وأمثاله الذین هُمْ فُلّاح تلک الزراعة. فالملخص أن هذا المسلک
اور ایسا ہی اس کے ہم خیالوں کا جو اس کھیتی کے بونے والے ہیں
من مساعیهم التی یسعون، وآرائهم التی ترون، وأنهم قد رسوا علیه
یہی عقیدہ ہے پس خلاصہ کلام یہ کہ یہ انہیں کا مسلک ہے جس پر وہ چل رہے ہیں اور یہ انہیں کی رائیں ہیں جو تم دیکھتے ہو
ولیسوا بالمنتهین الراجعین، بل یخبرون عنه علی المنابر ویذکرونه
اور وہ ان خیالات پر خوب جمے ہوئے ہیں اور باز آنے والے اور رجوع کرنے والے نہیں ہیں بلکہ منبروں پر
مُتباشِرین. ومِن أعظم مُنیتهم النفسانیة أن یجیء مسیحهم الموهوم
چڑھ چڑھ کر یہ خبریں بتلاتے ہیں اور ان کو یاد کر کے ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہیں اور ان کی نفسانی خواہشوں میں
کالملیک الجبّار، ویقتل کلَّ من فی الأرض من الکفار، ویجمع غنائم
سے بڑی خواہش یہ ہے کہ ان کا خیالی مسیح دنیا میں آوے اور تمام کافروں کو قتل کرے اور پھر بہت سے لوٹ کے مالوں سے

کثیـرة قنطارًا علی القنطار، ثم یجعل البطالویَّ وإخوانه من المتمولین.
بٹالوی اور اس کے بھائیوں کو مالدار کر دیوے
وأمـا نـحـن فـلا نـعتقد کذلک، بل نعلم أنهم أخطأوا فی هذه الآراء ،
مگر ہم ایسا اعتقاد نہیں رکھتے بلکہ ہم جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی راؤں میں خطا کی اور ایک رات ان پر پڑ گئی
وأجـنّهـم الـلیـل وبـعـدوا عـن الـضیاء ، فما فهموا وما مسّوا مسلک
اور روشنی سے دور جا پڑے پس انہوں نے کچھ نہ سمجھا اور سمجھنے والوں کے مسلک کو چھوا بھی نہیں
الـمتبصرین، وما سُقوا من المعارف النبویّة والأسرار الإلٰهیة، بل أکلوا
اور انہوں نے معارف نبویہ اور اسرار الٰہیہ میں سے کچھ بھی نہیں پیا بلکہ انہوں نے ان لوگوں کا فضلہ کھایا جو پہلے
فُـضـلاتِ قـومٍ ضـلـوا من قبل ونبذوا کتاب اللّٰه وراء ظهورهم ورضوا
ان سے راہ کو بھول چکے تھے اور خدا تعالیٰ کی کتاب کو انہوں نے پس پشت پھینک دیا اور ان لوگوں کی باتوں پر راضی
بـأقـوال الختّارین. وکان سرّ هذه العقیدة مـن أدق المسائل وأصعبها، ﴿۵۴﴾
ہوگئے جو دھوکا دینے والے تھے اور اس عقیدہ کا بھید بہت باریک اور مشکل مسائل میں سے تھا اس لئے موٹی سمجھ
فـمـا فهِـمـه آراءٌ سـطـحیة وعقول ناقصة، واختاروا طرقًا دون ذلک
اور ناقص عقل والے اس کو سمجھ نہ سکے اور اور راہیں جلدی سے اختیار کر لیں۔ سو وہ
مستعجلین. فتمَّ ما جاء فی فَیْجٍ أعوَجَ مِن أصدقِ الصادقین، وإن فی هذا
پیشگوئی پوری ہوئی جو فیج اعوج کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور وہ اصدق الصادقین ہے
بُـرهـانًا للمتفکرین. ثم تفضّلَ اللّٰه علینا وکشف هذا السرّ فضلًا ورحما
اور فکر کرنے والوں کے لئے اس میں ایک دلیل ہے پھر خدا تعالیٰ نے ہم پر فضل کیا اور فضل اور رحم سے یہ بھید ہم پر کھول دیا
وهـو أرحـم الـراحـمیـن. یـرقّی من یشاء ، ویحطّ من یشاء ، ویجعل من
اور وہ ارحم الراحمین ہے جس کو چاہتا ہے اوپر لے جاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے نیچے پھینکتا ہے اور جس کو چاہتا
یشاء مـن الـعـارفیـن. وعـلِـمنا بتعلیمه وفهِمنا بتفهیمه وأُیِّدْنا بتـکـریمه
ہے عارفوں میں داخل کرتا ہے سو ہم نے اس کی تعلیم سے معلوم کیا اور اس کے سمجھانے سے سمجھے اور اس

وهـو خير المؤيّدين. وألهمَنا أن الحرب حرب روحانی بنظر روحانی.
خیر المؤیدین نے ہم کو مدد دی اور ہمارے رب نے ہمیں الہام دیا کہ مسیح موعود کی لڑائیاں
وأعـجـبـنـی أنهـم يقرّون أن عيسى لا يقاتل يأجوج ومأجوج، بل يدعو
روحانی لڑائیاں ہیں جو روحانی نظر کے ساتھ ہوں گی اور تعجب کہ یہ لوگ پڑھتے ہیں کہ جو
عـليهـم عـنـد اشتـداد الـمـصـائب وهجوم الأعداء كالسهم الصائب،
عیسیٰ یاجوج ماجوج سے نہیں لڑے گا بلکہ سخت مصیبتوں کے وقت بد دعا کرے گا اور نیز وہ لفظ
وكـذلـک يـقـرأون لـفـظ الـنـظـر فـی كتب الأحاديث ثم ينسونـه ولا
نظر کا کتب احادیث میں پڑھتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں اور عاقلوں کی طرح نہیں سوچتے
يتدبرون كالعاقلين. ختم الله على قلوبهم، فلا يفهمون دقيقة من دقائق
خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی پس وہ معرفت کے دقیقوں میں سے کسی دقیقہ کو اور
الـمعرفة، ولا نكتة من نكات الحكمة، بل نرى أن ذهنهم مزمهرّ، ودَجُنُه
حکمت کے نکتوں میں سے کسی نکتہ کو بھی نہیں سمجھتے بلکہ ذہن ان کا بہت ٹھنڈا پڑ گیا ہے اور بادل
مكفهرّ، فلا يستشفّون لآلئَ الحقائق، ولا يُمعِنون فی الدقائق، ويسبَحون
اس ذہن کا تہ بتہ ہے پس وہ حقیقت کے موتیوں کو عمیق نظر سے دیکھ نہیں سکتے اور الفاظ کی سطح پر
عـلـى سطح الألفاظ، وليسوا فی بحر المعانی غوّاصين. ومن يفهّم رجلًا
تیرتے ہیں اور معانی کے دریا میں غوطہ نہیں مار سکتے اور ایسے آدمی کو کون سمجھائے جس کو خدا
ما فهّمه اللّٰهُ؟ ومن لم يهده الله فكيف يكون من المهتدين؟
نے نہیں سمجھایا اور جس کو خدا نے ہدایت نہیں دی وہ کیونکر ہدایت یاب ہو جائے۔

هـذه هی العقيدة التی أشهرناها فی كتبنا غير مرّة، ولأجل ذلک
یہ وہی عقیدہ ہے جس کو ہم نے اپنی کتابوں میں کئی جگہ ذکر کیا ہے اور انہی امور کے لئے ہم کافر
كُـفّرنا وأُوذيـنـا وكُـذّبنا وأُفْردنـا كـالذی يُترک فـی البـوادی والفلوات
ٹھہرائے گئے اور دکھ دئے گئے اور جھٹلائے گئے اور ہم ایسے اکیلے چھوڑے گئے جیسا کہ کوئی جنگل میں

﴿۵۵﴾ منفردا، فنحن فی ہذہ الأوان کغریب فی خانٍ، لا کشغِبٍ فی حمایۃ إخوان.
اکیلا چھوڑا جاتا ہے سو ہم اس وقت ایک ایسے مسافر کی طرح ہیں جو سرائے میں اترا ہوا ہو نہ ایسے شخص کی طرح
لا نرید الریاسۃ بل آثرنا الخصاصۃ، ونبذنا فروۃَ إمارۃ، ورضینا بعباءۃِ فقرٍ
جو فساد کرنے والا اور اپنے بھائیوں کی حمایت سے مفسدہ پرداز ہو ہم کسی ریاست کو نہیں چاہتے بلکہ درویشی اختیار
وما بالَیْنا طَعْنَ نُظّارۃٍ، ولا لومَ اللائمین. فلا تُبادِرْ یا لاہِسَ کأسِ قسیسین
کی اور ہم نے ریاست کی پوستین کو پھینک دیا اور فقیرانہ گودڑی اختیار کر لی اور دیکھنے والوں کے طعن اور ملامت کی کچھ بھی
إلی ظن السوء ، ولا تنفُضْ ہِذْرَوَیْکَ☆ فإنّ أمرنا متبین واضح ولیس شیء
پرواہ نہ کی سوائے پادریوں کے پیالے چاٹنے والے بدظنی کی طرف جلدی مت کر اور اپنی سُرین مت ہلا کیونکہ ہمارا حال
فی یدیک، ولست من الحاکمین. فإن کنت تشتاق أن تستقری طرق
روشن ہے اور کوئی بات تیرے اختیار میں نہیں اور نہ تو حاکم ہے۔ اور اگر تجھے یہی شوق ہے کہ نکتہ چینی کی راہوں
النمیمۃ، فاعلم أنک خائب ولا یحصل لک شیء من غیر ظہور سِیَرِک
کو ڈھونڈے پس جان رکھ کہ یہ مطلب تیرا پورا نہیں ہوگا اور تو نامراد رہے گا اگر ہوگا تو یہی کہ تیری بُری خصلتیں ظاہر ہوں
الذمیمۃ، ولا تقدر أن تُخفی ما أبداہ ربنا، ولا تضرّ مَن حفظہ اللّٰہ وہو
گی اور تو اس پر قادر نہیں ہو سکے گا کہ جس چیز کو خدا نے ظاہر کیا اس کو چھپاوے اور جس کو خدا نگاہ رکھے تو اس کو ضرر نہیں
خیر الحافظین. فأَعرِضْ عنہا واشتغِلْ بنضرۃ دنیاک وخضرتہا، واصطبِحْ
پہنچا سکتا اور خدا سب محافظوں سے بہتر ہے۔ پس تو ان باتوں سے کنارہ کر اور اپنی دنیا کی تازگی اور سبزہ میں مشغول رہ اور دن رات شراب پی اور
واغتبِقْ وافرَحْ علی جیفتہا، ولا تدخُلْ فیما لستَ أہلہ، ولا تغضب ولا
دنیا کی مُردار پر خوشی کر اور ان باتوں میں دخل مت دے جن کی لیاقت تجھ میں نہیں اور غضب ناک نہ ہو اور مت بھڑک
تشتعل، فإن مقت اللّٰہ أکبر من مقتک، وإن نارہ تحرق الظالمین.
کیونکہ خدا تعالیٰ کا غضب تیرے غضب سے زیادہ ہے اور اس کی آگ ظالموں کو جلا دیتی ہے۔
والعجب أن أکابر المسیحیین خُدعوا فیک، وما عرفوک حق المعرفۃ
اور تعجب کہ بڑے پادریوں نے تجھ میں دھوکا کھایا اور اس وقت تک تجھ کو نہیں پہچانا جیسا کہ حق پہچاننے کا ہے اور

☆ سہو والصحیح ’’مِذْرَوَیْکَ‘‘. (الناشر)

إلــى هــذا الــوقــت، وعجـزوا عن فَضِّ سرِّک وکشفِ دعواک وإدراکِ
تیرے بھید کے پہچاننے اور تیری تہ تک پہنچنے سے قاصر رہے اور تو نے دھوکا دینے والوں کی طرح
عمقک، وأَکلتهم کـالـخـادعیـن. یا حسـرة علیهم لِم یضیّعون أموالهم علی
ان کو کھا لیا۔ ان پر افسوس کہ وہ کیوں تیرے جیسے لوگوں پر اپنے مال ضائع کر رہے ہیں اور
أمثالک، ولم لا یرجعون إلی الیقظة بعد التجارب المؤلمة، ولم لا یعرفون البطّالین؟
کیوں دردناک تجربوں کے بعد بیدار نہیں ہوتے اور کیوں بطالوں کو نہیں شناخت کرتے۔
وأما قولک أن قسّیسی هذا الزمان لیسوا دجّالًا معهودًا، فهذا
اور تیرا یہ قول کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہیں ہیں تو یہ تیری دجالیت ہے
دجلک الأکبر. وسـألـت عنی دلیلا علیه فاعلم أن هذا لیس قولی بل ﴿۵۶﴾
اور تو نے مجھ سے اس دعوی کی دلیل پوچھی تھی سو تجھے معلوم ہو کہ یہ فقط میرا ہی قول نہیں بلکہ مجھ سے پہلے
قاله المسیح من قبلی، فانظر فی إنجیل لوقا فی الإصحاح الثالث ☆ من
مسیح نے بھی یہی کہا ہے سو تو انجیل لوقا تیسرے☆ باب چوبیس آیت میں غور کر
آیة ۲۴ إلی ۳۰، فستجد ما قلنا بمزایاه وهو هذا یا عدو الطیبین. ’’فقال
کہ یہی قول ہمارا مع شیئ زائد پائے گا اور وہ یہ ہے اے پاکوں کے دشمن۔ پس مسیح نے ان سے یعنی حواریوں سے کہا
لهـم اجتهِـدوا أن تـدخـلـوا مـن الـبـاب الـضیق، فإنی أقول لکم إن کثیرین
کہ کوشش کرو تا تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ بہتیرے چاہیں گے
سیـطلبون أن یدخلوا ولا یقدرون مِن بعدما یکون رب البیت قد قام وأغلق
کہ داخل ہوں پر داخل نہیں ہو سکیں گے اس کے بعد گھر کا مالک اٹھا اور دروازہ بند کر لیا اور
البـابَ. وابتـدأتم تقِفون خارجًا وتقرعون الباب قائلین یا رب، یارب‘ افتحْ
تم نے دروازہ کے باہر کھڑے ہوکر یہ بات کہتے ہوئے دروازہ کو کھٹکھٹانا شروع کیا کہ اے ہمارے مالک اے ہمارے مالک ہمارے
لنا ۔ یـجـیـب ویـقـول لکم لا أعرفکم مِن أین أنتم ۔ حیـنئذ تبتدء ون نقولون
لئے دروازہ کھول وہ جواب دے گا اور کہے گا کہ میں نہیں پہچانتا کہ تم کہاں سے ہو اس وقت تم یہ کہنا شروع کروگے کہ ہم نے

☆ سهو، والصحیح، الثالث عشر اور ترجمہ میں تیسرے کی بجائے تیرھویں کیا جائے (الناشر)

أَکَلْنا قدّامک، وعلّمتَ فی شوارعنا. فیقول أقول لکم لا أعرفکم من
تیرے سامنے کھایا اور تو نے ہماری گلیوں میں تعلیم دی پس وہ کہے گا کہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں تمہیں نہیں پہچانتا
أین أنتم، تباعَدوا عنی یا جمیع فاعلی الظلم. هناک یکون البکاء
کہ تم کہاں سے ہو اے ظلم پیشہ لوگو! میرے سامنے سے دور ہو اس وقت رونا اور دانت پیسنا ہوگا جب تم
وصریر الأسنان. متی رأیتم إبراهیم وإسحاق ویعقوب وجمیع الأنبیاء
دیکھو گے کہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور تمام انبیاء خدا کی بادشاہت میں داخل ہوئے اور تم
فی ملکوت اللّٰه وأنتم مطروحون خارجا ویأتون من المشارق والمغارب
باہر ڈالے گئے اور مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے آئیں گے
ومن الشمال والجنوب ویتّکئون فی ملکوت اللّٰه، وهو ذا آخرون
اور خدا کی بادشاہت میں بیٹھیں گے تب جو پچھلے ہیں وہ پہلے ہوں گے اور جو پہلے ہیں وہ پچھلے ہوں گے۔
یکونون أوّلین، وأوّلون یکونون آخرین ۔ هذا ما کتبنا من کتابکم إنجیل
یہ وہ مضمون ہے جو ہم نے تمہاری انجیل لوقا میں سے اس کی عربی عبارت میں لکھا ہے اور
لوقا بعبارته العربیة، وما زدنا وما نقصنا بل رقمناه کما هو هو کالناقلین.
نہ ہم نے زیادہ کیا اور نہ کم کیا بلکہ جیسا وہ تھا ویسا ہی نقل کر دیا ہے۔

وللمستنکرین المستعرفین أن یرجعوا إلی ذلک الکتاب إن کانوا
اور وہ لوگ جو منکر اور تحقیق کے طالب ہوں ان کو اختیار ہے کہ اگر ان کو ہماری تحریر میں شک ہو تو اس کتاب کو
من المرتابین. فلا تضرِبْ عنه صفحًا ولا یلفَحْک الحقدُ لفحًا، وفکِّرْ ﴿۵۷﴾
دیکھ لیں پس اس کے انکار میں منہ ٹیڑھا نہ کر ایسا نہ ہو کہ کینہ تجھ کو جلا دے اور منصفوں کی طرح فکر کر۔
کالمُنْصفین. وانظر أن المسیح سمّاکم فی هذه الآیة فاعلی الظلم، وقال
اور اس بات میں غور کر کہ حضرت مسیح نے اس آیت میں تمہارا نام ظالم رکھا ہے اور کہا
أُعرِض عنکم فی یوم القیامة وأتصدی بالصدود وأقول لستم منی ولا
کہ قیامت کے دن تم سے کنارہ کروں گا اور کہوں گا کہ تم میری جماعت میں سے نہیں ہو

من هذا الجنود، فاخسأوا يا معشر الظالمين الكافرين. وأشار إلى أنكم
سو اے ظالمو کافرو دور ہو۔ اور اس بات کی طرف اشارہ
لبَستم الحق بالباطل وتركتم أمره وكنتم قومًا دجّالين. وأنت تعلم أن
کیا کہ تم نے حق کو باطل کے نیچے چھپا دیا اور تم ایک دجال قوم ہو اور تجھے معلوم ہو کہ
حقيقة الظلم وضعُ الشيء في غير موضعه عمدًا وبالإرادة لينتقب وجهُ
ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اٹھا کر عمداً غیر محل پر رکھی جائے تا راہ چھپ جاوے
المحجّة ويُسَدّ طريق الاستفادة ويلتبس الأمر على السالكين. فالظالم
اور استفادہ کا طریق بند ہو جاوے اور چلنے والوں پر بات ملتبس ہو جاوے۔ پس ظالم
هو الذي يحلّ محلّ المحرّفين ويبدّل العبارات كالخائنين، ويجترء
اس کو کہیں گے جو محرفوں کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح عبارتوں کو بدلا دے اور جرأت کرکے
على الزيادة في موضع التقليل والتقليل في موضع الزيادة كَيْفًا وكَمًّا،
کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم کر دیوے کیا کیفیت کی رو سے اور کیا کمیت کی رو سے
أو ينقل الكلمات من معنى إلى معنى ظلمًا وزورًا مِن غير وجودِ قرينةٍ
اور محض ظلم اور جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنے سے دوسرے معنوں کی طرف لے جائے
صارفةٍ إليه، ثم يأخذ يدعو الناسَ إلى مفترياته كالخادعين. وما معنى
حالانکہ اس کے فعل کے لئے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو اور پھر اس بناء پر دھوکا دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنے مفتریات
الدجل والدجالة إلا هذا، فليفكّر من كان من المفكّرين.
کی طرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنے بجز اس کے کچھ نہیں پس جو شخص فکر کر سکتا ہے اس میں فکر کرے۔
وأُلقِيَ في روعي أن المسيح سمّى الآخرين من النصارى الدجّالين
اور میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجال رکھا
لا الأولين، وإن كان الأولون أيضًا داخلين في الضالّين المحرّفين. والسرّ
اور ایسا نام پہلوں کا نہیں رکھا اگرچہ پہلے بھی گمراہوں میں داخل تھے اور کتابوں کی تحریف کرنے والے تھے۔ سو

﴿۵۸﴾ فی ذٰلک أنّ الأولین ما کانوا مجتهدین ساعین لإضلال الخَلق کمثل
اس میں بھید یہ ہے کہ پہلے نصاریٰ خلق اللہ کے گمراہ کرنے کی ایسی سخت کوششیں نہیں کرتے تھے جیسی پچھلوں نے
الآخرین، بل ما کانوا علیها قادرین. وکانوا کرجل مُصفّد فی السلاسل
کیں بلکہ وہ ان کوششوں پر قادر نہیں تھے اور ایسے تھے جیسے کوئی زنجیروں میں
ومقرّن فی الحبال وکالمسجونین. وأمّا الذین جاء وا بعدهم فی زماننا هذا
جکڑا ہوا اور قیدی ہو۔ مگر وہ لوگ جو ان کے بعد ہمارے اس زمانہ میں آئے وہ
ففاقوا أسلافهم فی الدجل والکذب، ووضَع اللّٰه عنهم أیاصرهم وأغلالهم،
دجالیت میں اپنے پہلے بزرگوں سے بڑھ گئے اور خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کا امتحان کرنے کے لئے ان کی
ونجّاهم عن السلاسل التی کانت فی أرجلهم ابتلاءً من عنده، وکان قدرًا
ہتھ کڑیوں اور ان کے طوق گردنوں کو ان سے الگ کر دیا اور ان زنجیروں سے ان کو نجات دے دی
مقضیًّا من رب العالمین. وکان قدرُ اللّٰه أن یبرزوا بعد ألف سنة من الهجرة
جو ان کے پیروں میں تھے اور یہی ابتداء سے مقدر تھا اور ایک ہزار ہجری گذرنے کے بعد ان کا خروج شروع ہوا
حتی ظهروا فی هذه الأیام کغُولٍ خُلِّصَ وأُخرِجَ من السجن، ثم استوی
یہاں تک کہ ان دنوں میں وہ ایک ایسے دیو کی طرح ظاہر ہوئے جو زندان سے نکلا اور
علی راحلته لاویًا إلی زافرته وحزبٍ خُلقوا علی شاکلته، وکانوا لقبوله
اپنی سواری پر سوار ہوا اور اپنے ان عزیزوں اور اس گروہ کی طرف رخ کر لیا جو اس کے مادہ کے
مستعدّین. ثم أشاعوا کیف شاء وا من أنواع الکفر وأصناف الوسواس
موافق اور اس کے قبول کرنے کے لئے مستعد تھے۔ پھر انہوں نے جس طرح چاہا کفروں کو شائع کیا اور طرح طرح کے
وکانوا قوما متموّلین. وهذا هو الذی کُتِبَ فی الصحف الأولی. أن
وساوس پھیلائے کیونکہ وہ ایک مالدار قوم ہے۔ اور یہ وہی پیشگوئی ہے جو پہلی کتابوں میں لکھی گئی ہے
الثعبان الذی هو الدجّال یلبث فی السجن إلی ألف سنة ثم یخرج
کہ وہ اژدہا جو دجال ہے ہزار برس تک قید رہے گا اور پھر ہزار برس کے بعد

بفوج من الشياطين، فليتذكر من كان من المتذكرين. كذٰلك
شیاطین کی ایک فوج کے ساتھ نکلے گا سو اسی طرح وہ ہزار برس کے بعد نکلے۔
خُلِّصوا بعد الألف وتناسَوا ذمام اللّٰه ونكثوا عهوده واحفظوا ربهم
اور خدا کی حرمت اور اس کے عہد کو بھلا دیا اور کل عہدوں کو توڑ دیا اور شوخیاں کرکے اپنے رب کو غصہ دلایا
مجترئين. وجمعوا كل جهدهم لإضلال الناس، واستجدّوا المكائد
اور اپنی تمام کوششوں کو لوگوں کے گمراہ کرنے میں اکٹھا کر دیا اور تمام تدابیر کو
كالخنّاس، وجاء وا بسحر مبين. وأضاعوا التقوىٰ والعمل الصالح،
کام میں لائے اور تقویٰ اور نیک عمل کو ضائع کیا اور ایسے کفارہ پر تکیہ
واتّكأوا علىٰ كَفّارة لا أصل لها، واتبعوا كل إثم واستعذبوا كل عذاب، ﴿۵۹﴾
کر بیٹھے جس کی کچھ بھی اصل نہیں اور ہر ایک گناہ کی انہوں نے پیروی کی اور ہر یک عذاب کو شیریں
وكذّبوا المقدسين. وتجنّوا وقالوا نحن عباد المسيح وأحباؤه،
سمجھ لیا اور پاک لوگوں کی تکذیب کی اور کوشش کی جو ان کے عیب ڈھونڈیں اور کہا کہ ہم مسیح کے بندے
وهيهات أن تُراجع الفاسقين مِقَةُ الصالحين. وقد سمعتَ آنفًا أن
اور اس کے پیارے ہیں مگر یہ کہاں ہوسکتا ہے کہ ایسے فاسقوں کے ساتھ نیک بختوں کا میل جول ہو۔اور
المسيح سماهم فاعلى الظلم، وسمعت أن الظلم والدجل شىء
تو ابھی سن چکا ہے کہ مسیح نے ان کا نام ظلم کے مرتکب اور بدکار رکھا ہے اور تو نے یہ بھی سن لیا ہے کہ ظلم
واحد، وقد قال اللّٰه تعالىٰ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا[1]، أى لم
اور دجالیت ایک ہی چیز ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے کہ اس باغ نے اپنا پورا پھل دیا اور اس میں سے
تنقص، وإطلاق الظلم على النقص الذى كان فى غير محله أو
کچھ کم نہ کیا اور لفظ ظلم کا ایسی کمی پر اطلاق کرنا جو غیر محل ہو یا ایسی
الزيادة التى ليست فى موضعها أمرٌ شائع متعارف فى القوم، وهذا
زیادتی پر جو بے موقع ہے ایک ایسا امر ہے جو قوم میں شائع متعارف ہے اور اسی کا

[1] الکهف :۳۴

هو الدجل كما لا يخفى على المتبصرين.
نام دجالیت ہے جیسا کہ سمجھ دار لوگوں پر پوشیدہ نہیں ۔
فلا شک أن قسّيسي هذا الزمان دجّالون كذّابون يُهلكون
پس کچھ شک نہیں کہ اس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہیں جو عام لوگوں کو
عوامّ الناس من نفثاتِ فيهم، وكلِّ نوعِ خداعٍ فيهم. الخَتْر يلمع من
اپنے منہ کی پھونکوں اور اپنے فریبوں سے ہلاک کر رہے ہیں فریب ان کی پیشانیوں پر چمکتا ہے
جبهتهم، والتلبيس من صورتهم، ولا نجد في مكايدهم ودجلهم نظيرهم
اور حق پوشی ان کی صورت سے ظاہر ہے اور ہم ان کے فریبوں اور ان کی دجالیت میں اگلے پچھلے زمانہ میں کوئی
في تصاريف الزمان، ولا مثيلَهم في نوع الإنسان. يقتحمون الأخطار
نظیر نہیں پاتے اور نہ نوع انسان میں ان کی مانند دیکھتے ہیں مشکل جگہوں میں گمراہ کرنے
ليُضلّوا الديار، ويبذلون المال للذى رغب إلى دينهم ومال، وتجدهم في
کے لئے دھس جاتے ہیں اور بہت سے مال ایک ایسے آدمی پر خرچ کر دیتے ہیں جو ان کے دین کی طرف رغبت
كل تلبيس وسيع المورد، وفي كل خداع مبسوطة اليد، وتجدهم في
کرے اور ہر ایک فریب میں ان کا ایک بڑا وسیع گھاٹ ہے اور ہریک مکر میں بڑے لمبے ہاتھ ہیں اور وہ
كل كيد ماهرين. وكما أنّ المسيح يسمّيهم الدجالين فاعلى الظلم
ہریک منصوبہ میں ماہر ہیں۔ اور جیسا کہ مسیح علیہ السلام نے ان کا نام دجال رکھا ہے اسی طرح قرآن بھی ان کو دجال
﴿۶۰﴾ كذلك القرآن سماهم دجالين، وقال يَآ أَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ
کے نام سے موسوم کرتا ہے کیونکہ قرآن نے فرمایا ہے اے اہل کتاب کیوں باطل کے ساتھ حق کو
بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ[1] يعنى لم لا تتجافون عن
مخلوط کرتے ہو اور تم دانستہ حق کو چھپا رہے ہو۔ یعنی کیوں تم اس بات سے
الاشتطاط في تحريف كلمات اللّٰه وأنتم تعلمون أن الصدق
کنارہ نہیں کرتے کہ الٰہی کلمات کی تحریف میں حد سے زیادہ بڑھتے جاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ سچائی

[1] ال عمران:۷۲

وسیلة الفلاح والکذب من آثار الطلاح؛ وفی التزام الحق نباھة
نجات کا موجب اور جھوٹ تباہی کی علامت ہے اور حق کے اختیار کرنے میں نیک نامی اور
وفی اختیار الزور عاھة، فإیاکم وطرقَ الکذّابین. فأشار اللّٰہ فی ھذا
جھوٹ کے اختیار کرنے میں آفت ہے سوتم کذابوں کا طریق چھوڑ دو۔ پس اس آیت میں خدا تعالیٰ نے
أن علماء النصاری ھم الدجّالون المفسدون أعداء الحق وأھلہ.
اس طرف اشارہ کیا کہ نصاریٰ کے علماء درحقیقت دجال اور مفسد ہیں اور حق اور حق پرستوں کے دشمن ہیں
نسوا ظلمة الرمس فلا یذکرون ما ثَمَّ، وحبُّ الشھوات فیھم عَمَّ
قبر کی تاریکی کو بھلا دیا سو وہ اس خوف کو جو اس جگہ ہے یاد نہیں کرتے اور نفسانی شہوتوں کی محبت ان میں
وتَمَّ وغاب أثر الدّین.
پھیل گئی اور کمال تک پہنچ گئی اور دین کا نشان گم ہو گیا۔

وأُشرِبَ حسّی ونَبَّأَنی حدسی أنھم لا یمتنعون ولا ینتھون حتی
اور میری دانش اور میری فراست یہ خبر دیتی ہے کہ یہ کرسٹان تو عیسائی فساد سے باز نہیں آئیں گے
یروا مثلَ سننِ اللّٰہ التی خلت من قبل، ویروا أبا غمرة، الذی یُضرِم فی
جب تک خدا تعالیٰ کے ان قوانین قدیمہ کو نہ دیکھ لیں جو پہلے گذر چکے ہیں اور جب تک ایسی بھوک کو نہ دیکھ لیں جو
الأحشاء الجمرةَ، ویکونوا کجریحِ نُوِّبَ متألمین. فحاصل الکلام
اندر کو جلاتی ہے اور جب تک ایسے دردناک نہ ہو جائیں جیسا کہ کوئی حوادث کا مارا ہوتا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ
أنھم الدجال المعھود وأنا المسیح الموعود. وھذا فیصلة اتفق علیھا
یہی لوگ دجال معہود ہیں اور میں مسیح موعود ہوں اور یہ وہ فیصلہ ہے جس پر قرآن اور
القرآن والإنجیل، وأکّدھا الرب الجلیل، فما لکم لا تقبلون فیصلةً اتفق
انجیل دونوں اتفاق رکھتے ہیں اور اس کو موکد طور پر خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے پس کیا وجہ کہ تم ایسے فیصلہ کو
علیھا حکمین☆ عدلین. أتفرّون من الأمر الواضح وتَعرِضون عِرضکم
قبول نہیں کرتے جس پر دو عادل حاکموں نے اتفاق کیا ہے کیا تم ایک کھلے کھلے امر سے گریز کرتے اور اپنی آبرو کو

☆ سھو، والصحیح ”حکمان“ (الناشر)

لـلمفاضِح، وتُعرِضون عن نصاحة الناصح، وتسبّون مشتعلين؟ ما لكم لا
رسوائیوں کا نشانہ بناتے ہو اور ایک نصیحت دینے والے کی مخلصانہ نصیحت سے کنارہ کش اور مشتعل ہوکر گالیاں نکالتے

تتنبهون على هذا ولَا تـخافون، ولا تدمع أجفانكم ولا يبدأ رجفانكم ولا ﴿۶۱﴾
ہو تمہیں کیا ہوگیا کہ تم ان باتوں سے متنبہ ہوکر نہیں ڈرتے اور تمہارے آنسو جاری نہیں ہوتے اور تمہارے بدن پر

تتـوبـون متنـدّمـين؟ ألا تـرون أنـكـم أغـربتم وشذذتم فى هذه العقائد،
لرزہ نہیں پڑتا اور پشیمان ہوکر توبہ نہیں کرتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہونی اور نادر باتیں تمہارے عقیدوں میں

وتركتم الأصل وتمايلتم على الزوائد، وخالفتم الأوّلين والآخرين؟ لِم لا
داخل ہیں اور تم نے اصل کو چھوڑ دیا اور زائید اور بے اصل باتوں پر جھک گئے اور پہلوں اور پچھلوں کی تم نے

تسمعون قول الداعى ولا تتبعون الراعى، بل تلدغون كالأفاعى، وتثِبون
مخالفت کی۔ تم کیوں ایک بلانے والے کی آواز کو نہیں سنتے اور چرانے والے کے پیچھے نہیں چلتے بلکہ تم سانپوں کی

كـالـذئـب الساعى، وتمشون صُمًّا بكمًا عميًا متكبرين مغرورين؟ وإنما
طرح کاٹتے اور دوڑنے والے بھیڑیئے کی طرح حملہ کرتے ہو اور تم اپنے چلنے کے وقت نہ سنتے نہ بولتے نہ دیکھ سکتے اور

مثلنا فى دعوتكم كمثل الذى يحاور عجماءَ أو ينادى صخرةً صمّاءَ أو
تکبر اور غرور میں چلے جاتے ہو۔ اور تمہیں دعوت کرنے کے وقت ہماری مثال ایسی ہے جیسے کوئی گونگے سے بات کرے یا

يـكلّم الميّتين. يا حسرة وآهًا على هؤلاء المتنصرين كيف يعرضون عن
ایک پتھر سخت کو بلاوے یا مردوں سے بات کرے۔ ہائے ان کرسٹانوں پر افسوس ہے کہ وہ حق سے کنارہ کئے جاتے ہیں

الـحق الصريح، ويضطجعون ضِجْعةَ المستريح، ويتركون ذيل الصبيح
اور ایسے سو رہے ہیں جیسے کوئی بڑے آرام سے سوتا ہے اور خوبصورت عقائد کا دامن چھوڑتے اور مکروہ عقیدوں

المليح، ويميلون إلى الشنيع القبيح، ويأبون الله مغمطين. نبذوا أمره نَبْذَ
کی طرف جھکے جاتے ہیں اور ناشکری کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے حکم کو یوں پھینک دیا جیسے

الحذاء المرقّع، وكفروا بالكتاب الموقّع مجترئين.
ایک پورانی پھٹی جوتی کو پھینک دیا جائے اور ایسی کتاب سے جس پر الٰہی نشان ہے بڑی شوخی سے انکار کردیا ہے۔

إلی الدنیا أوَی حزبُ الأجانی
ان لوگوں نے جو بہت ہی گناہوں میں مبتلا ہیں دنیا کو اپنا جاپناہ قرار دیا ہے
وحسبوها جَنًی حُلوَ المجَانی
اور دنیا کو ایک شیریں اور سہل الحصول میوہ سمجھ لیا ہے

نسوا مِن جهلهم یوم المعادِ
اپنی نادانی کے سبب سے معاد کے دن کو بھلا دیا ہے
وترکوا الدین مِن حُبّ الدِّنانِ
اور شراب کے خموں سے پیار کر کے دین کو چھوڑ دیا ہے

تراهم مائلین إلی مُدامٍ
تُو دیکھتا ہے کہ شراب کی طرف یہ لوگ جھک گئے
وغِیدٍ والغوانی والأغانی
اور ایسا ہی نازک اندام اور حسین عورتیں اور گیت انکے دلوں کو کھینچتے ہیں

وکمْ منهم أساری عَینٍ عِینٍ
اور بہتیرے ان میں سے بڑی بڑی آنکھوں والی عورتوں کے قیدی ہیں
ومشغوفین بالبِیض الحِسانِ
اور بہتیرے سفید رنگ عورتوں کے فریفتہ ہیں

لهنّ علی بعولتهن حُکمٌ
وہ عورتیں اپنے خاوندوں پر حکم کرتی ہیں
تری کُلاًّ کمنطلق العِنانِ ﴿۶۲﴾
اور سب مطلق العنان اور بے پردہ اور شراب خوار ہیں

دماء العاشقین لهنّ شغلٌ
اپنے عاشقوں کو قتل کرنا اِن عورتوں کا کام ہے
بعینٍ أخجلتْ ظَبْیَ القِنانِ
آلہ قتل اُنکی آنکھ ہے جو پہاڑوں کے ہرنوں کو شرمندہ کرتی ہے

ومِن عَجَبٍ جفونٌ فاتراتٌ
اور تعجب تو یہ ہے کہ وہ پلکیں جو سست اور نیم خواب ہیں
أرینَ الخَلْق أفعالَ السّنانِ
لوگوں کو برچھیوں کا کام دکھلا رہی ہیں

بناظرةٍ تصید الناسَ لمحًا
وہ عورتیں اپنی آنکھ کی نیم نگاہ سے لوگوں کو شکار کرتی ہیں
تفوق بلحظها رُمْحَ الطِّعانِ
جن کے گوشہ چشم کی ہلکی سی نظر نیزوں کے زخم پر فوقیت رکھتی ہے

وأنّی الأمن من تلک البلایا
اور ان بلاؤں سے نجات پانا لوگوں کے لئے غیر ممکن ہے
سوی اللّٰه الذی مَلِکِ الأمانِ
بجز اس کے کہ اس خدا کا رحم ہو جو امان بخشنے کا بادشاہ ہے

فعشّاق الغوانی والمثانی
سو جو لوگ عورتوں اور سرودوں کے عاشق ہیں
أضاعوا الدین مِن تلک الأمانی
انہوں نے انہیں آرزوؤں کے پیچھے دین ضائع کیا ہے

یصُدّون الوری مِن کل خیرٍ
لوگوں کو وہ ہر یک نیکی کے کام سے روکتے ہیں
ویغتاظون من تخلیصِ عانی
اور اس بات سے غصہ کرتے ہیں کہ کسی قیدی کو رہا کر دیا جائے

عِمایات الرجال تزید منهم	وفتن الدهر تنمو كل آنِ
لوگوں میں ان کے سبب سے گمراہی پھیلتی جاتی ہے	اور فتنے دم بدم بڑھتے جاتے ہیں
وما من ملجأ من دون ربٍّ	كريم قادرٍ كهف الزمانِ
اوران آفتوں سے بچنے کے لئے بجز اس خدا کے کوئی گریز گاہ نہیں	جو کریم اور قادر اور زمانہ کی پناہ ہے
فنشكو هاربين من البلايا	إلى اللّٰه الحفيظ المستعانِ
سو ہم ان بلاؤں سے بھاگ کر اسی خدا کی طرف شکایت لے جاتے ہیں	جو اپنے بندوں کا نگہبان اور بے قراروں کی مدد کرنے والا ہے
جرتْ حزنًا عيونٌ من عيونی	بما شاهدتُ فتنًا كالدخانِ
میری آنکھوں سے مارے غم کے چشمے بہ نکلے	جبکہ میں نے ان فتنوں کا مشاہدہ کیا جو دھوئیں کی مانند اٹھ رہے ہیں
فهل وجدتْ ثكالٰی مثلَ وجدی	أذًی أم هل لها شأن كشانِی
پس کیا وہ عورتیں جن کے لڑکے مر جائیں ایسا غم کرتی ہیں جو میں کرتا ہوں	کیا دکھ کے وقت ان کا ایسا حال ہوتا ہے جو میرا حال ہے
﴿۶۳﴾ وكم من ظالم يبغی فسادًا	وقسيسين أصل الافتنانِ
بہتیرے ظالم یہی چاہتے ہیں جو دنیا میں فساد اور گناہ پھیلے	اور توحید میں فتنہ اندازی کی جڑ پادری لوگ ہیں
تفاحُشهم تجاوزَ كل حدّ	كأن غذاء هم فحشُ اللسانِ
پادریوں کی بدگوئی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے	گویا بدزبانی ان کی غذا ہے۔
فكنتُ أطالعَنَّ كتابَ سابٍّ	وتمطُر مُقلَتی مثل الرَّثانِ
میں نے ایک ایسے شخص کی پادریوں میں سے کتاب دیکھی جس نے گالیاں دی ہیں	سو میں اس کتاب کو دیکھتا تھا اور میری آنکھوں سے مینہ کی طرح آنسو جاری تھے
رأينا فيه كلِمًا مُحفِظاتٍ	وسبَّ المصطفٰی بحرَ الحنانِ
ہم نے اس کتاب میں وہ کلمے دیکھے جو غصہ دلانے والے تھے	اور دیکھا کہ اس شخص نے رسول اللہ صلعم کو گالیاں نکالی ہیں جو بخشائش کا دریا ہے
صبرتُ عليه حتی عِيلَ صبری	ونار الغيظ صارت فی جَنانی
میں نے اس بات پر صبر کیا یہاں تک کہ صبر کرتا کرتا ہار گیا	اور غصہ کی آگ مجھ میں بھڑکی
وتأتی ساعةٌ إن شاء ربی	أُقِرُّ العينَ بالخصم المُهانِ
اور وہ گھڑی آتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ	ہم دشمن کی رسوائی دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے

أخـذنـا السبَّ منهم مثلَ دَينٍ — وعـزّتُـنـا لـديهم كالـرِّهـانِ
ان کی گالیاں ہمارے ذمہ قرض کی طرح ہیں — اور ہماری عزت ان کے پاس گرو کی طرح ہے

سنَغُشّيهم ببرهان كعَضْبٍ — رقيقِ الشفرتين أَخِ السنانِ
ہم عنقریب دلیل کی تلوار کے ساتھ ان کے سر پر پہنچیں گے — جو باریک کناروں والے نیزہ کا بھائی ہے

بفأسٍ نختلي تلك الخَلا تا — ورمحٍ ذابلٍ وقَنا البيانِ
ہم اس گھاس کو دلائل کے تبر کے ساتھ کاٹیں گے — اور نیز برچھی باریک نوک والی اور بیان کے نیزوں سے

بِجمجمة العدا قد حلَّ غُولٌ — فنُخرجه بآيات المثانی
ان دشمنوں کی کھوپڑی میں ایک بھوت داخل ہوگیا ہے — سو ہم اس کو سورۃ فاتحہ سے نکالیں گے

لنا دين ودنيا للنصارى — ومَقْتُ الضرّتين من العِيانِ
ہمارے حصہ میں دین آیا اور نصاریٰ کے حصہ میں دنیا — سو یہ دو سوتوں کی دشمنی ہے جس کی حقیقت ہر یک کے چشم دید ہے

سئمنا كلَّ نوعِ الضيم منهم — ولكن سَبَّهم صلّى جنانی
ہم نے ہر یک ظلم ان کا اٹھا لیا — مگر ان کی گالیوں نے ہمارا دل جلایا

سعوا أن يجعلوا أسدًا نِعاجًا — وليثُ الله ليثٌ لا كضانِ ﴿۶۴﴾
انہوں نے کوشش کی کہ تا کسی طرح شیروں کو بھیڑیں بنائیں — اور شیر شیر ہی ہیں وہ بھیڑ کی طرح نہیں ہو سکتے

ووَثْبتُهم كسِرْحانٍ ضَرِيٍّ — وصورتهم كذى حُبٍّ مُقانِ
اوران لوگوں کا حملہ اسی بھیڑیئے کی طرح ہے جو شکار کا طالب ہے — اور صورت ان کی ایک ملنسار دوست کی طرح ہے

وباطنهم كجوف العَير قَفْرٌ — من التقوى وبطنٌ كالجِفانِ
اور اندر ان کا گدھے کے پیٹ کی طرح تقویٰ سے خالی — اور پیٹ ان پیالوں کی طرح ہے جو کھانے سے بھرے ہوئے ہوں

أرى وَغْلًا جهولًا وابنَ وَغْلٍ — يُرِى كالمرهَفات لَظَى اللسانِ
میں ایک خسیس ابن خسیس جاہل کو دیکھتا ہوں — جو تیز تلواروں کی طرح اپنی زبان کا شعلہ دکھاتا ہے

هريرُ الكلب لا يحثو بنبحٍ — على البدر المطهَّر مِن عُثانِ
کتے کی آواز اس چاند پر خاک نہیں ڈال سکتی — جس کو خدا نے گرد وغبار اور دھوئیں سے پاک پیدا کیا ہے

ألا يا أيها اللِّحْزُ الشحيحُ
اے بخیل بد خلق اور حریص
هوَيتَ كذى اللُّبانة فى الهوانِ
تو محتاجوں کی طرح ذلت کے گڑھے میں گر گیا

وما تدرى الهدى وحملتَ جهلًا
اورتو نہیں جانتا کہ ہدایت کیا شے ہےاور محض جہل سے تو نے
أناجيلَ النصارى كالأتانِ
انجیلوں کو اٹھا لیا جیسا کہ ایک گدھی بھار اٹھاتی ہے

تُنَضْنِضُ مثلَ نضنضة الأفاعى
اور تو اس طرح زبان ہلاتا ہے کہ جیسے سانپ
وتهذى مثل عادات الأدانى
اور کمینوں اور سفلوں کی طرح بکواس کرتا ہے

هَلُمّ إلى كتاب الله صدقًا
خدا کی کتاب کی طرف
وإيمانًا بتصديق الجنانِ
صدق اور دلی ایمان سے آجا

شُغِفتم أيها النُّوكَى بشوكٍ
بے وقوفو ! تم کانٹوں پر فریفتہ ہو گئے
وأعرضتم عن الزهر الحِسانِ
اور خوبصورت پھولوں سے کنارہ کیا

وآثرتم أماعِزَ ذاتَ صخرٍ
اورتم نے کنکریوں اور بڑی پتھروں والی زمین جو بہت سخت ہے اختیار کی
على مُخضرّةٍ قاعٍ هِجانِ
اورایسی زمین کو چھوڑا جو پُر سبزہ اور نرم اور نہایت عمدہ اور قابل زراعت ہے

وما القرآن إلّا مثلَ دُرَرٍ
اور قرآن درحقیقت بہت عمدہ اور یکدانہ موتیوں کی طرح ہے
فرائدَ زانَها حسنُ البيانِ
جوحسن بیان سے اور بھی اس کی زینت اور خوبصورتی نکلی ہے

﴿٦٥﴾ وما مسّتْ أكفُّ الكاشحينا
اور دشمنوں کی ہتھیلیاں ان معارف کو چھوئی بھی نہیں
معارفَه التى مثل الحَصانِ
جوقرآن میں ایسے طور پر چھپی ہوئی ہیں جیسے پردہ نشین پارساعورت چھپی ہوئی ہوتی ہے

به ما شئتَ مِن علم وعقل
اس میں ہریک وہ علم اور عقل ہے جس کا تو طالب ہے
وأسرارٍ وأبكار المعانى
اور انواع اقسام کے بھید اور نئی صداقتیں اس میں بھری ہیں

يُسكِّت كلَّ مَن يعدو بضغنٍ
ہریک ایسے دشمن کا منہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر دوڑ پڑتا ہے
يبكّت كلَّ كذّاب وجانى
اور ہرایک ایسے شخص پر اتمام حجت کرتا ہے جو دروغ گو اور گناہ گار ہے

رأينا دَرَّ مُزْنتِه كثيرًا
ہم نے اس کے مینہ کا پانی بہت ہی دیکھا ہے
فدَينا ربَّنا ذا الامتنانِ
سو ہم اس خدا پر قربان ہیں جس نے ایسے احسان کئے

وما أدراک ما القرآن فیضًا — خفیرٌ جالبٌ نحو الجِنانِ
اور تو کچھ جانتا ہے کہ قرآن فیض کے رو سے کیا شے ہے — وہ ایک راہبر ہے جو بہشت کی طرف کھینچتا ہے

لہ نورانِ نورٌ من علوم — ونورٌ من بیان کالجُمانِ
اس میں دو نور ہیں ایک تو علوم کا نور اور دوسرے — فصاحت اور بلاغت کا نور جو دانہ نقرہ کی طرح چمکتا ہے

کلامٌ فائق ما راقَ طرفی — جمالٌ بعده والنَّیِّرانِ
وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہریک کلام سے فوقیت لے گیا — اوراس کے بعد مجھے کوئی جمال اچھا معلوم نہ ہوااورآفتاب اورقمر بھی اچھے دکھائی نہ دئے

أیاۃُ الشمس عند سَناہ دَخَنٌ — وما لِلَّعْلِ والسِبُت الیمانی
آفتاب کی روشنی اس کی چمک کے آگے ایک دھواں سا ہے — اورلعل سے نرمی کے سرخ چمڑے کونسبت ہی کیا ہے گویمن کی ساخت ہو

وأین یکون للقرآن مِثلٌ — ولیس لہ بھذا الفضل ثانی
اور قرآن کی مثال کوئی دوسری چیز کیوں کر ہو — کیونکہ وہ تو اپنے فضائل میں بے مثل ہے

ورِثنا الصُّحُفَ فاقتْ کلَّ کُتُبٍ — وسبقتْ کلَّ أسفارٍ بشانِ
ہم اس کتاب کے وارث بنائے گئے جوسب کتابوں پر فائق ہے — ایسی کتاب جو اپنے کمالات میں تمام کتابوں پر سبقت لے گئی ہے

وجاءت بعد ما خرّتْ خیامٌ — وخُرِّبت البیوت مع المبانی
اوراس وقت آیا جب کہ سب پہلے خیمے منہ کے بل گر چکے تھے — اور تمام گھر مع بنیاد کی جگہوں کے خراب ہو چکے تھے

محَتْ کلَّ الطرائق غیرَ برٍّ — وجذّتْ رأسَ بدعات الزمانِ
ہریک راہ کو بغیر نیکی کے راہ کے معدوم کر دیا — اور ان تمام بدعتوں کا سر کاٹ دیا جو زمانہ میں شائع تھیں

کأنّ سیوفھا کانت کنارٍ — بھا حُرقتْ مَخاریق الأدانی ﴿۶۶﴾
گویا اس کی تلواریں ایک آگ کی طرح تھیں — ان سے وہ تمام گدکے جل گئے جوسفلہ لوگوں کے ہاتھ میں تھے

إذا استدعی کتابُ اللّٰہ مثلًا — فعَیَّ القومُ واستتروا کفانی
جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالبہ کیا — سوقوم مقابلہ سے عاجز ہوگئی اورفنا شدہ چیز کی طرح چھپ گئی

و سُلبتْ جرأۃُ الإسناف منھم — مِن الھول الذی حلّ الجَنانِ
اور پیش قدمی کی ہمت ان سے مسلوب ہوگئی — اور یہ ہیبت الٰہی تھی جو ان کے دل میں بیٹھ گئی

فمِن عجبٍ أكبّوا مثلَ مَيْتٍ   وقد مرَنوا على لطف البيانِ
سو یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ مردہ کی طرح منہ کے بل جا پڑے   حالانکہ وہ فصیح کلمات کی مشق اور عادت رکھتے تھے

وأنزلَه مهيمننا حُدَيًّا   ففرّوا كلّهم كالمستهانِ
اور خدا تعالیٰ نے اس کو بے مثل اور طالب معارض نازل کیا   پس کفار اس کی مثل بنانے پر قادر نہ ہو سکے اور سرگردان ہو کر بھاگ گئے

وصارت عُصْبُهم فِرقًا ثُبِينا   فمنهم من أتى بعد الحِرانِ
اور ان کی جماعتیں کئی فرقے متفرق ہو گئے   پس بعض ان میں سے تو سرکشی سے باز آ گئے

ومنهم من تلبّبَ مستشيطًا   لحرب الصادقين وللطّعانِ
اور بعض نے قرآن کے مقابلہ سے عاجز آ کر ہتھیار باندھے   اور غضب میں آ کر راستبازوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے

فأنتم قد سمعتم ما أصيبوا   بضعضعة السيوف من الهوانِ
سو تم سن چکے ہو کہ ان کو کیا کیا سزائیں ملیں   اور تلواروں کی سرکوبی سے کیسی ذلت اٹھائی

وكان جزاء سَلِّ السّيف سَيْفًا   فذاقوا ما أذاقوا كالجبانِ
اور تلوار کھینچنے کا بدلہ تلوار ہی تھی سو جو کچھ انہوں نے مسلمانوں کو   چکھایا وہ آپ ہی بزدل ہو کر چکھنا پڑا یعنی تلوار کھینچنے والے تلوار سے ہی مارے گئے

إذا دارت رحى البلوى عليهم   فكانوا لُهْوَةً فوق الدّهانِ
اور جبکہ سختی کی چکی ان پر چلی سو ایسے ہو گئے   جیسا کہ آٹے کی ایک مٹھی چکی کے اس سرخ چمڑے پر ہوتی ہے جو چکی کے نیچے بچھایا جاتا ہے

فطفقوا يهربون كمثل جُبنٍ   فأُخذوا ثم قُتلوا مثل ضانِ
سو انہوں نے ایک نامرد کی طرح بھاگنا شروع کیا   پس پکڑے گئے اور بھیڑوں کی طرح قتل کئے گئے

إذا ما شاهدوا قتلَى كقُنَنٍ   فرفعوا طاعةً عَلَمَ الأمانِ
اور جبکہ انہوں نے اپنے مقتولوں کو ٹیلوں کی طرح دیکھا   تب انہوں نے امان طلب کرنے کے لئے جھنڈیاں اٹھائیں

﴿٦٧﴾ سَراةُ الحيّ جاء وا نادمينا   فرحِم المصطفٰى بحرُ الحنانِ
اور قبیلہ کے سردار شرمندہ ہو کر آئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے   جو دریائے بخشش ہے ان کا گناہ معاف کیا

وأمّا الجاهلون فما أطاعوا   فأعدمَهم فؤوسُ الاحتفانِ
مگر جاہلوں نے ان کا حکم نہ مانا   سو بیخ کنی کے تبروں نے ان کو معدوم کیا

سُقــوا كـأس الـمنـايا ثم سيقوا إلـى نـارٍ تـلـوِّحُ وجـهَ جـانى

موت کے پیالے ان کو پلائے گئے اور پھر وہ اس آگ کی طرف کھینچے گئے جو مجرم کا منہ جلاتی تھی

فهـذا أجرُ جهـل الجاهلينا من الرحـمـن عند الاستنانِ

سو یہ جاہلوں کے جہل کی سزا تھی یہ سزا خدا تعالیٰ کی طرف سے اس وقت ہوئی جب انہوں نے فسادوں اور ظلموں میں دوڑنا اختیار کیا

ومـا كـان الرحيـم مُـذِلَّ قومٍ ولـكـن بعد ظلـم وافتنـانِ

اور خدائے رحیم کسی قوم کو ذلیل نہیں کرتا مگر اس وقت جبکہ ظلم اور فتنہ اندازی اختیار کرے

وهل حُـدِّثـتَ مِن أنبـاء أممٍ رأوا قبـحًـا بـأفعـالٍ حِسانِ

کیا ایسی قوموں کی تجھے کچھ خبر ہے جن کو نیکی کرتے کرتے بدی پیش آئے

وكل النـور فى القـرآن لٰـكنْ يـمـيـل الهـالكون إلى الدخانِ

اور تمام اور ہریک قسم کے نور قرآن ہی میں ہیں مگر مرنے والے دھوئیں کی طرف دوڑتے ہیں

بـه نلنـا تُرا ثَ الـكـامـلـينا بـه سِرْنا إلى أقصى المعانى

ہم نے اس کے وسیلہ سے کاملوں کی وراثت پائی ہم نے اس کے وسیلہ سے حقیقتوں کے اخیر تک سیر کیا

فقُـمْ واطـلُـبْ مـعـارفه بجهدٍ وخَفْ شرَّ العـواقب والهوانِ

پس اٹھ اور کوشش کے ساتھ اس کے معارف طلب کر اور انجام بد اور ذلت کی بدیوں سے خوف کر

أتـخـطُب عـزّةَ الدنيا الدنيّةُ أتـطـلـب عيشهـا والعيش فانى

کیا تو اس دنیا ناکارہ کی عزتوں کا طالب ہے کیا تو اس دنیا کے عیشوں کو ڈھونڈتا ہے اور اس کے تمام عیش فانی ہیں

أترضى يا أخى بالخان حمقًا وتـنسٰـى وقـت تبـديـل المكانِ

اے بھائی کیا تو سرائے میں رہنے میں اپنے حمق سے راضی ہوگیا اور اس وقت کو بھلا دیا جو تبدیل مکانی کا وقت ہے

علٰى بُستـان هذا الدهر فأسٌ فـكـم شـجـر يجاح من الإهانِ

اس دنیا کے باغ پر تبر رکھا ہے سو بہت سے درخت جڑ سے اکھیڑے جارہے ہیں

وكم عـنـقٍ تـكسّـرها المنايا وكـم كفٍّ وكـم حسنِ البنـانِ ﴿۶۸﴾

اور موتیں بہت سی گردنوں کو توڑ رہی ہیں اور بہت ہتھیلیاں اور بہت سی خوبصورت پوریں ٹوٹی چلی جاتی ہیں

تری فی ساعةٍ سُرَرًا لرجُلٍ وفی الأخری تراه علی الإرانِ
اورتو یہ تماشا دیکھ رہا ہے کہ ایک گھڑی ایک مرد کے لئے کئی تخت بچھے ہوئے ہوتے ہیں اور پھر دوسری گھڑی میں وہی مرد تابوت مردہ پر پڑا ہوا ہوتا ہے

وإنی ناصح خِلٌّ أمینٌ ویدری نورَ علمی من یرانی
اور میں ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہوں اور جو شخص مجھے دیکھے وہ میرے نور علم کو معلوم کر لے گا

یُکرَّمُ جاهلٌ قبل ابتلاءٍ وقدرُ الحَبْر بعد الامتحانِ
جاہل کی تعظیم آزمائش سے پہلے ہوتی ہے اور دانا آدمی کی تعظیم اس کے امتحان کے بعد کی جاتی ہے

وکفّرنی عدوّ الحق حمقًا فقلتُ اخسَأْ، یرانی من هدانی
اور ایک سچ کے دشمن نے مجھے کافر ٹھہرایا سو میں نے کہا دفع ہو جس نے مجھے ہدایت دی وہ مجھے دیکھ رہا ہے

صوارمه علیّ مسلّلاتٌ وإنی نحو وجه الحِبِّ رانی
اس دشمن کی تلواریں میرے پر کھینچی ہوئی ہیں اور میں اپنے پیارے اللہ کی طرف دیکھ رہا ہوں

وإنی قد وصلتُ ریاض حِبّی ویطلبنی خصیمی فی المَحانی
اور میں اپنے پیارے کے باغوں میں پہنچا ہوا ہوں اور دشمن مجھے جنگلوں میں تلاش کر رہا ہے

هوَیتُ الحِبَّ حتی صار روحی وأَرُنانی جِنانی فی جَنانی
میں نے اس پیارے سے محبت کی یہاں تک کہ وہ میری جان ہوگیا اور میرا بہشت اس نے میرے دل میں ہی دکھا دیا

بوجه الحِبّ لستُ حریصَ مُلکٍ کفانی ما أری نفسی کفانی
اس پیارے کی قسم ہے کہ میں کسی ملک کا حریص نہیں اور یہ میرے لئے کافی ہے کہ میں اپنے نفس کو فنا کی حالت میں دیکھتا ہوں

عمود الخشُب لا أبغی لسقفی وحِبّی صار لی مثل البُوانِ
میں لکڑی کے ستون اپنے چھت کے لئے نہیں چاہتا اور میرا پیارا میرے لئے ایسا ہوگیا ہے جیسا کہ ستون

ورثنا المجد من ذی المجد حقًّا وصُبِّغنا بمحبوب مُقانی
ہم نے بزرگی کو خدائے ذی المجد سے پایا اور اس ملنے والے پیارے کے رنگ سے ہم رنگے گئے

دخلتُ النار حتی صرت نارًا ونخلی فاقَ أفکارَ الأفانی
میں آگ میں داخل ہوا یہاں تک کہ میں آگ ہی ہوگیا اور میری کھجور گھات پات کے فکروں سے بہت بلند بڑھ گئی

﴿۶۹﴾

خمّوری منتقاة غیرُ کَدَرٍ مُشَعْشَعةٌ بماء الاقترانِ
اور میری شراب ایک چنی ہوئی شراب اور مصفا ہے جس میں الٰہی محبت کا پانی ملایا گیا ہے

ولستُ مواریًا عن عین ربّی وإن اللّٰه خلّاقی یرانی
اور میں اپنے رب کی آنکھ سے پوشیدہ نہیں ہوں اور خدا جو میرا پروردگار ہے مجھے دیکھ رہا ہے

یُدَهْدِءُ رأسَ کذّابٍ غیورٌ ویُهلکه کصیدٍ مُستهانِ
اور وہ جھوٹے کے سر کو خاک میں رولاتا ہے کیونکہ غیرتمند ہے اور اس کو اس شکار کی طرح ہلاک کرتا ہے جو سراسیمہ اور سرگردان ہو

وإنا الناظرون إلٰی قدیرٍ قریب قادرٍ حِبٍّ مُدانی
اور ہم اس قدیر کی طرف دیکھ رہے ہیں جو قریب اور قادر ہے اور جو بندہ اور اس کے دل میں حائل ہو جاتا ہے

وإنّا الشاربون کؤوس جدٍّ وإنّا الکاسرون فؤوس خانی
اور ہم پر حکمت باتوں کے پیالے پی رہے ہیں اور ہم فضول گو کے تبروں کو توڑ رہے ہیں

وإنّا الواصلون قصور مجدٍ وإنّا الفاصلون من الأدانی
اور ہم بزرگی کے محلوں تک پہنچ گئے ہیں اور ہم نے ادنیٰ لوگوں سے جدائی اختیار کر لی ہے

وأبدَرَنا من الرحمن بدرٌ فنحن المبدَرون ولا نُمانی
اور ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک چاند نکلا ہے سو ہم چاند کو پانے والے ہیں اور انتظاری کرنے والے نہیں

ونحن الفائزون کمالَ فوزٍ ونحن المنعَمون ولا نعانی
اور ہم کمال کامیابی تک پہنچ گئے ہیں اور ہم نعمتوں میں وقت بسر کرتے ہیں اور سختی نہیں اٹھاتے

وبارزْنا العدا مُتسلّحینا ولسنا قاعدین کمثل وانی
اور ہم مسلح ہو کر مخالفوں کے مقابل پر کھڑے ہو گئے ہیں ایک سست آدمی کی طرح ہم بیٹھنے والے نہیں ہیں

وما جئنا الورٰی فی غیر وقت وذو حجر یری وقت الرَّثانِ
اور ہم خلق اللہ کے پاس بے وقت نہیں آئے اور عقلمند جانتا ہے کہ بارش کا وقت کونسا ہے

کخُذْرُوفٍ ندحرجُ رأسَ عجزٍ وتُبْنا من ملاعبِ صولجانِ
اور ہم پھرکی کی طرح اپنے عاجزانہ سر کو گردش دے رہے ہیں اور صولجان کی بازی گاہ سے ہم دست بردار ہیں

عریفٌ فرسُ نفسی عند حرب ویدری السرّ مِن شدّ البطانِ
میرے نفس کا گھوڑا لڑائی کے وقت بڑی فراست رکھتا ہے اور تنگ کو مضبوط کھینچنے سے سمجھ جاتا ہے کہ مطلب کیا ہے

مِکَرٌّ ینزلنّ کمثل برق ولا تمضی علیه دقیقتانِ ﴿۷۰﴾
بڑا حملہ آور ہے جو برق کی طرح اترتا ہے اور دو منٹ کی بھی توقف نہیں کرتا

وإنا سوف نُوجَرُ مِن ملیکٍ ونُعطَی منه أجرَ الامتشانِ
اور ہم عنقریب اپنے بادشاہ سے پاداش پائیں گے اور اس سپاہیانہ خدمت کا اجر ہم کو دیا جائے گا

وکأسٍ قد شربنا فی وِهادٍ وأخری نشرَبنْ فوق القِنانِ
کئی پیالے تو ہم نے نشیب میں پیئے اور کئی اور ہیں جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر پئیں گے

وهذا کله مِن فضل ربّی ملاذی عاصمی ممّن جفانی
اور یہ سب میرے رب کا فضل ہے جو میری پناہ ہے اور ظالم سے مجھے بچانے والا ہے

أری أشجار رحمته عِظامًا مفرِّحةً کزرع الزعفرانِ
اس کی رحمت کے درختوں کو میں بڑے بڑے دیکھتا ہوں خوش کرنے والے جیسے زعفران کا کھیت ہوتا ہے

وقومی کفّرونی مِن عناد وإلحادٍ وتحریف البیانِ
اور میری قوم نے مجھے عناد سے کافر ٹھہرایا اور الحاد اور تحریف سے کافر بنانے میں کوشش کی

فیا لَعّانِ لا تهلَکْ عَجولًا ولا تهجُرْ فترجِعَ کالمُهانِ
پس اے لعنت کرنے والے میرے، جلدی ہلاک مت ہو اور مسلمان کو اپنے گروہ سے جدا نہ کر کہ اس میں تیری رسوائی ہے

ووشکُ البَین صعبٌ عند حُرٍّ وإن الحرّ کالحانی یقانی
اور جلد جدا ہو جانا شریف آدمی کے نزدیک ایک سخت بات ہے اور شریف آدمی ایک مشفق مہربان کی طرح ملتا ہے

ولا تعجَبْ لقولی وادّعائی وقد عُلّمتُ مِن أخفی المعانی
اور میرے قول اور میرے دعویٰ سے تعجب مت کر اور مجھے بہت پوشیدہ معنے بتلائے گئے ہیں

وللرّحمٰن فی کلِمٍ رموزٌ وکم قولٍ أسرَّ کمثل کانی
اور خدا تعالیٰ اپنے کلمات میں کئی بھید رکھتا ہے اور کئی قول اس کے ایسے ہیں جیسے کوئی اشارہ کنایہ سے باتیں کرتا ہے

وکم کلِمٍ مهفهفةٍ دُقاقٍ   هضيمِ الکشح کالغِيد الحِسانِ
اور بہت سے کلمے نازک اور باریک ہیں   بہت نازک جیسے نازک اندام اور خوبصورت عورتیں ہوتی ہیں

فيدری الضامراتِ ذوو الضمورِ   ولا يدری سفيهٌ کالسِّمانِ
پس باریک باتوں کو وہ لوگ سمجھتے ہیں جو مرتاض اور دقیق الفکر ہیں   اور ان باتوں کو وہ شخص نہیں جانتا جو موٹی عقل والا موٹی عورتوں کی طرح ہو

فإن تبغی الدقائقَ مثل إبرٍ   فَلِجْ فی سَمّها ودَعِ الأمانی ﴿۷۱﴾
پس اگر تو ایسے باریک حقائق چاہتا ہے جیسے سوئیاں   سوتو سوئی کے ناکہ میں داخل ہو جا اور تمام نفسانی جذبات چھوڑ دے

وإن تستطلِعنْ أنباءَ موتی   فمُتْ کالمحرَقين وکُنْ کفانی
اور اگر تو چاہتا ہے کہ مُردوں کی خبریں تجھے معلوم ہوں   سوتو ان مردوں کی طرح مرجا جو جلائے گئے اور نابود ہو گئے

وبذلُ الجهد قانون قديم   مَنی للطالبين قضاء مانی
اور کوشش کرنا قانون قدیم ہے   جو مقدر حقیقی نے ڈھونڈنے والوں کے لئے بنایا ہے

وإنی مُسلم والسِّلْمُ دينی   فلا تُکفِرْ وخَفْ ربّ الزمانِ
اور مَیں مسلمان ہوں اور اسلام میرا دین ہے   سو تُو کافر مت ٹھہرا اور خداتعالیٰ سے خوف کر

وإن أزمعتَ تکفيری وعذلی   فقُلْ ما شئت من شوق الجنانِ
اور اگر تو نے یہی قصد کیا ہے کہ مجھے کافر کہے اور ملامت کرے   سو جو تیری مرضی ہو وہ شوق سے کہتا رہ

ولا نخشی سهام اللاعنينا   ولا نغتاظ من تکفير خانی
اور ہم لعنت کرنے والوں کے تیروں سے نہیں ڈرتے   اور ایک بے ہودہ گو کی تکفیر سے ہم غصہ نہیں کرتے

جنحنا کاهلًا منّا ذَلولًا   لأثقال المطاعن واللِّعانِ
اور ہم نے اپنا ریاضت کش شانہ   طعن اور لعنت کے بوجھوں کے لئے جھکا دیا ہے

فإن شاء المهيمن ذو جلال   يبرّء رحمةً مما ترانی
پس اگر خدائے بزرگ چاہے گا   تو اپنی رحمت سے مجھے ان الزاموں سے بری کردے گا جو تو مجھ پر لگاتا ہے

وفی فمّی لسانٌ غير أنی   أُحبّ جوابَ ربٍّ مستعانِ
اور میرے منہ میں بھی زبان ہے   مگر میں چاہتا ہوں کہ خدائے مددگار تجھ کو جواب دے

وآخر کلمنا حمدٌ وشکرٌ   لرب محسن ذی الامتنانِ
اور ہمارا آخر کلام حمد اور شکر ہے   اس محسن رب کے لئے جس کے احسان مجھ پر ہیں

☆☆☆

﴿۷۲﴾ ومن اعتراضات الواشی الضال، الذی ینوم بنعاس الضلال،
اور یہ گمراہ نکتہ چین جو خواب ضلالت میں سوتا ہے اس کے اعتراضات میں سے ایک وہ اعتراض ہے جس کو اس نے
اعتراضٌ بنٰی علیه عقیدته الباطلة فی کتابه التوزین. وتفصیله أنّه
اپنی کتاب توزین الاقوال میں اپنے عقیدہ باطلہ کی بنیاد ٹھہرایا ہے اور تفصیل اعتراض یہ ہے کہ اس نے قرآن کریم کی اس آیت
رأی فی القرآن الکریم آیة یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِکَةُ[1]، فتلقّف
کریمہ کو دیکھا جو یوم یقوم الروح والملائکة ہے الخ۔ سو اس نے لفظ روح کو اس جگہ سے اچک لیا جیسے ایک حریص ایک
لفظَ الروح کالشحیح، وأراد أن یستنبط منه نزول المسیح، بل
چیز کو اچک لیتا ہے اور چاہا کہ اس سے نزول مسیح پر دلیل قائم کرے بلکہ بے حیائی کی وجہ سے یہ بھی چاہا کہ اس سے حضرت مسیح کی
أن یثبت ألوهیته کالوقیح، فکتَبه مستدلا کالمبطلین الفرحین.
الوہیت ثابت ہو جائے پس اس نے استدلال کے خیال سے باطل پرستوں کی طرح بہت خوش ہو کر اس آیت کو لکھا۔
أما الجواب فاعلم أن هذه الآیة لا تفیده أصلًا ولا یثبت منها
اب اس کے جواب میں سمجھ کہ یہ آیت اس شخص کو کچھ بھی مفید نہیں اور اگر اس سے کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس
شیء إلا حمقه وجهله وکونه من السفهاء المستعجلین. ولا یخفی
یہی کہ یہ شخص احمق اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے اور مشاہیر
علی الفضلاء الأعلام أن تأویل الروح بعیسی فی هذا المقام دجلٌ
علماء پر پوشیدہ نہیں کہ اس مقام میں روح کے لفظ سے عیسیٰ مراد لینا دجالیت اور
وافتراء، بل جاء فی کتب التفسیر أنه جبرائیل علیه السلام، أو
افترا ہے بلکہ تفسیروں کی رو سے وہ جبرائیل علیہ السلام یا کوئی دوسرا فرشتہ
ملَکٌ آخر علی اختلاف الروایات کما لا یخفی علی الناظرین. ثم
ہے اور دونوں قسم کی روایتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ دیکھنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ پھر منطوق
منطوق الآیة یبدی بالتصریح ویحکم بالتنقیح أن هذه الواقعة متعلقة
آیت کا بتصریح ظاہر کرتا ہے اور تنقیح کے ساتھ حکم دیتا ہے کہ یہ واقعہ قیامت سے

[1] النبأ: ۳۹

بـالـقيـامة ولهـا كـالـعلامة، فإن الله تعالٰى ذكر هذه القصة فى ذكر
متعلق ہے اور اس کے لئے علامت کی طرح ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس قصہ کو بہشت کے ذکر کے درمیان لکھا
قـصة الـجـنة ونـعـمائها العامة، ثم صرح بتصريح آخر وقال ذٰلِكَ
ہے اور اس کی نعمتوں کے بیان کرنے کے وقت اس کو بیان فرمایا ہے اور پھر اور بھی تصریح کر کے فرمایا ہے کہ یہ وہی حق
الْيَوْمُ الْحَقُّ، ولفـظ اليوم الحق فى القرآن بمعنى القيامة، ويعلمه ﴿۷۳﴾
کے کھلنے کا دن ہے اور الیوم الحق قرآن میں قیامت کا نام ہے چنانچہ واقف کار امانت دار اس کو جانتا ہے پس اب غور
كلُّ خبير أمين. فـانـظر كيف بيّن أنها واقعة من وقائع يوم الدين، ثم
کر کہ کیونکر خدا تعالیٰ نے کھول کر بیان کر دیا کہ یہ واقعہ قیامت سے متعلق ہے پھر تو غور کر کہ وہ لوگ جن کے دل بیمار
انـظـرْ كيف يفتـرون الـذيـن فى قلوبهم مرض ولا يخافون الله وما
ہیں اور ان کے دل میں خدائے تعالیٰ کا خوف نہیں کیونکر افترا پردازیاں کر رہے ہیں اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔
كانوا متقين. فالحاصل أن الآية لا تؤيّد زعم هذا الواشى بل تمزّقه،
پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ آیت اس نکتہ چین کے زعم کی کچھ مؤیّد نہیں بلکہ یہ تو اس کے قول کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہے
وبهـا يقع القول عليه وتجعله الآية من الكاذبين. فإنه يقول إن عيسٰى
اور اس کے ساتھ بات اسی پر پڑتی ہے اور یہ آیت اس کو جھوٹوں میں سے ٹھہراتی ہے کیونکہ اس نکتہ چین کا یہ قول ہے کہ
إلٰـه وابـن إلٰـه، ويـقـول إن الـروح هو الله وعينه، والآية تبدى أن هذا
عیسیٰ خدا اور خدا کا بیٹا ہے اور کہتا ہے کہ روح خدا کو ہی کہتے ہیں اور روح اور خدا ایک ہی ہے اور آیت ظاہر کر
مَيْنُه، وتبدى أن الروح الذى ذُكر هٰهنا هو عبد عاجز تحت حكم الله
رہی ہے کہ یہ اس کا جھوٹ ہے اور نیز ظاہر کرتی ہے کہ وہ روح جس کا ذکر اس جگہ ہے وہ ایک بندہ عاجز ہے
وقـدره، ومـا كان له خِيَرَةٌ فى أمره، وإن هو إلا من الطائعين، وما كان
جس کو خدا کے کسی امر میں اختیار نہیں اور کچھ نہیں صرف فرمانبردار ہے اور نیز یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ اس روح کو
لـه أن يشـفـع مِـن غيـر إذن الـلّـه، لأن الـلّٰه عزّوجلّ قال فى هذه الآية
شفاعت کا اختیار نہیں اور شفیع وہی ہوگا جس کو اذن ملے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں صاف فرما دیا ہے کہ

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ
اس روز یعنی قیامت کے دن روح اور فرشتے کھڑے ہوں گے اور شفاعت کے بارے میں کوئی بول نہیں سکے گا مگر وہی
وَقَالَ صَوَابًا[1] وأُشير في آية عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا[2]
جس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے اجازت ملے اور کوئی نالائق شفاعت نہ کرے اور آیت عسٰی ان یبعث میں اشارہ فرمایا
إلى أنه تعالٰى لا يعطى هذا المقام المحمود إلّا نبيَّه وصفيَّه محمدًا
گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ مقام محمود بجز اپنے برگزیدہ نبی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے
المصطفى خير الرسل وخاتم النبيين . وأُلقِيَ في روعي أن المراد من
اور کسی کو عنایت نہیں کرے گا اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس آیت میں لفظ روح سے
لفظ الروح في آية يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ جماعةُ الرسل والنبيين والمحدَّثين
مراد رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی جماعت مراد ہے جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے
أجمعين الذين يُلقَى الروح عليهم ويُجعَلون مكلَّمين. وأما ذِكرهم
اور خدا تعالیٰ کے ہم کلام ہوتے ہیں مگر یہ شبہ کہ روح کے لفظ سے ان کو یاد کیا ارواح کے لفظ سے کیوں
بلفظ الروح لا بلفظ الأرواح، فاعلم أنّه قد يُذكَر الواحد في القرآن ﴿۷۴﴾
یاد نہیں کیا۔ پس جان کہ قرآن کا محاورہ ایسا ہے کہ کبھی وہ واحد کے لفظ سے جمع مراد لے لیتا ہے اور کبھی جمع سے
ويراد منه الجمع وبالعكس، سنّةٌ قد جرتْ في كتاب مبين . وذكرهم
واحد ارادہ رکھتا ہے یہ قرآن شریف کی ایک عادت مستمرہ ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو روح کے لفظ سے یاد کیا
اللّٰه بلفظ الروح الذي يدل على الانقطاع من الجسم ليشير إلى أنهم في
یعنی ایسے لفظ سے جو انقطاع من الجسم پر دلالت کرتا ہے یہ اس لئے کیا کہ تا وہ اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ وہ مطہر
عيشتهم الدنيوية كانوا قد فنوا بكل قواهم في مرضاة اللّٰه، وخرجوا من
لوگ اپنی دنیوی زندگی میں اپنی تمام قوتوں کی رو سے مرضات الٰہی میں فنا ہو گئے تھے اور اپنے نفسوں سے ایسے
أنفسهم كما يخرج الأرواح من الأبدان، وما بقي لهم النفس وأهواءها
باہر آ گئے تھے جیسے کہ روح بدن سے باہر آتی ہے اور نہ ان کا نفس اور نہ اس نفس کی خواہشیں باقی رہی تھیں

[1] النبأ:۳۹ [2] بنی اسرآئیل:۸۰

وكانوا لا ينطقون من الهوى بل بوحيٍ يُوحٰى، فكأنهم صاروا روح
اور وہ روح القدس کے بلائے بولتے تھے نہ اپنی خواہش سے اور گویا وہ روح القدس ہی ہو گئے تھے جس کے ساتھ نفس کی
القدس فقط لا نفسَ معه ولا أعراضَها. ثم اعلم أن الأنبياء كنفس
آمیزش نہیں پھر جان کہ انبیاء ایک ہی جان کی طرح ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ
واحدة، لا يقال إنهم أرواح بل يقال إنهم روح، وذلك لشدّة
وہ کئی روح ہیں بلکہ کہنا چاہیئے کہ وہ ایک ہی روح ہے اور یہ اس لئے کہ ان میں روحانی طور پر نہایت درجہ پر اتحاد
اتحادهم الروحانية وتناسُب جوهرهم الإيمانية، وبما أنهم فنوا من
واقع ہے اور جوہر ایمانی کی ان میں مناسبت غایت مرتبہ پر ہے اور نیز اس لئے کہ وہ اپنے نفس اور اپنی جنبش اور اپنے
أنفسهم وحركاتهم وسكناتهم وأهوائهم وجذباتهم، وما بقي فيهم
سکون اور اپنی خواہشوں اور اپنے جذبات سے بکلّی فنا ہوگئے اور ان میں بجز روح القدس کے
إلا روح القدس، ووصلوا الله متبتّلين منقطعين، فأراد الله أن يبين
کچھ باقی نہ رہا اور سب چیزوں سے توڑ کے اور قطع تعلق کر کے خدا کو جا ملے پس خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس آیت میں
في هذه الآية مقامَ تجرُّدِهم ومراتبَ تقدُّسهم وتطهُّرهم من أدناس
ان کے تجرد اور تقدس کے مقام کو ظاہر کرے اور بیان کرے کہ وہ جسم اور نفس کے میلوں سے کیسے دور ہیں
الجسم والنفس، فسمّاهم روحًا إظهارًا لجلالة شأنهم وطهارة
پس ان کا نام اس نے روح یعنی روح القدس رکھا تا کہ اس لفظ سے ان کی شان کی بزرگی اور ان کے دل کی پاکیزگی
جنانهم، وأنهم سيُلقَّبون بهذا اللقب في يوم القيامة ليُرِيَ اللّٰهُ خَلْقَه
کھل جائے اور وہ عنقریب قیامت کو اس لقب سے پکارے جائیں گے تا کہ خدا تعالیٰ لوگوں پر ان کا مقام انقطاع
مقام انقطاعهم، وليميز بين الخبيثين والطيّبين. ولَعَمْرُ اللّٰهِ إن هذا هو
ظاہر کرے اور تا کہ خبیثوں اور طیبوں میں فرق کر کے دکھلاوے۔ اور بخدا یہی بات حق ہے
الحق، فتدبَّروا في كتاب الله ولا تنكروا مستعجلين. وأمّا عيسٰى ﴿۷۵﴾
پس تم کتاب اللہ میں تدبر کرو اور جلد بازی سے انکار مت کرو۔ مگر عیسٰی

علیـه السلام فأنت تعلم أن القرآن لا یسمّیه إلٰهًا ولا ابن إلٰه، بل یبرّئه
علیہ السلام کے بارہ میں تو تو خوب جانتا ہے کہ قرآن ان کا نام خدا یا ابن خدا نہیں رکھتا بلکہ اس کو ان تمام قولوں سے بری
ممـا قیـل، ویـردّ الأقـاویل إفراطًا کانت أو تفریطًا ویقیم علیه الدلیل،
کرتا ہے جو اس کے حق میں بڑھا کر یا گھٹا کر کہے گئے تھے اور دلائل سے ثابت کرتا ہے کہ وہ بندہ اور مقرب الٰہی ہے۔ اور
ویبیّـن أنه عبد ومن المقرّبین. وقال فی مقام وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا
ایک مقام میں فرماتا ہے کہ عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے خدا بیٹوں سے پاک ہے بلکہ یہ عزت دار بندے ہیں۔
سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ. . وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ
اور جو ان میں سے یہ کہے کہ بدوں خدا کے میں بھی خدا ہوں سو ایسے شخص کی سزا جہنم ہوگی اور اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیا
نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ. كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ[1] واشترط قولَ الظالمین بلفظ مِن
کرتے ہیں اور قرآن نے جو ظالمین کے لفظ کے ساتھ من دونہ کی شرط لگا دی ہے اور کہا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ
دونـه لیُـخـرِج به قومًا أصبی الحبُّ قلوبهم وهیّج کروبهم حتی غلبت
میں خدا کے سوا خدا ہوں سو یہ شرط من دونـہ کی یعنی سوا کی اس واسطے لگائی ہے تا ان لوگوں کو ظالم ہونے سے مستثنٰی
علیهـم الـمَـحْـوِیّةُ والسُّـکـر وجنونُ العاشقین، فخرجتْ من أفواههم
رکھے جن کے دلوں کو ان کے دوست حقیقی نے اپنی طرف کھینچ لیا اور ان کے دلوں میں بے قراریاں پیدا کر دیں
کـلـمـاتٌ فـی مـقـام الفناء النظری والجذبات السماوی، و ورد علیهم
یہاں تک کہ ان کے دلوں پر محویت اور سکر اور عاشقوں سا جنون آ گیا سو فنا نظری کی حالت اور جذب سماوی کے
وارد فـکـانـوا مـن الـوالهیـن؛ فـقـال بعضهم ما فی جُبّتی إلا الله، وقال
وقت میں ان کے منہ سے کچھ ایسی باتیں نکل گئیں اور بعض واردات ان پر ایسے وارد ہوئے کہ وہ عشق کی مستی سے
بـعـضـهـم إن یـدی هذه ید الله، وقال بعضهم أنا وجه الله الذی وجّهتم
بے ہوشوں کی طرح ہو گئے سو بعض نے اس مستی کی حالت میں کہا کہ میرے جبہ میں خدا ہی ہے اور کوئی نہیں اور بعض
إلیـه، وأنـا جـنبُ الـلّٰـه الـذی فـرّطتم فیــه، وقـال بعضهم أنـا أقول
نے کہا کہ میرا یہ ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے اور بعض نے کہا کہ میں ہی وجہ اللہ ہوں جس کی طرف تم نے

[1] الانبیاء: ۲۷ تا ۳۰

وأنا أسمع، فهل فى الدار غيرى، وقال بعضهم أنا الحق؛ فهؤلاء كلّهم
منہ کیا اور میں ہی جنب اللہ ہوں جس کے حق میں تم نے تقصیر کی اور بعض نے کہا کہ میں ہی کہتا ہوں اور میں ہی سنتا ہوں
معفّوون، فإنهم نطقوا من غلبة كمال المحوية والانكسار، لا من
اور میرے سوا اور گھر میں کون ہے اور بعض نے کہا کہ میں ہی حق ہوں سو یہ تمام لوگ مرفوع القلم ہیں کیونکہ وہ کمال محویت
الرعونة والاستكبار، وحفّتْ بهم سُكْرُ صهباء العشق وجذبات الحب
سے بولے ہیں نہ رعونت اور تکبر سے اور شراب عشق کے نشہ اور دوست برگزیدہ کے جذبات نے ان کو گھیر لیا سو یہ آوازیں
المختار، فخرجت هذه الأصوات من خوخة الفَناء لا من غرفة الخيلاء ﴿۷۶﴾
فنا کی کھڑکی سے نکلیں نہ تکبر کے بالا خانہ سے اور دون اللہ کی طرف انہوں نے قدم نہیں اٹھایا
وما نقلوا الأقدام إلى دون الله بل فنوا فى حضرة الكبرياء، فلا شك
بلکہ حضرت کبریا میں فنا ہوگئے سو کچھ شک نہیں کہ ان پر ان کلمات سے
أنهم غير ملومين. ولا يجوز اتّباع كلماتهم وحرص مضاهاتهم، بل هى
کوئی ملامت نہیں۔ اور ان کے ان کلمات کی پیروی جائز نہیں اور نہ یہ روا ہے کہ ان کی مشابہت کی
كلمٌ يجب أن تُطوَى لا أن تُروى، ولا يؤاخذ الله إلا الذين كانوا من
خواہش کی جائے بلکہ یہ ایسے کلمے ہیں کہ لپیٹنے کے لائق ہیں نہ اظہار کے لائق اور خدا تعالیٰ انہیں سے مواخذہ
المتعمدين المجترئين.
کرتا ہے جو عمداً چالاکی سے ایسے کلمے منہ پر لاویں۔

وعجبتُ للنصارى ولا عَجَبَ من المسرفين، أنهم يقرّون بأن
اور مجھے عیسائیوں سے تعجب آتا ہے اور جو زیادتی کرے اس پر کچھ تعجب بھی نہیں وہ اقرار کرتے ہیں کہ
عيسى كان عبد الله وابن آدم، وكان يقول إنى رسول الله وعبده،
عیسیٰ خدا کا بندہ اور ابن آدم تھا اور کہا کرتا تھا کہ مَیں خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں
وحثّ الناسَ على التوحيد والاجتناب من الشرك، وانكسر وتواضع
اور توحید کے لئے رغبت دیتا تھا اور شرک سے ڈراتا تھا اور کسر نفسی اس میں اتنی تھی کہ

وقال لا تقولوا لی صالحا، ثم یجعلونه شریک الباریٔ ویحسبونه
اس نے کہا کہ مجھے نیک مت کہو پھر یہ لوگ اس کو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور اس کو
رب العالمین، ویقولون ما یقولون ولا یخافون یوم الدّین. ویظنون
رب العالمین سمجھتے ہیں اور جو کہتے ہیں سو کہتے ہیں اور قیامت کے دن سے نہیں ڈرتے۔ اور یہ خیال کر رہے ہیں کہ
أن المسیح صُلب ولُعن لأجل معاصیهم وأُخذ لإنجائهم وعُذّب
مسیح ان کے گناہوں کے لئے مصلوب اور ملعون ہوا اور ان کے بچانے کے لئے ماخوذ اور معذب ہوا
لتخلیصهم، وأن الخَلْق أحفظَ الأبَ بذنوبهم، وکان الأب فظًّا غلیظ
اور خلقت نے باپ کو اپنے گناہوں سے غصہ دلایا اور باپ
القلب سریع الغضب، بعیدا عن الحلم والکرم، مغتاظًا کالحرق
سخت دل سریع الغضب تھا حلم اور کرم اس میں نہیں تھا
المضطرم، فأراد أن یُدخلهم فی النار، فقام الابن ترحمًا علی
بلکہ غصے سے آگ کی طرح بھڑکا ہوا تھا سو اس نے چاہا کہ خلقت کو دوزخ میں ڈالے سو بیٹا بدکاروں پر رحم
الفُجّار، وکان حلیما رحیما کالأبرار، فمنَع الأبَ من قهره وزیادته،
کرکے شفاعت کے لئے کھڑا ہوگیا اور بیٹا حلیم اور رحیم اور نیک آدمی تھا پس اس نے اپنے باپ کو قہر اور
فما امتنع وما رجع من إرادته، فقال الابن یا أَبَتِ إن کنتَ أزمعتَ
زیادت سے منع کیا مگر باپ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا سو بیٹے نے کہا کہ اے باپ اگر تیرا یہی ارادہ
تعذیب الناس وإهلاکهم بالفأس، ولا تمتنع ولا تغفر، ولا ترحم ولا ﴿۷۷﴾
ہے کہ لوگوں کو ہلاک کرے اور کسی طرح تو ان کو نہیں بخشتا اور نہ
تزدجر، فها أنا أحمل أوزارهم وأقبَل ما أَبارَهم، فاغفِرْ لهم وافعَلْ بی
رحم کرتا ہے سو میں تمام لوگوں کے گناہ اپنی گردن پر لے لیتا ہوں سو ان کو تو بخش دے اور جو تو نے عذاب
ما ترید، إن کان قلیلا أو یزید. فرضِی الأب علی أن یصلب
دینا ہے وہ مجھے عذاب دے سو اس کلمہ سے باپ غضبناک راضی ہوگیا اور اس کے حکم سے بیٹا پھانسی دیا گیا

ابنـه لأجـل خـطـايـا الـنـاس، فنجّى المذنبين وأخذ المعصومَ وعذّبه
تا گناہ گاروں کو چھڑاوے اور گناہ گاروں کی طرح اس معصوم پر
بـأنـواع البـأس كـالـمـذنبيـن. هٰذا ما قالوا، ولكن العجب من الأب
عذاب ہوا۔ یہ وہ باتیں ہیں جو عیسائی کہتے ہیں لیکن باپ سے تعجب ہے کہ وہ اپنے
الـذى كـان نشـوانًا أو فى السُّبات أنه نسِى عند صليب ابنه ما كتب
بیٹے کو پھانسی دینے کے وقت اپنے اس قول کو بھول گیا جو توریت میں کہا تھا کہ میں اسی کو
فى التوراة وقـال لا أُهْلِكُ إلّا الذى عصانى، ولا خذ☆ أحدًا مكانَ
ہلاک کروں گا جو میرا گناہ کرے اور میں ایک کی جگہ دوسرے کو نہیں پکڑوں گا سو اس نے
أحد من العصاة، فـنـكَـث الـعـهـد وأخلف الوعد، وترك العاصين
عہد کو توڑا اور وعدہ کے خلاف کیا اور گناہ گاروں کو چھوڑ دیا اور
وأخـذ أحـدًا مـن الـمعصومين. لعله ذهَل قولَه السابق مِن كبر السن
ایسے آدمی کو پکڑا جس پر کوئی گناہ نہیں تھا۔ شاید وہ اپنا پہلا قول بباعث بڑھاپے
وأرذل العمر وكان من المعمّرين.
اور پیرانہ سالی کے بھول گیا کیونکہ معمر تھا۔

والـعـجـب من الابن أنه كان يعلم أن معشر الجن سَبَقَ الإنسَ
اور بیٹے سے یہ تعجب ہے کہ وہ خوب جانتا تھا کہ جنّوں کا گروہ آدمیوں سے
فى الخطأ ولا ينتهجون محجّة الاهتداء، بل تجاوزوا الحد فى شباءة
گناہ میں بڑھ گیا ہے اور وہ سیدھا راستہ اختیار نہیں کرتے بلکہ بے راہی کی تیزی میں حد سے زیادہ بڑھ
الاعتداء، ثم تغافلَ من أمر سيآتهم، وما توجّهَ إلى مواساتهم، وما شاء
گئے ہیں پھر اس نے ان کے بارے میں تغافل کیا اور ان کی ہمدردی کے لئے کچھ توجہ نہ کی
أن يـنـتـفـع الـجـن مـن كَـفّـارتــه، ويـكـون لهم حيـاةٌ مـن إبـارتـه
اور نہ چاہا کہ اُس کے کفارہ سے جن کا گروہ فائدہ اٹھاوے اور ان کو اس ابدی عذاب سے

☆ سهو والصحيح "آخذ". (الناشر)

ونجاة من نار أبدية التی أُعدّتْ لهم، فما نفعهم إبارته ولا كفّارته،
نجات ہو جو ان کے لئے تیار کیا گیا ہے سو جنوں کو اس کے مصلوب ہونے نے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا حالانکہ
وكانوا يؤمنون بالمسيح كما شهد عليه الإنجيل بالبيان الصريح،
وہ اس پر ایمان لاتے تھے جیسا کہ اس پر انجیل گواہی دے رہی ہے پس گویا بیٹے نے اپنے اس
فكأنّ الابن ما دعا تلك المذنبين إلى هذا القِرى وتقاعسَ كبخيل
کفارہ کی مہمانی کی طرف ان گناہ گاروں کو نہیں بلایا اور بخیلوں کی طرح
وضنين. ومن المحتمل أن يكون للأب ابن آخر، صُلِبَ لتلك ﴿۷۸﴾
تاخیر کی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ باپ کا کوئی اور بیٹا ہو جو جنّوں کے لئے پھانسی دیا گیا ہو
المعشر، بل من الواجبات أن يكون كذلك لتنجية العُصاة، فإنّ ابنًا
بلکہ یہ تو واجبات سے ہے کہ ایسے ہی ہو کیونکہ جب ایک بیٹا نوع انسان
إذا صُلِبَ لنوع الإنسان مع قلة العصيان، فكم مِن حرىّ أن يُصلَب ابن
کے لئے جو تھوڑے ہیں پھانسی دیا گیا پس کس قدر لائق ہے کہ ایک دوسرا بیٹا جنّوں کے لئے پھانسی ملے جو
آخر لنوعٍ جِنّىٍّ الذى ذنبهم أكبر وأكثر، وإلا فيلزم الترجيح بلا
گناہ اور تعداد کے لحاظ سے بنی آدم سے بڑھے ہوئے ہیں ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی
مُرجِّح باليقين، ويثبت بخل الأب أو بخل البنين. ولا شك أن فِكْرَ
اور باپ اور بیٹوں کا بخل ثابت ہوگا اور کچھ شک نہیں کہ ایک قوم کی مغفرت کا فکر
مغفرة قوم عادين والتغافلَ من قوم آخرين، عُدولٌ صريح وظلم مبين،
دوسری قوم سے تغافل صریح ظلم اور بیجا کارروائی ہے بلکہ
بل يثبت مِن هذا جهلُ الأب المنّان. أمَا كان يعلم أن المذنبين قومانِ،
اس سے تو باپ کا جہل ثابت ہوتا ہے کیا اس کو معلوم نہیں تھا کہ گناہ گار لوگ دو قومیں ہیں
ولا يكفى لهم صليب بل اشتدت الحاجة إلى أن يكون ابنان
صرف ایک قوم تو نہیں سو دو قوموں کے لئے صرف ایک بیٹے کا پھانسی دینا کافی نہیں بلکہ کافی طور پر یہ مقصد

وصليبان لا يقال إن الابن كان واحدا فرضِي ليُصلَب لنوع الإنسان،
تب پورا ہوسکتا ہے کہ جب دو بیٹوں کو پھانسی دیا جاتا یہ بات کہنے کے لائق نہیں کہ بیٹا تو صرف ایک
وما كان ابن آخر لكفّارةِ أبناء الجانّ. لأنا نقول في جوابه إن الأب
ہی تھا وہ اسی پر راضی تھا کہ وہ فقط نوع انسان کے لئے پھانسی دیا جاوے کوئی دوسرا بیٹا تو نہیں تھا کہ تا جنوں کے لئے
كان قادرًا على أن يلد ابنا آخر، وما كان كالعاجز الحيران، فلا ريب
پھانسی دیا جاتا کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ باپ اس بات پر قادر تھا کہ اس بات کے لئے کوئی اور بیٹا جنے جیسا کہ اس نے پہلا بیٹا
أنه ترك الجنَّ عمدًا أو من النسيان، أو ما صلَب ابنًا ثانيًا مخافةَ بَتْرِه
جنا پس کچھ شک نہیں کہ اس نے جنّوں کے گروہ کو عمداً عذاب ابدی میں چھوڑا اور محض بخل کی راہ سے ان کے لئے کوئی
كالجبان. ومن المحتمل أن يكون الابن الآخر أحبَّ من الابن الأوّل
پھانسی پر نہ لٹکایا اور یہی گمان ہوسکتا ہے کہ چھوٹا بیٹا بڑے بیٹے سے زیادہ پیارا ہو اور یہ کچھ تعجب کی بات
إلى الأب التَّوُقان، وهذا ليس بعجيب عند ذوى الأذهان، فإنه قد
نہیں کیونکہ کبھی یہ بھی اتفاق ہوجاتا ہے کہ
يتفق أن الأصغر من الأبناء يكون أحبّ إلى الآباء. ففكِّرْ في هذه
چھوٹا بڑے سے باپ کو زیادہ زیادہ پیارا ہوتا ہے پس اس بات میں فکر کر
الآراء، وفي إلٰه هو ذو بنات وبنين. وسبحان ربنا عما يخرج من
کہ جس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں اور ہمارا خدا ان باتوں سے پاک ہے جو ظالموں کے
أفواه الظالمين.
منہ سے نکلتی ہیں۔

ثمّ بعد ذلك نرى أن آدم كان أول أبناء اللّٰه في نوع الإنسان، ﴿۷۹﴾
پھر بعد اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ پہلا بیٹا تو نوع انسان میں سے آدم ہی تھا
وقد أقرّتْ أناجيل النصارى بهذا البيان، ومن المعلوم أن الفضل
چنانچہ انجیلیں اس بات کا اقرار کرتی ہیں اور یہ تو معلوم ہے کہ بزرگی پہلے ہی کو ہوتی ہے اور وہ تو بزرگ نہیں

لـلـمتقدم لا للذی جاء بعده کالمضاهین. وقد خلق اللّٰہ آدم بیده وعلی
کہلاتا جو پیچھے سے آوے اور پہلے کی ریس سے کوئی بات منہ پر لاوے اور خدا نے تو آدم کو اپنے ہاتھ سے اور
صورته، ونفخ فیه روحه بکمال محبته، وأما المسیح فما کان لَبِنةَ أوّلِ
اپنی صورت پر پیدا کیا تھا اور کمال محبت سے اس میں اپنا روح پھونکا مگر مسیح تو
الأساس، بل جاء فی أُخریات الناس، وکان من المتأخرین.
پہلی بنیاد کی اینٹ نہیں تھے بلکہ وہ تو آخری لوگوں میں آیا اور متاخرین میں سے کہلایا۔ پھر
ثم العجب أن إله النصاری ولَد الابنَ ولم یلد البناتِ، کأنه عاف
تعجب یہ ہے کہ نصاریٰ کے خدا نے بیٹا توجنا مگر بیٹی کوئی نہیں جنی گویا اس نے دامادوں سے
الأَخُتانَ أو کرِہ أن یصاهر إلا الصِّفُتات، أوُ لم یجد کمثله الشرفاء
کراہت کی اور نہ چاہا کہ کوئی غیر کفو اس کا داماد ہو یا اپنے جیسا کوئی عزّت دار نہ پایا
السراة . فهل من أعجوبة فی السکاری مثل أطروفة النصاری، أم هل
جس کولڑکی دیوے پس کیا عیسائیوں کے عقیدوں کے اعجوبہ کی طرح کوئی اور بھی اعجوبہ ہے یا ان کی مانند
رأیت مثلهم من المغلّسین؟ والأصل الموجب الجالب إلی هذه
تو نے کوئی اور بھی اندھیرے میں رات میں چلتا دیکھا۔ اور اصل موجب جس نے عیسائیوں کو اس
العقیدة الفاسدة والأمتعة الکاسدة، انهماکُهم فی الدنیا مع هجوم
عقیدہ کی طرف کھینچا ان کا دنیا میں غرق ہونا ہے پھر اس کے ساتھ
أنواع العصیان وشوق نعماء الجِنان مع رِجس الجَنان. وأنت تعلم
قسما قسم کے گناہ اور پھر دل کی پلیدی کے ساتھ آخرت کی نعمتوں کا شوق اور تو جانتا ہے کہ لالچ حق بینی کی
أن الشحّ یُعمِی عینَ رؤیة الصواب، فلا یفتّش الشحیحُ العَجولُ مِن
آنکھ کو بند کر دیتا ہے پس لالچی اور شتاب کار آدمی نشیب فراز کو کچھ نہیں دیکھتا
الوِهاد والحِداب، بل یسعی مستعجلا إلی ملامح السراب، بمجرد
پس اس ریت کی طرف جلدی سے دوڑتا ہے جو پانی کی طرح دکھلائی دیتی ہے

استمـاع قول الكـذّاب، وإذا بلغها فلا يجد إلا وادى التباب،
اور ایک جھوٹے کی بات کو سن کر اعتبار کر لیتا ہے اور جب اس ریت پر پہنچتا ہے تو بجز ایک جنگل ہلاک کرنے والے کے
فتضطرم نار العطش وتثِب عليه كالذياب، ويحترق القلب
اور کچھ نہیں پاتا تب اس وقت پیاس کی آگ بھڑکتی ہے اور اس پر بھیڑیوں کی طرح حملہ کرتی ہے اور اس کا دل ایسا جلتا
كاحتراق الجلباب، فيسقط على الأرض من غلبة الاضطراب،
ہے جیسا کہ ایک چادر کو آگ لگ جاتی ہے پس بے قرار ہوکر زمین پر گر پڑتا ہے اور اس کی روح پرند
ويطير روحه كالطير ويلحق بالميّتين.
کی طرح پرواز کر جاتی ہے اور مردوں سے جا ملتی ہے۔
فمثلُ قوم اتّكأُوا على الكفّارة من كمال الجهل والغرارة، ﴿۸۰﴾
پس ان لوگوں کی مثال جو کفارہ پر اپنے جہل اور نادانی کی وجہ سے تکیہ کئے بیٹھے ہیں ان لوگوں کی
كمثل حمقى الذين كانوا من قوم متنصرين. طحطَحَ بهم قلّةُ المال
مانند ہیں جو ایک گروہ بے وقوف عیسائیوں کا تھا اور ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لوگ قلت مال
وكثرة العيال، حتى كان الفقر حَصادَهم والتُرب مِهادَهم، وطعامهم
اور کثرت عیال کی وجہ سے ایسے پریشان خاطر ہوئے کہ محتاجگی نے جس طرح کہ گھاس کاٹا جاتا ہے
بعض الأفانى وسَحُناء هم كالشيخ الفانى، وكانوا من شدة بؤسهم
ان کو کاٹ دیا اور زمین ان کا بچھونا ہوگیا اور کھانا ان کا گھاس پات ہوگیا اور ان کی شکل مارے فاقوں کے بڈھوں
مضطرين. فقيّض القدر لنَصَبِهم ووَصَبِهم أن جاء هم شيخ شَخُتُ
کی سی ہوگئی اور اپنے فقر فاقہ سے وہ سخت محتاج ہوئے پس بُری تقدیر نے ان کے لئے یہ اتفاق
الخِلُقة، دقيق الشَرَكة، حقير السَّحُنة، وكان توجد فيه آثار
پیش کیا کہ ایک دبلا سا بڈھا ان کے پاس آیا جس کے مکروں کی جالی بہت ہی باریک تھی اور وہ کچھ رودار صورت
الخصاصة والافتقار، ويبيّن حالَه الحِذاءُ المرقّعُ وبلى الأطمارِ
نہیں تھا اور اس میں ناداری اور محتاجگی کے آثار نمایاں تھے اور اس کی پھٹی پرانی جوتی اور پرانی چادریں بتلا رہی تھیں کہ

فدخل وعليه بُرْدانِ رثّانِ، وفي يده سُبحة كسبحة الرُهبان، وكان
کس شان کا آدمی ہے پس وہ ان عیسائیوں کے گھر میں داخل ہوا ایسی حالت میں کہ دو پرانی چادریں اس پر تھیں اور ایک
سائلا معترًّا، وشَعِثًا مغبرًّا، قد لقِي متربةً وضرًّا، حتى انثنى محقوقِفًا
تسبیح ہاتھ میں جیسا کہ راہبوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور دراصل وہ ایک محتاج پریشان حال تھا جو کمال درجہ کی محتاجگی
مصفرًّا وكان لبسُه كثيرَ الانخراق باديَ الإخريراق، وكانت هيئته
تک پہنچ چکا تھا یہاں تک کہ وہ زرد رنگ اور خم پشت ہو گیا اور کپڑے جا بجا پھٹے ہوئے تھے جن کو وہ چھپا نہیں سکتا تھا اور اس کی
تشهد على أنه ما أصاب هِلّةً ولا بِلّةً، وإن هو إلا معروق العظم ومن
صورت کہہ رہی تھی کہ ایک ادنیٰ سی بہبودی بھی اس کو حاصل نہیں اور وہ ایک بدبختی کی حالت میں ہے سو اسی حالت میں
الطالحين. فوَلَجَ حَلْقتَهم بسوء حاله وأفانينِ مقاله، ليخدَعهم بزخرفةِ
وہ ان کے حلقہ میں داخل ہوا اور لگا باتیں بنانے تا کہ اپنی آراستہ کلام سے ان کو دھوکا دے سو اس نے پہلے تو سلام کیا اور
محاله، فسلّم ثم كلّم، وقال هل أدلّكم إلى مكسب مال تنجيكم من إقلال،
پھر گفتگو شروع کی اور کہا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی آمدن کی راہ بتاؤں جو تمہیں ناداری کی حالت سے نجات بخشے اور تم اس سے
فتكونون ذوي أملاك ورياض، وترفلون في ذيلٍ فضفاض، وتُفعِمون
بڑے مال ملک والے ہو جاؤ گے اور تمہارے باغ ہوں گے اور فاخرانہ کپڑوں میں لٹکتے پھرو گے اور روپیہ سے اپنے
صناديقكم كما يفعم الماء في حياض، فتصبحون متنعّمين؟ فرغبوا مِن
صندوق اس قدر بھر لو گے کہ جس طرح حوضوں میں پانی ہوتا ہے اور بڑے مالدار ہو جاؤ گے سو انہوں نے بے وقوف
حمقهم وشدة شحّهم في الأموال، وقالوا مرحبًا لك تعال تعال، ودُلّنا ﴿۸۱﴾
عیسائیوں کے دل اپنی حماقت اور لالچ کی وجہ سے ایسے مال لینے کے لئے للچائے اور کہا کہ مرحبا تشریف لائیے اور ہمیں
إلى هذا المنوال، وإنا نفعل كل ما تأمر، ونحضر أينما تحضر، وستجدنا
ایسا راہ بتائیے اور ہم وہی کریں گے جو آپ فرمائیں گے اور جس جگہ حاضر ہونے کو کہو گے حاضر ہو جائیں گے اور ہم کو
من المتمثّلين الشاكرين. ففرِح الخُدَعةُ في قلبه على قيد الصيد وإصابة
آپ فرمانبردار اور شکرگذار پاؤ گے۔ پس وہ مکار یہ باتیں سن کر اپنے دل میں بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ شکار مارا گیا

الـكـيـد، وعـرَف أنهـم سـقـطـوا فی شبكته واغترّوا بخديعته، وجاء وا
اورفریب چل گیا اور وہ احمق اس کے دام میں پھنس گئے اور اس کے فریب میں آ گئے اور اس کی سیٹی سن کر اس کے جال کے
تـحـت فُـخّـه بـصـفـيـره وزفـرتـه، فكلّمهم بأحاديث ملفّقةٍ، وأكاذيب
نیچے آ بیٹھے سو کہیں کی کہیں لگا کر جھوٹی باتیں سنانے لگا اور کہنے لگا کہ کیا سبب ہے کہ مجھ کو تم پر بڑا ہی
مزخرَفةٍ، وقال ما لی يأخذنی رقّةٌ عليكم، ويهوی قلبی إليكم؟ لعل اللّٰه
رحم آتا ہے شاید خدا تعالیٰ نے میرے چشمہ میں تمہاری کچھ قسمت لکھی ہے اور میرے
قـدّر لـكـم حـظًّـا فـی مـنهلی، ونـزُلاً فی منزلی، وأراد أن يجعلكم من
مہمان خانہ میں تمہاری مہمانی مقدر ہے اور شاید خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ تم کو مالدار کردے۔ اور مجھے
الـمتمولين. وقد كنتُ أعلم أنكم مِن أكرمِ جرثومةٍ وأطهرِ أرومةٍ، ومِن
پہلے سے معلوم ہے کہ تم لوگ بڑے خاندان کے آدمی اور اصیل ہو اور نیز رئیسوں کے بیٹے اور دولت مندوں
أبـنـاء بناة المجد وأرباب الجد، والآن أراكم بصفر اليد، فأُلقِیَ فی قلبی
کی اولاد ہو اور اب میں تم کو افلاس کی حالت میں دیکھتا ہوں سو میرے دل میں ڈالا گیا جو میں تم پر رحم اور
أن أرحـمكم وأشفق عليكم، وأقوم لمواساتكم ودفع آفاتكم، وكذلك
شفقت کروں اور تمہاری ہمدردی کے لئے کھڑا ہو جاؤں اور اسی طرح میری عادت ہے
وقـعـتْ شِيـمتـی، واستمرّت عادتی. وخيرُ الناس من ينفع الناس، ويعين
کیونکہ نیک آدمی وہی ہوتا ہے جو لوگوں کو نفع پہنچاوے اور مسکین لوگوں کی مدد کرے۔
ذوی الـفـاقـات والـمسـاكين. وستَعجُمون عُودَ دعوای وحلاوةَ جَنای،
اور تم عنقریب میرے دعویٰ کی شاخ کا پھل آزما لو گے اور میرے پھل کی حلاوت تمہیں معلوم ہو جائے گی
وإنّـی لـمـن الصادقين. فكلوا هنيئًا مريئًا هذه المائدة الواردة، واستقبِلوا
اور میں سچا ہوں سو تم اس کھانے کو جو اترا ہے خوب سیر ہو کر مزہ سے کھاؤ اور اس دولت کی طرف رخ کرو
هذه الدولة الحاردة، وخذوا تلك الغنيمة الباردة شاكرين.
جس نے تمہاری طرف آنے کا قصد کیا اور اس مال مفت کو شکر کے ساتھ لے لو۔

فاذهبوا سارعين مبادرين إلى بيوتكم، لتُعطَوا أجرَ قنوتكم،
سو اپنے گھروں کی طرف جلدی کر کے دوڑو تا کہ تم کو اس فرمانبرداری کا اجر ملے اور میرے پاس
وأْتوني بمّا كان عندكم من أثارةِ مال بقي من زوال، مِن نوع حِليةٍ من ﴿۸۲﴾
وہ سب مال لے آؤ جو از قسم زیور چاندی اور سونے کے تمہارے گھروں میں باقی رہ گیا ہو اور اپنے ہمسائیوں اور
ذهب كان أو فضّة، أو حُلي جيرانكم وخلانكم، ولا تتركوا شيئا منها،
دوستوں کے بھی زیور لے آؤ اور اپنے گھروں میں کچھ نہ چھوڑو اور پھر جلد واپس آ جاؤ۔
وارجعوا مستعجلين. وإني أقرأ عليها كلماتٍ كرُقْيةٍ، وأعكف على
اور میں ان زیوروں پر ایک منتر پڑھوں گا اور چند گھنٹے وہی عمل کرتا رہوں گا تب
هذا العمل إلى بضع ساعة، فتهيج في الحلي ثورةُ مَزِيّة، وكلُّ حِلية
زیوروں میں ایک جوش بڑھنے کا پیدا ہوگا اور ہر یک زیور پھولے گا اور بڑھے گا اور ان کا بڑھنا صاف
تربو وتنمو، والزيادات فيها تبدو، حتى تكون الحلي مئةَ أمثالها،
معلوم ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ زیور سو گنا ہو جائے گا۔ اور اس پر کامل
وتنزل عليها بركات بكمالها وتُعجِب الناظرين.
برکتیں نازل ہوں گی اور دیکھنے والے تعجب کریں گے۔

ولا تعجبوا لهذا الحديث، فإن فيه سر كسرِّ التثليث، فلا
اور اس عمل سے کچھ تعجب مت کرو کیونکہ یہ بھی ایک ایسا ہی بھید ہے جیسا کہ تثلیث کا بھید سو تم
تسألوني عن دلائل كفلسفيين. العمل عجيب، والوقت قريب،
فلسفیوں کی طرح اس کے دلائل مت پوچھو۔ عمل عجیب ہے اور وقت قریب ہے اور تم
وتكونون من بعد قومًا متنعّمين. فاغترّوا بقول الكاذب المكّار،
بعد اس کے بڑے مالدار ہو جاؤ گے پس وہ لوگ اس فریبی کی بات پر دھوکا کھا گئے
وحسبوا هذا العمل كالتثليث من الأسرار، بما لكزهم حمارُ الجهل
کیونکہ جہالت کا گدھا ان کو ایسی لات مار چکا تھا جو کاٹنے والی تھی

الـجـذّارُ، وبتَـرهـم سيفُ الشـحِّ البتّـارُ. فـألـقتُ فی الضلالة الثانية
اور لالچ کی تلوار ان کو دو ٹکڑے کر چکی تھی سو ایک گمراہی نے ان کو دوسری
الـضـلالاتُ الأولـى، وتـكـونـتْ مِن ظلمة ظلمة أخرىٰ، فمالوا إليه
گمراہی میں ڈال دیا اور ایک اندھیرے سے دوسرا اندھیرا پیدا ہوگیا۔ پس اس کی طرف ایسے مائل
كـما كانوا مالوا إلى عقائد المسيحيين. قالوا ما نشقّ عصا أمرک،
ہوگئے جیسا کہ وہ مسیحی عقیدوں کی طرف مائل تھے اور کہا کہ ہم تیرے حکم کا انکار نہیں کرتے اور تیرے
ومـا نـلـغـى تلاوة شكرک، وقد أتيتَنا من الغيب كملائكة منجّين.
شکر کو ہم نہیں چھوڑیں گے اور تُو تو ہمارے لئے غیب سے ایسا اترا جیسا کہ فرشتے نجات دینے والے اترتے
فبادَروا إلى بيوتهم فى فكر قُوتهم وتنضير سَبُروتهم، وما شكّوا وما
ہیں پھر وہ لوگ اپنے گھروں کی طرف دوڑے اس فکر میں کہ قوت کا سامان ہو جائے اور زمین خشک سرسبز
تـقـاعسـوا، بـل كلٌّ منهم ذهبَ ليـأتـى بـه الذهب، وزاب ليزداب، ﴿۸۳﴾
ہو جائے اور کچھ شک نہ کیا اور نہ تاخیر کی بلکہ ہر ایک ان میں سے دوڑا تا کہ سونا لاوے اور چلنے میں جلدی کی تا کہ وہ کچھ بھار
وكانوا فى سكرة حرصهم كالمجانين. فلما دخلوا ربوعهم مَراحًا،
اٹھا لیوے اور اپنی حرص کے نشہ میں سودائیوں کی طرح ہو رہے تھے۔ اور پھر جبکہ وہ اپنے گھروں میں خوش خوش داخل ہوئے
قـالـوا لأهـلـهـا أنـعِـمـوا صبـاحًـا، ثم قصّوا عليهم القصّة، وهنّأوهم
تو داخل ہو کر کہنے لگے کہ گڈ مارننگ پھر ان لوگوں کو تمام قصہ سے مطلع کیا اور ہنس ہنس کر ان کو مبارک باد دی
متبسّـمـيـن. فـصـدّقـوا قـولـهـم الـذيـن كـانـوا كمثلهم فى الجهـالة
پس ان لوگوں نے جو جہالت اور گمراہی میں ویسے ہی تھے ان کی باتوں کی تصدیق کی
ونـظـيـرهـم فـى الضلالة، وكانوا يتغنون فرحين. فـنـزعوا الحلى من
اور مارے خوشی کے گانے لگے۔ پھر ان لوگوں نے اپنی عورتوں کے اعضاء
أعضاء نسائهم وآذان إمائهم وآناف بناتهم وأيدى أخواتهم وأرجل
اور اپنی لونڈیوں کے کانوں اور اپنی بیٹیوں کے ناکوں اور اپنی بہنوں کے ہاتھوں اور اپنی

أمهــاتهـم، وأشـركـوا فـي تـلـك التـجـارة نسـاءَ أصدقـائهم وأزواج
ماؤں کے پیروں سے زیور اتارے اور اس تجارت میں ان لوگوں کو بھی شریک کر لیا جو ان کے دوستوں کی عورتیں اور ان کے
أحبّـائهـم، بـل نسوانَ جيرانهم وعذارى أقرانهم، وغادروهن كأشجار
آشناؤں کی بیویاں تھیں بلکہ اپنے ہمسائیوں کی عورتوں اور اپنے ہم مرتبہ لوگوں کی کنواریاں☆ لڑکیوں کو بھی اس تجارت میں داخل کیا
خـالية مـن ثـمـار وغـادر كل أحد بيته أنقَى من الراحة، طمعًا في كثرة
اور ان عورتوں کو ایسی حالت میں چھوڑا جیسا کہ درختوں سے پھل اتارا جاتا ہے اور ہر یک نے اپنے گھر کو ہتھیلی کی طرح
المال وزيادة الـراحة ثـم رجـعوا مستبشرين، ونبذوا الحلى أمام يديه
صفاچٹ چھوڑا اس طمع سے کہ مال بڑھے گا اور بہت آرام ہوگا پھر خوش خوش واپس آئے۔ اور آکر اس مکار کے آگے تمام زیور
فـرحيـن. فلما رأى المكّار امتلاء كيسه وانجلاء بؤسه، ورأى حمقهم
ڈال دیا اور اس حرکت کرنے کے وقت بہت خوش تھے پس جبکہ اس مکار نے دیکھا کہ اس کا تھیلا بھر گیا اور سختی جاتی رہی اور یہ
وجهلهم، فرِح فرحًا شديدًا، ووجد نفسه غنيًّا صنديدًا، قال أعلم أنكم
بھی دیکھا کہ یہ لوگ کیسے احمق اور جاہل ہیں تو بہت ہی خوش ہوا اور اپنے تئیں ایک غنی رئیس کی طرح پایا کہنے لگا کہ میں جانتا
ذوو حـظ عـظـيـم ومـن الـفـائـزيـن، وسـتـجتـنون جَنَى عملكم وتعلُون
ہوں کہ تم لوگ بڑے ہی خوش قسمت ہو اور ان میں سے ہو جو مراد پاتے ہیں اور عنقریب تم اپنے عمل کا پھل چنو گے اور اپنے
مطاجملِكم، وتذكرونني إلى أبد الآبدين.
اونٹ پر سوار ہوگے اور ہمیشہ مجھے یاد رکھو گے۔

ثـم قـال يـا مـعشـر الأخيـار وأكباد هذه الديار، اعلموا أن هذا
پھر کہنے لگا کہ اے نیکوں کے ٹولو اور اس ولایت کے جگر گوشو آپ لوگ یقیناً جانیں کہ یہ عمل
الـعـمل من الأسرار، وقد وجب إخفاءها من الأغيار، ومن أشراط هذه
اسرار میں سے ہے اور غیروں سے چھپانا اس کا واجب ہے اور اس کی شرطوں میں سے ہے جو
الـرُّقْية قـراءتُهـا فـي الـزاوية عـلـى شـاطئ الوادي عند نهر جار في ﴿۸۴﴾
اس کو گوشہ خلوت میں پڑھیں کسی جنگل کے کنارہ پر اس جنگل میں جہاں نہر بھی

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ’’ کنواری ‘‘ ہونا چاہیے۔ (ناشر)

البادية، وكذلك عُلِّمت من المعلِّمين، فهل تأذنونني أن أفعل كذا،
جاری ہو اور اسی طرح مجھے استادوں نے سکھلایا ہے۔ اب کیا آپ لوگ اجازت دیتے ہیں کہ میں ایسا ہی
وأرجع إليكم بذهب كأمثال الرُّبَى، لترجعوا إلى شركائكم بمال ما
کروں اور ٹیلوں کی طرح مال لے کر واپس آؤں تا تم وہ مال لے کر اپنے شریکوں کے پاس جاؤ
رأته عين الناظرين؟ وسترون قناطيرًا مقنطرة من الذهب الخالص
جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو اور عنقریب تم ڈھیروں کے ڈھیر سونا اور خوبصورت مال دیکھو گے
والمال المليح، ولا ترون نظيره في التنجية إلّا كفّارة المسيح،
اور بجز کفارہ مسیح کے نجات دینے میں اس کی کوئی نظیر نہیں پاؤ گے تمہارے دین کے لئے تو کفارہ مسیح کافی
ويكفي لدينكم الكفّارةُ ولدنياكم هذه الإمارة، فنجوتم في الدارينِ
ہے اور تمہاری دنیا کے لئے یہ امیری مکتفی ہے سو تم دونوں جہانوں میں
من تحريك اليدين ومِن جهد الجاهدين. قالوا الأمر إليك والقلب
محنت اور کوشش کرنے سے آزاد ہو گئے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم تیرے حکم کے تابع ہیں اور
لديك، وإنك اليوم لدينا مكين أمين. قال طوبٰى لكم ستُفتَح
ہمارے دل تیرے پاس ہیں اور آج تو ہماری نظر میں با مرتبہ اور امین آدمی ہے۔ کہا شاباش عنقریب تم پر خوشی کے
عليكم أبواب المسرّة وتُعطٰى لكم مفاتيح الدولة، بل أعلّمكم رُقيتي،
دروازے کھلیں گے اور تمہیں دولت کی کنجیاں دی جائیں گی بلکہ میں تمہیں یہ منتر بھی
لكي لا تضطربون عند غيبتي، ولكي تكون لكم دولة عظمٰى ومُلكٌ لا
سکھلا دوں گا تا میری عدم حاضری میں تمہیں کچھ تکلیف نہ پہنچے اور تا تمہیں ایک ایسی دولت ملے جو بہت بزرگ
يبلٰى. قالوا لا نستطيع إحصاء شكرك وإنك أكبر المحسنين. قال
دولت ہے اور ایک ایسا ملک ملے جس کا انتہا نہیں انہوں نے کہا کہ ہم تیرا شکر نہیں کر سکتے تو سب احسان کرنے والوں
جَيُرَ، ما علّمتُ أحدًا هذا العمل من قبلكم، ولا أعلِّم بعدكم
سے بزرگ تر ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ تم یقیناً سمجھو کہ یہ عمل مَیں نے تم سے پہلے کسی کو نہیں سکھایا اور نہ بعد تمہارے کسی کو

قومًا آخرین. فسألوا عنه سرَّ هذا التخصیص وحکمةَ تحدید
سکھاؤں گا۔ پس انہوں نے اس تخصیص کا بھید اس سے دریافت کیا اور اس چمک کے محدود رکھنے کی حکمت پوچھی
هذا التبصیص، فأقسمَ بالأقنوم الذی یجیر الجانی أنه ضاها فی
پس اس نے اس اقنوم کی قسم کھائی جو گناہ گار کو گناہ سے خلاصی بخشتا ہے کہ وہ اس عادت میں اقنوم ثانی سے مشابہ ہے۔
هذه العادة بالأقنوم الثانی، وجعلهم کالمسیح من المتفردین. ثم
یعنے جیسے اقنوم ثانی نے حضرت عیسٰے سے پہلے کسی اور سے تعلق نہیں کیا نہ بعد میں کرے گا ایسا ہی اس نے اس قوم سے
شمّر ذیله لیطیر کالعقاب، فغدا بإزعام الذهاب ولا اغتداءَ
یہ تعلق پیدا کیا اور کہا کہ میں نے اقنوم ثانی کی طرح ہو کر تمہیں مسیح کی طرح اپنے تعلق سے خاص کر دیا ہے پھر اس
الغراب، وقال لهم عند الفرار یا سادات الأمصار وصنادید
نے اپنا دامن اکٹھا کیا تا کہ عقاب کی طرح اڑ جائے پس اس نے چلے جانے کی نیت سے صبح کی ایسی صبح کہ کبھی
الدیار، سآتیکم إلی نصف النهار، فانتظِرونی قلیلًا من الانتظار، ولا ﴿۸۵﴾
کوے نے بھی نہ کی ہو اور بھاگنے کے وقت ان کو کہنے لگا کہ اے شہروں کے سردارو اور ولائیتوں کے رئیسوں میں
تأخذکم شیء من الاضطرار، فإن الرُّقیة طویلة والبُغیة جلیلة،
دوپہر تک تمہارے پاس آؤں گا سو تم نے کچھ تھوڑی سی میری انتظار کرنا اور تمہیں کچھ بے قراری نہ ہو کیونکہ منتر
والطبیعة علیلة، والمسافة بعیدة، والبرودة شدیدة، وما کنت أن أشقّ
بہت لمبا ہے اور مطلب بہت بڑا ہے اور مراد بہت بڑی ہے اور طبیعت بیمار ہے اور دور جانا ہے اور سردی بہت
علی نفسی فی هذا الضُّعف والنحافة، وما أجد فی بدنی قوّةَ قطع
پڑتی ہے اور میرا دل نہیں چاہتا کہ اس ضعف اور پیرانہ سالی میں یہ مشقت اپنے پر اٹھاؤں اور میرے بدن میں یہ
المسافة، وإنی نبذت عُلَق الدنیا کلها، وترکت کُثرَها وقُلَّها، وما
قوت بھی نہیں کہ اتنی دور جا سکوں اور میں دنیا کے تمام علاقے چھوڑ بیٹھا ہوں اور مجھے بجز اس کے کچھ اچھا دکھائی
یسرّنی إلا ذکر المسیح ربّ العالمین (لعنة اللّٰه علی الکاذبین)
نہیں دیتا جو مسیح کا ذکر کرتا رہوں جو رب العالمین ہے۔

ولٰکنّی کلّفت نفسی لکم بما رأیتکم من قبائل الشرفاء
مگر میں نے تمہارے لئے یہ کلفت اٹھائی کیونکہ میں نے شریف قبیلوں میں سے تمہیں پایا اور
ووجدتکم کأطلال الأمراء وفی الضرّاء بعد النعماء ، وبما تحقّقت
میں نے دیکھا کہ تم امیروں کے باقی ماندہ نشان اور بعد نعمت کے سختی میں پڑے ہو اور اس لئے بھی کہ ہم میں اور تم میں
المصافاة وانعقدت المودّات، فهاجت رحمتی وماجت شفقتی،
بہت پیار ہوگیا ہے اور دوستانہ ربط ہو چکا ہے سو میری رحمت اور شفقت تمہارے لئے اٹھی
وجذبنی بَخْتُکم المحمود ونجمکم المسعود، فأردت أن أجعلکم
اور موجزن ہوئی اور تمہارے طالع محمود اور نیک ستارہ نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا سو میں نے چاہا کہ
کالسلاطین. وسأرجع إلیکم مع الجَنی الملتقط، فانتظِروا بالقلب
تمہیں بادشاہ کی طرح بنا دوں۔ اور میں عنقریب تازہ چنا ہوا میوہ لے کر تمہارے پاس آؤں گا سو آرزومند دل
المغتبط، سترون بیضاء وصفراء کحلیلة جمیلة زهراء ، وأُوافیکم
کے ساتھ میرے منتظر رہو عنقریب تم سونے اور چاندی کے ایسے جلوہ کو دیکھو گے جیسے کہ ایک خوبصورت
کالمبشّرین المستبشرین. فذهب وترکهم مغبونین. فما فهموا أنه غرَّ
عورت سامنے آجاتی ہے۔ سو اس نے یہ کہا اور چلا گیا اور ان کو ٹوٹے میں چھوڑ گیا۔ سو انہوں نے نہ سمجھا کہ
وطلب المفرّ، وفرحوا بتصور حصول المراد، ولبثوا یرقبونه رِقبةَ
وہ دھوکا دے گیا اور بھاگ گیا اور مراد ملنے کے تصور میں وہ خوش ہوئے اور اسی جگہ ٹھہر کر ایسے طور سے اس کی
أهلّة الأعیاد، وینتظرونه انتظارَ أهل الوداد متنافسین، إلی أن
انتظار کرتے رہے جیسا کہ عید کے چاند کی انتظار کی جاتی ہے اور جیسا کہ دوست دوست کا منتظر ہوتا ہے یہاں تک کہ
تلبست الشمس کالمتندمین نقابَها، وسوّدت کالمحزونین ثیابها،
سورج نے شرمندوں کی طرح اپنا منہ چھپا لیا اور ماتم زدہ اور سخت غم ناک لوگوں کی طرح سیاہ کپڑے پہن لئے
وألغتْ کالمخدوعین حسابها، واختفتْ بوجّه مصفرّ کالمنهوبین. ﴿۸۶﴾
اور اپنے وجود کو دھوکا کھانے والوں کے مال کی طرح حساب سے نظر انداز کر دیا اور منہ زرد کے ساتھ ایسا چھپا جیسا کہ وہ

فلما طال أمد الانتظار، وتجاوز الوقت من موعد المكّار، وأضاعوا فی
لوگ زرد رنگ ہو جاتے ہیں جن کے مال لوٹے جاتے ہیں پس جبکہ انتظار کا زمانہ لمبا ہوگیا اور اس مکار کے وعدہ
رِقبة الزمانَ، وبانَ أن الرجل قد مانَ، نهضوا كالمجانين، وسعوا إلى كل
سے وقت بڑھ گیا اور جبکہ بہت سا وقت انہوں نے انتظار میں ضائع کیا اور کھل گیا کہ وہ آدمی تو جھوٹ بول گیا تو
طرف مفتّشين، وعدَوا إلى اليمين واليسار مرتعدين، بتصوُّر الحلى
سودائیوں کی طرح اٹھے اور ہر یک طرف تلاش کرتے ہوئے دوڑے اور دائیں بائیں طرف دوڑتے ہوئے گئے اور بڑے زیوروں
الكبار وفِكرِ هتك الأستار. فلما استيأَسوا منه كالثكلى سقطوا
کا خیال اور پردہ دری کا بھی فکر تھا پس جب کہ اس کے ملنے سے زن فرزند مردہ کی طرح نو امید ہو گئے تو
كالموتى، وأكبّوا على وجوههم باكين، وعرفوا أنهم قد خُدعوا بل
روتے ہوئے اپنے مونہوں پر گرے اور سمجھ گئے کہ ہمیں دھوکا دیا گیا بلکہ ہمارا ناک کاٹا گیا اور
جُدعوا ومن القوم قُدعوا، فضربوا على خدودهم قائلين يا ويلنا إنا كنا
قوم سے ہم ہٹائے گئے تب انہوں نے اپنی گالوں پر یہ کہتے ہوئے طمانچے مارے ہمارے پر واویلا ہم تو لوٹے گئے
منهوبين مخدوعين. ثم ألقوا على رؤوسهم غبار الصحراء، وصعدت
دھوکا دیئے گئے پھر انہوں نے اپنے سروں پر جنگل کا گھٹا ڈال لیا اور ان کی فریاد آسمان تک پہنچ گئی
صرخهم إلى السماء، وجمعوا الناس حولهم من شدة الجزع والفزع
تب قوم ان کے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور انہوں نے اس بلا سے نازل ہوئی اور اس زخم سے جس کا شگوفہ نکلا
والبكاء. فجاءهم القوم مُهرَعين، فسألوا عن بلاءٍ نزل وجُرحٍ ابتزل، وعن
اور اس مصیبت سے جس نے دلوں کو گلایا اور اس حادثہ سے جس نے بے قراری پیدا کی
مصيبة مذيبة للقلوب وداهيةٍ مهيّجة للكروب، واستفسروا من تفاصيل
دریافت کیا اور مصیبت کی تفصیل دریافت کی اور اس قصہ کی کیفیت پوچھی سو انہوں
المصيبة وكيفية القصة. فعافُوا أن يبيّنوا خوفًا من طعن الناس والخزى بين
نے بیان کرنے سے دل چرایا کیونکہ وہ لوگوں کے لطن طعن اور خاص و عام

العوام والخواص، ومع ذلک کانوا صارخین. فقال القوم ما لکم لا
میں رسوا ہونے سے ڈرے مگر باوجود اس کے فریاد کر رہے تھے۔ پس قوم نے کہا کیا سبب کہ تمہارے آنسو
ترقأ دمعتکم ولا تسکن زفرتکم، أظُلِمْتم من قوم عادین؟ لِم تسترون
نہیں تھمتے اور تمہاری چیخیں کم نہیں ہوتیں کیا تم پر کسی ظالم نے ظلم کیا کیوں تم حقیقت کو چھپاتے
الحقیقة وتزیدون الکربة، ألا ترون إلی لوعةِ کرب المحبّین؟ فصاحوا
اور اپنے دوستوں کی بے قراری کو زیادہ کرتے ہو۔ پس انہوں نے پھر ایک چیخ ماری جو ایک زیاں رسیدہ
صیحة المغبون، واستحیوا مِن إظهار الکمد المکنون، ثم بیّنوا القصّة
مارتا ہے اور چھپے ہوئے غم کے ظاہر کرنے سے شرم کی پھر قصہ کو کھول دیا اور غصہ ظاہر
وأبدوا الغُصّة، وما کادوا أن یبیّنوا، ولکن عجزوا عن إصرار ﴿۸۷﴾
کر دیا اور نہیں چاہتے تھے کہ ظاہر کریں لیکن اصرار کرنے والوں کے اصرار سے عاجز آ گئے۔ پس ہریک
المصرّین. فلامَهم کلُّ أحد من العقلاء ، ومطرت مِن کل جهةٍ سهامُ
عقلمند نے ان کو ملامت کی اور ملامت کرنے والوں کے ہریک طرف
العُذلاء ، فنکسوا رؤوسهم متندمین. وقال المعیّرون یا معشر الحمقاء
سے تیر برسے۔ پس انہوں نے شرمندہ ہوکر سر جھکا لئے اور ملامت کرنے والوں نے کہا
وأئمة الجهلاء ، ألستم علِمتم أنه جاء کم فقیر بادی الخذلان، وعلیه
کہ اے احمقو اور جاہلوں کے پیشواؤ کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ ایک محتاج تمہارے پاس آیا جس کی بے عزّتی کھلی کھلی تھی
بُردانِ رثّانِ کالعُثان؟ فمن کان فی أطمار کیف یهبکم رِیاشَ أفخارٍ،
اور اس پر پرانی چادریں دھوئیں کی طرح تھیں سو جو شخص آپ ہی پرانی چادریں رکھتا تھا وہ تمہیں لباس فاخرہ
وینجیکم من أسرِ أوطار؟ أما رأیتم علیه أثر الإفلاس، فکیف شغفتم به
کہاں سے دیتا اور کیونکر تمہاری حاجت روائی کرتا کیا تم نے افلاس کے آثار اس میں نہیں پائے تھے
أکنتم أنعاما أو من الناس؟ ثم کانت هذه الخرافات بعیدة من قانون
پھر کیوں تم اس کے فریفتہ ہو گئے کیا تم چار پائے تھے یا آدمی تھے پھر قطع نظر اس سے یہ باتیں بھی از قبیل

القدرة وخارجة من السنن المستمرة، فكيف قبِلتموها وقائلَها إن
خرافات اور قانون قدرت سے بعید تھیں اور خدا تعالیٰ کی سنت مستمرہ سے دور تھیں پس اگر تم عقلمند تھے تو کیوں اس شخص کو
كنتم عاقلين.
اور اس کی باتوں کو قبول کر لیا۔
وكيف نسيتم تجارب الحكماء ، أكنتم أنعامًا أو كنشوانِ
اور کیونکر تم نے حکیموں کے تجارب کو فراموش کر دیا کیا تم چار پائے تھے یا شراب سے مست تھے
الصهباء مخمورين؟ وكيف ظننتم أنه صدوق أمين مع أنه خالفَ
اور تم نے کیونکر جانا کہ وہ صادق اور امین ہے حالانکہ اس نے تمام صادقوں کے برخلاف
الصادقين أجمعين؟ أما رأيتم أطماره؟ أما شاهدتم إزاره؟ أما سمعتم من
بات کہی کیا تم نے اس کی پرانی چادریں نہ دیکھیں کیا تم نے مکاروں کے قصے
قبل قصصَ المكّارين؟ فلا تلوموا أحدًا ولوموا أنفسكم إنكم قد
نہیں سنے تھے سو تم اپنے آپ کو ملامت کرو نہ کسی دوسرے کو تم نے
أهلكتم نسوانكم وإخوانكم وخلانكم وجيرانكم، فليبكِ على
اپنی بیویوں اور اپنے بھائیوں اور اپنے دوستوں اور اپنے ہمسائیوں کو ہلاک کر دیا پس چاہیئے کہ ہر یک
فهمكم من كان من الباكين.
رونے والا تمہاری سمجھ پر رووے۔
هذا مثل المسيحيين وكفّارتهم وجهلهم وغرارتهم، وما قلنا
یہ عیسائیوں اور ان کے کفارہ کی مثال ہے اور ان کی نادانی کا نمونہ ہے اور ہم نے
إلا نصاحةً للّٰه لقوم جاهلين. ولكن المسيح والصالحين من أصحابه
محض للہ نادانوں کے لئے یہ نصیحت بیان کی ہے مگر مسیح اور اس کے نیک اصحاب اس تمثیل
مبرَّؤون من ذلك المثل وخطابه، وما نتوجه إلا إلى الخائنين ﴿۸۸﴾
سے مبرا ہیں اور ہمارا خطاب صرف ان خیانت پیشہ لوگوں کی طرف ہے

الذين سيرتهم سيرة السرحان ولبوسهم لبوس الرُّهبان، وقد تبينَ
جن کی خصلت بھیڑیئے کی خصلت اور لباس راہبوں کا لباس ہے اور ان کی برگشتگی اور ان کی رات کی سختی ظاہر
انكفاء هم وبرح ليلا ئهم، وتبين أنهم من الضالين المضلين. ومن وقاحتهم
ہوچکی ہے اور ظاہر ہوچکا ہے کہ وہ گمراہ اور باطل پرست ہیں۔ اور ان کی کمال بے شرمی ہے
أنهم مع جهلهم يصولون على الإسلام، ويضلّون طوائف الأنام، ويشيعون
کہ وہ باوجود اپنی نادانی کے اسلام پر حملہ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کر رہے اور انواع اقسام کے
أنواع الآثام، وكانوا قومًا دجّالين. فليندموا على بادرة الاعتقاد، وليخافوا
گناہوں کو پھیلا رہے ہیں اور وہ ایک دجال قوم ہے پس چاہیئے کہ اپنی جلدی کے اعتقاد سے پشیمان ہوں اور
خسرانهم يوم المعاد، وما أنا إلّا نذير من ربّ العالمين.
اپنے آخرت کے ٹوٹے سے ڈریں اور **میں تو ایک ڈرانے والا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔**

إنّی من اللّٰه العزيز الأكبرِ　　حقٌّ فهل من خائفٍ مُتدبّرِ
میں اس خدا کی طرف سے ہوں جو بزرگ اور عزت والا ہے　　یہی بات سچ ہے پس کوئی ہے! جو ڈرے اور سوچے

جاء ت مرابيع الهدى ورِهامُها　　نزلتْ وجَوْدٌ بعدها كالعسكرِ
ہدایت کے بہاری مینہ آ گئے اور ہلکے ہلکے مینہ تو　　اتر آئے اور بڑا مینہ اس کے بعد ایک لشکر کی طرح آنے والا ہے

جُعلت ديار الهند أرضَ نزولها　　نصرًا بما صارت محلَّ تنصُّرِ
ان مینہوں کے اترنے کی جگہ ہند کی زمین قرار دی گئی　　مدد کے طور پر کیونکہ عیسائی دین مسلمانوں میں پھیلنے کی یہی جگہ ہے

فيها جموع يشتمون نبيَّنا　　فيها زروع من ضلالٍ مُوثَرِ
اس ملک میں ایسے لوگ ہیں جو ہمارے نبی صلعم کو گالیاں دیتے ہیں　　اس ملک میں گمراہی کی کھیتیاں ہیں جو پسند کی گئی ہیں

قوم يعادون التُّقٰى مِن خبثهم　　ويؤيدون أمورَ ضِدِّ تطهُّرِ
وہ ایک قوم ہے جو بوجہ اپنے خبث کے پرہیزگاروں سے دشمنی رکھتی ہے　　اور ناپاکی کی باتوں کو شائع کر رہے ہیں

وتكنّستْ ذاتَ المِرار ظبيُّهمُ　　إذ صُلتُ عند تناضُلٍ كغضنفرِ
اور کئی مرتبہ ان کے ہرن مجھ سے چھپ گئے　　جب کہ میں نے لڑائی کے وقت شیر کی طرح حملہ کیا

منهم خبيث مفسد متفاحش — أُخبِرتُ عنه وليتني لم أُخبَرِ

ان میں سے ایک خبیث مفسد بدگو دشنام دہ ہے — مجھے اس کی اطلاع دی گئی ہے کاش کہ نہ دی جاتی یعنی اس کا وجود ہی نہ ہوتا

غُولٌ يسبّ نبيَّنا خيرَ الورٰى — لُكَعٌ وليس بعالم متبحّرِ ﴿۸۹﴾

ایک شیطان ہے جو ہمارے نبی افضل المخلوقات کو گالیاں دیتا ہے — سفلہ نادان فرومایہ ہے اور ایسا نہیں ہے کہ کوئی عالم متبحر حقائق کی تہ تک پہنچنے والا ہو

يا غُولَ باديةِ الضلالة والهوىٰ — تهذى هوًى مِن غير عينِ تبصُّرِ

اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان — تُو محض ہوا پرستی سے بکواس کر رہا ہے اور معرفت کی آنکھ تجھ کو حاصل نہیں

قطّعتَ قلب المسلمين جميعهم — كم صارم لك يا عَبِيطُ وخنجرِ

تو نے تمام مسلمانوں کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا — اے دروغگو جنگجو ہمیں یہ تو بتلا کہ تیرے پاس کتنی تلواریں اور خنجر ہیں

إنا تصبَّرْنا على إيذائكم — والنفس صارخة ولم تتصبرِ

ہم نے تو تمہارے دکھ دینے پر بتکلف صبر کیا — مگر جان فریاد کر رہی ہے اور صبر نہیں کر سکتی

إنا نرى فتنًا تذيب قلوبنا — إنا نرى صورًا تهولُ بمنظرِ

ہم وہ فتنے دیکھ رہے ہیں جو دلوں کو گلاتے ہیں — ہم وہ منہ دیکھ رہے ہیں جو ہمیں ڈراتے ہیں

جاء وا كمفترس بنابٍ داعسٍ — دحسًا ككلب نابح متشذّرِ

وہ ایک شکار مارنے والے کی طرح نیزہ مارنے والے دانتوں کے ساتھ آئے — قوم میں تفرقہ ڈالنے والے ہیں اس کتے کی طرح جو آواز کرتا اور حملہ کرنے کے لئے اپنی دم اکٹھی کر لیتا ہے

كانوا ذيابًا ثم وجدوا سَخْلةً — فى البرّ منفردًا أسيرَ تحسُّرِ

وہ تو بھیڑیئے تھے سو انہوں نے جنگل میں — ایک اکیلا برہ پایا جو ماندگی کا مارا ہوا تھا

وترى بطون المفسدين كأنها — قِربٌ بما نالوا كمالِ تعَجُّرِ

اور مفسدوں کے پیٹوں کو تو دیکھتا ہے کہ گویا وہ — مشکیں ہیں کیونکہ پیٹ اتنے بڑھ گئے کہ ان میں بل پڑتے ہیں

حاذت مطاياهم على أعناقنا — حتى تكسّرنا كعظمٍ أنخرِ

انہوں نے اپنی سواریوں کو ہماری گردنوں پر سخت دوڑایا — یہاں تک کہ ہم بوسیدہ ہڈی کی طرح ہوگئے

فاض العيون من العيون كأنها — ماء جرى من عَنْدَمٍ متعصّرِ

آنکھوں سے چشمے جاری ہوگئے گویا کہ وہ — دم الاخوین کا پانی ہے جو اس کے نچوڑنے کے وقت چک رہا ہے

فنهضتُ أنصَحهم و كيف نصاحتى قـومًـا أوابـدَ مـعجَـبين كضيطرِ

پس میں گالیاں دینے والوں کونصیحت کرنے کے لئے اٹھا اور میرا نصیحت دینا ایسی قوم کو کیا مفید ہوسکتا تھا جو ایک وحشی اور خود بیں اور فرومایہ اور بے خبر آدمی کی طرح ہے

قـد غُـودِرَ الإسـلام مِـن جهلا تهم وخـلَـتْ أمـاعزُ عن سحابٍ ممطرِ

عوام نادان نے ان کے باطل وساوس سے اسلام کو ترک کر دیا اور وہ پتھریلی زمین برسنے والے بادل سے محروم رہ گئی

شَاقـت قلوبَ الناس ظُعُنُ جِيائهم فتـأبّـطـوا بُـرَحـاءَ هــم بتخـيُّرِ ﴿۹۰﴾

لوگوں کے دلوں کو ان ہودج نشینوں نے شوق دلایا جو ان کی ہنڈیوں کے سرپوش کے اندر تھیں سو انہوں نے ان کی بلا کو دیدہ دانستہ بغل میں لے لیا

زُجَـلٌ عـمـون مـنـجّسو عرصاتِنا فَـجَـأَتْ طـوائـحُهـم كذِئبٍ مُبكِرِ

اندھی جماعتیں ہیں جو ہمارے ملک کو پلید کر رہی ہیں ان کے حوادث ناگاہ ہم پر پڑے اور وہ ایسے آئے جیسا کہ بھیڑیا فجر کے وقت شکار کے لئے نکلتا ہے

والـعـيـن بـاكـية وليـس بـكـاؤنـا شيئًا سِوى الفضل المنير المسفِرِ

آنکھ تو رو رہی ہے مگر ہمارا رونا کچھ حقیقت نہیں بجز اس فضل کے جو روشن کرنے والا اور صبح کے وقت آنے والا ہے

إن البـلايـا لا يـرُدُّ رِكـابَـهـا إلا يـدا مـلِـكٍ قـديـر أكـبـرِ

بلاؤں کے اونٹ سواروں کو کوئی رد نہیں کر سکتا مگر اس بادشاہ کے دونوں ہاتھ جو قدیر اور اکبر ہے

إن الـمهيـمـن لا يُـضِـيع عباده فـافْـرَحْ ولا تـحـزنْ بوقتٍ مُضجِرِ

خدا اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرے گا سو تو خوش ہو اور ایسے وقت میں جو دل کو تکلیف دینے والا ہے غمگین مت ہو

أيهـا المتنصّرون والعادون العمون لقد جئتم شيئًا إدًّا، وجُزتم عـن الـقـصـد جدًّا. تعبدون من مات وفاتَ، وعظّمتم العظام الرُّفاتَ، وغـمصتم الصادقين. وفيكم مَن إذا كُلِّمَ كَلَّمَ، وإذا سُلِّمَ ثَلَّمَ. تقولون إنـا لُقِّنّـا الـحـلـمَ، وعُـلِّـمْـنـا السلـمَ، ولكنـا لا نجد فيكم قارع

اے عیسائیو اور حد سے تجاوز کرنے والے اندھو تم ایک عجیب بات لائے اور یقیناً تم نے راہ راست کو چھوڑ دیا تم نے اس کو خدا پکڑا جو مر گیا اور گذر گیا اور بوسیدہ ہڈیوں کی تعظیم کی اور صادقوں کا تم نے عیب پکڑا اور تم میں ایسے شخص بھی ہیں کہ جب ہمکلام ہوں تو بدگوئی سے دلوں کو آزار پہنچاویں اور جب بدی کا جواب نہ دیا جاوے اور بے گزند رکھا جائے تو اور بھی رخنہ ڈالیں۔ اپنی زبان سے تو یہ کہتے ہو کہ

هٰذا☆ الصّفات وقريع هذه الصفات، بل نجدكم حريصين على الضرّ،
ہم کوحلم سکھایا گیا ہے اور صلح کاری کی تعلیم ہوئی ہے مگر ہم تم میں ایسا شخص نہیں پاتے جو اس تعلیم کے پتھر کو ٹھوکنے والا
وراغبين في إيصال الشرّ. تسبّون الأخيار، وتلعنون الأبرار، وتختالون
اوران صفتوں کا مالک ہو بلکہ ہم تو تم کو دکھ دینے پر حریص پاتے اور شرارت کرنے پر راغب دیکھتے ہیں تم نیکوں کو
من الزهو، وتنصبّون إلى اللّهو، وما تنصرتم إلا لتكونوا ذوى جُرُدٍ
گالیاں دیتے اور راستبازوں پر لعنت بھیجتے ہو اور تمہارے ناز کی چال میں تکبر بھرا ہوا ہے اور لہو لعب کی طرف
مربوطة وجِدَةٍ مغبوطةٍ، ولتميسوا في رِياش، وتتخلصوا من فكر
گرے جاتے ہو اور عیسائی ہونے سے تمہاری یہی غرضیں ہیں کہ تمہارے طویلوں میں گھوڑے ہوں اور قابل
معاش، وتجدوا ما تشتهى الأنفس وتتلذّ الأعين، ولتتجنّوا قطوف
رشک دولت مندی تم کو حاصل ہو اور لباس فاخرہ میں تم لٹکتے پھرو اور معاش کی فکر سے فارغ ہو جاؤ اور تم کو وہ سب
اللّذات فارغين. ووالله إن فسق النصارى قد عظم في الديار، وأخنوا ﴿۹۱﴾
چیزیں مل جائیں جن کو تمہارے نفس چاہتے ہیں اور جن سے تمہاری آنکھیں لذت حاصل کرتی ہیں اور تاکہ تم اپنی
على الناس بأنواع التبار. اتّسخت أبدانهم من أوساخ الذُنوب، فما
لذتوں کے چنے ہوئے پھل فارغ بیٹھ کر کھاؤ۔ اور بخدا نصاریٰ کا فسق ملکوں میں بڑھ گیا ہے اور قسم قسم کی ہلاکت
مالوا إلى الذنوب، وبلغ أمرهم من كثرة الأدران إلى الحِمام، فما
میں لوگوں کو ڈال دیا ہے ان کے بدن گناہوں کی میل سے میلے ہو گئے مگر انہوں نے نہ چاہا کہ پانی کا بھرا ہوا بوکا
عجُّوا إلى الحَمّام، وصاروا بادىَ الجردة كالأنعام، فما آلوا إلى حلل
ان کو ملے اور میلوں کی کثرت سے ان کی نوبت موت تک پہنچی پس انہوں نے حمام کی طرف رغبت نہ کی اور
الإنعام، وأحبوا الذهبَ، والإيمانُ فرَّ وذهَب، فأكبّوا على الدنيا خائنين.
چارپاؤں کی طرح ننگے ہو گئے اور انعام کے لباس کی طرف توجہ نہ کی اور سونے سے پیار کیا اور ایمان بھاگ گیا سو
وكذلك زادت منهم سموم الطغيان، وركدت ريح الإيمان، حتى
دین سے نومید ہو کر دنیا پر گرے اور اسی طرح ان سے گمراہی کی زہریں پھیلیں اور ایمان کی ہوا تھم گئی یہاں تک کہ

☆ سهو والصحيح ”هٰذه“ . (الناشر)

صـار الـزمان كليلة حالكة الجلباب هامية الرَّباب، تركوا طريق الخير
زمانہ ایسا ہوگیا جیسی کہ اندھیری رات جس کا بادل برس رہا ہے انہوں نے اس بھلائی کے طریق کو
الـمـأثـور، ودعَـوا إلى الويل والثبور، ثم صار الكذب عادتهم، وإشاعة
چھوڑ دیا جو مسلسل چلی آتی تھی اور موت اور ہلاکت کی طرف لوگوں کو بلایا۔ جھوٹ ان کی عادت ہوگیا
الفسق سيرتهم، وتوهين المقدسين خصلتهم، ومالُ الإعانات جَرّتهم.
اور فسق ان کی سیرت ہوگیا اور پاکوں کی توہین کرنا ان کی خصلت ہوگئی اور چندہ کا روپیہ ان کا
لا يبالون صغيرة ولا كبيرة، ولا يتقون جرأة ولا جريرة، ويفتِنون قلوب
جال ہوگیا نہ صغیرہ سے ڈریں اور نہ کبیرہ سے نہ دلیری سے اور نہ گناہ سے
الـنـاس بـأنـواع الـوَسـواس، أو يـنـطقون بالبهتان على رسل الرحمن.
تا اور لوگوں کو قسما قسم کے وساوس سے فتنہ میں ڈالیں اور خدا تعالیٰ کے پیغمبروں پر بہتان
وشِـنْـشِـنـتُـهـم الانتـقالُ مِن صيد إلى صيد، والرجوعُ من كيد إلى كيد،
باندھتے ہیں اور ان کی خصلت یہ ہے کہ ایک شکار سے فارغ ہوکر دوسرے شکار کی طرف جائیں اور
فتارة يُـرُون الـنسـاءَ، وطـورا بيـضاءَ وصفراء، ومرةً مِياهَهم الغِزار،
ایک مکر سے دوسرے مکر کی طرف رجوع کریں بعض وقت عورتیں دکھاتے ہیں اور بعض وقت سونا اور چاندی اور
وأخـرى الأشـجـارَ والثمار. فنشَب الجهّالُ في شبكتهم، والفسّاق في
کبھی اپنے پانی کی کثرت اور کبھی درخت اور کبھی پھل۔ سو ان کے جال میں اکثر جاہل پھنس گئے اور اکثر فاسق
هوّتهم، ونسَلوا مِن كل حدبٍ مصطادين.
ان کے گڑھے میں جا گرے اور وہ ہر یک بلندی سے شکار کرنے کے لئے دوڑے۔

أُنظُرْ إلـى الـمـتـنـصّرين وذانِـهـمْ وانـظُـرْ إلـى مـا بـدأ مِن أدرانهمْ ﴿۹۲﴾
عیسائیوں کو دیکھو اور ان کے عیبوں کو اور ان میلوں کو دیکھ جو ان سے ظاہر ہوئیں
مِـن كـل حـدب يـنسِـلون تشذّرًا ويـنـجّـسـون الأرض من أوثانهم
وہ اپنی زیادتیوں اور تعدیوں کی وجہ سے ہر یک بلندی سے دوڑے ہیں اور اپنے بتوں سے زمین کو ناپاک کر رہے ہیں

نشکو إلی الرحمن شرَّ زمانهم
ہم ان کے زمانے کے شر سے خدا تعالیٰ کی طرف شکایت لے جاتے ہیں
ونعوذ بالقدّوس من شیطانهم
اور ان کے شیطان سے پاک پروردگار کی پناہ میں آتے ہیں

هل مِن صَدوق یُوجدَنُ فی قومهم
کیا کوئی راستباز ان کی قوم میں پایا جاتا ہے
أم هل عرفتَ الصدق فی بلدانهم
یا تو نے شناخت کیا کہ ان کے شہروں میں سچائی بھی ہے

هم یعبدون الآدمی کمثلهم
وہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کررہے ہیں
هم ینشرون الفسق فی أوطانهم
وہ اپنے وطنوں میں بدکاری کو پھیلاتے ہیں

الماکرون الکائدون من الهوی
حرص کی وجہ سے مکار اور فریبی ہیں
والزور کالأثمار فی أغصانهم
اور ان کی شاخوں میں جھوٹ پھلوں کی طرح موجود ہے

العین باکیة علی حالاتهم
آنکھ ان کے حالات پر رو رہی ہے
للعقل حسرات علی هذیانهم
اور عقل کو ان کے بکواس پر حسرتیں ہیں

مکرٌ علی مکر خیالُ قلوبهم
ان کے دلوں کے خیال مکر پر مکر ہے
کذبٌ علی کذب بیانُ لسانهم
اور ان کی زبان کا بیان جھوٹ پر جھوٹ ہے

إنی أراهم کالبنین لِغُوْلِهم
میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے ابلیس کے لئے بطور بیٹوں کے ہیں
إن التطهر لا تحل بخانهم
اور پاکیزگی ان کے کاروان سرائے میں نہیں اترتی

کیف الرجاء وقد تأبّطَ قلبُهم
کیونکر امید کریں حالانکہ ان کے دل شرارت کو اپنی بغل میں لئے بیٹھے ہیں
شرًّا أراه دخیلَ جَذْرِ جنانهم
اور وہ شرارت ان کے دلوں کے اندر گھسی ہوئی ہے

بل کذّبوا بالحق لما جاءهم
بلکہ جب حق ان کے پاس آیا تو انہوں نے تکذیب کی
وتمایلوا حقدًا علی بهتانهم
اور کینہ سے اپنے بہتانوں کی طرف جھک پڑے

کم مِن سموم هبَّ عند ظهورهم
ان کے ظاہر ہونے سے بہت سی گرم ہوائیں چلی ہیں
کم مِن جَهول صِیدَ مِن أرسانهم
اور ان کی رسیوں سے بہت جاہل شکار ہو گئے

﴿۹۳﴾ هٓم أنکروا بحر العلوم بخبثهم
انہوں نے اپنے خبث سے علموں کے دریا سے انکار کیا
واستغزروا ما کان فی کِیزانهم
اور جو کچھ ان کے پیالوں میں تھا ان کو بہت کچھ سمجھا

لا یعلم النوکی دخیلةَ أمرهم
بے وقوف لوگ ان کی اصل حقیقت کو نہیں جانتے

مِن غیرِ رقّتهم ولینِ لسانهم
بس اسی قدر جانتے ہیں کہ وہ زبان کے نرم ہیں

واللّٰهِ لولا ضنکُ عیشٍ مُقلِقٍ
اور بخدا اگر تنگی رزق کسی کو تکلیف نہ دیتی

ما مالَ مرتدّ إلی أدیانهم
تو کوئی مرتد ان کے دین کی طرف میل نہ کرتا

قد جاء هم قوم بحرصِ لبانهم
ایک قوم تو ان کے دودھ کی حرص سے ان کے پاس آئی

ولینفُضَنْ ما کان فی أردانهم
تا کہ وہ جو کچھ ان کی آستینوں میں ہے جھاڑ لیں

کانوا کذئب البرِّ مکلومِ الحشا
وہ جنگل کے بھیڑیئے کی طرح بھوک سے خستہ اندرون تھے

مِن جوعهم فسعوا إلی عمرانهم
پس وہ ان کی آبادی کی طرف دوڑے

قوم سُقوا کأس الحتوف بوعظهم
ایک قوم نے تو موت کے پیالے ان کے وعظ سے پی لئے

قوم خَروفٌ فی یدَی سِرحانهم
اور ایک دوسری قوم برّہ کی طرح اس بھیڑیئے کے ہاتھوں میں ہے

عمّتْ بلایاهم وزاد فسادهم
ان کی بلائیں عام ہوگئیں اور ان کا فساد بڑھ گیا

واشتدّ سیل الفتن من طغیانهم
اور فتنوں کا سیلاب ان کی بے اعتدالیوں سے بہت سخت ہوگیا

یا رَبِّ خُذْهم مثلَ أخذِک مفسدًا
اے خدا تو ان کو پکڑ جیسا کہ تو ایک مفسد کو پکڑتا ہے

قد أفسدَ الآفاقَ طولُ زمانهم
ان کے طول زمانہ نے دنیا کو بگاڑ دیا

أدرِکْ رجالًا یا قدیرُ ونسوةً
اے قادر تو اپنے رحم سے مردوں اور عورتوں کی جلد خبر لے

رحمًا ونَجِّ الخَلْق من طوفانهم
اور مخلوق کو اس طوفان سے نجات بخش

حلّتْ بأرض المسلمین جنودهم
ان کے لشکر مسلمانوں کی زمین میں اتر آئے

فسرَتْ غوائلهم إلی نسوانهم
اور ان کی بلاؤں نے مسلمانوں کی عورتوں تک سرایت کی

یا ربَّ أحمدَ یا إلٰهَ محمّدٍ
اے احمد کے رب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے الہٰ

اِعصِمْ عبادک من سموم دخانهم
اپنے بندوں کو ان کے دھوؤں کی زہروں سے بچا لے

یا عونَنا انصُرْ مَن سواک ملاذنا
اے ہمارے مددگار تیرے سوا ہمارا کون جاپناہ ہے

ضاقت علینا الأرض من أعوانهم
ہم پر ان لوگوں کے مددگاروں سے زمین تنگ ہوگئی

﴿۹۴﴾

كَسِّرْ زُجاجتهم إلهي بالصفا واعصِمْ عبادك من سموم بيانهم
اے خدا پتھروں سے ان کے شیشے کو توڑ دے اور ان کے بیان کی زہر سے اپنے بندوں کو بچا لے

سبُّوا نبيَّك بالعناد وكذّبوا خيرَ الورىٰ فانظرْ إلى عدوانهم
تیرے نبی کو انہوں نے عناد سے گالیاں دیں اور جھٹلایا وہ نبی جو افضل المخلوقات سے ہے سو تو ان کے ظلم کو دیکھ

يا ربّ سحّقهم كسحقك طاغيًا وَانْزِلْ بساحتهم لهدم مكانهم
اے میرے رب ان کو ایسا پیس ڈال جیسا کہ تو ایک طاغی کو پیستا ہے اور ان کی عمارتوں کو مسمار کرنے کے لئے ان کے صحن خانہ میں اتر آ

يا ربّ مَزِّقْهم وفَرِّق شَمْلَهم يا ربّ قَوِّدْهم إلى ذوبانهم
اے میرے رب ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور ان کی جمعیت کو پاش پاش کر دے اے میرے رب ان کو ان کے گداز ہونے کی طرف کھینچ

قد أزمعوا إضلالنا ووبالَنا فاضرِبْ مكايدهم على أبدانهم
انہوں نے ہمارا گمراہ کرنا اور وبال میں ڈالنا دلوں میں ٹھان لیا ہے سو تو ان کے مکر انہیں کے جسموں پر مار

وإذا رميتَ فإن سهمك قاتلٌ حَدٌّ كأسياف على شجعانهم
اور جب تو تیر چلاوے تو تیر تیرا قتل کرنے والا ہے تیز ہے اور تلواروں کی طرح ان کے بہادروں پر پڑتا ہے

صِرْنا حَمولةَ جورِهم وجفائهم زُمّتْ ركاب الهجر مِن وثبانهم
ہم ان کے ظلم کے شتر باربرداری ہو گئے جدائی کے اونٹوں کو ان کے حملوں کے سبب سے مہار دی گئی

لولا تَعافُينا تعاقُبَ سَبِّهم لرميتُ سهم النار عند عُثانهم
اگر ہم ان کی گالیوں کا جواب دینے سے کراہت نہ کرتے تو میں ان کے دخان کے مقابل پر آگ کے تیر چلاتا

ما يظلم الأشرار إلا نفسهم سترى بندم القلب عَضَّ بنانِهم
ظالم کسی پر ظلم نہیں کرتے مگر اپنے نفس پر سو تو عنقریب دیکھے گا کہ وہ دلی ندامت سے اپنی سرانگشت کاٹیں گے

ظنّوا بأن اللّٰه مخلِفُ وعده فبغوا بأرض اللّٰه من طغيانهم
انہوں نے خیال کیا کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ نہیں پورا کرے گا تب وہ خدا تعالیٰ کی زمین میں اپنی بے اعتدالی کی وجہ سے باغی ہو گئے

وقبولُ أمر الحق عارٌ عندهم صعبٌ على السفهاء عطفُ عِنانهم
سو حق کا قبول کرنا ان کے نزدیک عار ہے اور نادانوں پر حق کی طرف باگ پھیرنا سخت ہو گیا ہے

سُودٌ کخافیۃ الغراب قلوبهم ۔۔۔ والخلْقَ مخدوعون من لمعانهم

ان کے دل ایسے سیاہ ہیں جیسے کوے کے وہ پر جو پیٹھ کی طرف ہوتے ہیں ۔۔۔ اور خلقت ان کی ظاہری چمک سے دھوکا کھا رہی ہے

فارقُبْ إذا صاحبتَهم بمحبّۃٍ ۔۔۔ فتنًا بدینک عند اِستحسانهم ﴿۹۵﴾

پس جب تو ان کی صحبت اختیار کرے تو تجھے ۔۔۔ بباعث ان کے پسند رکھنے کے اپنے دین کے فتنوں کا امیدوار رہنا چاہیے

ولقد دعوتُ الرب عند تناضُلی ۔۔۔ واللّٰہُ تُرسی عند ضرب سِنانهم

اور میں نے اپنے مقابلہ کے وقت اپنے رب کو بلایا ۔۔۔ اور ان کے نیزوں سے بچنے کے لئے خدا میری ڈھال ہے

یا مستعانی لیس دونک مَلجأی ۔۔۔ فانصُرْ وأیِّدْنا لهدم قِنانهم

اے میرے مددگار تیرے سوا میری کوئی پناہ نہیں ۔۔۔ پس مدد کر اور ان کے پہاڑوں کے توڑنے کے لئے ہماری تائید فرما

یا من یعیّرنی بموت إلٰههم ۔۔۔ أفلا ترٰی ما جَذَّ أصلَ إهانهم

اے وہ شخص جو مجھے اس لئے سرزنش کرتا ہے کہ میں ان کے مصنوعی خدا یعنی حضرت عیسیٰ کی موت کا قائل ہوں ۔۔۔ کیا تو دیکھتا نہیں کہ کس اعتقاد نے ان کی بیخکنی کی ہے

واللّٰہِ إن حیاۃ عیسی حیّۃٌ ۔۔۔ تسعی لتُهلِک کلَّ مَن فی خانهم

بخدا حضرت عیسیٰ کی زندگی ایک سانپ ہے ۔۔۔ وہ سانپ دوڑتا ہے تا ان سب کو قتل کرے جو ان کی سرائے میں ہیں

جعَل المهیمن حکمۃً من عنده ۔۔۔ فی موت عیسی قَطْعَ عرقِ جِرانهم

خدا تعالیٰ نے اس بات میں حکمت رکھی ہے ۔۔۔ کہ حضرت عیسیٰ کی موت سے ان کا مذہب ذبح کیا جائے

کیف الحیاۃ و قد تُوُفِّیَ مثله ۔۔۔ حزبٌ وخیرُ الخَلق بعد زمانهم

یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ حضرت عیسےٰ زندہ ہوں حالانکہ ان سے پہلے جتنے نبی آئے ۔۔۔ وہ فوت ہوگئے ہیں اور جو سب سے بہتر تھا اور پیچھے سے آیا وہ بھی فوت ہوگیا

هل غادرَ الحتفُ المفاجئ مرسلًا ۔۔۔ أم هل سمعتَ الحیّ من أقرانهم

کیا اچانک پکڑنے والی موت نے کسی رسول کو بھی چھوڑا ۔۔۔ یا تو نے کبھی سنا کہ ان کے ہم رتبوں میں سے کوئی زندہ رہا

أتغیظُ ربَّک لابن مریم حِشنۃً ۔۔۔ وتحید عن مولی إلی إنسانهم

کیا تو اپنے رب کو ابن مریم کے لئے غصہ دلاتا ہے کیا کچھ کینہ ہے ۔۔۔ اور مولیٰ کریم سے تو دور ہو کر عیسائیوں کے انسان کی طرف جاتا ہے

فاطلُبْ هُداه وما أخالُک تطلبُ ۔۔۔ فاخسَأْ وکُنْ منهم ومن إخوانهم

سو تو اللہ کی ہدایت کو ڈھونڈ اور مجھے امید نہیں کہ تو ڈھونڈے ۔۔۔ پس دفع ہو اور عیسائیوں میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے ہو جا

يا مَن تظنّى البولَ ماءً باردًا أخطأتَ مِن جهلٍ بِاِستِسمانهم
اے وہ شخص جس نے بول کو ٹھنڈا پانی سمجھ لیا تو نے اپنی نادانی سے خطا کی اور لاغروں کو موٹا خیال کیا

يا ربِّ أَرِنى يومَ كسرِ صليبهم يا ربّ سلِّطْنى على جدرانهم
اے میرے رب صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھلا اے میرے رب ان کی دیواروں پر مجھ کو مسلط کر

فإذا تكلَّمْنا فسيفٌ قولُنا رمحٌ مبيد لا كمِثل بيانهم ﴿۹۶﴾
اور جب ہم کلام کریں تو ہماری کلام ایک تلوار ہے ایک نیزہ ہلاک کرنے والا ہے نہ ان کے بیان کی طرح

ولقد أُمرتُ من المهيمن بعدما هاجت دخان الفتن من نيرانهم
اور میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اس وقت کے بعد جو پادریوں کی آگ سے دھوئیں اٹھے

ما قلت بل قال المهيمن هكذا ما جئتُهم بل جاء وقت هوانهم
یہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا تعالیٰ نے اسی طرح کہا میں ان کے پاس نہیں آیا بلکہ ان کی ذلت کا وقت آ گیا

طورًا أحارب بالسهام وتارةً أَهوى بأسياف إلٰى إثخانهم
کبھی میں ان سے تیروں کے ساتھ جنگ کرتا ہوں اور کبھی میں اپنی تلواروں کے ساتھ ان کے قتل کثیر کی طرف توجہ کرتا ہوں

بمهنّدٍ صافِ الحديد جذمتُهم وعصاىَ قد أفنَتْ قُوَى ثعبانهم
نہایت عمدہ تلوار سے میں نے ان کو کاٹ دیا ہے اور میرے عصا نے ان کے سانپ کی تمام قوتیں فنا کر دیں

روحى بروح الأنبياء مضمَّخٌ جادتْ علىّ الجَودُ من فيضانهم
میرا روح انبیاء کی روح سے معطر کیا گیا ہے اور ان کے فیضان کا ایک بڑا مینہ میرے پر برسا

إنّا نرجّع صوتنا بغنائهم إنّا سُقينا من كؤوس دِنانهم
ہم انہیں کے گیت کو سُروں کے ساتھ گاتے ہیں ہم انہیں کے پیالوں میں سے پلائے گئے ہیں

قوم فنوا فى سبلِ مَربَعِ ربّهم والعُمى لا يدرون مطلع شأنهم
وہ ایک قوم ہے جو خدا کی راہ میں فنا ہوگئی اور اندھے ان کی شان کے مطلع کو نہیں دیکھتے

كم من شرير أُهلكوا بعنادهم ورأوا مُدَى نحرٍ وراء كُبانهم
بہت شریر ہیں جو بوجہ ان کے عناد کے ہلاک کئے گئے اور اپنی بیماری کے بعد ذبح کرنے کی کاردیں انہوں نے دیکھ لیں

وسیُرغِم اللّٰهُ القدير أنوفهم ويُرى المهيمن ذُلَّ داءِ خُنانهم

عنقریب خدا تعالیٰ ان کی ناکوں کو خاک میں ملائے گا اور ان کی ناک کی بیماری کی ذلت دکھاوے گا

اليوم قد فرحوا برجسِ تنصُّرٍ والحق لا يخطو إلٰى آذانهم

آج وہ لوگ نصرانیت کی ناپاکی سے خوش ہو رہے ہیں اور سچائی ان کے کانوں کی طرف قدم نہیں بڑھاتی

قوم تميل مع الهوى أفكارهم وعفَتْ نقوشُ الصدق من حيطانهم

یہ ایک قوم ہے جن کے فکر نفسانی خواہش کے ساتھ جھک پڑتے ہیں اور سچائی کے نقش ان کی دیواروں سے مٹ گئے ہیں

ظهّرت كأثر السمّ ثورةُ وعظهم رحلتْ تُقاة الخَلق من إدجانهم ﴿۹۷﴾

زہر کے اثر کی طرح ان کے وعظ کا جوش ظاہر ہے ان کے مقام سے لوگوں کی پرہیز گاری کوچ کر گئی

هل شاهدتُ عيناك قومًا مثلهم أم هل سمعتَ نظيرهم فی ذانهم

کیا ایسی قوم تُو نے کوئی اور بھی دیکھی یا ان کے عیب میں اُن کی کوئی دوسری نظیر بھی سنی

بطريقةٍ سنّتْ لهم آباؤهم يدعو إلى الجَهُلات صوت كِرانهم

اس طریق سے جو ان کے باپ دادوں نے مقرر کیا ہے ان کا طنبور باطل باتوں کی طرف بلا رہا ہے

فكأنّ أبواب المكائد كلها فُتحتْ لفتنتنا علٰى رُهبانهم

پس گویا کہ تمام فریبوں کے دروازے ان پر اس لئے کھولے گئے کہ تا ہمارا امتحان ہو

قد آثروا طرق الضلال تعمّدًا ما زاد خسران علٰى خُسرانهم

گمراہی کی تمام راہوں کو پسند کر لیا جس ٹوٹے میں وہ پڑے ہیں اس سے بڑھ کر کوئی اور ٹوٹا نہیں

إن الصليب سيُكسَرَنْ ويُدَقَّقَنْ جاء الجِيادُ وزهَق وقتُ أتانهم

صلیب تو عنقریب ٹوٹ جائے گا گھوڑے آئے اور گدھیاں بھاگیں

الكذب مجبنةٌ لكل مُباحث لكنهم تركوا حياء جنانهم

جھوٹ بولنا ہر یک بحث کرنے والے کے لئے بدلی کا باعث ہوتا ہے مگر انہوں نے تو اپنے دل کا حیا ترک کر دیا

سمٌّ مبيد مهلكٌ فی لبنهم مَكرٌ مُضِلُّ الخَلقِ فی هَدَجانهم

اُن کے دودھ میں زہر ہے جو ہلاک کرنے والی اور مارنے والی ہے ان کی پیرانہ رفتار میں ایک مکر ہے جو خلقت کو گمراہ کرنے والا ہے

فارْبَأْ بدينك عند رؤية وجههم — واقنعْ بشوكٍ مِن جَنى بستانهم
پس جب تو ان کو ملے تو اپنے دین کی نگرانی رکھ — اور ان کے باغ کے پھل سے بیزار ہو کر کانٹے پر قناعت کر

الموت خير للفتىٰ من خبزهم — فاصبرْ ولا تجنَحْ إلى تَهْتانهم
جوانمرد کے لئے مرنا ان کی روٹی سے بہتر ہے — پس صبر کر اور ان کی ایک ساعت کے مینہہ کی طرف مت جھک

و نضارة الدنيا تزول بطرفةٍ — فاقنَعْ ولا تنظُرْ إلى أفنانهم
اور دنیا کی تازگی ایک دم میں دور ہو جاتی ہے — سو قناعت کر اور ان کی شاخوں کی طرف نظر مت کر

النار تسقط كالصواعق عندهم — فتجافَ يا مغرورُ عن أحضانهم
آگ ان کے پاس بجلی کی طرح گر رہی ہے — پس ان کے کناروں سے اے دھوکا کھانے والے ایک طرف ہو جا

أينَ المفرّ من القضاء إذا دنا — إلّا إلٰى ربٍّ مُزيلِ قِنانهم ﴿۹۸﴾
تقدیر سے کہاں بھاگیں جب آ گئی — صرف خدا تعالیٰ کی پناہ ہے جو ان کے ٹیلوں کو دور کرے گا

يَسْبون جهّالًا برقّة لفظهم — يُصْبون قلب الخَلق من إحسانهم
جاہلوں کو اپنی نرمی سے غلام بنا لیتے ہیں — اور اپنے احسانوں سے خلقت کے دل اپنی طرف کھینچتے ہیں

فلذا يُحِبُّ مزوِّرٌ أديارَهم — مِن شحّه ميلًا إلى مرجانهم
اسی لئے ایک مکار ان کے گرجاؤں سے پیار کرتا ہے — اپنے لالچ سے ان کے موتی کی خواہش سے

ولو انتقدتَ جموعهم فی دَيرهم — لوجدتَ سقطًا شيخهم كعَوانهم
اور اگر تو ان کے گرجاؤں میں ان کی جماعتوں کو پرکھے — تو ان کے بڈھے کو ایسا ہی ردی پائے گا جیسا کہ ان کے درمیانی عمر والے کو

ما الفرق بين المشركين وبينهم — بل هم بنوا قصرًا على بنيانهم
ان میں اور مشرکین میں فرق کیا ہے — بلکہ انہوں نے تو مشرکوں کی بنیاد کو ایک محل بنا دیا

يهوى إليهم كلُّ نِكسٍ فاسقٍ — ليبيت شَبْعانًا بلحم جِفانهم
ہر یک ضعیف فاسق اُن کی طرف گرتا ہے — تا ان کے پیالوں کے گوشت سے پیٹ بھر کے رات گذارے

فی قلبنا وجعٌ وشوكُ دعابةٍ — من نَخْزِهم خبثًا وطولِ لسانهم
ہمارے دل میں ایک درد اور ان کے ٹھٹھوں کی وجہ سے ایک کانٹا ہے — کیونکہ انہوں نے اپنی زبان درازی اور خبث سے ہمارے دل کو خستہ کیا

ما إنْ أری أثر الدلائل عندهم — أصبَوا قلوبَ الخلق من عِقیانهم

میں ان کے پاس دلائل کا نشان نہیں دیکھتا — لوگوں کے دل اپنے سونے کی وجہ سے کھینچ لیے ہیں

قد عاث فی الأقوام ذئب شیوخهم — حدثتْ فنون الفسق مِن حدثانهم

ان کے بڈھوں کے بھیڑیئے نے قوموں میں تباہی ڈالی — اور ان کے جوانوں سے طرح طرح کے فسق پھیلے

تعریسهم آثارُ عزمِ رحیلهم — یُخفُون فی الأرْدان حبلَ ظِعانهم

رات کو اترنا ان کے کوچ کی نشانی ہے — اور اپنی آستینوں میں لمبے رسے اسباب باندھنے کے چھپا رکھے ہیں

عارٌ علی الفَطِن الزکیّ طعامُهم — ضارٌ لخلق اللّٰه ماءُ شِنانهم

ایک دانا پاک طبع پر عار ہے کہ ان کا کھانا کھاوے — اورخلق اللہ کے لئے ان پرانی مشکوں کا پانی مضر ہے

للمرء قربُ المؤذیات جمیعها — خیرٌ لحفظ الدین من قربانهم

انسان کے لئے تمام موذی جانوروں کا قرب — اُن کے قرب سے اپنا دین بچانے کے لئے بہتر ہے

لکَ کلَّ یومٍ ربِّ شأنٌ معجِبٌ — فانصُرْ عبادک ربّ فی میدانهم ﴿۹۹﴾

اے میرے رب ہر یک دن تیری عجیب شان ہے — سو تُو اپنے بندوں کی ان کے میدان میں مدد کر

نَقنِی التضرّعَ والبکاء تصبّرًا — نأوی إلی الرّحمٰن من رُکبانهم

ہم صبر کر کے تضرع اور رونے کو لازم پکڑتے ہیں — اور ان کے سواروں سے ہم خدائے تعالیٰ کی پناہ لیتے ہیں

لِلّٰهِ سهمٌ لا یطیش إذا رمٰی — للحقّ سلطان علی سلطانهم

خدا کا وہ تیر ہے کہ جب چھوٹا تو خطا نہیں جاتا — اور خدا کا قہر ان کے قہر پر غالب ہے

أَنزِلْ جنودک یا قدیرُ لنصرنا — إنا لقِینا الموت من لُقْیانهم

اے قادر ہمارے لئے اپنا لشکر اتار — کیونکہ ہم ان کے ملنے سے موت کو ملے

یا ربّ قد بلَغ القلوب حناجرا — یا ربّ نَجِّ الخَلق من ثعبانهم

اے میرے رب دل حلق کو پہنچ گئے — اے میرے رب خلقت کو ان کے سانپ سے نجات دے

إن القلوب من الکروب تقطعتْ — فارحَمْ وخَلِّصْ روحنا من جانهم

دل بیقراریوں سے ٹکڑے ہو گئے — سو رحم کر اور ہماری جان کو ان کے دیو سے رہائی بخش

ودَعِ العِدا جزَرَ السِّباع یَنُشُنَهم — واشفِ القلوب بخزیهم وهوانهم

اوردشمنوں کو بھیڑیوں کی بکری بنا تا ان کو پکڑیں اورنوچ نوچ کر کھاویں — اور ہمارے دلوں کو ان کی رسوائی اور ذلت سے شفا بخش

☆☆☆

وأعجبَني طريق المعترض الفتّان أنه لا يمتنع من الهذيان،
اور اس فتنہ انگیز معترض کے طریق سے مَیں تعجب کرتا ہوں بکواس سے باز نہیں آتا اور
ويهذى كمثل النشوان، ويقول إن عيسٰى هو الروح الذى يوجد ذكره
شرابیوں کی طرح بکواس کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ عیسیٰ وہی روح ہے جس کا جا بجا قرآن میں ذکر پایا جاتا ہے
فى جميع مقامات القرآن، وفى كتب أخرى التى هى من اللّٰه الرحمٰن،
اور ایسا ہی دوسری کتابوں میں بھی ذکر پایا جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں حالانکہ وہ اس دعویٰ میں سراسر
وما هو إلا من الكاذبين. فاعلموا يا معشر الطّلاب أنه يسعٰى إلى
جھوٹ بول رہا ہے۔ سوائے حق کے طالبو! یقیناً سمجھو کہ وہ صرف ریت کی چمک کی طرف دوڑتا ہے جس میں پانی
السراب ولا يخطو إلى الصواب، وإن فى كلامه دجل عجيب وتمويه
نہیں اور حق کی طرف قدم نہیں رکھتا اور اس کی کلام میں ایک عجیب قسم کا دجل ہے اور دھوکا دہی اور
غريب وكذب مبين. ألا يعلم أن الروح نزل على عيسٰیؑ كما نزل ﴿۱۰۰﴾
کھلا کھلا جھوٹ ہے۔ کیا نہیں جانتا کہ روح جیسا کہ حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا ایسا ہی حضرت موسیٰ پر نازل ہوا
على موسٰى ونبيّين آخرين؟ لِم يلبس الحق بالباطل كالدجّال الغالث؟
اور ایسا ہی دوسرے نبیوں پر۔ کیوں حق کے ساتھ جھوٹ ملاتا ہے جیسے کہ دجال اچھے کے ساتھ برے کو ملانے والے۔ کیا
ألا يقرأ فى الإنجيل متّى الإصحاح الثالث وإذا السماوات قد انفتحت له،
وہ انجیل متی کے تیسرے باب کو نہیں پڑھتا کہ یکدفعہ اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل گئے
فرأى روحَ اللّٰه نازلةً مثل حمامة وآتيًا عليه ...... ثم أُصعِدَ يسوع إلى البرية
سو اس نے خدا کی روح کو کبوتر کی طرح اترتے اور اپنے پر آتے دیکھا۔ پھر یسوع روح سے جنگل کی طرف چلا گیا
من الروح ليجرَّب من الشيطان اللعين. فثبت أنّ روح القدس نزل على
تا شیطان سے آزمایا جاوے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ روح القدس
المسيح كما نزل على إبراهيم وإسماعيل الذبيح وغيره من المرسلين.
مسیح پر ایسا ہی نازل ہوا جیسا کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور دوسرے نبیوں پر

فاتق ربَّ العباد وفكِّرُ لطلب السَّداد، مجتهدًا لتحصيل الرشاد،
سو خدا سے ڈر اور حق الامر کے ڈھونڈھنے کی فکر کر مگر اس فکر میں
وتاركًا سبل الرقاد وجاهدًا، هل يكون النازل والمنزَل عليه شيئا
کوشش کر اور نیند کی راہوں سے الگ ہو کیا نازل اور منزل علیہ ایک ہی چیز ہو سکتے ہیں
واحدا؟ كلّا بل لا بد من أن يكونا شيئين متغائرين، كما لا يخفى على
بلکہ یہ بات ضروری ہے کہ وہ دو متغائر چیزیں ہیں جیسا کہ عقلمندوں پر
ذى العينين، وعلى سائر العاقلين. فأىّ دليل أكبر من هذا لقوم
پوشیدہ نہیں۔ پس منصفوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل ہوگی وہ منصف جو
منصفين، الذين ينثالون إلى الحق موجفين، ولا يتركون الصراط كعمين؟
حق کی طرف متوجہ ہوکر دوڑتے ہیں اور راہ کو اندھوں کی طرح نہیں چھوڑتے اور کونسا فرق ان دو روحوں میں ہے
وأىّ فرق فى الروح النازل على عيسٰى والروح الذى أُعطِىَ لموسٰى كليم
جو حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ پر نازل ہوئیں
رب العالمين؟ ألا تتفكرون يا معشر الظالمين وتسقطون على أراجيف
اے ظالمو! کیا تم کچھ بھی فکر نہیں کرتے اور جھوٹوں کی خبروں پر گرے جاتے ہو۔ کیا تم
الكاذبين؟ ألا تقرأون فى التوراة الإصحاح الحادى عشر ما قيل إنه قول
توراۃ کے گیارہویں باب میں وہ کلام نہیں پڑھتے جس میں کہا گیا ہے کہ اس خدا کا کلام ہے جو اپنی باتوں میں سب
أصدق القائلين، وهو أنّ الربّ قالَ لِمُوسٰى فأنزلُ وأنا أتكلم معك، ﴿۱۰۱﴾
سے بڑھ کر سچا ہے اور وہ یہ ہے کہ رب نے موسیٰ کو کہا کہ میں اتروں گا اور تجھ سے کلام کروں گا اور اس
وآخذ من الروح الذى عليك وأضع عليهم، أىُ على أكابر أمّته، وهم
روح میں سے لوں گا جو تجھ پر ہے اور ان پر ڈالوں گا یعنی بنی اسرائیل کے اکابر پر جو ستر آدمی
كانوا سبعين. وكذلك نزل هذا الروح على جد عيسٰى ومُرشده داؤد
تھے۔ اور اسی طرح روح حضرت عیسیٰ کے دادے اور اس کے مرشد یحییٰ پر بھی نازل ہوئی

ویـحیـیٰ وغیـرهـما من النبیین. ولا حاجة إلی أن نطوّل الکلام ونضیع
اور ایسا ہی دوسرے نبیوں پر۔ اور کچھ ضرورت نہیں کہ ہم اس کلام کو طول دیں اور وقت کو ضائع
الأوقـات ونـــزید الخصام، فإن الخواص من النصاریٰ والعوام یعرفونه
کریں اور جھگڑے کو بڑھاویں کیونکہ نصاریٰ ان تمام باتوں کو جانتے ہیں
ومـا کـانـوا منکرین. فلم لا تَستشفّ أیها الجهول والغبی المعذول فی
اور منکر نہیں ہیں۔ پس اے نادان کیوں اپنی نظر کو پہلی کتابوں میں عمیق حد تک نہیں پہنچاتا
کتب الأولیـن؟ ولم لا تقبل النصیحة، وتعادی العقیدة الصحیحة، ولا
اور کیوں نصیحت کو قبول نہیں کرتا اور صحیح عقیدے کا دشمن ہو رہا ہے اور ہدایت کی راہ پر نہیں آتا۔
تـکـون مـن الـمسترشدین؟ نعطیک شهدًا یَنقَع، وتعدو إلی سمّ مُنقَع،
ہم تجھے ایک شہد پیاس بجھانے والا دیتے ہیں اور تو ایک تیز زہر کی طرف دوڑتا ہے تا اس کو پی
أترید أن تکون من الهالکین؟
لے کیا تیرا مرنے کا ارادہ ہے۔

وأمّـا مـا ظننتَ أن اللّٰه یسمّی المسیح فی القرآن روحًا من اللّٰه
اور یہ جو تو نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں مسیح کا نام روح من اللہ رکھتا ہے
الـرحـمٰـن، ولا یسـمیـه بشـرًا ومن نوع الإنسان، فأعجبنی أنکم لم لا
اور اس کا نام بشر نہیں رکھتا اور منجملہ نوع انسان اس کو قرار نہیں دیتا سو مجھے تعجب ہے کہ تم لوگ کیوں بہتان
تـأنفون من البهتان، ولم لا تستحیون من خرافات وتنضنضون نضنضة
سے کراہت نہیں کرتے اور خرافات بکنے کے وقت تمہیں کیوں شرم نہیں آتی اور اژدہا کی طرح
الثعبـان، وما کنتم منتهین. وتمیسون کالسکاریٰ وجدانًا ووجدًا، ولا
زبان ہلاتے ہو اور باز نہیں آتے اور تم مارے غصہ اور غم کے ایسے چلتے ہو جیسا کہ ایک مست
ترون غورًا ولا نَجدًا، ولَا تـخافون هوّة السّافلین. أجعلتم قرّة عیونکم ﴿۱۰۲﴾
چلتا ہے اور نشیب وفراز کو کچھ بھی نہیں دیکھتے اور گڑھے میں گرنے سے نہیں ڈرتے۔ کیا جھوٹ بولنے میں ہی تمہاری

ومسرّة قلوبكم فی الأكاذيب، وطبتم نفسًا بإلغاء طلب الحق وإلقاء
آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی خوشی ہے اور تم اس بات پر خوش ہو گئے کہ حق کو چھوڑ دو اور
حبل اللّٰه القريب، وكنتم قوما عادين؟ ويل لكم. إنكم سقطتم على
خدا کے رسہ کو جو بہت نزدیک ہے پھینک دو۔ تم پر افسوس کہ تم ایک مزبلہ پر گرے
دِمْنَة، وأعرضتم عن روضة، بل تركتم شجراءَ وآثرتم مَرْداءَ، ونزلتم
اور باغ سے کنارہ کیا بلکہ تم نے درختوں والی زمین کو چھوڑا اور ویران بے درخت زمین کو
عن متن الركوبة، واخترتم طريق الصعوبة، وقفوتم أثر المبطلين.
اختیار کیا اور سواری سے تم اتر بیٹھے اور خرابی اور سختی کا راہ اختیار کر لیا اور باطل پرستوں کے پیچھے لگ گئے۔

وإن كنتم تظنون أن القرآن صدّق قولكم وأعان، وقال فی شأن
اور اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ قرآن تمہارے قول کی تصدیق کرتا اور تمہیں مدد دیتا ہے اور عیسیٰ کے بارہ میں کہا ہے کہ
عيسىٰ ورُوحٌ منه وقبِل أنه خرَج مِن لدنه، فما هذا إلا جهل صريح
وہ اس سے روح ہے اور اس بات کو قبول کر لیا ہے کہ وہ اس سے نکلا ہے تو یہ خیال تمہارا صریح جہل اور مکروہ وہم ہے اور
ووهم قبيح وخطأ مبين. ثم إن فُرِضَ أن قوله تعالى ورُوحٌ منه يزيد شأنَ
کھلا کھلا خطا ہے۔ پھر اگر ہم فرض کر لیں کہ روح منہ کا لفظ حضرت عیسیٰ کی شان بڑھاتا ہے اور اس کو
ابن مريم، ويجعله ابن اللّٰه وأعلى وأكرم، فيجب أن يكون مقام آدم
ابن اللہ اور بلند تر ٹھہراتا ہے سو اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت آدم کا مقام حضرت مسیح
أرفع منه وأعظم، ويكون آدم أول أبناء ربّ العالمين؛ فإن فی شأن آدم
سے زیادہ بلند ہو اور پہلا بیٹا خدا تعالیٰ کا حضرت آدم ہی ہو۔ کیونکہ حضرت آدم کی شان میں
بيان أكبر من شأن عيسىٰ، فتفكَّرْ فی آية فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ[1] وتدبَّرْ
حضرت عیسیٰ کی نسبت زیادہ تعریف بیان کی گئی ہے سو عقلمندوں کی طرح لفظ فقعوا لہ ساجدین میں غور کر
كأولی النهى، وفكِّرْ فی لفظ خلقتُ بيدی ولفظ سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ
اور پھر اس لفظ میں غور کر جو خلقت بیدی اور سوّیتہ اور نفخت فیہ

[1] الحجر: ۳۰

مِنۡ رُّوۡحِیۡ [1] وألفاظ أخرى، ليظهر عليك جلالةُ آدم وشأنه الأعلىٰ.
مـن روحـی ہے اور دوسرے لفظوں کو بھی سوچ تا کہ تیرے پر حضرت آدم کی شان اعلیٰ ظاہر ہو کیونکہ
فإن منطوق الآية يدل على أن روح الله نزل فی آدم بنزول أجلى، حتّٰى
منطوق آیت کا دلالت کرتا ہے کہ روح اللہ آدم میں اترا تھا اور وہ اترنا بہت روشن تھا یہاں تک کہ آدم
جعله مسجودَ الملائكة ومظهرَ تجلّياتٍ وأقربَ إلى الله الأغنى، وأعلمَ ﴿۱۰۳﴾
ملائکہ کا سجدہ گاہ ٹھہرا اور تجلیات عظمیٰ کا مظہر بنا اور خدائے غنی سے بہت قریب ہوا
وأفضلَ من الملائكة أجمعين، وخليفةَ الله على الأرضين. وأما الآية
اور افضل ٹھہرا۔ اور خدا تعالیٰ کا خلیفہ بنا مگر وہ آیت جو
التی نزلت فی شأن عيسى فما تجعله أرفع وأعلى ولا أصفىٰ وأزكى، بل
حضرت عیسیٰ کی شان میں نازل ہوئی ہے سو وہ اس کو کچھ بہت اونچا نہیں بناتی اور نہ زیادہ پاک اور صاف بناتی
يثبت منه أن عيسٰى روحٌ من اللّٰه وعبدُه العاجز كأشياء أخرىٰ ومن
ہے بلکہ اس سے تو صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک روح ہیں جیسا کہ دوسری
المخلوقين. ما سجَده إبليس، بل أمره أن يسجد له، ومع ذلك جرّبه
چیزیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ مخلوق ہے شیطان نے اس کو سجدہ نہ کیا بلکہ چاہا کہ وہ شیطان کو
ذلك الخبيث، وسجد لآدم الملائكة كلّهم أجمعين. وإنّ آدم أنبأ
سجدہ کرے اور اس کا امتحان لیا اور آدم کو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا اور آدم نے فرشتوں کو
الملائكةَ بأسماء سائر الأشياء، فثبت أنه أعلم وسِرُّه محيط على الأرض
تمام چیزوں کے نام بتلائے پس ثابت ہوا کہ وہ ان سے زیادہ عالم تھا اور اس کا سر تمام کائنات پر محیط تھا
والسماء، ولكن عيسى أقرّ بأنه لا يعلم الساعة، وأشار إلى أن الملائكة قد
مگر حضرت عیسیٰ نے تو اقرار کیا کہ اس کو قیامت کا علم نہیں کہ کب آئے گی اور یہ بھی اشارہ کیا کہ ملائک اس سے
فاقوه علمًا وأكملوا الخوف والطاعة، فتفكروا فی هذا ولا تمشوا كقوم
علم اور طاعت میں افضل ہیں سو اس بات کو سوچو اور اندھوں کی طرح مت چلو

[1] الحجر: ۳۰

عمين. ثم إذا دقّقتَ النظر او أمعنت فيما حضر، فيظهر عليک أن قوله
پھر اگر تو غور سے دیکھے اور واقعات موجودہ میں غور کرے تو تیرے پر ظاہر ہوگا کہ اللہ جلّ شانہٗ کا یہ قول کہ
تعالى رُوحٌ منه يشابه قوله تعالٰى جميعًا منه، فمن الغباوة أن تُثبِت من
روح منہ ایسا ہی قول ہے جیسا کہ اس کا دوسرا قول سو بڑی نادانی کی بات ہے کہ روح منہ
لفظ رُوحٌ مِنهُ ألوهيةَ عيسى، ولا تُقِرّ من لفظ جميعًا منه بألوهية أرواح
کے لفظ سے حضرت عیسیٰ کی خدائی تو ثابت کرے اور جمیعاً منہ کے لفظ سے
الكلاب والقردة والخنازير وأشياء أخرى، فإن منطوق الآية يشهد
کتوں اور بلیوں اور سؤروں اور دوسری تمام چیزوں کی خدائی کا اقرار نہ کرے کیونکہ منطوق آیت کا
على أنها جميعا منه، فمُتْ من الندامة إن كنت من المستحيين
دلالت کر رہا ہے کہ ہر یک چیز جمیعاً منہ میں داخل ہے یعنی تمام ارواح وغیرہ خدا سے ہی نکلے ہیں پس اب ندامت
وتفكروا يا معشر النصارىٰ أليس فيكم رجل من المتفكرين؟ وليس
سے مر جا اگر کچھ شرم ہے اور اے نصرانی لوگو! اس میں غور کرو کیا تم میں کوئی بھی غور کرنے والا نہیں ہے اور کبھی ممکن نہیں
لک أن ترفع في جوابنا الصوتَ وأن تلاقى من فكرک الموتَ، فإن ﴿۱۰۴﴾
جو تو ہمارا جواب دے سکے اگرچہ اسی فکر میں مر جائے کیونکہ جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح
مثل الكاذب كخُذْروفٍ مُدَحْرَجٍ ولا قرار له عند الصادقين.
گردش میں ہوتا ہے اور سچوں کے سامنے اس کو قرار نہیں۔

ومن اعتراضات هذا الخائن الضنين أنه ذكر في توزينه الذي
اور اس بخیل خیانت پیشہ کے اعتراضات میں سے ایک یہ ہے جو وہ اپنی کتاب
هو عُشُّ الشياطين، أن وحى القرآن كان من الشيطان، وما كان من
توزین میں جو شیاطین کا آشیانہ ہے یہ لکھتا ہے کہ وحی قرآن شیطان کی طرف سے تھی اور
الرّوح الأمين، وأَوَّلَ لفظَ شَدِيدُ الْقُوَى ولفظ ذُو مِرَّة بالخُبث
روح الامین کی طرف سے نہیں تھی اور شدید القویٰ اور ذو مرّۃ کے لفظ کی اس نے

واتّباع الهوى وبتأويلات بعيدة ومكائد عُظمٰى، وآذى قلوب
ہوا پرستی کی وجہ سے تاویل کی ہے اور تاویلات بعیدہ اور فریبوں سے کچھ کا کچھ بنایا ہے اور مومنوں کے
المؤمنين، وكذلك ترَك الحياء، ووَدَّعَ الارْعِواء، وحسِب أفضلَ
دل کو دکھ دیا ہے۔ اسی طرح اس نے حیا کو ترک کیا اور شرم کو رخصت کیا اور افضل الرسل کی نسبت یہ گمان
الرسل كالمجنون، وتباعدَ عن الحق تباعُدَ الضبّ من النون، وعادَى
کیا کہ نعوذ باللہ ان کو جنّ کا آسیب تھا۔ اور حق سے ایسا دور جا پڑا جیسا کہ سوسمار جو خشک زمین میں رہتی ہے مچھلی سے جو
المصلحين اللامّين. واعترض علٰى فصاحة صحف الله القرآن وبلاغة
پانی میں رہتی ہے دور رہتی ہے اور نیک کاموں کے حامی مصلحوں کی دشمنی اختیار کی اور قرآن شریف کی بلاغت
حبل اللّٰه الفرقان، ظلمًا وزورًا، ليرضى قومًا بورًا، مع أنه كان من
فصاحت پر اعتراض کیا تا ان باتوں سے ایک ہلاک شدہ قوم کو خوش کرے حالانکہ یہ شخص جاہل
الجاهلين العمين. ووالله إنه جهول لا يعلم لسان العرب وطرق بيانه،
اور اندھوں کی طرح ہے اور بخدا یہ شخص سراسر نادان اور زبان عرب سے کچھ بھی واقف نہیں اور سوا زبان درازی
وليس فيه جوهر سوى حصائد لسانه، ولأجل ذلك لا يوجد في كتبه
کے اس میں کچھ بھی جوہر نہیں اس لئے اس کی کتابوں میں بغیر گالیاں اور بکواس کے اور کچھ بھی نہیں اور یہ تو
شيء من غير سبّه وهذيانه، وما وسِعه كتمانُ الحق وتخطئةُ الأَولى
اس سے نہ ہو سکا کہ حق کو پوشیدہ اور اس میں کچھ نقص ثابت کرے پس وہ لاچار ہو کر
الأحقِّ، فعدا كالعِدا إلى التوهين. ومَا قرأنا كتابًا أغيظَ من كتبه، وما ﴿۱۰۵﴾
دشمنوں کی طرح توہین کی طرف دوڑا اور ہم نے کوئی ایسی کتاب نہیں پڑھی جو اس کی کتاب سے
رأينا عُبابًا أكثرَ مِن عَبَبِ كذبه، وما سمعنا سبًّا أكبر من سبّه، ولا خَبًّا
زیادہ غصہ دلانے والی ہو اور نہ کوئی سیلاب دیکھا جو اس کے جھوٹ سے زیادہ ہو اور اس کی گالیوں جیسی کسی کی
كخبِّه، فنأوى إلى اللّٰه مِن جُبِّه وهو خير الناصرين. ونعوذ به
گالیاں نہیں سنیں اور اس کے فریبوں جیسا کسی میں فریب نہ دیکھا۔ پس اس کے فتنہ سے ہم خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لے جاتے ہیں

مـن غـوائـلـه، ونشـكـو إليه من رذائله، وما نرى أن ينـزع عن الغى بغير
اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے اور اس شخص کی بلاؤں سے ہم اس کی پناہ مانگتے ہیں اور اس کی بدیوں سے ہم اس کی طرف شکوہ لے
الكيّ، وكذلك كانت سِير المفسدين.
جاتے ہیں اور ہم نہیں دیکھتے کہ یہ شخص بغیر کسی داغ کے اپنی گمراہی سے باز آ جائے۔ اور مفسدوں کی یہی خصلت ہوا کرتی ہے۔
وقـد صـدق فيـه أخـوه الحَفِيُّ والودود الوليُّ، القسيس رجب
''اور اس کے بارے میں اس کے بھائی مہربان اور دوست پادری رجب علی نے سچ کہا ہے چنانچہ اس کا
على ، قـال قـد صـنّف أخـونـا عماد الدين كتبًا فى ردّ الإسلام، وأشاع
قول ہے کہ جب سے ہمارا بھائی عماد الدین اسلام کے رد میں کتابیں تالیف کرنے لگا اور تثلیث کے دلائل شائع کئے
دلائـل التثـليـث فى الـخـواص والـعـوام، فبما كانت دلائله مجموعة
سو اس سبب سے کہ وہ دلائل مجموعہ اباطیل تھے اور ان میں کوئی بھی سچی دلیل نہیں تھی
الأباطيل بعيدة مـن تـنـقيـد الـدليل، ندِمنا غاية الندامة، وصِرْنا هدف
ہمیں بہت ہی شرمندہ ہونا پڑا اور ہم ملامت کے نشانہ ٹھہر گئے اور بعد اس کے ہم مارے شرم کے
الملامة، وما وسِعنا بعدها استحياءً أن نُرِىَ وجوهَنا المسلمين☆ .
ایسے ہو گئے کہ اس قابل نہ رہے کہ مسلمانوں کو اپنا منہ دکھا سکیں۔''
وأما استدلاله من لفظ شديد القوىٰ على الشيطان، ووهمُه
مگر اس شخص کا شدید القویٰ کے لفظ سے شیطان پر استدلال پکڑنا اور یہ وہم کرنا کہ شدید القویٰ
أن الـقـوة كله لهذا السرحان، لا للّٰهِ ولا لِمَلَكِ الرحمٰن، فلأجل
اس لئے قرآن میں شیطان کا نام ہے کہ تمام قوتیں اسی بھیڑیئے کو حاصل ہیں نہ خدا تعالیٰ کو اور نہ اس کے کسی
ذلك خُـصّ بهـذا الاسم فى القرآن، فلا نفهم سرّ هذه الأقاويل،
فرشتہ کو حاصل ہیں سو ہم اس کے اس قول کا بھید نہیں سمجھتے
ولا نـجـد فيهـا رائـحة من الدليل؛ فلعله كذلك قرأ فى الإنجيل
اور ہم اس میں کسی دلیل کی بو نہیں پاتے پس اس نے شاید اسی طرح انجیل میں پڑھا ہے

☆ حاشیہ دیکھو صفحہ ۱۴۰

﴿۱۔حاشیہ﴾

الحاشیہ متعلق صفحہ ۱۰۵ ☆ نور الحق الحصّة الاُولٰی

و انّا نرٰی ان نکتب ھٰھنا بعض المقالات اھل الاٰراء و اٰراء اھل الدھاء

اور ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس جگہ بعض اہل الرائے کے وہ کلمات لکھیں

فی تصانیف عماد الدّین فنکتبھا بعباراتھم الاصلیة فی اللسان الھندیة

جو انہوں نے پادری عماد الدین کی تصانیف کے بارے میں تحریر فرمائے ہیں

اعنی اُردو ناقلین من رسالة عقوبة الضالین المطبوعة فی نصرة المطابع

سو ہم انہیں کی عبارات نقل کر دیتے ہیں جو رسالہ عقوبة الضالین مطبوعہ نصرۃ المطابع

دھلی فی ردّ ھدایة المسلمین وھو ھٰذا یا معشر المنصفین.

دہلی میں درج ہیں اور عقوبة الضالین وہ رسالہ ہے جو ایک صاحب نے ردّ ھدایت المسلمین میں لکھا ہے اور وہ یہ ہے:۔

رائے ہندو پرکاش امرتسر و آفتاب پنجاب لاہور کہ ان دونوں اخباروں کے مالک اہل ہنود ہیں

چونکہ پادری عماد الدین صاحب امرتسر میں پادری کا کام کرتے ہیں وہیں کے اخبار ہندو پرکاش جلد۲ نمبر۴ مطبوعہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء صفحہ ۱۰ و ۱۱ میں جو امرت سر کے اہل ہنود کی طرف سے جاری ہے لکھا ہے کہ کیا پادری عماد الدین کی تصنیفات تاریخ محمدی وغیرہ (وغیرہ سے مراد ھدایة المسلمین) کچھ اُس کتاب سے شورش انگیزی میں کم تر تھیں کہ جس نے بمبئی کے مسلمانوں اور پارسیوں کے صدہا سالہ اتفاق اور محبت کو نفاق اور عداوت سے مبدل کر دیا اور دونوں کو یکلخت ہلاکت کا منہ دکھایا یہاں پادری صاحب کی تصانیف یعنی تاریخ محمدیؐ اور ھدایة المسلمین اور تفسیر مکاشفات امن عامہ کی خلل اندازی میں کس لئے ناکام رہیں پنجابی مسلمان مفلس کم ہمت اور اکثر جاہل ہیں یا وہ اُن کو سمجھتے نہیں اور صرف مسلمانوں کا انگریزی گورنمنٹ سے دل پھاڑنے کی علت غائی پر تصنیف کی گئی ہیں۔ اگر بفرض محال وہ سارے الزامات سچے بھی سمجھے جاویں تاہم بے چارے پادری صاحب کے کام تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۴ کے اعتراض سے محفوظ نہیں کیونکہ اس میں ہر ایسے فعل کا رفاہ عامہ کی نیت سے ہونا مستثنیٰ کے لئے مشروط ہے۔ مندرجہ بالا فقرے ہم نے اخبار آفتاب پنجاب جلد۲ نمبر ۳۹ سے انتخاب کئے ہیں جس بنا پر اخبار مذکور کے ایڈیٹر صاحب نے

☆ روحانی خزائن جلد ھٰذا کا صفحہ ۱۳۹

وہ تمام مضمون لکھا ہے ہم اس سے صرف مقتبس فقروں کی نسبت اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہیں اور جو شکایت صاحب موصوف پادری عماد الدین کی تصنیفات کے بارہ میں کرتے ہیں بلحاظ ملکی مصلحتوں «۲» کے ہم اتنا زیادہ کہتے ہیں کہ اس کی تصنیفات سے جس کا حوالہ اوپر درج ہے بلا شبہ ملکی امن میں خلل پڑ سکتا ہے اور وہ کچھ عجیب ڈھنگ سے مرتب ہوئی ہیں کہ جن کو فی الجملہ شرارت انگیز بلکہ شر خیز کہنا ذرا بھی غیر حق بات نہیں۔ ایسے ایسے ملکی شور وشر کے حق میں جو اس قسم کی کتابوں سے پیدا ہوتا ہے بقول وقائع نگار موصوف کے سرکار کی طرف سے مناسب انتظام لابُد ہے۔ ہم بتلا سکتے ہیں کہ دانشمند گورنمنٹ نے اس طرح کے معاملات میں دخل دیا ہے۔ چنانچہ اسی ہندوستان کے اندر لارڈ ولِزلے صاحب سابق گورنر جنرل نے ۱۷۹۸ء میں ہندوؤں کی رسم جَل پَروا کو حکماً بند کر دیا اور ۱۸۲۷ء کے اندر لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب گورنر جنرل نے ستی کی قدیم رسم کو قانون مرتب کر کے موقوف کروا دیا۔ گورنمنٹ اس بات کو معلوم کر لے کہ کیوں ہندوستان کے مسیحی مصنفوں میں سے تمام لوگ پادری عماد الدین ہی کو انگشت نما کرتے ہیں اس کی یہ وجہ ہے کہ وہ بھی یہی چاہتا ہے کہ میری تالیفات سے عام لوگ مذہبی ولولہ میں آکر اور حرارت سے مغلوب ہو کر بے ادائیاں کریں اور سرکار میں مفسد شمار ہو جاویں۔ ہم نے سنا ہے کہ پنجاب ٹریکٹ سوسائٹی کی پبلشنگ کمیٹی نے شورش انگیز کتاب مذکور کے دوسرے حصہ کو اسی وجہ سے نامنظور کیا ہے کہ اس میں پہلے حصہ سے زیادہ دل شکن باتیں درج ہیں۔ اگر یہ بات سچ ہے تو بہت خوب کیا۔'' انتھٰی. تمام ہوئی عبارت ہندو پرکاش۔

پادری صاحبوں کے **شمس الاخبار لکھنؤ** مطبوعہ امریکن مشن پریس ۱۵؍اکتوبر ۱۸۷۵ء نمبر ۱۵ جلد ۷ باہتمام پادری کریون صاحب صفحہ ۹ میں لکھا ہے کہ نیاز نامہ جس کے مصنف صفدر علی صاحب بہادر مسیحی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع ساگر ملک متوسط ہند ہیں۔ عماد الدین کی تصنیفات کی مانند نفرتی نہیں کہ جس میں گالیاں لکھی ہوئی ہیں اور اگر ۱۸۵۷ء کے مانند پھر غدر ہوا تو اسی شخص کی بدزبانیوں اور بیہودگیوں سے ہوگا۔ جب ان کو باہر پندرہ روپیہ کو بھی کوئی نہ پوچھے اور مشن سترؔ روپیہ ماہوار اور کوٹھی ملے جس کے احاطے کے اندر چاہیں تو تیل نکالنے کا کولہو بھی بنالیں۔ ایسے لالچیوں کو کیا کہنا چاہیے۔ انتہی۔

بعینہٖ نقل کالاصل

☆☆☆

﴿۱۰۶﴾ أو استنبط من قصّة إبليس إذا أتى المسيح كالفيل، وقاده بقوته العظمٰى
یا اس خیال کو مسیح کے اس قصہ سے استنباط کیا ہے جب شیطان ہاتھی کی طرح اس کے پاس آیا اور ایک بڑی قوت
إلٰی بعض جبال الجليل، وجرّبه بالأباطيل، وما استطاع المسيح أن لا
کے ساتھ گلیل کے ایک پہاڑ پر اس کو لے گیا اور اپنے اباطیل کے ساتھ اس کی آزمائش کی اور مسیح سے یہ نہ ہوا کہ
يميل إليه مِن قَوْدِه، ولا يخطو إلى طَوده، ويأخذ بفَوده، ويزيل لظاه
اس کی طرف جانے سے اپنے تئیں روک لے اور اس کے پہاڑ کی طرف قدم نہ اٹھاوے اور اس کے سر کو پکڑ لے اور
بجَوده، بل مشى تِلْوَه كالضعفاء المستضعفين. فإن كان مبدأ الوهم هذا
اور اپنے منہ سے اس کی آگ کو نابود کرے بلکہ مسیح تو اس کے پیچھے کمزوروں کی طرح چل پڑا پس اگر اس وہم کا اصل
الخيال، كما أنى أخال، فلا نُنكر واقعة المسيح، ونؤمن به كالأمر
موجب یہی خیال ہے جیسا کہ میں گمان کرتا ہوں پس ہم اس واقعہ سے انکار نہیں کرتے اور امر صحیح کی طرح اس کو مان
الصحيح، ونقرّ بأن شيطان ذٰلک المسيح كان شديد القوى، فلذٰلک
لیتے ہیں اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ ایسے مسیح کا شیطان درحقیقت شدید القویٰ ہی تھا اسی وجہ سے تو وہ اس کو پہاڑوں
قاده إلى جبال عُلى، وقال اسجدلی، أعطيک دولة عظمٰى، ومُلكًا لا يبلٰى،
کی طرف کھینچ کر لے گیا اور کہا کہ مجھے سجدہ کر تجھے دولت اور بڑا ملک دوں گا اور ایک ضعیف
وطمِع فى إيمان ضعيفٍ غريب، ووثب عليه كذئب رغيب، وما تركه إلا إلٰى
غریب آدمی کے ایمان میں اس نے طمع کی اور حرص کی وجہ سے بھیڑیئے کی طرح اس پر حملہ کیا اور پھر اس سے
حين ولفظ الحين موجود فى إنجيل لوقا باليقين، فلينظر من كان من
دوبارہ آنے کا پختہ ارادہ رکھ کر دور ہو گیا اور حین کا لفظ انجیل لوقا میں بالیقین موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔
المرتابين. ولا شک أن الشيطان إذا أتى بعد زمان، فعلّم التثليث عند لقاءٍ
اور کچھ شک نہیں کہ جب شیطان دوسری مرتبہ آیا تو اس نے تثلیث سکھلائی
ثان، وأهلک الهالكين، لأن اللقاء كان من مواعيد الشيطان اللعين. وأما
اور مرنے والوں کو مارا کیونکہ دوسری مرتبہ آنا شیطان کا وعدہ تھا مگر مسیح کے شیطان

قیاسه علی أفضل الرسل وخیر الأنبیاء ، فقیاس مع الفارق وبعید عن
شدید القویٰ کا قیاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرنا قیاس مع الفارق ہے اور ایسا قیاس
الحیاء وقد قال نبیّنا صلی اللّٰه علیه و سلم لِعُمَرَ ما لقِیک الشیطان
حیا سے بعید ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو کہا تھا کہ اگر شیطان تجھ کو کسی راہ
فی فَجٍّ إلا سلَک فجًّا غیر فجّک، ویثبت من هذا الدلیل أن الشیطان
میں پاوے تو دوسری راہ اختیار کرے اور تجھ سے ڈرے۔ اور اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان
یفرّ منْ عمر کالجبان الذلیل، وأما المسیح فیسمّی أفضل صحابته ﴿۱۰۷﴾
حضرت عمر سے ایک نامرد ذلیل کی طرح بھاگتا ہے لیکن حضرت مسیح نے اپنے بڑے صحابی کو شیطان فرمایا
شیطانا فی الإنجیل، فانظر الفرقَ بینهما خائفا من الرب الجلیل، ولا
پس خدا کے خوف سے دیکھ کہ ان دونوں باتوں میں کس قدر فرق ہے اور شیطانوں کی راہ
تبادر إلی سبل الشیاطین. ثم إذا کانت القوة کلّه للشیطان فما بال
کی طرف مت دوڑ۔ پھر جبکہ تمام قوتیں شیطان کے لئے ہی ٹھہریں تو تمہارے اس کمزور خدا کا
إلٰهکم الضعیف الذی ما له قِبَلٌ بهذا السرحان، بل تبِعه کالمغلوب
کیا حال ہے جو اس سے مقابلہ نہ کر سکا بلکہ ایک مغلوب اور حاجت مند کی طرح اس کے پیچھے
أو کمحتاج ذی الکروب، وقاده الشیطان بمکر عجیب، ودعاه
لگ گیا اور ایک مکر عجیب کے ساتھ شیطان نے اس کو کھینچا اور ایک عجیب دھوکا کی طرف اس کو بلایا
إلی إغرار غریب. والعجب أنه مع دعاوی الألوهیّة وإدلال الإبنیّة،
اور تعجب کہ وہ باوجود خدائی کے دعوے اور ابن اللہ ہونے کے ناز کے پیچھے لگ گیا
تبِعه بحسن الظن وما فهِم أنه حُوَّلٌ قُلَّبٌ، ووعده بَرْقٌ خُلَّبٌ، وهو
اور نہ سمجھا کہ وہ بڑا حیلہ ساز اور مُتفنی ہے اور اس کا وعدہ برق بے باران ہے اور وہ
رئیس الکاذبین. وأنتم تعلمون الیهود کانوا یقولون للمسیح إنک ما تُری
جھوٹوں کا سردار ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ یہود مسیح کو کہا کرتے تھے کہ تو خداتعالیٰ کی طرف

الخوارق من الرحمٰن بل من الشيطان، ومعک شيطان من الشياطين.
سے نشان نہیں دکھلاتا بلکہ ایک شیطان کی مدد سے دکھاتا ہے۔
ثم إن كان هذا هو الحق أعنى إذا فرضنا أن القوة كله للشيطان الذليل،
پھر اگر ہم فرض کریں کہ سب قوت شیطان ہی کو ہے تو اس
فما جاء فى الإنجيل بكمال التفصيل أن يسوع رجع بقوة الروح إلى
صورت میں انجیل کا وہ فقرہ صحیح نہ ہو گا جو یسوع گلیل کی طرف روح کی قوت سے گیا تھا
الجليل لا يكون صحيحًا، بل كذبًا صريحًا وتحريف المحرفين،
بلکہ کہنا پڑے گا کہ روح سے مراد
ويكون المراد من الروح شيطانًا من الشياطين.
شیطان ہے۔

ثم إنک ظننت أن القرآن ليس فى بلاغته إلى حد الإعجاز، بل
پھر تو نے یہ گمان کیا ہے کہ قرآن اپنی بلاغت میں حد اعجاز تک نہیں بلکہ
يوجد فيه رائحة التكلف والارتماز، ولا يميز رقيقَ اللفظ من الجَزْل،
اس میں تکلف اور اضطراب کی بو پائی جاتی ہے اور وہ ہزل اور رقیق لفظوں سے
والجِدَّ منَ الهزل، وفيه ألفاظ وحشية وكلمات أجنبية، وليس بعربى ﴿۱۰۸﴾
خالی نہیں اور اس میں وحشی الفاظ اور اجنبی کلمات ہیں اور فصیح عربی
مبين. أما الجواب فاعلم أن هذا القول منک ومن أمثالک أعجبُ
نہیں سو اب میں تیرا جواب لکھتا ہوں پس جان کہ یہ قول تجھ سے اور اوروں سے جو تیری مانند
العجائب وأعظم الغرائب، ولا يرضى به أحد من المنْصِفين. ألا تعلم يا
ہیں نہایت عجیب ہے اور کوئی منصف اس سے راضی نہیں ہو گا۔
مسكين أنک رجل من الجهّال، وما تدرى إلا مكائد الضلال، ولا تعلم
اے مسکین تُو تو نادانوں میں سے ایک نادان آدمی ہے اور بجز گمراہی کے فریبوں کے اور کچھ تجھے معلوم نہیں اور

أسـاليـب لسـان الـعرب وطرق بلاغة المقال؟ بل أظن أنک لا تعرف
تجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ لسان عرب کے اسلوب کیا ہیں اور بلاغت کی راہیں کون سی ہیں بلکہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو
حـرفـا من العربية، فكيف اجترأت على هذه الغَذْمرة الكريهة؟ أتصول
عربی کا ایک حرف بھی نہیں جانتا۔ پس کیونکر تو نے اس آوازِ مکروہ پر جرأت کی
أيهـا الـجاهل الكاهل على الذى أفحمَ أكابرَ بلغاء الزمان، وأتمّ الحجة
اے جاہل کاہل کیا تو اس کلام پر حملہ کرتا ہے جس نے بڑے بڑے بلغاءِ زمانہ کو ساکت کر دیا اور
عـلـى فصحاء أهل اللسان، وخضعتُ له أعناق الأدباء ، وآمن به نوابغ
زمانہ کے مشہور فصیحوں پر اپنی حجت پوری کی اور ادیبوں کی گردنیں اس کی طرف جھک گئیں اور شعراء میں بڑے بڑے نابغہ
الشـعـراء ، وجـاء وا خاضعين مقرّين؟ أأنت أسبَقُ منهم فى معرفة مواد
اس پر ایمان لائے اور اقراری اور فروتن بن کر اس کی طرف رجوع کر لیا کیا زبان شناسی میں تو ان سے بڑھا ہوا ہے
الأقـاويـل وتـمييز الصحيح من العليل، أو أنت من المجنونين؟ ألا تعلم
اور صحیح اور غیر صحیح میں فرق کرنے میں تو زیادہ طاقت رکھتا ہے یا تو دیوانہ ہے ۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ
أنهـم كانوا أهل اللسان، وقد غُذُّوا بلبان البيان، وكان يُصبون القلوب
وہ لوگ اہل زبان تھے اور خوش تقریری کے دودھ سے پرورش یافتہ تھے اور رنگا رنگ کی عبارات
بـأفـانيـن الـعبـارات ومُـلـح الأدب ونوادر الإشارات، وكانوا فى هذه
اور عجیب اشارات سے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے اور ان کوچوں میں
السـكـک وعـلـمِ مـحـاسـنهـا من الماهرين؟ ألستَ تعلم أن القرآن ما
اور علم محاسن بیان میں ماہر تھے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ قرآن نے
ادّعى إعجاز البلاغة إلا فى الرياغة، فإن العرب فى زمانه كانوا فصحاء
اعجاز بلاغت کا دعویٰ کشتی گاہ کے میدان میں کیا ہے کیونکہ عرب اس کے زمانہ میں
الـعـصـر وبـلـغـاء الـدهـر، وكـان مـدار تـفـاخُـرهـم على غُرَر البيـان ﴿۱۰۹﴾
فصحاء عصر اور بلغاء دہر تھے اور ان کے باہم فخر کرنے کا مدار فصیح اور با آب و تاب تقریروں پر تھا

وذُرَرِہ وثمار الکلام وزھرہ، وکانوا یناضلون بالقصائد المبتکرۃ
اور نیز کلام کے پھلوں اور پھولوں پر ناز کرتے تھے اور ان کی لڑائیاں نو ایجاد قصیدوں اور پاکیزہ
والخطب المحبَّرۃ، ولکن ما کان لھم أن یتکلموا فی اللطائف
خطبوں کے ساتھ ہوتی تھیں مگر ان کو لطائف حکمیہ میں بات کرنے کا سلیقہ نہ تھا
الحِکْمیۃ، وما مسّتْ بیانَھم رائحۃُ المعارف الإلھیّۃ، بل کان مسرح
اور ان کے بیان کو معارفِ الٰہیہ کی بُو بھی نہیں پہنچی تھی بلکہ ان کے فکروں کا چراگاہ
أفکارھم إلی الأبیات العشقیۃ، والأضاحیک الملھیۃ، وما کانوا
صرف عشقیہ شعروں اور ہنسانے والے اور غافل کرنے والے بیتوں تک تھا اور مضامین حکمیہ کی
علی ترصیعِ مضامین الحِکم قادرین. وکانوا قد مرنوا من سنین علی
مرصع نگاری پر وہ قادر نہ تھے حالانکہ وہ ایک زمانہ سے نظم اور
أنواع النظم والنثّر ولطائف البیان، وسُلِّموا وقُبِلوا فی الأقران،
نثر اور لطائفِ بیان کے مشتاق تھے اور اپنے ہم جنسوں میں مسلم اور مقبول تھے اور اہل زبان اور
وکانوا أھل اللسان وسوابق المیادین. فخاطبھم اللّٰہ وقال اِنْ كُنْتُمْ فِيْ
میدانوں میں سبقت کرنے والے تھے۔ پس خدا تعالیٰ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر تمہیں اس کلام میں شک ہو جو
رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ .... فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ
ہم نے اپنے بندہ پر اتارا ہے تو تم بھی کوئی سورت اس کی مانند بنا کر لاؤ اور اگر بنا نہ سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز
تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ[1] وقال
بنا نہیں سکو گے سو اس آگ سے ڈرو جس کے ہیزم افروختنی آدمی اور پتھر ہیں اور وہ آگ کافروں کے لئے طیار کی گئی
قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ
ہے۔ اور فرمایا کہ اگر تمام جن و انس اس بات کے لئے اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی کوئی مثل بنا لاویں تو
بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا[2] فعجز الکفار عن
ہرگز نہیں لا سکیں گے اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔ پس کفار مقابلہ سے عاجز آ گئے

[1] البقرۃ:۲۴،۲۵ [2] بنی اسرآئیل:۸۹

المقابلة وولّوا الدبر كالمغلوبين. ولما عجزوا عن النضال فی
اور مغلوب ہو کر پیٹھیں پھیر لیں اور جب خوش تقریری کی لڑائیوں سے عاجز آ گئے
البيان، مالوا إلى السيف والسنان، متندمين مغتاظين وكثير منهم
تو شرمندہ اور غضبناک ہو کر تلوار اور نیزہ کی طرف جھک گئے اور بہت سے ان میں سے
أسلموا نظرًا على هذه المعجزة كلبيد بن ربيعة العامری، صاحبِ
اعجاز بلاغت قرآن کو تسلیم کر کے ایمان لائے جیسا کہ لبید بن ربیعۃ العامری جو معلقہ رابعہ کا مصنف
المعلقة الرابعة، فإنّه أدرك الإسلام وتشرّفَ به وأرى الإخلاصَ «۱۱۰»
ہے اس نے اسلام کا زمانہ پایا اور مشرف باسلام ہوا اور پورا اخلاص دکھایا اور
التّام، ومات سنة إحدى وأربعين. وكذٰلك كثير منهم أقرّوا بأنّ
سن اکتالیس میں فوت ہوا۔ اور اسی طرح بہتوں نے ان میں سے قرآن شریف کی بلاغت
القرآن مملوٌّ من العبارات المهذَّبة، والاستعارات المستعذَبة،
فصاحت کو قبول کر لیا اور اقرار کر لیا کہ درحقیقت قرآن عبارات پاکیزہ سے پُر اور شیریں استعارات سے مالا مال
والأفانين المستملَحة، والمضامين الحِكمية الموشّحة، بل مَن أمعنَ
اور ملیح تقریروں اور آراستہ اور حکمیہ مضمونوں سے بھرا ہوا ہے بلکہ جس نے اس میں نظر غور کی
منهم النظرَ فسعى إلى الإسلام وحضر ودخل فی المؤمنين. فلو كان
سو وہ اسلام کی طرف دوڑا اور ایمان والوں میں داخل ہوا۔ پس اگر قرآن
القرآن متنزلًا من أعلى مدارج الكمال فی فصاحة المقال وبلاغة
فصاحت اور بلاغت کے اعلٰی مدارج سے متنزل ہوتا تو مخالفوں پر بات
الأقوال، لكان الأمر أسهل على المخالفين، ولقالوا أيها الرجل إن الكلام
بہت آسان ہو جاتی۔ اور وہ کہہ سکتے تھے کہ اے مرد جو کلام تو نے پیش کی ہے
الذی عرضتَ علينا والحديث الذی أتيتَه لدينا ليس بفصيح بل ليس
اور جو بات تو لایا ہے وہ فصیح نہیں ہے بلکہ

بصحيح، ولا نجد فيه غير المعانى المطروقة الموارد والكلام الرقيق
صحیح بھی نہیں ہے اور اس میں معانی مطروقہ الموارد پائے جاتے ہیں اور اس میں الفاظ رقیق
البارد، وما جئت بأطيب وأحلى، وفيه ألفاظ كذا وكذا، وإنك أسقطتَ
موجود ہیں اور تو نے اپنی کلام میں غلطی کی ہے اور مطلب سے دور جا پڑا
فى كلامك وباعدتَ عن مرامك، ولست من المُجيدين؛ فلا حاجة إلى
ہے اور کوئی نکتہ تیری کلام میں نہیں بلکہ اس میں تو ایسے ایسے لفظ ہیں پس کچھ حاجت نہیں
أن نأتى بمثله من الأقوال، أو نتوازن فى المقال، ونتحاذٰى حذو النعال،
کہ ہم اس کی کوئی نظیر بناویں یا اس سے نعل بنعل مقابلہ کریں ہم سے الگ ہوا اور اپنی کلام کی
فإليك عنّا وتجافَ، واترُكِ الأوصاف، فإن كلامك سَقَط عند الأدباء
تعریفیں چھوڑ دے کیونکہ تیرا کلام مشہور ادیبوں کے نزدیک
المشهورين والفصحاء الماهرين. ولكنهم ما سرَوا ذلك المسرى، وما
ردّی ہے مگر کفار عرب اس راہ نہیں چلے اور اس دعویٰ میں انہوں نے کچھ
قدحوا فى هذا الدعوى، بل قبِلوا أعلٰى مراتب بلاغته، وعجبوا لعلوِّ شأنِ
جرح قدح نہیں کیا بلکہ انہوں نے تو قرآن کے اعلیٰ مراتب بلاغت کو قبول کرلیا اور اس کی عظیم الشان فصاحت سے تعجب
فصاحته، وقالوا إنْ هذا إلّا سحرٌ مبين. وأكثرهم آمنوا بإعجازه وأقرّوا ﴿۱۱۱﴾
میں رہ گئے اور کہا کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ اور اکثر ان کے اس قرآنی معجزہ پر ایمان لائے اور اقرار کرلیا کہ اس کے بازکی
بتناوُش بازِه، وعجزوا عن دركِ هِنْدازِه، وقالوا كلامٌ فاقَ كلماتِ البشر،
سخت پکڑیں ہیں اور اس کی حقیقت کی دریافت سے عاجز رہ گئے اور کہا کہ یہ ایک کلام ہے کہ کلمات بشر پر غالب آ گیا اور
وكلُّه لُبٌّ وليس معه شيء من القشر، وعليه طلاوة، وفيه حلاوة، وهو
وہ سارے کا سارا مغز ہے اور اس کے ساتھ چھلکا نہیں اور اس پر ایک آب وتاب ہے اور اس میں ایک حلاوت ہے اور وہ
غَدَق لا ينفد مِن شُرب الشاربين. وما نبسوا بكلمة فى قدح شأنه
ایک بے اندازہ اور بکثرت مصفا پانی ہے جو پینے والوں کے پینے سے ختم نہیں ہوتا۔ اور قرآن کے قدح شان

وما فاهُوا بكلامٍ فى جرح بيانه، ونسوا جمال الفكر فى ميدانه، ثم رجعوا
میں وہ کوئی کلمہ منہ پر نہ لائے اور اس کی جرح میں انہوں نے کوئی بات منہ سے نہ نکالی اور اس کے میدان میں انہوں نے
مرعوبين نادمين، وأكثرهم كانوا يبكون عند سماعه ويسجدون باكين.
فکر کے اونٹ دوڑائے تو سہی مگر خوفناک اور شرمندہ ہوکر رجوع کیا اور اکثر ان کے قرآن کو سن کر روتے اور سجدہ کرتے تھے۔
هٰذا ما نجد فى القرآن الكريم وأحاديث النبىّ الرؤوف
یہ وہ بیان ہے جو ہم قرآن کریم میں پاتے اور نبی رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں پڑھتے ہیں
الرّحيم، إيمانًا وديانةً وصدقًا وأمانةً، وما نجد كلمةً خلاف ذلك من
اور ہم نے اس کو ایماناً اور دیانتاً اور امانتاً لکھا ہے اور ہم اس کے برخلاف کوئی ایسا قول بھی نہیں پاتے جو اس وقت کے نصاریٰ
أسلاف النصارى أو المشركين، وكانوا خيرا منكم فى تنقيد الكلمات
اور مشرکوں کے منہ سے قرآن کی شان کے برخلاف نکلا ہو اور اے نادانو وہ نصاریٰ قرآن کی پرکھ میں تم سے بہتر تھے۔
يا معشر الجاهلين. وأما ما ظننتَ أن فى القرآن بعض ألفاظ غير لسان
اور یہ جو تو نے خیال کیا کہ قرآن میں بعض ایسے الفاظ ہیں کہ وہ زبان قریش کے مخالف ہیں سو
قريش، فقد قلتَ هذا اللفظ من جهل وطيش، وما كنت من
یہ بات تیری سراسر جہل اور نفسانی جوش سے ہے اور بصیرت کی راہ سے نہیں۔
المتبصرين. اعلم أيها الغبى والجهول الدنىّ، أن مدار الفصاحة على
اے غبی اور سفلہ نادان تجھے معلوم ہو کہ فصاحت کا مدار الفاظ مقبولہ پر ہوا کرتا ہے
ألفاظ مقبولة سواء كانت من لسان القوم أو مِن كلمٍ منقولة مستعمَلة
خواہ وہ کلمات قوم کی اصل زبان میں سے ہوں یا ایسے کلمات منقولہ ہوں جو بلغاء قوم کے استعمال میں
فى بلغاء القوم غيرِ مجهولة، وسواء كانت من لغة قوم واحد ومن محاوراتهم
آ گئے ہوں اور خواہ وہ ایک ہی قوم کی لغت میں سے ہوں اور ان کے دائمی محاورات
على الدوم، أو خالطَها ألفاظٌ استحلاها بلغاءُ القوم، واستعملوها ﴿۱۱۲﴾
میں سے ہوں یا ایسے الفاظ اُن میں مل گئے ہوں جو قوم کے بلغاء کو شیریں معلوم ہوئے اور انہوں نے ان کے

فـی النظم و النثر من غیر مخافة اللَّوم، مختارین غیر مضطرین. فلما کان مدار
استعمال اپنی نظم اور نثر میں جائز رکھے ہوں اور کسی ملامت سے نہ ڈرے ہوں اور نہ کسی اضطرار سے وہ الفاظ استعمال کیے
البـلاغة علی هذه القاعدة فهذا هو معیار الکلمات الصاعدة فی سماء البلاغة
ہوں پس جبکہ بلاغت کا مدار اسی قاعدہ پر ہوا پس یہی قاعدہ ان عبارات بلیغہ کے لئے معیار ہے جو فصاحت کے آسمان پر
الراعدة، فـلا حـرج أن یـکون لفظٌ من غیر اللسان مقبولًا فی أهل البیان، بل
چڑھے ہوئے اور بلندی میں گرج رہے ہیں پس اس بات میں کچھ بھی حرج نہیں کہ ایک غیر زبان کا لفظ ہو مگر بلغاء نے اس
ربـما یزید البلاغة من هذا النهج فی بعض الأوقات، بل یستملحونه فی بعض
کو قبول کر لیا ہو بلکہ اس طریق سے تو بسا اوقات بلاغت بڑھ جاتی ہے اور کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے بلکہ بعض مقامات
الـمـقـامـات، ویتـلذذون به أهلُ الأفانین. ولٰـکنّک رجلٌ غَمْرٌ جَهولٌ، ومع
میں اس طرز کو فصیح اور بلیغ لوگ ملیح اور نمکین سمجھتے ہیں اور تفنّن عبارات کے عشاق اس سے لذت اٹھاتے ہیں مگر تُو تو اے
ذلک مـعـاندٌ وعَجولٌ، فلأجل ذلک ما تعلم شیئا غیر حقدک وجهلک،
معترض ایک غبی اور جاہل ہے اور باوجود اس کے تُو جلد باز اور دشمن حق ہے اسی لئے تو بغیر کینہ اور جہل کے اور کچھ نہیں جانتا
ومـا تضع قدمًا إلا فی دَخْلِک، ولا تدری ما لسان العرب وما الفصاحة، ولا
اور بغیر گڑھے کے اور کسی جگہ قدم نہیں رکھتا اور تو نہیں جانتا کہ زبان عرب کیا شے ہے اور فصاحت کسے کہتے ہیں اور صرف
تصدر منک إلا الوقاحة، وما لُقِّنْتَ إلا سبّ المطهَّرین.
بے حیائی تجھ میں ہے نہ اور کوئی لیاقت اور تجھ کو تو کسی نے سکھایا ہے کہ تُو پاکوں کو گالیاں دیتا رہے۔

فاترُکْ أیهـا الـغـافـل سیرة الأشرار، واستحِ وانظرْ وجهک فی
سو اے غافل شریروں کی خصلت چھوڑ دے اور کچھ شرم کر اور ذرا اپنے منہ کو فکر کے شیشہ میں
مـرآة الأفکار. هل قرأتَ شیئا فی مدّة عمرک من فن الأدب، أو عرفت
دیکھ کہ کیا تو نے مدت عمر میں کبھی فن ادب سے کچھ پڑھا ہے یا رنگینی عبارات کے
فـی طرقه أفانینَ الوهد والحدب، أو ألّفتَ قطُّ بین کلمتین، ونظمتَ بیتًا
نشیب و فراز تجھے معلوم ہیں یا کبھی تو نے دو عربی کلموں کو جوڑا یا ایک دو بیت بنائے

أو بيتين؟ فَإِنْ ادّعيتَ فَأْتِ ببرهان مبين. وأنت تعلم أني خاطبتك في
پس اگر تُو دعویٰ کرے تو اس بات کا ثبوت پیش کر۔ اور تجھے معلوم ہے کہ مَیں نے براہین میں بھی
البراهين إذ صُلتَ على القرآن والدّين المتين، وما كان خطابي إلا لِأُبْدِيَ
تجھے مخاطب کیا تھا جبکہ تُو نے قرآن شریف پر اور دین اسلام پر حملہ کیا تھا اور میرا مخاطب کرنا صرف
على الناس جهلَك الشديد، وذهنَك البليد، فقلتُ إن كنتَ تزعم أنك ﴿۱۱۳﴾
اسی وجہ سے تھا کہ تا تیرا کُند ذہن اور سخت جاہل ہونا لوگوں پر ظاہر کروں پس مَیں نے کہا کہ اگر
تعلم العربية فأَرِنا مهارتك الأدبية، ونحن نقصّ عليك قصّةً في لسان
تُو یہ گمان کرتا ہے کہ تُو عربی جانتا ہے سو ہمیں اپنی مہارت ادبیہ دکھلاؤ اور ہم ایک قصہ کسی زبان میں تجھ کو
فتَرْجِمْه في العربية بأحسن بيان إن كنت فيها من الماهرين. وإن ترجمتَ
سنائیں گے اور تجھ پر واجب ہو گا کہ تو اس کی عبارت کو عربی بنا کر دکھلا دے
فلك خمسون روبية إنعامًا، ثم نقرّ بفضلك ونكرمك إكرامًا،
پھر ہم تمہاری بزرگی کے اقراری ہو جائیں گے اور تیری تعظیم کریں گے
ونحسبُك من الفضلاء المسلمين المرتدّين☆ ولكنّك سكتَّ كالأنعام،
اور تجھ کو متبحر فاضلوں میں سے تسلیم کریں گے مگر تو چارپایوں کی طرح چپ ہو گیا
وما مِلتَ إلى الإنعام، وما نبست بكلمة الخير والشرّ خوفًا من هتك
اور انعام لینے کی طرف رخ نہ کیا اور تو جواب میں چپ ہی کر گیا نہ کچھ نیک کہا نہ بد کیونکہ اس میں
الستر وفضوح الحصر، فثبت أنك غبي قصير الرسن، وما أصابك
تیری پردہ دری اور رسوائی تھی پس ثابت ہوا کہ تو ایک غبی کم استعداد آدمی ہے اور تجھ کو عربی زبان سے
حظّ من اللسن، وما حرصتَ في الإنعام لأنّك كنت جاهلًا كالأنعام،
کچھ بھی حصہ نہیں اور تو نے انعام لینے کی طرف رغبت نہ کی کیونکہ تو ایک جاہل چارپایوں کی طرح تھا
وما كان لك حظّ من العربية بل ما كنت من الماسّين. فعلمتُ
اور عالموں میں سے نہیں تھا۔ پس مَیں نے قطعی علم

☆ ترجمہ سے ظاہر ہے کہ اصل لفظ ”المتبحرین“ تھا۔ شمس

بعلمٍ قطعی أنک لا تعلم العربیة، ولا تستطیع أن تخترق فی مسالکھا
کے ساتھ جان لیا کہ تو زبان عربی بالکل نہیں جانتا اور تجھے طاقت نہیں کہ اس کے کوچوں میں چل سکے اور اس کی
وتنصلت فی سبلھا وسِککھا، وما فیک إلا حُمَةُ لاسعٍ، لا حمیم فھمٍ
تنگ راہوں میں گذر سکے اور تجھ میں تو صرف نیش زننده ہے اور ایک قطرہ بھی علم وسیع کے مینہ میں سے تیرے
واسعٍ، فلا تَفُجُسُ ولا تَعْلُ یا أسفل السافلین. أأنت مع جھلک ھذا
پاس نہیں ہے پس تو اے اسفل السافلین بزرگ منشی مت دکھلا۔ کیا تو باوجود اپنی اس نادانی کے قرآن میں جرح قدح
تقدَح فی القرآن، وتزری علی کتاب فاق فصاحته نوع الإنسان، ولا
کرتا ہے اور اس کتاب کا عیب ڈھونڈتا ہے جس کی فصاحت نوع انسان کی فصاحتوں پر غالب آ گئی اور
تری صورتک ولا تنظر إلی مبلغ علمک یا مضیّعَ العقل والدّین؟ وإن
اپنی شکل کو نہیں دیکھتا اور اپنے اندازہ علم کی طرف نگاہ نہیں کرتا اے دین اور عقل کے دشمن یہ تو کیا کرتا ہے۔ اور اگر تو
کنت تحسب نفسک شیئا من الأشیاء، وتظن أنک من الأدباء، فھا أنا
اپنے نفس کو کچھ چیز سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو بھی ایک ادیبوں میں سے ہے پس خبردار ہو جا کہ تیری پتھری کی آگ
قمتُ لاستبراء زَنْدِک، واستشفافِ فِرِنْدِک، وابتدعتُ ھذه الرسالة ﴿۱۱۴﴾
نکالنے کے لئے میں کھڑا ہو گیا ہوں اور تیری تلوار کا جوہر دیکھنے کے لئے میں اٹھا ہوں اور اس رسالہ عجالہ کو
العُجالة فی العربیة لھذه الأغراض الضروریة، وھی تحتوی علی غُرر البیان
میں نے عربی میں اسی غرض سے تالیف کیا ہے اور یہ رسالہ نادر اور چمکیلے بیانوں سے پُر ہے جو موتیوں
ودُرره، ومُلح الأدب ونوادره، ووشّحتُھا بمحاسن الکنایات وبترصیع لآلِی
کی طرح ہیں اور نیز ادب کی نمکین عبارتوں پر مشتمل ہے اور مَیں نے اس کو بہت عمدہ کنایات اور نکات لطیفہ
النکات فی العبارات، وفیھا کثیر من الأمثال العربیة، واللطائف الأدبیة،
کے موتیوں سے موشح اور مرصع کیا ہے اور اس میں امثال عربیہ بہت ہیں اور لطائف
والأشعار المبتکَرة، والقصائد المحبَّرة، ولم أودعُھا من الأشعار
ادبیہ بکثرت ہیں اور اسی طرح اشعار نوطرز اور خوبصورت قصیدے بھی اس میں ہیں اور میں اس کتاب میں اشعار

الأجنبية بل كلها نتائج خاطرى وثمار شجراء فكرى؛ وما فعلتُ هذا إلا
اجنبیہ نہیں لایا بلکہ وہ سب میری طبیعت کے نتیجے اور میری زمین کے پھل ہیں اور مَیں نے یہ اس لئے کیا کہ تا
لأسبُر به غَوْرَ عقلک ومقدار فضلک، وأریٰ مبلغ علمک وعذوبة
تیری عقل کا عمق اور تیری فضیلت کا مقدار آزماؤں اور تیرا اندازہ علم اور شیرینی کلام کو دیکھوں
منطقک، وأُرِیَ الخَلْقَ أإنّک صادق فی دعواک وأهلٌ لبلواک، وهل
کیا تُو اپنے دعویٰ میں سچا اور اپنے شور و شر کا اہل ہے اور کیا تجھے حق ہے کہ تُو
لک حق أن تصول علی کتاب اللّٰه القرآن وبلاغته وسِفرِ اللّٰه الرحمٰن
کتاب اللہ قرآن پر حملہ کرے اور خدا تعالیٰ کے صحیفوں کی بلاغت اور اس کے میدان کشتی گاہ کی نسبت نکتہ چینی کرے
ورياغته كما أنت زعمت، أو من الكاذبين الدجالين. وإنی أُلهمتُ من ربی
سو مَیں نے چاہا کہ دیکھوں کہ تُو اپنے دعووں میں سچا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے اور مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام
أنک لا تقدر علی هذا النضال، ويبدی اللّٰه عجزک ويخزيک ويُثبت
ہوا ہے کہ تو اس مقابلہ پر قادر نہیں ہوگا اور خدا تعالیٰ تیرا عجز ظاہر کر دے گا اور تجھے رسوا کر دے گا اور ثابت کرے گا کہ تُو
أنک أسير فی الجهل والضلال، ولو اجتمعتْ قومک معک علی هذا
گمراہی میں اسیر ہے اور اگرچہ تیری قوم اس خیال مقابلہ میں تجھ سے متفق ہو جائے مگر آخر تم
الخيال، فترجعون مغلوبين. هذا مع اعترافی بأن هذه الرسالة ليست سبّاقَ
مغلوب ہو جاؤ گے یہ باوجود میرے اس اقرار کے ہے کہ یہ رسالہ اپنی بلاغت میں کوئی اعلیٰ درجہ کے
الغايات فی توشيح المقال، بل اقتضبتُها علی جناح الاستعجال، وأعلم
کمال پر نہیں بلکہ مَیں نے جلد جلد اس کو گھسیٹ دیا ہے اور مَیں جانتا ہوں
أن الإتيان بمثلها أمرٌ هيّن علی الأدباء، بل يكفی فی هذا أدنَی التِفاتِ ﴿۱۱۵﴾
کہ اس کی نظیر بنانا ادیبوں پر بہت ہی آسان ہے بلکہ اُن کی ادنیٰ التفات اس کی
البلغاء. فإن اتّسعتَ فی الأدب فليس من التعجب أن تقول أحلی
نظیر بنانے کے لئے کافی ہے پس اگر تو فن ادب میں وسیع مہارت رکھتا ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ اس سے زیادہ تر شیریں

و أفصحَ مما قلتُ إلى أسبوع مع أنک تؤلّف بتأييدِ جموع، لأنک لست
اورزیادہ ترفصیح بنالیوے اور تجھ کو یہ اجازت بھی حاصل ہے کہ تو اپنے تمام گروہ کے ساتھ مل کر لکھے کیونکہ ہماری طرف سے
من إعانتهم بممنوع وإنّى ما اتخذت معينا فى رسالتى هذه، وقلتُ ما قلتُ
ان سے مدد لینے کی تجھ کو ممانعت نہیں اور میں نے اس رسالہ میں کسی دوسرے سے مدد نہیں لی اور جو کچھ
من عند نفسى من فضل ربّى فى أيّام معدودة كالمقتضبين. ومع ذلک إنى
مَیں نے کہا وہ خداتعالیٰ کے فضل سے چند دنوں میں حاضر نویس کی طرح اپنی طرف سے کہا ہے۔ اور
أُمهِلک وإخوانک وجميع خلانک وقومک وأعوانک الّذين يقولون
باوجود اس کے مَیں تجھے اور تیرے بھائیوں اور تیرے دوستوں اور تیری قوم اور تیرے مددگاروں کو
إنا نحن المولويون، إلى شهرين كاملين من يوم الإشاعة، لتُرِىَ كمال
جو کہتے ہیں جو ہم مولوی ہیں دو کامل مہینوں کی مہلت دیتا ہوں اور یہ مہلت اشاعت
البراعة، فإن أتيتم بمثلها فى هذه المدة التى هى أقل الآجال، وتوازنتم فى
کی تاریخ سے ہے تا کہ تم اپنا کمال بلاغت دکھلاؤ پس اگر تم اس رسالہ کی مثل بنا لائے اور اس مدت میں جو بڑی
كل أنواع المقال، ونرى أن قولكم تحاذى حذو النعال، فلكم خمسة
وسیع مدت ہے تم نے ہریک مماثلت اور موازنت کے لحاظ سے رسالہ بنا کر پیش کر دیا اور ہم نے دیکھ لیا کہ نعل بنعل تم نے
آلافٍ روبية إنعامًا منّا وعدًا مؤكّدًا بقسم الله ذى الجلال وإن لم تطمئن
مقابلہ کر دکھلایا تو اس صورت ہم تمہیں پانچ ہزار روپیہ انعام دیں گے یہ وعدہ اللہ جلّ شانہ کی قسم کے ساتھ موکد ہے
بالأيمان الإيمانية فنجمع ذهب الشَرْطِ فى خزينة الحكومة البريطانية
اور اگر تجھے ایمانی قسموں پر اعتبار نہ آوے پس ہم خزانہ انگریزی میں روپیہ جمع کرا دیں گے
لتكون من المطمئنين. ونُعاهد الله بحلفةٍ أن نعطى العدوّ حقّه عند ظهور
تا کہ تجھے اطمینان ہو۔ اور ہم خداتعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں کہ فریق ثانی کو
غلبةٍ، ولو تخلّفْنا فكنّا كاذبين ونجعل الحكومة البرطانية
اس کا حق اس کے غلبہ کے وقت فی الفور دے دیں گے اور اگر ہم نے تخلف کیا تو پھر جھوٹے ٹھہریں گے اور ہم حکومت انگریزی

حَـكَمًا لهذه القضية، ومخيَّرًا فی هذه الخطّة، ولها أن تعطی إنعامنا كلَّ
کواس مقدمہ کے فیصلہ کرنے کے حکم مقرر کرتے ہیں اور حکومت انگریزی کو اختیار ہوگا کہ ہمارا انعام اس کو دے دے جو
مَـن بـاری كـلامَـنا وأری بوفق شرطنا نثرًا كنثرٍ ونظمًا كنظم فی القدر
مقابلہ کے وقت پورا اتر آوے اور اس کی شرط کے موافق نظم اور نثر بنالیوے۔ نظم اپنے قدر اور بلاغت اور التزام حق
والعدّة والبـلاغة والفصاحة والتـزام الـجـدّ والحكمة، هذا عهد منا، ﴿۱۱۶﴾
اور حکمت میں نظم کے مانند ہو اور نثر نثر کے مانند ہو اور خدا کی لعنت اُن پر جو عہد پورا نہ کریں۔
ولـعنة اللّٰه علی النا كثين. وللنصاریٰ أن يتعاونوا لهذه المقابلة ويقوموا
اور نصاریٰ کا اختیار ہوگا کہ اس مقابلہ میں ایک دوسرے کو مدد دیویں اور سب متفق ہو کر اس معرکہ کے لئے اٹھیں اور
متـفـقيـن لتـلک الـمـعركة، ويكون بعضهم لبعض ظهيرًا، وليستفسر
بعض بعض کے پشت پناہ بن جائیں اور ایک جاہل باخبر آدمی سے پوچھ لے اور دور و نزدیک سے ہر یک مددگار
الـجـاهـل خبيـرا، ولـيـطلبوا لأنفسهم كل نصير ومعين، وبعيد وقرين،
اور معین اپنے لئے بلا لیں اور مسیح سے بھی مدد لیں جو اُن کی نظر میں خدا ہے اور کوئی خدا نہیں بجز اس کے
ومسيـحَـهـم الّـذی هـو ربٌّ فـی أعينهم ولا رَبَّ إلا اللّٰه قيّوم العالمين،
جو قیوم العالمین ہے اور چاہیئے کہ اپنے اس روح القدس سے بھی مدد لیں جو بولیاں سکھاتا تھا
وليستمِدّوا مِن روحهم الذی كان يعلم الألسنة إن كانوا صادقين.
اگر سچے ہیں۔

هٰذا مـا رضيـنـا عـليه مِن طيب نفسنا وانشراح صدرنا، ورضينا
یہ وہ بات ہے جس پر ہم اپنے دل کی خوشی اور انشراح صدر سے راضی ہو گئے اور ہم اس بات پر
بـالحكومةِ البَريطانيةِ أن تكون حَكَمًا بيننا وبينهم، فإن تجد هؤلاء الذين
بھی راضی ہو گئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم میں اور ہمارے مخالفوں میں حَکَم بن جائے پس اگر گورنمنٹ ان لوگوں کو اپنے
يـصـولـون عـلـی بـلاغة القرآن وفصاحته، ويقولون إنا نحن الـمولويون
قولوں میں صادق پاوے جو قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت پر حملہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بھی مسلمانوں کے

کعلماء المسلمین ولسنا مِن السفھاء الجاھلین ولنا ید طولٰی فی تنقید
علماء کی طرح مولوی ہیں اور نادان نہیں ہیں اور فصاحت اور عدم فصاحت میں فرق کرنے کے لئے
جِدّ القول وھزلہ وتنقیح رقیق اللفظ وجزلہ - صادقین فی ھذا
ہم میں مادہ ہے اور گورنمنٹ دیکھے کہ وہ اس میدان میں درحقیقت پیش دستی لے جانے والے ہیں
الامتحان وسابقین فی ھذا المیدان، فلتُعْطِھم إنعامنا، ولیُکذَّبُ
پس لازم ہوگا کہ گورنمنٹ ہمارا انعام ان کو لے دے اور ہمیں کاذب خیال کرے اور ان کے کمال
کلامنا، ولیُشَعْ کمالُ علمھم فی الدیار والبلدان، ولیشتھرُ فضائلھم
علم کو ملکوں اور ولایتوں میں مشہور کرے اور دنیا کے کناروں تک ان کے فضائل مشتہر کر دے
إلٰی أقاصی البلدان، ولتُکتَب أسماء ھم فی الفاضلین. وإن لم تجدھم
اور ان کے نام فاضلوں میں لکھ لے اور اگر گورنمنٹ ان کو ایسا نہ پاوے بلکہ
من العلماء الأدباء، بَلْ وجدتُھم معشرَ الجھلاء والسفھاء، بعیدِین ﴿۱۱۷﴾
ان کو ایک جاہلوں کا گروہ پائے جو اس قسم کے کمالات سے دور و مہجور ہیں
من ھذا الزُّلال مُبْعَدین عن مثل ھذا الکمال، فنرجو من عدل الحکومۃ
پس ہم حکومت برطانیہ کے عدل اور انصاف سے امید رکھتے ہیں کہ بعد اس کے
البریطانیۃ أن تمنع بعدُ ھؤلاء الکذّابین مِن أن یسمّوا أنفسھم مولوِیّین،
ان کذابوں کو اس بات سے منع کرے کہ اپنے تئیں مولوی کے نام سے موصوف کریں اور باوجود جاہل ہونے کے قرآن
ویصولوا علی بلاغۃ کلام اللّٰہ مع کونھم جاھلین.
کریم کی بلاغت پر حملہ کریں۔

وأوّلُ مخاطَبِنا فی ھذہ الدعوۃ، ومَدْعوُّنا لھذہ المعرکۃ، صاحبُ التوزین
اور اس دعوت میں ہمارا اول مخاطب اور اس معرکہ میں ہمارا اول مدعو پادری عماد الدین ہے
عماد الدین، فإنہ ینکر بلاغۃ القرآن وفصاحتہ، ویُری فی کلّ کتابٍ وقاحتہ
کیونکہ وہ قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت سے انکاری ہے اور اپنی ہر ایک کتاب میں بے حیائی

ویقول إنّی عالم جلیل ذهین، وإن القرآن لیس بفصیح بل لیس
دکھلاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ایک عالم بزرگ ہوں اور قرآن فصیح نہیں ہے بلکہ صحیح بھی نہیں ہے اور میں اس میں کوئی
بصحیح، وما أریٰ فیه بلاغةً، ولا أجد براعةً، کما هو زعم الزاعمین.
بلاغت نہیں دیکھتا اور نہ فصاحت جیسا کہ خیال کیا گیا ہے اور کہتا ہے کہ میں عنقریب تفسیر
ویقول إنی سأکتب تفسیره، وکذلک نسمع تقاریره، فهو یدّعی
شائع کروں گا اور ایسی ہی اور باتیں ہم اس کی سنتے ہیں اور وہ کمال عربی دانی کا دعویٰ کرتا ہے اور آنحضرت
کماله فی العربیة، ویسبّ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم بکمال
صلی اللہ علیہ وسلم کو بباعث بے شرمی اور دروغگوئی کے گالیاں نکالتا ہے اور قرآن شریف کی فصاحت کی
الوقاحة والفِریة، ویتزرّی علی کتاب اللّٰه وعلی فصاحته، کأنه عمُّ امرء
ایسے دعویٰ سے اور غرور سے عیب جوئی کرتا ہے کہ گویا وہ امرأ القیس کا چچا یا خالہ زاد بھائی ہے اور اپنا نام
القیس أو ابن خالته، ویسمّی نفسه مولویًّا ویمشی کالمستکبرین.
مولوی رکھتا ہے اور متکبروں کی طرح چلتا ہے۔

ثم بعد ذلک نخاطب کلَّ متنصّر ملقَّب بالمولوی، الذی کتبْنا
پھر اس کے بعد ہم ہر ایک کرشتان کو جو اپنے تئیں مولوی کے نام سے موسوم کرتا ہے مخاطب کرتے ہیں اور ان سب
اسمه فی الهامش☆ وندعو کلّهم للمقابلة ولهم خمسة آلاف إنعامًا منّا
کے نام ہم نے حاشیہ میں لکھ دیئے ہیں اور ہم ان سب کو مقابلہ کے لئے بلاتے ہیں اگر وہ ایسی کتاب بناویں تو ہماری طرف سے
إذا أَتوا بکتاب کمثل هذا الکتاب، کما کتبنا من قبل فی هذا الباب، ﴿۱۱۸﴾
ان کو پانچ ہزار روپیہ انعام ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اور بالمقابل کتاب تالیف کرنے والوں کے لئے ہماری طرف سے

☆ مولوی کرم الدین ۔ مولوی نظام الدین ۔ مولوی الٰہی بخش ۔ مولوی حمید اللہ خان ۔ مولوی نور الدین ۔
مولوی سید علی ۔ مولوی عبد اللہ بیگ ۔ مولوی حسام الدین بمبئی ۔ مولوی حسام الدین ۔ مولوی نظام الدین ۔
مولوی قاضی صفدر علی ۔ مولوی عبد الرحمٰن ۔ مولوی حسن علی وغیرہ وغیرہ ۔

والمهلةُ منّا ثلاثة أشهر للمعارضين، فإن لم يبارزوا، ولن يبارزوا،
تین مہینہ مہلت ہے اور اگر مقابل پر نہ آویں اور ہرگز نہ آویں گے
فاعلموا أنهم كانوا من الكاذبين.
پس یقیناً جانو کہ وہ جھوٹے ہیں ۔

واعلموا أن هذا الإنعام فى صورة إذا أتوا برسالة كمثل رسالتنا،
اور یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ انعام اس صورت میں ہے کہ جب بالمقابل رسالہ بعینہ ہمارے اس رسالہ کے
وعُجالة كمثل عجالتنا، وأثبتوا أنفسهم كمماثلين ومشابهين، وأمّا إذا
مشابہ ہو اور مماثلت اور مشابہت کو ثابت کریں۔ لیکن اگر بنانے سے انکار کریں
أبوا وولّوا الدبر كالثعالب، وما استطاعوا على هذه المطالب، وما تركوا
اور لومڑیوں کی طرح پیٹھیں دکھلاویں اور ان مطالب پر قدرت نہ پاسکیں اور نہ توہین قرآن شریف کی
عادة توهين القرآن، وما امتنعوا من قَدْحِ كتاب الله الفرقان، وما تابوا من أن
عادت کو چھوڑیں اور کتاب اللہ کی جرح و قدح سے باز نہ آویں
يسمّوا أنفسهم مولويين، وما ازدجروا مِن سبّ رسول الله صلى الله عليه
اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دشنام دہی سے رکیں اور نہ اس بیہودہ گوئی سے اپنے تئیں
وسلم خاتم النبيّين، وما ازدجروا من قولهم أن القرآن ليس بفصيح، وما تركوا
روکیں کہ قرآن فصیح نہیں ہے اور نہ توہین اور تحقیر کے طریق کو چھوڑیں پس ان پر خدا تعالیٰ
سبيل التحقير والتوهين، فعليهم من الله ألف لعنة فَلْيَقُلِ القوم كلهم آمين.
کی طرف سے ہزار لعنت ہے پس چاہیئے کہ تمام قوم کہے کہ آمین ۔

۱ لعنت	۲ لعنت	۳ لعنت	۴ لعنت	۵ لعنت	۶ لعنت
۷ لعنت	۸ لعنت	۹ لعنت	۱۰ لعنت	۱۱ لعنت	۱۲ لعنت
۱۳ لعنت	۱۴ لعنت	۱۵ لعنت	۱۶ لعنت	۱۷ لعنت	۱۸ لعنت
۱۹ لعنت	۲۰ لعنت	۲۱ لعنت	۲۲ لعنت	۲۳ لعنت	۲۴ لعنت

۲۵ لعنت ۲۶ لعنت ۲۷ لعنت ۲۸ لعنت ۲۹ لعنت ۳۰ لعنت ۳۱ لعنت ﴿۱۱۹﴾
۳۲ لعنت ۳۳ لعنت ۳۴ لعنت ۳۵ لعنت ۳۶ لعنت ۳۷ لعنت ۳۸ لعنت
۳۹ لعنت ۴۰ لعنت ۴۱ لعنت ۴۲ لعنت ۴۳ لعنت ۴۴ لعنت ۴۵ لعنت
۴۶ لعنت ۴۷ لعنت ۴۸ لعنت ۴۹ لعنت ۵۰ لعنت ۵۱ لعنت ۵۲ لعنت
۵۳ لعنت ۵۴ لعنت ۵۵ لعنت ۵۶ لعنت ۵۷ لعنت ۵۸ لعنت ۵۹ لعنت
۶۰ لعنت ۶۱ لعنت ۶۲ لعنت ۶۳ لعنت ۶۴ لعنت ۶۵ لعنت ۶۶ لعنت
۶۷ لعنت ۶۸ لعنت ۶۹ لعنت ۷۰ لعنت ۷۱ لعنت ۷۲ لعنت ۷۳ لعنت
۷۴ لعنت ۷۵ لعنت ۷۶ لعنت ۷۷ لعنت ۷۸ لعنت ۷۹ لعنت ۸۰ لعنت
۸۱ لعنت ۸۲ لعنت ۸۳ لعنت ۸۴ لعنت ۸۵ لعنت ۸۶ لعنت ۸۷ لعنت
۸۸ لعنت ۸۹ لعنت ۹۰ لعنت ۹۱ لعنت ۹۲ لعنت ۹۳ لعنت ۹۴ لعنت
۹۵ لعنت ۹۶ لعنت ۹۷ لعنت ۹۸ لعنت ۹۹ لعنت ۱۰۰ لعنت ۱۰۱ لعنت
۱۰۲ لعنت ۱۰۳ لعنت ۱۰۴ لعنت ۱۰۵ لعنت ۱۰۶ لعنت ۱۰۷ لعنت ۱۰۸ لعنت
۱۰۹ لعنت ۱۱۰ لعنت ۱۱۱ لعنت ۱۱۲ لعنت ۱۱۳ لعنت ۱۱۴ لعنت ۱۱۵ لعنت
۱۱۶ لعنت ۱۱۷ لعنت ۱۱۸ لعنت ۱۱۹ لعنت ۱۲۰ لعنت ۱۲۱ لعنت ۱۲۲ لعنت
۱۲۳ لعنت ۱۲۴ لعنت ۱۲۵ لعنت ۱۲۶ لعنت ۱۲۷ لعنت ۱۲۸ لعنت ۱۲۹ لعنت
۱۳۰ لعنت ۱۳۱ لعنت ۱۳۲ لعنت ۱۳۳ لعنت ۱۳۴ لعنت ۱۳۵ لعنت ۱۳۶ لعنت
۱۳۷ لعنت ۱۳۸ لعنت ۱۳۹ لعنت ۱۴۰ لعنت ۱۴۱ لعنت ۱۴۲ لعنت ۱۴۳ لعنت
۱۴۴ لعنت ۱۴۵ لعنت ۱۴۶ لعنت ۱۴۷ لعنت ۱۴۸ لعنت ۱۴۹ لعنت ۱۵۰ لعنت
۱۵۱ لعنت ۱۵۲ لعنت ۱۵۳ لعنت ۱۵۴ لعنت ۱۵۵ لعنت ۱۵۶ لعنت ۱۵۷ لعنت
۱۵۸ لعنت ۱۵۹ لعنت ۱۶۰ لعنت ۱۶۱ لعنت ۱۶۲ لعنت ۱۶۳ لعنت ۱۶۴ لعنت
۱۶۵ لعنت ۱۶۶ لعنت ۱۶۷ لعنت ۱۶۸ لعنت ۱۶۹ لعنت ۱۷۰ لعنت ۱۷۱ لعنت
۱۷۲ لعنت ۱۷۳ لعنت ۱۷۴ لعنت ۱۷۵ لعنت ۱۷۶ لعنت ۱۷۷ لعنت ۱۷۸ لعنت
۱۷۹ لعنت ۱۸۰ لعنت ۱۸۱ لعنت ۱۸۲ لعنت ۱۸۳ لعنت ۱۸۴ لعنت ۱۸۵ لعنت
۱۸۶ لعنت ۱۸۷ لعنت ۱۸۸ لعنت ۱۸۹ لعنت ۱۹۰ لعنت ۱۹۱ لعنت ۱۹۲ لعنت
۱۹۳ لعنت ۱۹۴ لعنت ۱۹۵ لعنت ۱۹۶ لعنت ۱۹۷ لعنت ۱۹۸ لعنت ۱۹۹ لعنت
۲۰۰ لعنت ۲۰۱ لعنت ۲۰۲ لعنت ۲۰۳ لعنت ۲۰۴ لعنت ۲۰۵ لعنت ۲۰۶ لعنت
۲۰۷ لعنت ۲۰۸ لعنت ۲۰۹ لعنت ۲۱۰ لعنت ۲۱۱ لعنت ۲۱۲ لعنت ۲۱۳ لعنت
۲۱۴ لعنت ۲۱۵ لعنت ۲۱۶ لعنت ۲۱۷ لعنت ۲۱۸ لعنت ۲۱۹ لعنت ۲۲۰ لعنت
۲۲۱ لعنت ۲۲۲ لعنت ۲۲۳ لعنت ۲۲۴ لعنت ۲۲۵ لعنت ۲۲۶ لعنت ۲۲۷ لعنت
۲۲۸ لعنت ۲۲۹ لعنت ۲۳۰ لعنت ۲۳۱ لعنت ۲۳۲ لعنت ۲۳۳ لعنت ۲۳۴ لعنت
۲۳۵ لعنت ۲۳۶ لعنت ۲۳۷ لعنت ۲۳۸ لعنت ۲۳۹ لعنت ۲۴۰ لعنت ۲۴۱ لعنت
۲۴۲ لعنت ۲۴۳ لعنت ۲۴۴ لعنت ۲۴۵ لعنت ۲۴۶ لعنت ۲۴۷ لعنت ۲۴۸ لعنت
۲۴۹ لعنت ۲۵۰ لعنت ۲۵۱ لعنت ۲۵۲ لعنت ۲۵۳ لعنت ۲۵۴ لعنت ۲۵۵ لعنت
۲۵۶ لعنت ۲۵۷ لعنت ۲۵۸ لعنت ۲۵۹ لعنت ۲۶۰ لعنت ۲۶۱ لعنت ۲۶۲ لعنت

۱۲۰ ۲۶۳ لعنت ۲۶۴ لعنت ۲۶۵ لعنت ۲۶۶ لعنت ۲۶۷ لعنت ۲۶۸ لعنت ۲۶۹ لعنت
۲۷۰ لعنت ۲۷۱ لعنت ۲۷۲ لعنت ۲۷۳ لعنت ۲۷۴ لعنت ۲۷۵ لعنت ۲۷۶ لعنت
۲۷۷ لعنت ۲۷۸ لعنت ۲۷۹ لعنت ۲۸۰ لعنت ۲۸۱ لعنت ۲۸۲ لعنت ۲۸۳ لعنت
۲۸۴ لعنت ۲۸۵ لعنت ۲۸۶ لعنت ۲۸۷ لعنت ۲۸۸ لعنت ۲۸۹ لعنت ۲۹۰ لعنت
۲۹۱ لعنت ۲۹۲ لعنت ۲۹۳ لعنت ۲۹۴ لعنت ۲۹۵ لعنت ۲۹۶ لعنت ۲۹۷ لعنت
۲۹۸ لعنت ۲۹۹ لعنت ۳۰۰ لعنت ۳۰۱ لعنت ۳۰۲ لعنت ۳۰۳ لعنت ۳۰۴ لعنت
۳۰۵ اللعنة ۳۰۶ اللعنة ۳۰۷ اللعنة ۳۰۸ اللعنة ۳۰۹ اللعنة ۳۱۰ اللعنة ۳۱۱ اللعنة
۳۱۲ اللعنة ۳۱۳ اللعنة ۳۱۴ اللعنة ۳۱۵ اللعنة ۳۱۶ اللعنة ۳۱۷ اللعنة ۳۱۸ اللعنة
۳۱۹ اللعنة ۳۲۰ اللعنة ۳۲۱ اللعنة ۳۲۲ اللعنة ۳۲۳ اللعنة ۳۲۴ اللعنة ۳۲۵ اللعنة
۳۲۶ اللعنة ۳۲۷ اللعنة ۳۲۸ اللعنة ۳۲۹ اللعنة ۳۳۰ اللعنة ۳۳۱ اللعنة ۳۳۲ اللعنة
۳۳۳ اللعنة ۳۳۴ اللعنة ۳۳۵ اللعنة ۳۳۶ اللعنة ۳۳۷ اللعنة ۳۳۸ اللعنة ۳۳۹ اللعنة
۳۴۰ اللعنة ۳۴۱ اللعنة ۳۴۲ اللعنة ۳۴۳ اللعنة ۳۴۴ اللعنة ۳۴۵ اللعنة ۳۴۶ اللعنة
۳۴۷ اللعنة ۳۴۸ اللعنة ۳۴۹ اللعنة ۳۵۰ اللعنة ۳۵۱ اللعنة ۳۵۲ اللعنة ۳۵۳ اللعنة
۳۵۴ اللعنة ۳۵۵ اللعنة ۳۵۶ اللعنة ۳۵۷ اللعنة ۳۵۸ اللعنة ۳۵۹ اللعنة ۳۶۰ اللعنة
۳۶۱ اللعنة ۳۶۲ اللعنة ۳۶۳ اللعنة ۳۶۴ اللعنة ۳۶۵ اللعنة ۳۶۶ اللعنة ۳۶۷ اللعنة
۳۶۸ اللعنة ۳۶۹ اللعنة ۳۷۰ اللعنة ۳۷۱ اللعنة ۳۷۲ اللعنة ۳۷۳ اللعنة ۳۷۴ اللعنة
۳۷۵ اللعنة ۳۷۶ اللعنة ۳۷۷ اللعنة ۳۷۸ اللعنة ۳۷۹ اللعنة ۳۸۰ اللعنة ۳۸۱ اللعنة
۳۸۲ اللعنة ۳۸۳ اللعنة ۳۸۴ اللعنة ۳۸۵ اللعنة ۳۸۶ اللعنة ۳۸۷ اللعنة ۳۸۸ اللعنة
۳۸۹ اللعنة ۳۹۰ اللعنة ۳۹۱ اللعنة ۳۹۲ اللعنة ۳۹۳ اللعنة ۳۹۴ اللعنة ۳۹۵ اللعنة
۳۹۶ اللعنة ۳۹۷ اللعنة ۳۹۸ اللعنة ۳۹۹ اللعنة ۴۰۰ اللعنة ۴۰۱ اللعنة ۴۰۲ اللعنة
۴۰۳ اللعنة ۴۰۴ اللعنة ۴۰۵ اللعنة ۴۰۶ اللعنة ۴۰۷ اللعنة ۴۰۸ اللعنة ۴۰۹ اللعنة
۴۱۰ اللعنة ۴۱۱ اللعنة ۴۱۲ اللعنة ۴۱۳ اللعنة ۴۱۴ اللعنة ۴۱۵ اللعنة ۴۱۶ اللعنة
۴۱۷ اللعنة ۴۱۸ اللعنة ۴۱۹ اللعنة ۴۲۰ اللعنة ۴۲۱ اللعنة ۴۲۲ اللعنة ۴۲۳ اللعنة
۴۲۴ اللعنة ۴۲۵ اللعنة ۴۲۶ اللعنة ۴۲۷ اللعنة ۴۲۸ اللعنة ۴۲۹ اللعنة ۴۳۰ اللعنة
۴۳۱ اللعنة ۴۳۲ اللعنة ۴۳۳ اللعنة ۴۳۴ اللعنة ۴۳۵ اللعنة ۴۳۶ اللعنة ۴۳۷ اللعنة
۴۳۸ اللعنة ۴۳۹ اللعنة ۴۴۰ اللعنة ۴۴۱ اللعنة ۴۴۲ اللعنة ۴۴۳ اللعنة ۴۴۴ اللعنة
۴۴۵ اللعنة ۴۴۶ اللعنة ۴۴۷ اللعنة ۴۴۸ اللعنة ۴۴۹ اللعنة ۴۵۰ اللعنة ۴۵۱ اللعنة
۴۵۲ اللعنة ۴۵۳ اللعنة ۴۵۴ اللعنة ۴۵۵ اللعنة ۴۵۶ اللعنة ۴۵۷ اللعنة ۴۵۸ اللعنة
۴۵۹ اللعنة ۴۶۰ اللعنة ۴۶۱ اللعنة ۴۶۲ اللعنة ۴۶۳ اللعنة ۴۶۴ اللعنة ۴۶۵ اللعنة
۴۶۶ اللعنة ۴۶۷ اللعنة ۴۶۸ اللعنة ۴۶۹ اللعنة ۴۷۰ اللعنة ۴۷۱ اللعنة ۴۷۲ اللعنة
۴۷۳ اللعنة ۴۷۴ اللعنة ۴۷۵ اللعنة ۴۷۶ اللعنة ۴۷۷ اللعنة ۴۷۸ اللعنة ۴۷۹ اللعنة
۴۸۰ اللعنة ۴۸۱ اللعنة ۴۸۲ اللعنة ۴۸۳ اللعنة ۴۸۴ اللعنة ۴۸۵ اللعنة ۴۸۶ اللعنة
۴۸۷ اللعنة ۴۸۸ اللعنة ۴۸۹ اللعنة ۴۹۰ اللعنة ۴۹۱ اللعنة ۴۹۲ اللعنة ۴۹۳ اللعنة
۴۹۴ اللعنة ۴۹۵ اللعنة ۴۹۶ اللعنة ۴۹۷ اللعنة ۴۹۸ اللعنة ۴۹۹ اللعنة ۵۰۰ اللعنة

۵۰۱ اللعنة ۵۰۲ اللعنة ۵۰۳ اللعنة ۵۰۴ اللعنة ۵۰۵ اللعنة ۵۰۶ اللعنة ۵۰۷ اللعنة ﴾۱۲۱﴿
۵۰۸ اللعنة ۵۰۹ اللعنة ۵۱۰ اللعنة ۵۱۱ اللعنة ۵۱۲ اللعنة ۵۱۳ اللعنة ۵۱۴ اللعنة
۵۱۵ اللعنة ۵۱۶ اللعنة ۵۱۷ اللعنة ۵۱۸ اللعنة ۵۱۹ اللعنة ۵۲۰ اللعنة ۵۲۱ اللعنة
۵۲۲ اللعنة ۵۲۳ اللعنة ۵۲۴ اللعنة ۵۲۵ اللعنة ۵۲۶ اللعنة ۵۲۷ اللعنة ۵۲۸ اللعنة
۵۲۹ اللعنة ۵۳۰ اللعنة ۵۳۱ اللعنة ۵۳۲ اللعنة ۵۳۳ اللعنة ۵۳۴ اللعنة ۵۳۵ اللعنة
۵۳۶ اللعنة ۵۳۷ اللعنة ۵۳۸ اللعنة ۵۳۹ اللعنة ۵۴۰ اللعنة ۵۴۱ اللعنة ۵۴۲ اللعنة
۵۴۳ اللعنة ۵۴۴ اللعنة ۵۴۵ اللعنة ۵۴۶ اللعنة ۵۴۷ اللعنة ۵۴۸ اللعنة ۵۴۹ اللعنة
۵۵۰ اللعنة ۵۵۱ اللعنة ۵۵۲ اللعنة ۵۵۳ اللعنة ۵۵۴ اللعنة ۵۵۵ اللعنة ۵۵۶ اللعنة
۵۵۷ اللعنة ۵۵۸ اللعنة ۵۵۹ اللعنة ۵۶۰ اللعنة ۵۶۱ اللعنة ۵۶۲ اللعنة ۵۶۳ اللعنة
۵۶۴ اللعنة ۵۶۵ اللعنة ۵۶۶ اللعنة ۵۶۷ اللعنة ۵۶۸ اللعنة ۵۶۹ اللعنة ۵۷۰ اللعنة
۵۷۱ اللعنة ۵۷۲ اللعنة ۵۷۳ اللعنة ۵۷۴ اللعنة ۵۷۵ اللعنة ۵۷۶ اللعنة ۵۷۷ اللعنة
۵۷۸ اللعنة ۵۷۹ اللعنة ۵۸۰ اللعنة ۵۸۱ اللعنة ۵۸۲ اللعنة ۵۸۳ اللعنة ۵۸۴ اللعنة
۵۸۵ اللعنة ۵۸۶ اللعنة ۵۸۷ اللعنة ۵۸۸ اللعنة ۵۸۹ اللعنة ۵۹۰ اللعنة ۵۹۱ اللعنة
۵۹۲ اللعنة ۵۹۳ اللعنة ۵۹۴ اللعنة ۵۹۵ اللعنة ۵۹۶ اللعنة ۵۹۷ اللعنة ۵۹۸ اللعنة
۵۹۹ اللعنة ۶۰۰ اللعنة ۶۰۱ اللعنة ۶۰۲ اللعنة ۶۰۳ اللعنة ۶۰۴ اللعنة ۶۰۵ اللعنة
۶۰۶ اللعنة ۶۰۷ اللعنة ۶۰۸ اللعنة ۶۰۹ اللعنة ۶۱۰ اللعنة ۶۱۱ اللعنة ۶۱۲ اللعنة
۶۱۳ اللعنة ۶۱۴ اللعنة ۶۱۵ اللعنة ۶۱۶ اللعنة ۶۱۷ اللعنة ۶۱۸ اللعنة ۶۱۹ اللعنة
۶۲۰ اللعنة ۶۲۱ اللعنة ۶۲۲ اللعنة ۶۲۳ اللعنة ۶۲۴ اللعنة ۶۲۵ اللعنة ۶۲۶ اللعنة
۶۲۷ اللعنة ۶۲۸ اللعنة ۶۲۹ اللعنة ۶۳۰ اللعنة ۶۳۱ اللعنة ۶۳۲ اللعنة ۶۳۳ اللعنة
۶۳۴ اللعنة ۶۳۵ اللعنة ۶۳۶ اللعنة ۶۳۷ اللعنة ۶۳۸ اللعنة ۶۳۹ اللعنة ۶۴۰ اللعنة
۶۴۱ اللعنة ۶۴۲ اللعنة ۶۴۳ اللعنة ۶۴۴ اللعنة ۶۴۵ اللعنة ۶۴۶ اللعنة ۶۴۷ اللعنة
۶۴۸ اللعنة ۶۴۹ اللعنة ۶۵۰ اللعنة ۶۵۱ اللعنة ۶۵۲ اللعنة ۶۵۳ اللعنة ۶۵۴ اللعنة
۶۵۵ اللعنة ۶۵۶ اللعنة ۶۵۷ اللعنة ۶۵۸ اللعنة ۶۵۹ اللعنة ۶۶۰ اللعنة ۶۶۱ اللعنة
۶۶۲ اللعنة ۶۶۳ اللعنة ۶۶۴ اللعنة ۶۶۵ اللعنة ۶۶۶ اللعنة ۶۶۷ اللعنة ۶۶۸ اللعنة
۶۶۹ اللعنة ۶۷۰ اللعنة ۶۷۱ اللعنة ۶۷۲ اللعنة ۶۷۳ اللعنة ۶۷۴ اللعنة ۶۷۵ اللعنة
۶۷۶ اللعنة ۶۷۷ اللعنة ۶۷۸ اللعنة ۶۷۹ اللعنة ۶۸۰ اللعنة ۶۸۱ اللعنة ۶۸۲ اللعنة
۶۸۳ اللعنة ۶۸۴ اللعنة ۶۸۵ اللعنة ۶۸۶ اللعنة ۶۸۷ اللعنة ۶۸۸ اللعنة ۶۸۹ اللعنة
۶۹۰ اللعنة ۶۹۱ اللعنة ۶۹۲ اللعنة ۶۹۳ اللعنة ۶۹۴ اللعنة ۶۹۵ اللعنة ۶۹۶ اللعنة
۶۹۷ اللعنة ۶۹۸ اللعنة ۶۹۹ اللعنة ۷۰۰ اللعنة ۷۰۱ اللعنة ۷۰۲ اللعنة ۷۰۳ اللعنة
۷۰۴ اللعنة ۷۰۵ اللعنة ۷۰۶ اللعنة ۷۰۷ اللعنة ۷۰۸ اللعنة ۷۰۹ اللعنة ۷۱۰ اللعنة
۷۱۱ اللعنة ۷۱۲ اللعنة ۷۱۳ اللعنة ۷۱۴ اللعنة ۷۱۵ اللعنة ۷۱۶ اللعنة ۷۱۷ اللعنة
۷۱۸ اللعنة ۷۱۹ اللعنة ۷۲۰ اللعنة ۷۲۱ اللعنة ۷۲۲ اللعنة ۷۲۳ اللعنة ۷۲۴ اللعنة
۷۲۵ اللعنة ۷۲۶ اللعنة ۷۲۷ اللعنة ۷۲۸ اللعنة ۷۲۹ اللعنة ۷۳۰ اللعنة ۷۳۱ اللعنة ﴾۱۲۲﴿
۷۳۲ اللعنة ۷۳۳ اللعنة ۷۳۴ اللعنة ۷۳۵ اللعنة ۷۳۶ اللعنة ۷۳۷ اللعنة ۷۳۸ اللعنة

۷۳۹ اللعنة ۷۴۰ اللعنة ۷۴۱ اللعنة ۷۴۲ اللعنة ۷۴۳ اللعنة ۷۴۴ اللعنة ۷۴۵ اللعنة ۷۴۶ اللعنة
۷۴۷ اللعنة ۷۴۸ اللعنة ۷۴۹ اللعنة ۷۵۰ اللعنة ۷۵۱ اللعنة ۷۵۲ اللعنة ۷۵۳ اللعنة ۷۵۴ اللعنة
۷۵۵ اللعنة ۷۵۶ اللعنة ۷۵۷ اللعنة ۷۵۸ اللعنة ۷۵۹ اللعنة ۷۶۰ اللعنة ۷۶۱ اللعنة ۷۶۲ اللعنة
۷۶۳ اللعنة ۷۶۴ اللعنة ۷۶۵ اللعنة ۷۶۶ اللعنة ۷۶۷ اللعنة ۷۶۸ اللعنة ۷۶۹ اللعنة ۷۷۰ اللعنة
۷۷۱ اللعنة ۷۷۲ اللعنة ۷۷۳ اللعنة ۷۷۴ اللعنة ۷۷۵ اللعنة ۷۷۶ اللعنة ۷۷۷ اللعنة ۷۷۸ اللعنة
۷۷۹ اللعنة ۷۸۰ اللعنة ۷۸۱ اللعنة ۷۸۲ اللعنة ۷۸۳ اللعنة ۷۸۴ اللعنة ۷۸۵ اللعنة ۷۸۶ اللعنة
۷۸۷ اللعنة ۷۸۸ اللعنة ۷۸۹ اللعنة ۷۹۰ اللعنة ۷۹۱ اللعنة ۷۹۲ اللعنة ۷۹۳ اللعنة ۷۹۴ اللعنة
۷۹۵ اللعنة ۷۹۶ اللعنة ۷۹۷ اللعنة ۷۹۸ اللعنة ۷۹۹ اللعنة ۸۰۰ اللعنة ۸۰۱ اللعنة ۸۰۲ اللعنة
۸۰۳ اللعنة ۸۰۴ اللعنة ۸۰۵ اللعنة ۸۰۶ اللعنة ۸۰۷ اللعنة ۸۰۸ اللعنة ۸۰۹ اللعنة ۸۱۰ اللعنة
۸۱۱ اللعنة ۸۱۲ اللعنة ۸۱۳ اللعنة ۸۱۴ اللعنة ۸۱۵ اللعنة ۸۱۶ اللعنة ۸۱۷ اللعنة ۸۱۸ اللعنة
۸۱۹ اللعنة ۸۲۰ اللعنة ۸۲۱ اللعنة ۸۲۲ اللعنة ۸۲۳ اللعنة ۸۲۴ اللعنة ۸۲۵ اللعنة ۸۲۶ اللعنة
۸۲۷ اللعنة ۸۲۸ اللعنة ۸۲۹ اللعنة ۸۳۰ اللعنة ۸۳۱ اللعنة ۸۳۲ اللعنة ۸۳۳ اللعنة ۸۳۴ اللعنة
۸۳۵ اللعنة ۸۳۶ اللعنة ۸۳۷ اللعنة ۸۳۸ اللعنة ۸۳۹ اللعنة ۸۴۰ اللعنة ۸۴۱ اللعنة ۸۴۲ اللعنة
۸۴۳ اللعنة ۸۴۴ اللعنة ۸۴۵ اللعنة ۸۴۶ اللعنة ۸۴۷ اللعنة ۸۴۸ اللعنة ۸۴۹ اللعنة ۸۵۰ اللعنة
۸۵۱ اللعنة ۸۵۲ اللعنة ۸۵۳ اللعنة ۸۵۴ اللعنة ۸۵۵ اللعنة ۸۵۶ اللعنة ۸۵۷ اللعنة ۸۵۸ اللعنة
۸۵۹ اللعنة ۸۶۰ اللعنة ۸۶۱ اللعنة ۸۶۲ اللعنة ۸۶۳ اللعنة ۸۶۴ اللعنة ۸۶۵ اللعنة ۸۶۶ اللعنة
۸۶۷ اللعنة ۸۶۸ اللعنة ۸۶۹ اللعنة ۸۷۰ اللعنة ۸۷۱ اللعنة ۸۷۲ اللعنة ۸۷۳ اللعنة ۸۷۴ اللعنة
۸۷۵ اللعنة ۸۷۶ اللعنة ۸۷۷ اللعنة ۸۷۸ اللعنة ۸۷۹ اللعنة ۸۸۰ اللعنة ۸۸۱ اللعنة ۸۸۲ اللعنة
۸۸۳ اللعنة ۸۸۴ اللعنة ۸۸۵ اللعنة ۸۸۶ اللعنة ۸۸۷ اللعنة ۸۸۸ اللعنة ۸۸۹ اللعنة ۸۹۰ اللعنة
۸۹۱ اللعنة ۸۹۲ اللعنة ۸۹۳ اللعنة ۸۹۴ اللعنة ۸۹۵ اللعنة ۸۹۶ اللعنة ۸۹۷ اللعنة ۸۹۸ اللعنة
۸۹۹ اللعنة ۹۰۰ اللعنة ۹۰۱ اللعنة ۹۰۲ اللعنة ۹۰۳ اللعنة ۹۰۴ اللعنة ۹۰۵ اللعنة ۹۰۶ اللعنة
۹۰۷ اللعنة ۹۰۸ اللعنة ۹۰۹ اللعنة ۹۱۰ اللعنة ۹۱۱ اللعنة ۹۱۲ اللعنة ۹۱۳ اللعنة ۹۱۴ اللعنة
۹۱۵ اللعنة ۹۱۶ اللعنة ۹۱۷ اللعنة ۹۱۸ اللعنة ۹۱۹ اللعنة ۹۲۰ اللعنة ۹۲۱ اللعنة ۹۲۲ اللعنة
۹۲۳ اللعنة ۹۲۴ اللعنة ۹۲۵ اللعنة ۹۲۶ اللعنة ۹۲۷ اللعنة ۹۲۸ اللعنة ۹۲۹ اللعنة ۹۳۰ اللعنة
۹۳۱ اللعنة ۹۳۲ اللعنة ۹۳۳ اللعنة ۹۳۴ اللعنة ۹۳۵ اللعنة ۹۳۶ اللعنة ۹۳۷ اللعنة ۹۳۸ اللعنة
۹۳۹ اللعنة ۹۴۰ اللعنة ۹۴۱ اللعنة ۹۴۲ اللعنة ۹۴۳ اللعنة ۹۴۴ اللعنة ۹۴۵ اللعنة ۹۴۶ اللعنة
۹۴۷ اللعنة ۹۴۸ اللعنة ۹۴۹ اللعنة ۹۵۰ اللعنة ۹۵۱ اللعنة ۹۵۲ اللعنة ۹۵۳ اللعنة ۹۵۴ اللعنة
۹۵۵ اللعنة ۹۵۶ اللعنة ۹۵۷ اللعنة ۹۵۸ اللعنة ۹۵۹ اللعنة ۹۶۰ اللعنة ۹۶۱ اللعنة ۹۶۲ اللعنة
۹۶۳ اللعنة ۹۶۴ اللعنة ۹۶۵ اللعنة ۹۶۶ اللعنة ۹۶۷ اللعنة ۹۶۸ اللعنة ۹۶۹ اللعنة ۹۷۰ اللعنة
۹۷۱ اللعنة ۹۷۲ اللعنة ۹۷۳ اللعنة ۹۷۴ اللعنة ۹۷۵ اللعنة ۹۷۶ اللعنة ۹۷۷ اللعنة ۹۷۸ اللعنة
۹۷۹ اللعنة ۹۸۰ اللعنة ۹۸۱ اللعنة ۹۸۲ اللعنة ۹۸۳ اللعنة ۹۸۴ اللعنة ۹۸۵ اللعنة ۹۸۶ اللعنة
۹۸۷ اللعنة ۹۸۸ اللعنة ۹۸۹ اللعنة ۹۹۰ اللعنة ۹۹۱ اللعنة ۹۹۲ اللعنة ۹۹۳ اللعنة ۹۹۴ اللعنة
۹۹۵ اللعنة ۹۹۶ اللعنة ۹۹۷ اللعنة ۹۹۸ اللعنة ۹۹۹ اللعنة ۱۰۰۰ لعنت

وأُشهِدُ الأحرارَ والأُسارى، أنى أضَع البركةَ واللعنة أمام ﴿۱۲۳﴾

اور میں آزادوں اور قیدیوں کو گواہ کرتا ہوں کہ مَیں آج برکت اور لعنت نصاریٰ

النصارى، أما البركة فينالهم بركة الدنيا عند مقابلة الكتاب وينالون

کے آگے رکھتا ہوں برکت سے مراد دنیا کی برکت ہے کہ مقابلہ کے وقت ان کو حاصل ہوگی اور

إنعاما كثيرًا مع الفتح والغِلاب، أو ينالهم بركةُ الآخرة عند التوبة

وہ بہت سا انعام مع فتح اور غلبہ کے پائیں گے یا برکت سے مراد آخرت کی برکت ہے کہ توبہ

وتركِ توهين القرآن وترك صفة السِّرحان، وأما اللعنة فلا يرد

اور ترک توہین قرآن سے ان کو ملے گی مگر لعنت ان پر صرف اس حالت

عليهم إلا عند إعراضِهم عن الجواب، ومع ذلك عدمِ امتناعهم عن

میں وارد ہو گی کہ جب بالمقابل رسالہ نہ بنا سکیں اور باوجود اس کے

الشتم والسبّ والقدح فى كتاب رب الأرباب رب العالمين.

قرآن شریف کی توہین اور تحقیر سے بھی باز نہ آویں۔

واعلم أنّ كل من هو مِن وُلْدِ الحلال، وليس من ذرّية البغايا

اور جاننا چاہیئے کہ ہر یک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں

ونسل الدجال، فيفعل أمرًا من أمرين إمّا كفُّ اللّسان بعدُ وتركُ

اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا یا تو بعد اس کے دروغگوئی

الافتراء والمَين، وإما تأليف الرسالة كرسالتنا وترصيع المقالة كمقالتنا،

اور افترا سے باز آ جائے گا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا

ولكن الذى ما ازدجر من القدح فى بلاغة القرآن، وما امتنع من الإنكار

مگر وہ شخص کہ جس نے نہ تو ہمارے رسالہ جیسا رسالہ بنایا اور نہ قرآن کریم کی جرح قدح سے باز آیا

من فصاحة الفرقان، فعليه كل ما قلنا وكتبنا فى هذا القرطاس، وعليه

اور نہ فصاحت قرآنی پر حملہ بیجا کرنے سے اپنے تئیں روکا پس اس پر وہ سب باتیں وارد ہوں گی جو ہم اس رسالہ

لعنة اللّٰه والملا ئكة والناس أجمعين.

میں کہہ چکے ہیں اور اس پر خداتعالیٰ کی لعنت اور نیز اس کے تمام فرشتوں اور آدمیوں کی ہے۔

فَلْيَقُلِ القَوْمُ كلُّهم آمين آمين آمين.

پس چاہیے کہ ساری قوم کہے آمین آمین آمین

﴿۱۲۴﴾

اَلقصيدة فى فضائل القُرآنِ وشأن كتَاب اللّٰه الرَّحمٰن

قصیدہ قرآن کے فضائل اور کتاب اللہ کی شان میں

لَمَّا اَرَی الفرقانُ میْـ سَمَهٗ تردّٰی مَن طغٰی

جب قرآن نے اپنی شکل دکھلائی تو ہر یک طاغی نیچے گر گیا

وإذا أرى وجهًا بِأَنْـ وَارِ الجمال مصبَّغا

اور جب قرآن نے اپنا ایسا چہرہ دکھایا جو انوار جمال سے رنگین تھا

من كان ذا عينِ النهى فإلى محاسنه صغٰى

جو شخص عقلمند تھا وہ قرآن کے محاسن کی طرف مائل ہو گیا

عينُ المعارف كلّها آتا ہ حِبٌّ مُبتغٰی

تمام معارف کا چشمہ خداتعالیٰ نے قرآن کو دیا

اِقْبَلْ عيونَ علومه أو أَعرِضَنْ مُستولِغا

اس کے علموں کے چشمے قبول کر یا بے حیا بیباک کی طرح کنارہ کر

ما غادرَ القرآنُ فى الـ ميدان شابًا بُرْزَغا

قرآن نے میدان میں کسی ایسے جوان کو نہ چھوڑا جو جوانی میں بھرا ہوا تھا

قد أنكروا جهلًا وما بلغوه علمًا مَبْلَغا

مخالفوں نے جہل سے انکار کیا اور اس کے مقام بلند تک ان کا علم نہ پہنچ سکا

مَن كان نابغَ وقتِه جاء المواطنَ ألثغا

جو شخص اپنے وقت کا فصیح اور جلد گو تھا وہ گُند زبان ہو کر میدان میں آیا

فدَرَى المعارضُ أنه ألغا الفصاحة أو لغا

تو معارض سمجھ گیا کہ وہ قرآن کے معارضہ میں فصاحت بلاغت سے دور ہے اور لغو بک رہا ہے

إلّا الذى مِن جهله أبغى الضلالة أو بغٰى

ہاں وہ باقی رہا جو گمراہی کا مددگار بنا اور ظلم اختیار کیا

لا يُنبئنّ ببحره الذُ ذَخّار كلبًا مولغا

اور اس کے بحرِ زخّار سے اس کتے کو خبر نہیں دی جاتی جس کو تھوڑا سا پانی پلایا جاتا ہے

واتبَعْ هداه أَوِ اعْصِه إن كنتَ مُلْغِى مُتّغا

اور اس کی ہدایت کا فرمانبردار ہو جا یا اگر تو احمق فحش گو اور دین کو تباہ کرنے والا ہے تو نافرمان بن جا

قتَل العِدا رعبًا وإن بارى العدوّ مُسبَّغا

دشمنوں کو اپنے رعب سے قتل کیا اگرچہ دشمن زرہ پہن کر آیا

حتّٰى انثنَوا كالخائِبيْـ ن وأضرموا نار الوغى

یہاں تک کہ مقابلہ سے نومید ہو گئے اور جنگ کی آگ کو بھڑکایا

نورٌ علی نور هُدًی   یومًا فیومًا فی الثغا

اس کی ہدایتیں نورٌ علیٰ نور ہیں اور دن بدن وہ نور زیادتی میں ہے

فیها العلوم جمیعها   وحلیبُها لمن ارتغا

اس میں تمام علم ہیں اور اس میں علوم کا دودھ ہے اسی کے لئے جو اوپر کا حصہ کھارہا ہے

أعطی الوری بدِلائه   ماءً مَعینًا سیِّغَا

اس نے اپنے بوکوں کے ساتھ خلقت کو پانی خوشگوار پلایا

مَن جاءه متبختِرًا   وأری مُدًی أو مِبْزَغا

جو شخص اس کے آگے تکبر سے خراماں آیا اور اپنی کاردیں اور نشتر دکھلائے

سیفٌ یکسّر ضرسَ مَن   باری وجاء مُثَغْثِغا

وہ ایک تلوار ہے جو اس کے دانت توڑتی ہے جو اس کے مقابل پر آیا

ویلٌ لِکفّارٍ لَدیـ   ـغٍ لا یفارق مَلدَغا

اس کافر مارگزیدہ پر واویلا ہے جو اس جگہ سے علیحدہ نہیں ہوتا جہاں سے کاٹا گیا

مَن فرَّ من فیضانه الْـ   أعلی ومما أفرغا

جو شخص اس کے فیضان سے اور فیضان شدہ باتوں سے بھاگا

مَن کان مُنکِرَ نوره   قد جئتُه متفرّغا

اور جو شخص اس کے نور کا منکر ہے مَیں اسی کے لئے فارغ ہو کر آیا ہوں

فیها المعارف کلّها   وقلیبُها بل أبلغا

اور اس میں تمام معارف اور ان کا کنواں بلکہ اس سے زیادہ ہے

أروی الخلائقَ کلّهم   إلا لئیمًا أبْدَغا

اور تمام خلقت کو سیراب کیا بجز اس کے جو لئیم اور بدی سے آلودہ تھا

﴿۱۲۵﴾ فتراه مغلوبًا علٰی   تُرْبِ الهوان ممرَّغا

پس تو اس کو دیکھے گا کہ وہ مغلوب ہو گیا اور ذلت کی خاک پر لیٹا

أسدٌ یمزّق صولُه   إن رَاغَ جملٌ أو رغا

وہ ایک شیر ہے جو اس کا حملہ اس اونٹ کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے جس نے اس کی طرف منہ کیا یا آواز کی

ویل لمن بزَغتْ له   شمس فعادی مَبْزَغا

اس شخص پر واویلا ہے جس کے لئے سورج چمکا اور پھر وہ مطلع الشمس سے دشمنی کرنے لگا

ما کان قلبًا تائبا   بل کان لحمًا أسْلَغا

وہ رجوع کرنے والا دل نہیں تھا بلکہ وہ ایک ایسا گوشت تھا جو گداز نہ ہوا

وأمّا قول المعرض الفتّان أن ذی مِرَّةٍ اسم الشیطان، وقال أن

مگر معترض فتنہ انگیز کا یہ قول کہ ذی مرّۃ شیطان کا نام ہے اور جو اس نے کہا کہ

المِرّة هی مادة الصفراء ، وباطل کل ما یخالفه من الآراء ، فهذا کلّه

مرّہ مادہ صفرا کو کہتے ہیں اور اس کے برخلاف ہر ایک رائے باطل ہے پس یہ اس کا تمام

کذب ودجل وتلبیس، ونعوذ باللّٰه من الدجّالین المفتّنین. بل الأمر

کذب اور دجل اور تلبیس ہے اور دجالوں اور فتنہ انگیزوں سے خدا کی پناہ بلکہ وہ امر

الصحیح الذی یوجد نظائره فی کلماتِ بلغاء لسان العرب ونوابغ

صحیح جس کی نظیریں اہلِ زبان کے بلیغوں اور فصیحوں کے کلمات میں پائی جاتی ہیں یہ ہے کہ

ذوی الأدب، أن أصل المِرّة إحکامُ الفَتْل وإدارة الخیوط عند الوصل،
تاگہ کو جب بٹ دے کر پختہ کرتے ہیں تو اس پختہ کرنے کا نام مرّہ ہے اور مرّہ کے معنوں کا اصل یہ ہے کہ اسقدر تاگہ
کما قال صاحب تاج العروس شارح القاموس، ثم نقلوا هذا اللفظ من
کو بٹ چڑھایا جائے اور مروڑا جائے کہ وہ پختہ ہو جائے جیسا کہ یہی معنے صاحب تاج العروس شارح القاموس نے کئے
الإحکام والإدارة إلی نتیجته أعنی إلی القوة والطاقة، فإن الحبل إذا
ہیں پھر اس لفظ کو مروڑنے اور بٹ چڑھانے سے منتقل کر کے اس کے نتیجہ کی طرف لے آئے یعنی قوت اور طاقت کی
أُحکِمَ فَتْلُه فلا بد من أن یتقوّی بعد أن یُشَدّ ویُسَوَّی، ویکون کشیء
طرف جو بٹ چڑھانے کے بعد پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب تاگہ کو بٹ چڑھایا جاوے پس یہ ضروری امر ہے کہ بٹ
قویّ متین. ثم نُقِلَ منه إلی العقل کنقل الحقل إلی الحقل، لأن العقل
چڑھانے کے بعد اس میں قوت اور طاقت پیدا ہو جائے اور ایک شے قوی متین ہو جائے۔ پھر یہ لفظ عقل کے معنوں کی
طاقة تحصل بعد إمرار مقدمات وإحکام مشاهدات تُجلّیها الحسُّ ﴿۱۲۶﴾
طرف منتقل کیا گیا جیسا کہ حقل کا لفظ جو بمعنی زمین خوش پاکیزہ ہے حقل یعنی کھیت نوسبزہ کی طرف منتقل ہو گیا کیونکہ
المشترک من الحواسّ بإذن ربّ الناس وأحسن الخالقین. ثم نُقل
عقل بھی ایک طاقت ہے جو بعد محکم کرنے مقدمات اور پختہ کرنے مشاہدات کے پیدا ہوتی ہے اور حس مشترک
هذا اللفظ فی المرتبة الرابعة إلی مزاج من الأمزجة أعنی الصفراء
ان مشاہدات کو حواس سے باذن رب الناس لیتی ہے۔ پھر یہ لفظ بمرتبہ رابعہ ایک بدنی مزاج کی طرف منتقل کیا
التی هی إحدی الطبائع الأربعة، لشدّة قوتها ولطافة مادتها، ولکونها
گیا یعنی صفرا کی طرف جو طبائع اربعہ میں سے ایک ہے کیونکہ صفرا اپنی شدت اور قوت اور لطافت میں باقی
مصدرَ أفعال قویّة وموجبًا لجُرأةٍ وشجاعة وکلِّ أمر یخالف عاداتِ
اخلاط سے بڑھ کر ہے اسی واسطے صاحب اس کا مصدر افعال قویہ اور جری اور شجاع ہوتا ہے اور اس سے ایسے
الجبان ویوافق سِیَر الشجعان، فتفکّرْ إن کنتَ من الطالبین.
امر صادر ہوتے ہیں جو بزدلی کے مخالف ہیں پس تو فکر کر اگر طالب حق ہے۔

وأمّا نظيره فى أشعار بُلغاء الجاهلية ونبغاء الأزمنة الماضية،
لیکن اگر تو جاہلیت کے نامی شعراء اور فصحاء کے اشعار میں سے اس کی نظیر طلب کرے پس تیرے لئے ایک
فكفاك ما قال امرؤ القيس فى قصيدته اللاميّة
شعر امرء القیس کے قصیدہ لامیہ کا کافی ہے کیونکہ اس نے کہا ہے۔

دَرِيرٍ كخُذْرُوفِ الوَلِيدِ أَمَرَّهُ تَتَابُعُ كَفَّيْهِ بِخَيْطٍ مُوَصَّلِ

امرّہ یعنی بٹ دیا اور مروڑ دیا

وكذٰلك بيت لعمرو بن كلثوم التغلبى الذى هو نابغ فى اللسان العربى، وقال
اور اسی طرح عمرو بن کلثوم تغلبی کا ایک شعر ہے اور وہ بھی اپنے وقت کا بدیہہ گو شاعر تھا اور اس نے یہ
فى القصيدة الخامسة من السبع المعلقة، ونحن نكتبه نظيرًا لمعنى الإدارة، وهو هذا .
شعر قصیدہ خامسہ سبعہ معلقہ میں کہا ہے کہ

تَرَى اللَّحِزَ الشَّحِيحَ إذا أُمِرَّتْ عليه لما له فيها مهينا

امرّت یعنی چکر دیا جائے اور پھرایا جائے

ومن عجائب لفظ المِرّة اشتراكه فى العربية والهندية فى معنى الإدارة
اور لفظ مـرّہ کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ وہ اپنے معنے بٹ دینے اور مروڑ دینے میں عربی اور ہندی میں مشترک ہے
وإحكام الفتل بالمبالغة، فإن الهنديين يقولون للإمرار مروڑنا كما لا
کیونکہ ہندی لوگ امرار کو مروڑنا کہتے ہیں جیسا کہ
يخفى على الهنديين. وهذا ثبوت صريح من غير شائبة المَين لاستخراج ﴿۱۲۷﴾
ہندیوں پر پوشیدہ نہیں۔ اور یہ صریح ثبوت بغیر شائبہ کسی تاریکی کے ہے اور اس اصل حقیقت کا استخراج
أصل حقيقة الذى هو دائر بين اللسانَين، وفيه نكتة تسرّ المحققين.
اس سے ہوتا ہے جو دو زبانوں میں دائر ہے اور اس میں ایک نکتہ ہے جو محققین کو خوش کرتا ہے۔
وأمّا لفظ ذِى مِرَّة بمعنى العقل، فإن كُنتَ تطلب منّا نظيره مع
لیکن لفظ ذی مرّۃ جو بمعنے عقل کے آتا ہے اگر تصحیح نقل کے لئے اس کی نظیر معلوم کرنا ہو

تصحيح النقل، فاعلم أنّ صاحب تاج العروس شارح القاموس فسّر لفظ
پس جاننا چاہیئے کہ صاحب تاج العروس نے جو شارح قاموس ہے لفظ
ذی مِرّة بمعنى ذى الدهاء، وقال يُقال إنه لَذُو مِرَّة أى عقلٍ فى مَثَلِ
ذی مرّہ کو بمعنے ذی عقل تفسیر کیا ہے اور تمثیل کے طور پر کہا ہے کہ عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ انه لذو مرة اور
العرب العرباء وإن لم يكفِك هذا المثل مع أنه هو الأصل، وتطلب منّا
مراد اس سے انہ لذو عقل رکھتے ہیں اور اگر تیرے لئے یہ مثال کافی نہ ہو حالانکہ وہ کافی ہے اور تو
نظيرًا آخر من الأيام الجاهلية والأزمنة الماضية، فاقرأْ هٰذا البيت من
ایامِ جاہلیت کا کوئی شعر اس کی تائید میں طلب کرے تو یہ بیت غور سے پڑھ
صاحب القصيدة الرابعة من السبع المعلّقة، وكان من نبغاء الزمان وفى
جو سبعہ معلقہ میں سے چوتھے قصیدہ کا شعر ہے جس کا مؤلف ادباء زمان
البلاغة إمام الأقران، وزاد عمره على مئة وخمسين، وهو هذا
اور فصحاء اقران میں سے تھا اور ڈیڑھ سو برس کی عمر تک پہنچا تھا۔

رَجَعا بِأَمرِهما إلى ذى مِرَّةٍ حَصِدٍ وَنُجحُ صَرِيمةٍ إبرامُها

وہ دونوں ذی مرّہ کی طرف یعنی ذی عقل کی طرف متوجہ ہوئے اور قصد کو پختہ کرنے سے مقاصد حاصل ہو جایا کرتے
واعلم أن هذه القصائد معروفة بغاية الاشتهار كالشمس فى نصف النهار،
ہیں اور جاننا چاہیے کہ یہ قصائد غایت درجہ پر مشہور ہیں جیسے سورج دوپہر کے وقت
وقد أجمع كافة الأدباء وجهابذ الشعراء على فضلها وكمال براعتها،
اور تمام جماعت فصیح شعراء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ یہ اشعار فصاحت اور بلاغت کے اعلیٰ درجہ پر ہیں اور
واتفق عامة البلغاء على حسنها ونباهتها، واختارها الحكومة الإنكليزية
اس کے حسن اور خوبی پر شعراء کا اتفاق ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے اس کتاب کو اپنے مدارس تعلیمیہ میں
لطلباء مدارسها وسُبقاءِ كوالجها وشَرّباء كَيالِجها لتكميل القارئين ﴿۱۲۸﴾
کالجوں کے پڑھنے والوں اور علوم ادبیہ کے پیالے پینے والوں کے لئے ان کی تکمیل تعلیم کی غرض سے

ولا ینکرها إلا الذی مِثلک غبی وشقی کعمین.

داخل کیا ہے اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا بجز اس شخص کے جو تیرے جیسا غبی اور شقی اور اندھوں کی طرح ہو۔

ھٰذا ما أوردنا لإلزامک وإفحامک من نظائر المتقدمین

یہ وہ نظائر شعراء متقدمین ہیں جن سے تیرا الزام اور افحام مقصود ہے

وکلام المشهورین المقبولین. وأمّا ما یظهر من سیاق کلام اللّٰہ وسباقه

مگر وہ امر جو کلامِ الٰہی کے سیاق سباق اور اس کے

ومِن عقدِ درِّ حِقاقِه، فهو طریق أقرب من ذلک للمسترشدین. فإنه

موتیوں کی لڑیوں کے حقہ سے معلوم ہوتا ہے تو وہ طریق ہدایت طلبوں کے لئے بہت قریب ہے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہ‘

تعالٰی کما وصف روح القدس بقوله ذُوْمِرَّةٍ،[1] **کذلک وصفه فی**

نے جیسا کہ روح القدس کو ذی مرّہ کے ساتھ موصوف کیا ہے اسی طرح دوسرے مقام میں ذی قوۃ کے ساتھ منسوب

مقام آخر بذی قوة فقال ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ[2] **فقوله فی مقام ذُو**

کیا ہے اور کہا ہے کہ ذو قوۃ عند ذی العرش مکین۔ پس خدا تعالیٰ کا ایک مقام میں جبرئیل کو ذو مرّہ کہنا اور دوسرے

مِرَّةٍ وفی مقام ذُوقُوَّة شرح لطیف بأفانین البیان، وکذلک جرت سُنّة

مقام میں ذو مرّہ کی جگہ ذو قوّۃ کہہ دینا یہ ذو مرّہ کے معنے کی ایک شرح لطیف ہے جو تبدیل بیان سے کی گئی ہے اور

اللّٰه فی القرآن، فإنه یفسّر بعضَ مقاماته ببعض آخر لیزید الاطمئنان،

اسی طرح قرآن کریم میں اللہ جلّ شانہٗ کی یہی سنت جاری ہے کہ بعض مقامات قرآن اس کے بعض آخر کے لئے بطور

ولیعصم کتابه من تحریف الخائنین.

تفسیر ہیں تا کہ خدا تعالیٰ اپنی کتاب کو خیانت کرنے والوں کی تحریف سے بچاوے۔

ولقد ذکر اللّٰه تعالی فی کتابه المحکم وسِفره المکرم صفاتٍ

اور خدا تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب اور بزرگ صحیفوں میں روح القدس کے اور صفات بھی

أخری للروح الأمین، وبیّن عبارته وصدقه وأمانته وقُربه من رب العالمین

بیان کئے ہیں اور اس کی پاکیزگی اور اس کی سچائی اور اس کی امانت اور اس کے قرب کا ذکر کیا ہے

[1] النجم:۷ [2] التکویر:۲۱

فلا يحسبه شيطانا إلا الذی هو شيطان لعين.

پس اس کو شیطان وہی سمجھے گا جو خود شیطان ہے ۔

ومن اعتراضات هٰذا العاصی الغافل عن يوم يؤخذ المجرمون

اور منجملہ اعتراضات اس سرکش کے جو قیامت کے دن سے غافل ہے ایک یہ ہے کہ وہ گمان

بالنواصی، أنه يظنّ كأنّ القرآن أخطأ فی بيان مذهب النصارىٰ ﴿۱۲۹﴾

کرتا ہے کہ گویا قرآن کریم نے مذہب نصاریٰ کے بیان کرنے اور انکے عقیدوں کی تفسیر میں غلطی کی ہے

وعقائدهم، وما فهِم مقصد عمائدهم، وعزا إليهم ما يخالف عقيدة

اورگویا قرآن شریف نے نصاریٰ کے عمائد کے مطلب کو نہیں سمجھا اوران کی طرف وہ امر منسوب کیا جوان کے عقائد کے

المسيحيين. فاعلم أنّ بيانه هذا بهتان عظيم وكذب مبين، والحق أن

مخالف ہے۔ پس جاننا چاہیے کہ یہ بیان اس کا سراسر بہتان اور صریح جھوٹ ہے اور

القرآن لما جاء كانت النصارىٰ فرقا متفرقين، فبعضهم كانوا يعبدون

حق یہ ہے کہ جب قرآن کریم نازل ہوا تو نصاریٰ کئی فرقے تھے اور بعض حضرت مسیح

المسيح، وبعضهم معه أُمَّه، وبعضهم كانوا يسجدون لتصاويرهما

اوران کی والدہ کی پرستش کرتے تھے اور بعض ان کی تصویروں کے بھی پجاری تھے اوران کی ایسی پرستش کرتے تھے

ويعبدونهما كعبادة رب العالمين. وكان اللجاج بينهم قد احتدّ والحِجاج

جیسی خداتعالیٰ کی کرنی چاہیے اوران میں باہم لڑائیاں اور جھگڑے بہت تیز ہوئے ہی تھے اوروہ سب کے سب

قد اشتدّ، وكان كلّهم قومًا ضالّين، إلا قليلا منهم كانوا موحِّدين مع

گمراہ تھے۔مگر تھوڑے ان میں سے موحد بھی تھے مگر انہوں نے اوراور بدعات ساتھ ملا رکھی تھیں اوراندھوں کی

بدعات أخرى وكانوا كالعمين. فبيّن القرآن ما رأى وبَكَّتَهم وسَكَّتَهم

طرح تھے سوقرآن نے جودیکھا بیان کردیا اورظاہرظاہر بیان سے ان کوملزم اورلاجواب کیا اوراپنے لفظوں

بيان أجلى، وقال أنتم تعبدون إنسانا من دون الله الأغنٰى، وما تعبدون

میں فرمایا کہ تم لوگ خداتعالیٰ کے سوا انسان کی پرستش کرتے ہو اوراپنے رب اعلیٰ کی تم پرستش نہیں کرتے

ربکم الأعلی، فما برّء وا أنفسهم بل سکتوا کالمفحَمین المُقِرّین.
پس وہ لوگ اپنے نفس کو اس الزام سے بری نہ کر سکے بلکہ وہ ایسے ساکت ہوئے جیسا کہ وہ شخص ساکت ہوتا ہے جس پر الزام وارد ہوتا ہے یا
فوقعت علیهم الحجة وقام البرهان وثبت أنهم کانوا یعتقدون کما بیّن
اقراری ہو جاتا ہے پس ان پر حجت واقع ہوئی اور دلیل قائم ہوگئی اور ان کی خاموشی سے ثابت ہوگیا کہ وہ ایسا ہی اعتقاد رکھتے تھے جیسا کہ قرآن
القرآن وکانوا مشرکین. ثم جاء بعدهم قوم آخرون من النصاری
نے فرمایا اور درحقیقت مشرک تھے۔ پھر ان لوگوں کے گذر جانے کے بعد دوسرے نصاریٰ دنیا میں ظاہر ہوئے اور وہ اپنے باپ دادوں کے آثار
وقرأوا کتب الفلسفة فبُهتوا وصاروا کالسکاریٰ، ورأوا أنفسهم فی
پر قائم تھے پس انہوں نے فلسفہ کی کتابیں پڑھیں اور ان کے مسائل سے عادت پکڑی اور اس کے کوچوں سے خُو پذیر ہوگئے اور اپنے تئیں
الشِرک کالأساری، فتأسّفوا علٰی مذهبهم متندمین. ففکّروا لإصلاح
دیکھا کہ اپنے مذہب میں خطا کی بلکہ نافرمانی کی سرکشی کی پس وہ مبہوت ہوگئے اور ایسے ہوگئے جیسا کہ کوئی نشہ میں ہوتا ہے اور انہوں نے
ما فسد وترویج ما کسد، فقُتلوا کیف فکّروا وذُکِّروا وما بدّلوا إلا
اپنے تئیں شرک میں مبتلا ایسا دیکھا جیسا کہ کوئی قیدی ہوتا ہے پس ان کو اپنے مذہب پر نہایت تاسف ہوا جو شرمندگی سے ملا تھا پس وہ اس سوچ
حُلَلَ المقال مع اتحاد المآل، فتَعْسًا لقوم ظالمین. وغَشِیَهم ما ﴿۱۳۰﴾
میں لگے کہ کسی طرح اپنے ناپاک مذہب کی اصلاح کریں اور اس متاع کم قدر کو رواج دیں مگر خدا نے ان پر تباہی ڈالی انہوں نے اصلاح
غَشِیَهم من آفات الضلال، وتلاقَوا فی مآل الأقوال، وما کانوا
کے لئے صرف مکارانہ تدبیریں سوچیں اور ناپاک عقائد میں سے کچھ بھی نہ بدلا یا صرف تقریر کا پیرایہ بدلا دیا باوجودیکہ مآل ایک ہی تھا
مستشفّین. أسخطوا المولٰی لیُرضوا عبیده، ونسوا وعیده ومواعیده،
سو ظالموں کی ہلاکی ہو۔ کیسی گمراہیوں کی آفتوں نے ان کو گھیر لیا اور مآل قول میں اپنے پہلے بھائیوں میں متحد ہوگئے اور تعمیق نظر سے نہ دیکھا۔
ونبذوا وراء ظهورهم تعلیم النبیّین. ولا شک أنهم اتخذوا عیسٰی إلٰهًا
مولیٰ کو ناراض کر دیا تا کہ اس کے بندوں کو راضی کریں اور خدا تعالیٰ کے وعدے اور وعید بھلا دیے اور نبیوں کی تعلیموں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک
من دون رب العالمین ۔ وهو عندهم مالک یوم الدّین ویقولون
دیا۔ اور کچھ شک نہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو من دون اللّٰہ خدا بنایا ہے۔ اور وہی ان کے نزدیک سزا جزا کا مالک ہے اور کہتے ہیں

لا أثر يومئذ معه من البشريّة، مع كونه مجسّمًا ومركّبًا من العظم
قیامت کے دن اس کے ساتھ بشریت میں سے کوئی صفت نہ ہو گی یعنی سراسر وہ خدا ہی ہو گا باوجود
واللحم كالآدميين. هذه عقيدتهم وعقيدة الذين غلّسوا قبلهم فى
اس کے جو اس کے ساتھ جسم بھی ہو گا اور ہڈیاں اور گوشت بھی۔ جیسا کہ انسانوں میں ہوتا ہے یہ ان کا عقیدہ ہے
مبادى الأيّام أمام أعين الإسلام، ثم فى هذا الزمن انفتحت أعينهم
اور ان لوگوں کا عقیدہ جو ان سے پہلے شب تاریک میں چلے اور اسلام کی آنکھوں کے آگے اپنا فساد ظاہر کیا پھر
وقلّت ظلمتُهم بما شاعت فيهم العلوم العقلية والحِكم الفلسفية،
جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں اس زمانہ میں اُن کی آنکھیں کھلیں اور تاریکی کچھ کم ہوئی کیونکہ اس زمانہ میں علوم عقلیہ
فرأوا سَوءةَ مذهبهم واستحالة مطلبهم، فبادروا إلى التأويلات
اور حکم فلسفیہ شائع ہو گئے سو انہوں نے اپنے مذہب کے اور اپنے مطالب کے محالات کو مشاہدہ کیا پس وہ
مخافةً من الملامات والتشنيعات، وتخوّفًا من كلمات
تاویلات کی طرف دوڑے تا ملامتوں اور تشنیعوں اور ٹھٹھا کرنے والوں سے
المستهزئين، لأنّ الفطرة الإنسانية تأبى من قبول هذه العقيدة
اپنا بچاؤ کریں کیونکہ انسانی فطرت اس کمینہ عقیدہ
الدنيّة، والخرافات الرديّة الّتى هى بديهة البطلان عند الرجال
اور خرافات ردّیہ کے قبول کرنے سے انکار کرتی ہے کیونکہ وہ مَردوں اور عورتوں کے
والنسوان، خصوصًا فى هذه الأيام الّتى مالت العقول السليمة إلى
نزدیک بدیہی البطلان ہے خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ عقول سلیمہ
التوحيد، وهبّتْ من كل طرف رياحُ التنزيه للّٰه الوحيد، وكسدتْ
توحید کی طرف مائل ہو گئی ہیں اور ہر ایک طرف سے تنزیہہ الٰہی کی ہوا چل رہی ہے اور مشرکوں کے
سُوقُ المشركين. فأنّى لهم أن يخفوها بعد إظهارها ونشرها وإزاحة ﴿۱۳۱﴾
بازار کسمپرسوں کا مصداق ہو گئے ہیں۔ مگر اب یہ کہاں ممکن ہے کہ وہ لوگ ان عقائد کو ان کے شائع ہونے کے بعد پوشیدہ

قشرها؟ أيُخفون أمرًا أُشيعَ فی البلاد والأرضين؟ ومثلُ الذين بدّلوا
کر سکیں کیا وہ ایسے امر کو پوشیدہ کر سکتے ہیں جو ملکوں اور زمینوں میں مشہور ہو گیا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے
الطيّبات بالخبيثات وتركوا الحسنات وبادروا إلى السيئات ولا
طیبات کو خبیثات کے ساتھ بدل ڈالا اور بدیوں کی طرف دوڑے اور
يتقون اللّٰه فی إخفاء العثرات وتأويل الخرافات، كمثل رجلٍ كان
اپنی لغزشوں کو پوشیدہ کرنے اور خرافات کی تاویل میں خداتعالیٰ سے نہیں ڈرتے ان کی مثال
يأكل البُرازَ مِن مدة مديدة، ويحسبه من أغذيةٍ لطيفةٍ جديدةٍ، ولا
ایسی ہے جیسے اس شخص کی جو نجاست کھایا کرتا تھا اور ایک مدت سے اس کا یہی کام تھا اور اس نجاست کو اغذیہ لطیفہ جدیدہ
يتنبّه علٰى أنه رجس وقذر لا من أطعمة الآدميّين، فلاقاه رجل لطيف
میں سے سمجھتا تھا اور اس بات سے خبردار نہیں تھا کہ یہ تو پلیدی اور گوہ ہے نہ کہ انسانوں کی غذا۔ پس ایک شخص ایسا
نظيف ومع ذلك زكی وظريف، فرآه يأكل الغائط فأنّبه كما يؤنّب
اس کو ملا جو باریک بین اور پاک طبع تھا اور نیز زیرک اور ظریف بھی تھا پس اس پاک طبع نے اس شخص کو دیکھا
الحَكَمُ المايطَ، وقال ما تفعل ذٰلك؟ أتأكل البراز يا بُرازَ الخبيثين؟
جو گوہ کھا رہا ہے تب اس نے اس کو ایسی سرزنش کی جیسے کہ ایک حاکم ظالم کو سرزنش کرتا ہے اور کہا کہ ایسا مت کر کیا تو گوہ
فتندّمَ وفكّرَ فی نفسه كيف يزيح برص هٰذه الملامة، وكيف ينجو
کھاتا ہے اے خبیثوں کے گوہ۔ پس وہ شرمندہ ہوا اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ اس ملامت کے داغ کو کیونکر دور کروں
من شناعة الندامة، فنَحَتَ جوابا كالذين يرون أُجاجَهم كماء مَعينٍ،
اور اس ندامت کے عیب سے کیونکر نجات پاؤں پس اس نے ان لوگوں کی طرح جو تکلف سے اپنے شور آب کو عمدہ اور
وقال إنی ما آكل البراز، وما كنتُ أن أَحتاز فما أبالی الإفزاز، وما
میٹھا پانی ظاہر کرنا چاہتے ہیں ایک جواب گھڑا اور کہا کہ مَیں گوہ نہیں کھاتا اور نہ اس کو اکٹھا کرتا ہوں سو مَیں کسی کے ڈرانے
أوعزتُ إلٰى هٰذا الأمر الذی هو أكبر المكروهات، وإن هو
کی پرواہ نہیں رکھتا اور مَیں نے اس امر کی طرف جو اکبر المکروہات ہے ہرگز پیش قدمی نہیں کی اور یہ صرف

إلا تهـمةُ مَـذّاعٍ ذی البهتـانـات وإنـی مـن المبرَّئین. وإن العدوّ ما
ایک دروغ گو بہتان تراش کی تہمت ہے اور مَیں اس سے بری ہوں۔ اور دشمن معترض نے
عـرف الـحقيـقة ونسِـی الطریقة، فإنی آکل أجـزاءً غذائیۃ التی
حقیقت کو نہیں سمجھا اور جلدی کی اور طریقہ کو بھول گیا کیونکہ میں ان اجزاء غذائیہ کو کھاتا ہوں
تـنـفـصل من الهضم الُمَعِدی بإذنِ خالق الأشیاء ، وتدفعها الطبیعة
جو ہضم معدے سے باذن خالق الاشیاء الگ ہوتی ہیں اور پھر طبیعت ان کو
إلـی بـعـض الأمـعـاء ، فتـخـرج مـن الـمَبرز المعلوم مـع قـلیل من ﴿۱۳۲﴾
بعض امعاء کی طرف رد کرتی ہے پس وہ فضلات مبرز معلوم سے نکلتے ہیں اور تھوڑا سا صفراء ان کے ساتھ
الـصـفراء ، فهذا شیء آخر ولیس ببراز کما هو زعم الأعداء ، بل
ہوتا ہے پس یہ تو اور چیز ہے گوہ نہیں ہے جیسا کہ دشمنوں نے خیال کیا ہے۔ بلکہ یہ تو ایک غذا ہے جو ہمارے جیسے
هو غذاء أُعِدَّ لمثلنا الطیّبین.
پاکوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

فاتقوا هذا المثال وفكّروا فی سوانح المسیح وفیما قال. وكل
پس اس مثال سے ڈرو اور مسیح کے سوانح میں غور کرو اور ان باتوں میں جو اس نے فرمائیں اور جو کچھ عیسیٰ نبی
مـا قـال عیسٰـی نبـی الـلّٰه فهو طیب، ولكن تعسًا للذی لا یفهم الأقوال
اللہ نے فرمایا تھا وہ تو پاک تعلیم تھی مگر ان پر واویلا جنہوں نے ان باتوں کو نہ سمجھا اور تعلیم کو
وإنّا نبكی علٰی حال الظالمین والمؤذین الكالمین، بل ندعو اللّٰه أن یهدیهم
بدل دیا اور ہم ظالموں کے حال پر اور دکھ دینے والوں اور دل خستہ کرنے والوں پر روتے ہیں بلکہ دعا
ویـرحـمهـم وهـو خیـر الـرّاحـمیـن. ووالله إنّا لا نضحک بل نبكی علی
کرتے ہیں کہ خدا ان کو ہدایت دے اور ان کے حال پر رحم کرے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔
حـالـكم أنكم تسترون الأمر وتتكلّفون أیها الجائرون. ما لكم لا تفهمون؟
اے ظالمو! تمہیں کیا ہوا کہ تم سمجھتے نہیں

وإنّـا نُـريكم فلا تنظرون، ونعطيكم فلا تأخذون، وتفترون الكذبَ ولا
اور ہم تمہیں دکھلاتے ہیں اورتم دیکھتے نہیں اور ہم تمہیں دیتے ہیں اورتم لیتے نہیں اورتم جھوٹ باندھتے ہو اور شرم نہیں
تستحيون، وأيقظكم الموقظون فلا تستيقظون. ألا تتقون الذى إليه
کرتے اور تمہیں جگایا جاتا ہے اورتم جاگتے نہیں کیا تم اس سے ڈرتے نہیں جس کی طرف تم پھیرے جاؤ گے یا
تُرجعون، أو ظننتم أنكم من المتروكين؟
تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں چھوڑا جائے گا۔

وقد قلتُ آنفا إن القرآن ما بيّن حال النصارىٰ على نهج واحد، بل
اور میں ابھی کہہ چکا ہوں کہ قرآن نے نصارٰی کا حال ایک طور سے بیان نہیں کیا
جعل بعضهم على بعض كشاهد، وقال إن بعضهم يعبدون المسيح
بلکہ بعض کو بعض کا گواہ ٹھہرا دیا ہے اور کہا کہ بعض مسیح کی عبادت کرتے ہیں اور اس کو عمداً خدا
ويتخذونه إلـٰهًا عمدًا، وبعضهم يعبدون معه أُمَّه ويحمدونها حمدًا، وفيهم
بنا رکھا ہے اور بعض اس کے ساتھ اس کی ماں کی بھی پرستش کرتے ہیں اور اس کی حمد میں مشغول ہیں اور تھوڑا سا فرقہ
فرقة قليلة يعبدون الله ويحسبونه رحيمًا ورحمانًا، ويحسبون المسيح ﴿۱۳۳﴾
ایسا بھی ہے جو موحد ہے اور خدا تعالیٰ کو رحیم و رحمان سمجھتے ہیں اور مسیح کو صرف بشر اور انسان سمجھتے ہیں اور
بشرًا وإنسانًا، وهذه الفِرق الثلاثة كانوا فى عهد نبيّنا صلى الله عليه وسلم
یہ تینوں فرقے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے۔ اور
موجودين، والقرآن قُرِءَ عليهم إلى قرون ومِئِين، فما قال أحد منهم أن القرآن
صدہا سال ان پر قرآن پڑھا گیا مگر کوئی ان میں سے معترض نہ ہوا کہ قرآن ہماری طرف ایسے عقائد منسوب کرتا ہے
يعزو إلينا ما يخالف عقائدنا وتعاليم عمائدنا، ولا يفهم سرَّ أقانيمنا، ويخطى
جو ہمارے عقائد کے مخالف ہیں اور کسی نے نہ کہا کہ قرآن ہمارے اقنوموں کے بھیدوں کو نہیں سمجھتا اور
فى بيان تعاليمنا وإن كنتَ تظن أنه قال أحد كمثل هذه الأقوال، أو وجدتَ
ہماری تعلیموں کے بیان میں خطا کرتا ہے اور اگر تیرا گمان ہے کہ کسی نے ایسا کہا ہے یا تو نے کوئی ایسی

كتابا شاهدا على هذا المقال، فأَخْرِجْ لنا كتابك إن كنت من

کتاب دیکھی ہے جوان باتوں پر شاہد ہو تو تیرے پر واجب ہے کہ ہمارے روبرو وہ کتاب پیش کرے اگر تُو سچا ہے۔

الصادقين. وإن لم تستطع فاتق اللّٰه ولا تتّبع آراء قومٍ فاسقين.

اور اگر تُو پیش نہ کر سکے تو خدا تعالیٰ سے ڈر اور فاسقوں کی راؤں کی پیروی مت کر۔

واعلموا أنكم قد فهمتم فی أنفسكم فی هذا الزمان الذی هو زمان

اورتم خوب یاد رکھو کہ تم نے اس زمانہ میں جو تدبر اور امعان کا زمانہ ہے اپنے دلوں میں سمجھ لیا ہے

التدبّر والإمعان، أن عقائدكم خرافات وفيها آفات، وتضحك عليكم

کہ تمہارے عقائد محض خرافات ہیں اور ان میں ایسے آفات ہیں جن پر

الصبيان والنسوان، فتريدون أن تلقوا عليها رداء التأويلات لعلكم

لڑکے اور عورتیں بھی ہنستی ہیں پس تم چاہتے ہو کہ ان پر تاویلوں کی چادر ڈال دو

تخلصون من الملامات، ومِن لعن اللاعنين؛ فزيّنتم الباطل لتدحضوا به

تاکہ تم ملامتوں اور لعنتوں سے بچ جاؤ۔ پس تم نے باطل کو آراستہ کیا تاکہ تم

الحق وكنتم قومًا مسرفين. وأمّا خُبث عقائدكم فليس شیء يخفی على

حق کو اس کے ساتھ باطل ٹھہراؤ اور تم ایک حد سے نکلنے والی قوم ہو۔ اور تمہارے عقیدوں کا ناپاک ہونا ایسی شے نہیں ہے

الناس، أو يخفی مِن عينِ كَيِّسٍ ذی الفهم والقياس. ألستم تعبدون عيسٰی

جو لوگوں پر پوشیدہ رہ سکے یا ایک دانا کی آنکھ اور قیاس سے چھپ سکے کیا تم حضرت عیسیٰ کی

فی هذا الزمان كما كنتم تعبدون فی أيام نزول القرآن؟ ألستم تمجّدونه ﴿۱۳۴﴾

اس زمانہ میں پرستش نہیں کرتے جیسا کہ نزول قرآن کے وقت پرستش کرتے تھے کیا تم خدا تعالیٰ کی طرح اس کی

وتقدّسونه وتعظّمونه كمثل إله العالمين؟ ألستم تقولون إن كل أمر فُوِّضَ

تمجید اور تقدیس اور تعظیم نہیں کرتے۔ کیا تم یہ نہیں کہتے کہ ہر ایک امر

إلى عيسٰی، وهو اللّٰه فی الأولٰی والأخرٰی، وهو الذی تُرجَعون إليه

عیسیٰ کو سپرد کیا گیا ہے اور وہی خدا اِس جہان اور اُس جہان میں ہے اور وہی ہے جس کی طرف رجوع دیے جاؤ گے

وتحضرون لديه، ويحكم بينكم كملكٍ أكرم وأعظم، وتعرفونه
اور جس کے پاس حاضر کئے جاؤ گے اور جو تم میں بادشاہ کی طرح فیصلہ کرے گا اور تم اس کو اس کی صورت کے ساتھ پہچان
بصورته أنه ابن مريم؟ فموتوا ندامةً يا معشر المشركين ـ وكيف
لو گے کہ یہ ابن مریم ہے سوائے مشرکو! شرمندگی سے مر جاؤ۔ اور تم اپنے شرک کو کیونکر چھپا سکتے ہو حالانکہ بھید ظاہر ہو گئے
تُخفون شِركَكم وقد ظهرت الأسرار وبدت الأخبار، وأشعتم عقائدكم
اور خبریں آشکارا ہو گئیں اور تم نے جلدی سے اپنے عقائد شائع کر دیے اور ایسے دوڑے جیسا شتر مرغ کا بچہ دوڑتا ہے اور
بالاستعجال وزففتم زفيف الرال و إنّا عرَفناكم وعرفنا الكيد والفنَّ،
ہم نے تم کو پہچان لیا اور تمہارا فریب بھی پہچان لیا پس ہم کیونکر تم پر نیک ظن کریں بعد اس کے جو ہم شناسا ہو گئے۔ تم وہ
فكيف نحسن بكم الظنَّ، بعدما كنا عارفين؟ إنكم قوم تُضلّون الناس
قوم ہو جنہوں نے خلق اللہ کو مکروں کے ساتھ گمراہ کر دیا تا کہ تمہاری باطل باتوں کی طرف وہ میل کریں اور تمہاری خرافات
بتلبيساتكم ليميلوا إلى جهلاتكم، ويقبلوا خزعبلاتكم ويجيئوكم
کو قبول کریں اور جادو زدہ لوگوں کی طرح تمہارے پاس آ جائیں۔ اور ہم نے تم سے نبی صلعم کی نسبت گالیاں سنیں اور
كمسحورين. وإنّا سمعنا منكم سبَّ نبيّنا مع الافتراء والمَين، وأُحرِقْنا
افتراء اور جھوٹ سنا اور ہم دو قسم کی آگ سے جلائے گئے یعنی ایک دشنام اور دوسرے افترا سو ہم کسی کے پاس شکایت نہیں
بالنّارَين، وما نشكو إلا إلى الله وهو خير الناصرين.
کرتے اور محض اللہ تعالیٰ کی طرف شکایت لے جاتے ہیں اور وہ خیر الناصرین ہے۔

القصيدة الفريدة التى يهُدُّ الأحقاف، ويزيلُ غينَ العينِ ويأخذُ الصّادَّ ولَوْ عَلا القَاف

قصیدہ نادرہ جو ریت کے تودوں کو ویران کرتا ہے اور آنکھ کی تاریکی کو دور کرتا ہے اور منہ پھیرنے والے کو پکڑ لیتا ہے اگر چہ کوہ قاف پر چڑھ جاوے

تركتم أيها النَّوكى طريقَ الرشد تزويرا	علٰى عيسَى افْتريتم مِن ضلالتكم دَقارِيرا
اے نادانو تم نے رشد کا طریق محض دروغ آرائی کی جہت سے چھوڑ دیا	اور عیسٰی علیہ السلام پر تم نے اپنی گمراہی سے کئی جھوٹ باندھے

فقلتم إنه المختا رُ إحیاءً وتدمیرا ﴿۱۳۵﴾
پس تم نے کہا کہ وہی مارنے اورزندہ کرنے کا مختار ہے

قد اغتاظ الأبُ الحاضِی فقام الابن تذکیرا
باپ نے اپنے غصہ کوافروختہ کیا پس بیٹا نصیحت دینے کے لئے اٹھا

أحبَّ الوالدُ المُغتا ل إهلاکا وتخسیرا
باپ خونی نے لوگوں کو مارنا اور ہلاک کرنا پسند کیا

وقلتم إنه رَدَّ الْ أمورَ إلیه تَوقیرا
اور تم نے کہا کہ سب اختیارات اس کو دیے گئے

وقلتم إنه الحامی ونبغی منه تَخْفِیرَا
اورتم نے کہا وہی مددگار ہے اور ہم اس سے مدد مانگتے ہیں

وما فی نورنا ریب ولن تخفوه تغییرا
اور ہمارے نور میں کوئی دخان نہیں پس تم ان کو ایسا پوشیدہ نہیں کر سکتے جیسے کہ ایک شے پوشیدہ کی جاتی ہے

وهذا قولنا حَقٌّ وطهَّرْناه تطهیرا
اور یہ ہماری بات حق ہے اور پاک کی گئی ہے

ومِن تلبیسهم قد حرَّ فوا الألفاظ تفسیرا
اوران کی ایک تلبیس یہ ہے کہ تفسیر میں تحریف کرتے ہیں

هو اللّٰه الذی قدْ قدْ دَر الأشیاء تقدیرا
وہی خدا ہے جس نے تمام چیزوں کی تقدیریں مقرر کیں

فما نفعتْ نصائحُه فقَبلَ الابنُ تعزیرا
مگر بیٹے کی نصیحت نے اس کو کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور بیٹے نے تکالیف کومنظور کیا

فجاء الابنُ کالمُنجِی ونادَی الخَلْقَ تبشیرا
پس بیٹا نجات دہندہ آیا اوراس نے لوگوں کوخوشخبری سنائی

کأنّ أباه قد شاخا ونابَ الابنُ تخییرا
گویا اس کا باپ بوڑھا ہوگیا اور بیٹے کو اپنا قائمقام کر دیا

وهذا کله شِرکٌ فدَعْ کذبًا وتَسْحِیرَا
اور یہ سب شرک ہے پس جھوٹ اور دھوکا دینے کو چھوڑ دو

فهل حُرٌّ یخاف اللّٰـ ـهَ لما جئتُ تحذیرا
اورکیاتم میں کوئی آزاد ہے کہ اللہ سے ڈرے جبکہ مَیں ڈرانے کے لئے آیا

ولکن النصاری آ ثروا خُبْثًا وخنزیرا
مگر نصاریٰ نے خبث اور خنزیر اختیار کیا ہے

وقد بانتْ ضلالتُهم ولو ألقوا المعاذیرا
اور ان کی گمراہی ظاہر ہو چکی اگرچہ اب عذر پیش کریں

الإعلان تنبیهًا لکلّ من صال علی القرآن من النصاریٰ وغیرهم من أهل العدوان

قد کتبنا مِن غیر مرة أن القرآن الکریم قد جمع التعالیم وأکمل التفهیم، وأنه مشتمل علی علوم الأولین والآخرین، وهو بعُلُوِّه کأبحرٍ لا کحِیاضٍ، وفاق کلَّ لُجّةٍ بذیلٍ

فضاض، وفیه نور أصفی من نور العین، ونقیٌّ من الدرن والشین. صحفٌ مطهّرة فیها کتبٌ قیّمة وحِکَمٌ مُعجِبة، مع حسنِ بیان وبلاغة ذی شان تسرّ الناظرین. وهو إعجاز عظیم بفصاحة کلماته، وبلاغة عباراته، ورفعة معارفه، وباکورة نِکاته، ولکن النصاری وأتباعهم أنکروا هذا الکمال، ونحتوا الشکوک وزیّنوا الأقوال، وجاء وا بمکر مبین. فقال بعضهم إن القرآن فصیح ولا ننکر الفصاحة ولا نختار الوقاحة، ولکن تعلیمه لیس بطیّب ونظیف، ولا یوجد فیه مِن وعظ لطیف، بل هو یأمر بالمنکر وینهی عن المعروف، وکل ما علّم فهو سَقَطٌ کالمریض المَؤُوف، ولا یصلُح للصالحین. أقول کل ما هو قلتم فهو کذب صریح، ولا یقول کمثله إلا الذی هو وقیح، أو من المفترین. إنکم لا تستطلعون بعیون الصدق والسداد، ولا تسلکون إلا مسالک العناد، وما تعلمون إلا طرق الاعتساف، وما غُذِّیتم بلبان الإنصاف، وما أراکم إلا ظالمین. أَعَرَفُتم حقیقة القرآن، مع کونکم محرومین من علم اللسان، ومُبعَدین من سکک العرفان؟ أتظنّیتم البحر سرابًا مستورًا، مع کونکم عُمیًا وعُورًا؟ لا تعلمون حرفًا من العلوم العربیة، ولا تملکون فتیلا من البساتین الأدبیة، بل أراکم کأخی عَیلةٍ، الماشین فی ظلام لیلة، ثم تلک الدعاوی مع مفاقر الجهل والضلال، والإنکارُ من شمس العلوم بأنواع المکائد والاحتیال، کبرٌ عظیم وفسقٌ قدیم، فسبحان ربنا کیف یمهل الفاسقین ﴿۱۳۶﴾

أیها الجهلاء أنتم تصولون علی کلامٍ قد أُودعتْ سِرَّ المعارف أَسِرَّتُه، ومأثورةٌ سُمعتُه وشُهرتُه، ومشهورةٌ عصمتُه وطهارته، ومسلَّمٌ نِضارُه ونَضُرتُه، واشتهر تأثیره وقوّته، فلا یُنکره إلا من فسدتْ فطرتُه. ألا ترون إلی قصرٍ شادَه القرآن، وإلٰی علوم أکملها الفرقان، وإلی أنوارٍ أترعَ فیه الرحمن

والـلّٰـه لا نـظيـرَ له فی إحياء الأموات ونفخِ الروح فی العظام الرفات جاء فـی وقـتِ انـقـراضِ حِيَـل الـصـلـحاء ، وظَهَرَ بعد اكفهرار الليلة الليلاء ، ووجـد الـخَـلـق كمعروق العظم وأخِ العيلة، أو كنائم فی الليلة، فنوّر وجهَ الـنـاس ولا كـإنارة النهار، وناوَلَهم مالًا كثيرًا مِن دُرر العلم وأنواع الأنوار فـانـظـر هل ترى مثله فی تأثير؟ ثم ارجِعِ البصر هل ترىٰ من نظير؟ أنسيتَ ظلمةَ أيام الإنجيل؟ أما جاءک خبر من ذلک الجيل؟ كيف كانت إحاطة الـضـلالات عـلـى كـل زمـان ومـكـان؟ أمـا لاحظتَ أو ما سمعتَ مِن ذى عـرفـان؟ كأنهم كانوا انحطّوا إلى اللحد، ونكثوا كل ما عاهدوا من العهد، وأكلتُهم ضلالاتهم كمَيتٍ أكلتُه الدودُ، ورُمَّ إيمانُهم كمثل ما يُنخَر العود.
أمـا قـرأتَ أحـوال تـلـک الأزمان؟ ألست تذكرها وعيناک تهملان؟ فأىّ ﴿۱۳۷﴾
شـىء نَوَّرَ الزمنَ بعد الظلام، وذكّر اللّٰهَ بعد ذكر الأصنام، وجاء بشربٍ مِن تسـنـيـم بـعـد حميمٍ داعٍ إلى الحِمام؟ فاعلم أنه هو القرآن المبارک الذى نـجّى الخَلق من موت الاجترام، وأنشر الأمواتَ من الرِّجام، وأنـزل الجَود بعد أيام الجَهام. فمن هنا نفهَم وجوهَ ضرورة القرآن ومنافعه لنوع الإنسان وإن كـنـتَ لا تتـرک الإدلال بـإنـجيلک والاغترارَ بصحّة عليلک، ولا تتـوب مـن أقـاويـلـک، فهـا أنـا أدعـوک لـلـنـضال، وللتفريق بين الهدى والـضـلال، مستـعـيـذًا بـالـلّٰـه مـن شرّ الدجّال؛ فهل لک أن تتصدّى لهذا الـمـضـمـار، ليتبـدّى حـقـيـقةُ الأسرار؟ إنّک تريد أن تُقوِّض مجد القرآن وبـنـيانه، ونريد أن نُمزِّق الإنجيل ونُريک أدرانه، ووالله إنّا من الصادقين، ولسـنـا مـن الـكاذبين المزوِّرين ووالله إن إنجيلكم الموجودة غبار وتباب ودمـار، وليـس بـمُـعـلِّـمِ الـحكمة بل سامرٌ ومِهْذار، فتنـزيهُه ومدحُه عارٌ، وجُـرُحـه جُبـار. وإنّا لا نجد فيه خيرًا، بل شرًّا وضيرًا، ونعوذ بالله من شرّه

وكمال ضرّه، ونحولقُ على غفل المادحين. كتابٌ مُضِلٌّ يدعو الناس إلى المحظورات بل المهلكات، ويفتح عليهم أبواب الهنات والسيئات والإباحات وعبادة الأموات، ويجعلهم من المشركين. وأشأَمَ فى بعض المقالات، وأيمنَ فى الأخرى، وما تمالكَ أن يقصد فى مشيه ويختار وسطًا كذوى النهى، ولأجل ذلك طعنوا فيه فلاسفةُ القوم، ووخَزوه بأسنّة اللوم، وقالوا لا حاجة إلى ردّه، فإنه كافٍ لرَدِّ نفسِه، ونراهم قائمين على فَوهتهم، وهم من النصارى ومن أكابر عصبتهم، بل مِن حكمائهم لا كمثل هؤلاء مِن جهلتهم، وتجد كثيرا منهم مُلبِّين داعىَ الإسلام أفضلَ الرسل وخيرَ الأنام وخاتمَ النبيين.

فيا أيها الأعداء من النصارىٰ وفى الشِرك كالأسارىٰ، لِم تتكلمون كالسكارى، وتلبسون الحق بالباطل وتهربون من الذى بارىٰ؟ بارِزوا للنضال إن كنتم من أهل الكمال ومن الصادقين. واعلموا أن تحقيقَ الحق مِن كرم الطبع، والصولَ مِن غير حق مِن سِيَر السبُع، فعَدُّوا عن اللذع والقذع، وهلمّوا إلى التناضل والتَّلَع. ونحن نُحكِّم بعضَ حُكمائكم فى هذا الأمر، ونعاهد اللّٰه أنّا نقبل كل ما حكموا من غير العذر فهل لكم أن تُبرزوا لنا تعاليم الإنجيل، وكل ما هو فيه من لطائف الأقاويل؟ وكذلك نكتب لكم معارف القرآن ودقائق صحف اللّٰه الرحمن، فيَزِنَهما الحَكَمُ بميزان العقل والدهاء، ويحكم بين الخصماء، فإن كنا نحن المغلوبين، فنقبل لأنفسنا أن نُعذَّب كالمجرمين، ونُقتَل كالفاسقين الكاذبين؛ وإن كنّا من الغالبين، فلا نطلب من المتنصرين إلا أن يكونوا من المسلمين.

فيا عدوَّ الحق إنك مدحتَ الإنجيل فهَرَفْتَ، ونَحَتَّ الفِرْيةَ فأغربتَ وأطرفتَ، فهل بعد الدعاوى فرار، وبعد الإقرار إنكار؟ فأين تفرّ وقد جاء وقت ﴿۱۳۸﴾

افتضاحک، فلا تستر وجهک بوِشاحک، ولک من الورق ألفين، إن كنتَ تُثبتُ فضل الإنجيل بغير المَيْن. وأنّى لک هذا يا رئيسَ المزوِّرين؟ أيها النصارى ما تنصّرتم لتنوير العين، بل لجَمْعِ العَينِ وجذبات الأَجْوَفَينِ، وتركتم تكاليف الصلاح لمطائب الجِفان ولذّاتِ الراح، وتمدحون فى قلوبكم مَربَعَ اللذّات لا تعليم عيسى وطريق النجاة، وتستوكفون الأكُفَّ بذمّ الطيّبين، ليرشح على يدكم إناءُ قسّيسين. ويلكم إنكم تركتم مَن عَظُمَ وجَلَّ، وأعرضتم عن الوَبْل واستسقيتم الطَلَّ، وما فكّرتم فى عيسى وصرفتم العمر بعسىٰ ولعلّ. أَرُونى كتابا تعلقتم بأهدابه، أو اسمعوا منّى محاسنَ الفرقان ونُخَبَ عُجابه، وتوبوا مِن ذكر محاسن الإنجيل ولطائف آدابه. أهو يشابه الفرقانَ فى بيان النكات، أو يتحاذٰى فى الدرجات، أو يتوازن فى دقائق الكلمات؟ كلا. إن القرآن قد انفرد فى كمال الصفات ومعارف الإلٰهيات، وإراءةِ الوسط الذى هو من أعظم الحسنات فما للبدر التام وجُنحِ الظلام؟ أتعظّمون الكتاب الذى مملوّ من المنكرات، وجاز عن القصد ودعا إلى السيّئات؟ أاغتررتم بزخرفة محاله، ومدحتموه قبل اختبار حاله؟ مع أنكم رأيتم أنه لا يُعلِّم طرق الكمالات، ولا سُبل المجاهدات الموصلة إلى رب الكائنات، ولا يُفصِّل أحكام الربّ ولا يُرغِّب فى العبادات، بل يدعو الناس إلى التنعم والراح والراحة، وينهَب حرارةَ الإيمان ويغادر بيتهم أنقى من الراحة. فاذكروا الموتَ أيّها الغافلون، وشمّروا أيها المقصّرون، وحقّقوا ولا تتبعوا الظنون، وتدبّروا وأمِعنوا كأهل الأنظار، ولا تخالسوا كتخالُس الطَّرّار، وقُوموا واسمعوا قول من جاء من حضرة الغفّار، ولا تنصلتوا انصلات الفرار، ولا تُؤْثِروا حَرَّ الظهيرة على بَرْدِ الصبح وسير الحديقة وأكل الثمار. قوموا لاستثمار السعادة، وأْتونى بصدق الإرادة، واعلموا أن اللّٰه يعلم ما تأتمرون وما تُظهرون

وما تتخافتون، وقد غمرتكم مواهبه فى الدنيا فلِم تنسون الآخرة كالمتمرّدين؟ أتخيّرتم الدنيا وما هى إلا دار فانية، وعجوزة زانية، وسترجعون إلى اللّٰه ربّ العالمين، فتفارقون شهواتكم كمفارقة القشر للبِّ، وتُحرَقون بنار الحسرة والجَبّ، وتدخلون فى غيابة الجُبّ مخذولين. وما كتبتُ إلا لاستبراء زَنْدِكم واستشفافِ فِرِنْدِكم، لأكشف ما التبسَ على الناس، وأُنجّى الخَلق من الوسواس الخنّاس. فانزِعوا عن الغىّ، وارجِعوا مَنْشَرَكم إلى الطىّ، فإن العاقل يقبل الحق ولا يتأخّر كمن عصى، ولا يحتاج إلى العصا. أتريدون أن تُمسكوا رمق الإنجيل، وقد مزّقه سيفُ اللّٰه الجليل؟ فلا تُعرضوا كالضنين البخيل، ﴿۱۳۹﴾ ولا تعثوا فى الأرض مفسدين. أتريدون أن ترفعوا ما هوى، وترقعوا ما مزّق اللّٰه وأوهى؟ فلا تحاربوا اللّٰه كالمجانين، وغلِّسوا فى صباح اللّٰه وبادِروا إلى الحق كأهل الصلاح وكالعباد السابقين. وادخُلوا البستان واتركوا النيران، وانظروا الرَّوحَ والريحان، واقتطِفوا واتّقوا الشوكَ والشيطان إنكم لا تُمهَلون كما لم تمهَلوا آباؤكم، فلِمَ قست قلوبكم، وطاغت أهواءكم؟ وسينصر اللّٰه عبده ودينه، ولن تضرّوه شيئا، ولن تستطيعوا أن تطفئوا نور اللّٰه ولو مِتُّمْ جهدًا وسعيا وهذا آخر كلامنا وخاتمة جولان أقلامنا، وكفاك إن كنت من أهل التقاة ومن الطالبين. والحمد للّٰه أوَّلًا وآخرًا، وظاهرًا وباطنًاوهو نِعم المولٰى ونعم النصير.

فكِّرُ فى قولى يا من أنكرنى، وحَرِّكُ قدمَك للّٰهِ الواحد، ودَعِ التذكر للمعاهد

أيها العزيز أقصّ عليك قصّتى إن استمعتَ، وحبّذا أنت لو اتّبعتَ. قد سمعتَ كلام الذين بادروا إلى تكفيرى، فأوضح لك الآن معاذيرى، وإن شئتَ فكُنْ عذيرى أو من اللائمين. إنى امرؤ من المسلمين، أؤمن باللّٰه وكتبه ورسله وخيرِ خَلْقِه

خاتَمِ النبيين. لستُ من الذين يجترئون على خلاف المأثور من خير الكائنات، بل من الذين يخافون ربهم ويطهّرون الخطراتِ. بيد أنى أُعطيتُ مقاماتِ الرجال، وعلّمنى ربّى فهدانى إلى أحسن المقال، وجعلنى مهديَّ الوقت ومن المجددين. فما فهِم المكفّرون كلامى، وكفّرونى قبل التدبّر فى مرامى، فقلتُ واللّٰهِ لستُ بكافر ويعلم ربّى إسلامى، فما تركوا قول التكفير، بل أصرّوا على ما فعلوا وظلموا فى التقرير والتحرير، وقالوا كافر كذّاب، ونتربّص عليه العذاب. واللّٰه يعلم أنهم من الكاذبين المفترين، أو الجاهلين المستعجلين. أافتريتُ على اللّٰه بعدما أفنيتُ عمرى فى مساعى الدّين، حتى جاوزت الخمسين؟ وحمانى مُقْلةُ ربّى من سُبل الشياطين، وما كانت مُنيتى فى مدّة عمرى إلا حماية دينِ خيرِ الأنام وإعلاءِ كلمة الإسلام، وكفى باللّٰه شهيدا وهو خير الشاهدين. ﴿۱۴۰﴾

يا ربّ يا ربّ الضعفاء والمضطرّين، ألستُ منك؟ فقُلْ وإنك خير القائلين. كثُر اللعنُ والتكفير، ونُسِبْتُ إلى التزوير، وسمعتَ كله ورأيتَ يا قدير، فافتَحْ بيننا بالحق وأنت خير الفاتحين. ونَجِّنى من علماء السوء وأقوالهم، وكِبرهم ودلالهم، ونَجِّنى من قوم ظالمين. وأَنْزِلْ نصرًا من السماء، وأَدْرِكْ عبدك عند البلاء، ونَزِّلْ رجسك على الكافرين. وصرتُ كأذلّةٍ مطرودَ القوم ومورد اللوم، فانصرنا كما نصرتَ رسولك ببدرٍ فى ذٰلك اليوم، واحفَظْنا يا خيرَ الحافظين. إنّك الربّ الرحيم، كتبتَ علٰى نفسك الرحمة، فاجعل لنا حظًّا منها وأَرِنا النصرة، وارحمنا وتُبْ علينا وأنت أرحم الراحمين. ربّ نجّنى مما يقصدون، واحفَظْنى مما يريدون، وأَدْخِلْنى فى المنصورين. ربّ فَرِّجْ كربى، وأحسِنْ منقلبى

وأظـفِرْنی بقُصْوٰی طلبی، وأَرِنی أیام طربی، وكُنْ لی یا ربّی، یا عالِمَ همّی وأَرَبـی، وصـافِـنـی وعافِنی یا إلهَ المستضعَفین. كذَّبنی كلُّ أخِ الترّهات، وكـفّـرنـی كـلُّ أسیـر الـجهـلات، ومـا بـقِی لی إلا أن أنتجع حضرتَک، وأطـلـب عونک ونصرتک، یا قاضِیَ الحاجات، لعلّک تردّ نهاری بعد أن صغَتْ شمسی للغروب، وضجر القلب من الكروب. ووالله ما تَأَوُّهِی لِفَـوْتِ أیـامِ الـسـرور ولا لـلـتـنـعم والحبور، بل للإسلام الذی صال علیه الأعـداء ، وأفَـلَـتْ شموسُه وطالت اللیلة اللیلاء ، وظهرت المداجاةُ فی فِرق الإسلام والتفرقةُ فی أمّة خیر الأنام. وأمّا الكفّار وأحزاب اللیام، فقد انتـظـمـوا فـی سِـلـک الالتیـام. والحسرة الثانیة أن فینا العلماء والفقهاء والأدبـاء ، ولـكـنهم فسدوا كلّهم وأحاطت علیهم البلاء ، إلا ما شاء الله. ربّ فـارحَـمْ وتـقـبَّـلْ مـنّـا دعاء نا، وإلیـک الشكوی والتجاء . یقولون إنّا نحن أعلام الدین وعمائد الشرع المتین، ولكنی ما أری فیهم أحدًا كذی مِـقْـوَلٍ جَـرِیٍّ، خـادمِ دیـنِ نبیِّـنـا كـمُحِبٍّ ولیٍّ، بل سقطوا فی الشهوات والأهـواء والـدعاوی والریاء ، وما أجد أكثرهم إلا فاسقین. وكنت أخال فـی رَیْـقِ زمـانـی أنهـم أو أكثـرهـم مـن أعوانی، ولكنهم ولّوا دبرهم عند الابتـلاء ، وكـان هـذا قـدرًا مـقـدّرًا مـن حـضـرة الكبریاء ، فالآن أُفرِدتُ كـإفـراد الـذی یبیـتُ فـی البیـداء ، أو كالذی یقعد فی أهل الوبر وسكان الـصـحـراء ، فـالآن قلّتْ حیلتی وضعفت قوّتی، وظهر هوانی علی قومی وعشیـرتی، ولا حـول ولا قوّة إلا بک یـا ربّ الـعـالمین. إلیـک أنبتُ، وعـلیـک تـوكّـلـتُ، وبـک رضیتُ. ربّ فاسترْ عَوراتی، وآمِنْ رَوعاتی، ولا تـذَرْنی فردًا وأنت خیر الوارثین. بِیدک البذلُ والعطاء ، والعزُّ والعلاء ﴿۱۴۱﴾

وإذا أتيتَ فلا يأتى البلاء ، وإذا نزلتَ فلا ينزل الضرّاء . وأشهد أن لا إله إلا أنت، ولا رافِعَ إلا أنتَ، ولا دافِعَ إلا أنتَ، عليک توكّلتُ، وبحضرتک سقطتُ، وأنت كهف المتوكلين. أَحْسِنْ إلىّ يا مُحسنى، ولا أعلم غيرک من المحسنين وصلِّ وسلِّمْ على رسولک ونبيّک محمد وعَظِّمْ شأنه، وأَرِ الخَلق برهانه، إنّا جئناک لدينه باكين تعلم ما فى قلوبنا، وتنظر ما فى صدورنا، وإنّا معک طوعًا، وما ندّخر عنک صدقًا وروعا، وما كنا أن نهتدى لولا أن هديتَنا، وما وجدنا إلا ما أعطيتَنا، فلا حَمْدَ إلا لک ويرجع إليک كل حمد الحامدين. إنّک ربّ رحيم وملِکٌ كريم، فمن جاءک ووالاک وأحبّک وصافاک، فلا تجعله من الخائبين. فبشرٰى لعبادٍ أنت ربهم، وقومٍ أنت مولاهم سبقتْ رحمتُک غضبَک، ولا تُضيّع عبادک المخلصين، فالحمد لک أوّلًا وآخرًا وفى كل حين

ٹائیٹل بار اوّل

پہلے جمع کرالیں اور اگر بالمقابل کتاب لکھنے کیلئے تیار ہوں تو انعامی روپیہ جمع کرا

الحمد لله الذي اجزل لنا طوله وانجز وعده واتم
قوله واری بعض الآيات وافحم المنكرين والمنكرات فاردت
ان اظهر سناها لمن ام مسالك هداه ولو اخل تنتابنی نصر الله الكريم وعون
الله الرحيم الى ان ظهرت آية الخسوف والكسوف من الله الرحمن الرؤف فالقى في روعي ان اولف رسالة
في هذا الباب هداية للطلاب فالفتها لله الاحب الاحق وجعلتها حصة من حصتی **نور الحق** ومعها
انعام خمسة الاف للذين يلعنون كغداف والذين يكذبون القران ويتبعون الشيطان ويتكلمون
في بلاغة القران ولا يحسبونه من الله الرحمن واردت بتاليف هذه الرسالة **وحصة الاولى**
ان اظهر جهالة النوكى وضلالة تلك الحمقى واكشف خديعتهم على اولى النهى وارى الحق لمن يرى
وبعد ما ازمعت تاليف هذا الكتاب الهمت من رب الارباب ان الكافرين والمكفرين لا يقدرون على ان يؤلفوا
كتابا مثل هذا في نثرها ونظمها مع التزام معارفها وحكمها فمن اراد ان يكذب الهامي فلياتِ بمثل كلامي
فان المهدي يهدى الى مولا يهدى اليها غيره ولا يدركه معانده ولو كان على الهواسيره وهذا الكتاب الذي هو

سمّى الحصّة الثانية من

نور الحق

هذه رسالة كالعضب الجراز لافحام كل من نهض للبراز واول مخاطبينا بالاطلاع في الانعام المتنصرون الذين
هم كالانعام وعمادهم الذي يرى عنقه كالنعام واخوانه الذين يقولون انا نحن المولويون الماهرون في العربية
والعلوم الادبية ثم البطالوي الشيخ **محمد حسين** مضل العوام بكلمات كالسراب او كالجهام ثم بعد هؤلاء
كل مخالف من اهل الاهواء وكل من قال اني ارضعت ثدى الادب وحوت معرفتى من علوم العرب مع خلافه في الملة
والمشرب فالان ننظرهم هل يقومون في الميدان كقيامهم على منبر الافتراء
والمدان وان او يولون الدبر ويشهدون على انفسهم انهم كانوا من الخاطئين

طبع في المطبع مفيد عام في بلدة لاهور في سنة ١٣١١ من الهجرة

تعداد جلد ۳۰۰۰ — قیمت فی جلد ۶ر

اَلْحصّة الثّانية من نُور الحق ﴿۱﴾

نورالحق کادوسرا حصہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آية الخسوف والكسوف مِنْ آيات اللّٰهِ الرَّحِيم الرَّؤوف

خسوف اورکسوف کا نشان خدا رحیم کے نشانوں میں سے

الحمدُ لله المحسن المنّان جالِي الأحزانِ، والصلاة والسّلام على
اس خدائے محسن کا شکر ہے جواحسان کرنے والا اور غموں کو دور کرنے والا ہے اوراس کے رسول پر درود اور
رسوله إمام الإنس والجانّ، طيّب الجَنان، القائد إلى الجِنان، والسلام على
سلام جو اِنس اور جنّ کا امام اور پاک دل اور بہشت کی طرف کھینچنے والا ہے اور اس کے ان اصحاب پر سلام
أصحابه الذين سعوا إلى عيون الإيمان كالظمآن، ونوّروا في وقت ترويق
جو ایمان کے چشموں کی طرف پیاسے کی طرح دوڑے اور گمراہی کی اندھیری راتوں میں علمی اور عملی
الليالي بنيِّرَى إكمالِ العمل وتكميل العرفان، وآلِه الذين هم لشجرة النبوّة
کمال سے روشن کئے گئے۔ اور اس کی آل پر درود جو نبوت کے درخت کی
كالأغصان ولشامّة النبي كالريحان. أمّا بَعْدُ فاعلموا يا معشر الإخوان وصفوة
شاخیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت شامہ کے لئے ریحان کی طرح ہیں۔ اس کے بعد اے بھائیو!
الخلاّن، أنّ أيّام اللّٰه قد قربتْ، وكلمات اللّٰه تجلّتْ وبدَتْ، وظهرت ﴿۲﴾
اور دوستو تمہیں معلوم ہو کہ خداتعالیٰ کے دن نزدیک آ گئے اور خداتعالیٰ کا کلمہ ظاہر ہو گیا اور روشن ہو گیا

الآيتان المتظاهرتان، وانخسف النيّرانِ فی رمضان، وجاء الماء لإطفاء
اور دو ایسے نشان ظاہر ہو گئے جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں اور سورج اور چاند کا خسوف کسوف رمضان میں واقع ہو گیا
النيران، فطوبٰی لكم يا معشر المسلمين، وبُشرىٰ لكم يا طوائف المؤمنين.
اور آگ کے بجھانے کے لئے پانی آ گیا سواے مسلمانو تمہیں مبارک ہو اور اے مومنوں کے ٹولو تمہیں بشارت ہو۔

القصيدة فی الخسوف والكسوف واقتضبتُها لقتل

خسوف کسوف کے بارے میں ایک قصیدہ جس کو مَیں نے بھیڑیئے کے قتل کرنے

السِّرحان وتنجية الخَروفِ

اور برّہ کے بچانے کے لئے بے تامل کہہ دیا ہے۔

غَسا النَّيِّرانِ هدايةً لِلُكودَنِ — يقولانِ لا تترُكْ هُدًى وتَدَيَّنِ
سورج اور چاند کم عقل آدمی کی رہنمائی کے لئے تاریک ہو گئے — اور بزبان حال کہہ رہے ہیں کہ ہدایت کو مت چھوڑ اور راستبازی اختیار کر

وإنّهما كالشاهدينِ تظاهَرا — هما العدل قد قاما فهل من مؤمنِ
اور وہ دونوں گواہوں کی طرح ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں — وہی گواہ صادق ہیں جو شہادت دینے کے لئے کھڑے ہو گئے پس کیا کوئی ایماندار ہے جو توجہ کرے

وقد فرّ قومی نخوةً وتعصّبًا — وأين المفرّ من الدليل البيّنِ
اور میری قوم نے محض نخوت اور تعصب سے گریز کی — مگر روشن دلیل سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے

وتركوا حديث المصطفٰی خيرَ الورىٰ — فسادًا وكبرًا مع دَعاوِی التسنّنِ
اور انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑ دیا — اور یہ چھوڑنا محض فساد اور تکبر سے تھا باوجود اس کے جو اہل سنت ہونے کا دعویٰ کرتے تھے

وما بقِی لِلنُّوكیٰ مفرٌّ بَعْده — وإنّی أراهم كالأسير المقرَّنِ
اور اس کے بعد نادانوں کے لئے کوئی گریز گاہ باقی نہ رہا — مَیں ان کو اس قیدی کی طرح دیکھتا ہوں جو پا بزنجیر ہو

وقد نبذوا التقوی وراء ظهورهم — وأَلْهَتْهُمُ الدنيا عن المولی الغَنِیٰ
اور انہوں نے تقویٰ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا — اور دنیا نے ان کو خداتعالیٰ سے غافل کر دیا

وواللّٰهِ إن اليوم يوم مبارك — يذكّرنا أيامَ نصرِ المُهيمنِ
اور بخدا یہ دن مبارک دن ہے — جو ہمیں خداتعالیٰ کی مدد کا زمانہ یاد دلاتا ہے

﴿۳﴾

وھٰذا عطاءٌ مِّن قدیرٍ مُکوِّنٍ — وفضلٌ من اللّٰہِ النّصیر المھوِّنِ

اور یہ اس قادر کی عطا ہے جو نیست سے ہست کرنے والا ہے — اور یہ اس اللہ کا فضل ہے جو مددگار اور مشکلات کو آسان کرنے والا ہے

فـفاضت دموع العین منّی تأثُّرًا — إذا ما رأیتُ حنانَ ربٍّ محسنٍ

سو متاثر ہونے کی وجہ سے میرے آنسو جاری ہو گئے — جبکہ مَیں نے خدائے محسن کی یہ بخشائش دیکھی

قد انکسفت شمسُ الضُّحٰی لضیائنا — لِیظھَرَ ضوءُ ذُکائنا عند مُمعِنٍ

سورج ہماری روشنی کے لئے کسوف پذیر ہوا — تا کہ ہمارے آفتاب کی روشنی ان لوگوں پر ظاہر ہو

تری أَنوارَ الدِّین فی ظلماتھا — ولُمّاتِھا کأنھا أرضُ مخزن

تُو اس کی تاریکی میں دین کے نور دیکھتا ہے — اور ایسا ہی اس کے اس حادثہ میں جو اس پر پڑ رہا ہے اور وہ ایسا ویرانہ سا ہو گیا ہے جیسا کہ وہ ویرانہ زمین ہوتی ہے جس کے نیچے خزانہ ہو

ولیس کُسوفًا ما تری مثلَ عَندَمٍ — بل احمرَّ وجهُ الشمس غضبًا علی الدنی

اور یہ کسوف نہیں جو دم الاخوین کی طرح تجھے نظر آتا ہے — بلکہ ایک کمینہ پر غصہ کرنے کی وجہ سے سورج کا چہرہ سرخ ہو گیا

وحُمرتُھا غیظٌ تریٰ فی خدِّھا — علٰی جھلات القوم فانظُرْ وامُعِنِ

اور اس کی سرخی ایک غصہ ہے جو اس کے رخساروں میں نمودار ہے — اور یہ غصہ قوم کی بیہودگیوں پر ہے پس دیکھ اور غور سے دیکھ

ظَلامٌ مُنیرٌ یملأُ العَینَ قرّةً — ویسقی عطاشَ الحق کأس التّیقنِ

ایک روشن کرنے والا اندھیرا ہے جو آنکھ کو ٹھنڈک کے ساتھ پُر کر دیتا ہے — اور حق کے طالبوں کو یقین کے پیالے پلاتا ہے

ولو قبلَ رؤیتہٖ أنابَ مخالفی — لَھُدِیَ إلی الأسرار قبل التّفکُّنِ

اور اگر اس سے پہلے میرا مخالف حق کی طرف رجوع کرتا — تو شرمندہ ہونے سے پہلے حقانی بھیدوں کو پا لیتا

ولٰکنّہ عادیٰ وقفَّل قلبہ — فقُلْنا اھْلَکَنْ فی جھلک المتمکّنِ

مگر اس نے حق سے مخالفت کی اور اپنے دل کو مقفل کر دیا — سو ہم نے کہا کہ اپنے مستحکم جہل میں مر جا

رأیت ذوی الآراء لا یُنکروننی — وذی لَوثۃٍ یعوی لوجعِ التّسکّنِ

مَیں نے اہل الرائے لوگوں کو دیکھا کہ وہ تو میرا انکار نہیں کرتے — اور ایک غبی آدمی جو عقل کی دولت سے محروم ہے اسی ناداری کے درد سے بھیڑیے کی طرح آواز کر رہا ہے

فإن کنتَ تبغی اللّٰہ فاطلُبْ رضاءہ — وإن کنت تبغی النَّحرَ فی الحجّ فامْتَنِ

سو اگر تُو خدا تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے تو اس کی رضا ڈھونڈ — اور اگر تُو حج میں قربانی کرنا چاہتا ہے تو منیٰ میں جا

يقِى خاطبُ الدنيا الدنيّة مالَها
دنیا نابکار کا طالب دنیا کے مال کو نگاہ رکھتا ہے

ومن أزمعَ العقبى فللّهِ يقتنى
اور جو عاقبت کا قصد کرے وہ عاقبت کے لئے ذخیرہ اکٹھا کرتا ہے

وقد ظهر الحقُّ الصريح ونورُهٗ
حق صریح اور اس کا نور ظاہر ہو چکا

فلا تتبعوا جهلًا عماياتِ ضَيْزَنی ﴿۴﴾
سو تم اپنی جہالت سے دشمن کی باطل باتوں کی پیروی مت کرو

أيضًا فى الخسوف والكسوف لدعوة الضالين والأمر بالمعروف

ظهَر الخسوف وفيه نورٌ والهدى
خسوف ظاہر ہو گیا اور اس میں نور اور ہدایت ہے

خيرٌ لنا ولخيرنا أمرٌ بَدَا
یہ ہمارے لئے بہتر ہے اور ہماری بھلائی کے لئے ایک امر ظاہر ہوا ہے

هبّتْ رياحُ النّصر من محبوبنا
مدد کی ہوائیں ہمارے دوست کی طرف سے چلیں

مشمولةٌ قد برّدَتْ حرَّ العِدَا
یہ شمالی ہوائیں ہیں جنہوں نے دشمنوں کی گرمی کو ٹھنڈا کر دیا

فى ليلةٍ قُدَّتْ ثيابُ غمامها
اس رات میں خسوف ہوا جس کے بادل کے کپڑے پھاڑے گئے

برقُ الرَّواعِدِ كان فيها مُرجِدا
اور بادلوں کی چمک جو ان میں تھی وہ دلوں کو ہلا رہی تھی

قمرٌ مُعينُ الصَّادِقينَ مباركٌ
ایک ایسا چاند ہے جو سچوں کی مدد کرتا ہے

حَكَمٌ مُهِينُ الكَاذِبِيْنَ تهدُّدَا
ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں ثالث ہے جو جھوٹوں کو دھمکی دے کر رسوا کر رہا ہے

ردِف الكسوفُ خسوفَه من ربّنا
خسوف کے بعد ایک ہی مہینہ میں کسوف آیا

ليُهِينَ فتّانًا شريرًا مُفْسِدا
تا کہ خداتعالیٰ مفسد شریر فتنہ گر کو رسوا کرے

شمس الضحىٰ برزتْ برعبِ مُبارِزٍ
سورج ایک رعب ناک شکل میں سپاہیوں کی طرح ظاہر ہوا

أفتلك اَمْ سيفٌ مبيدٌ جُرِّدَا
کیا یہ سورج ہے یا ایک تلوار ہے جو کھینچی گئی

سقطتْ على رأس المخالف صخرةٌ
مخالف کے سر پر ایک پتھر پڑا

كالسَّمْهَرِيَّةِ شَجَّهٗ أو كَالمُدىٰ
جس نے نیزے کی طرح یا کاردوں کی طرح اس کے سر کو توڑ دیا

إنّا صفحنا عن تفاحُشِ قولِهٖ
ہم نے اس کی بدگوئی سے اعراض کیا

قلنا جهُولٌ قد هَذَى متجلّدا
ہم نے کہا کہ ایک بے وقوف ہے جو شتاب کاری سے بک رہا ہے

لكنْ مُؤيِّدُنا الَّذِی هو ناظرٌ ۔۔۔ ما شاء أن يُّؤذِی العَبِيطُ مُؤيَّدا

مگر وہ مؤید جو دیکھ رہا ہے ۔۔۔ اس نے نہ چاہا جو ایک دروغ گو اس کے تائید یافتہ کو دکھ دیوے

نصرٌ من اللّٰهِ القريب بِفَضْلِهٖ ۔۔۔ إن المُهَيْمِنَ لا يُؤخِّر مَوْعِدا

یہ خداتعالیٰ کی طرف سے مدد ہے جو قریب ہے ۔۔۔ خداتعالیٰ اپنے وعدہ کو پس انداز نہیں کرتا

﴿۵﴾ قُضِیَ النّزاعُ وشَاهِدَان تظاهرَا ۔۔۔ لِيُبَكِّتَ المَوْلٰی أَلَدًّا أسْمَدَا

فیصلہ ہو گیا اور دو گواہوں نے گواہی دی جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں ۔۔۔ تا خداتعالیٰ ایک بڑے جھگڑالو اور متکبر کو ملزم کرے

قمرٌ كمثل حمامةٍ بِدَلَالِهٖ ۔۔۔ شمس بتبشيرٍ تُشابِهُ هُدْهُدَا

چاند اپنے ناز میں کبوتر کی طرح ہے ۔۔۔ آفتاب بشارت دینے میں ہُد ہُد سے مشابہ ہے

قِطْعَاتُهَا تَهْدِی الْقُلُوْب كأنها ۔۔۔ زُبُرٌ تجدّد نقوشَ شمسٍ مُقْتَدَا

اس کے ٹکڑے دلوں کو ہدایت کرتے ہیں گویا وہ ۔۔۔ کتابیں ہیں جو ہمارے آفتاب یعنی رسول اللہ صلعم کے نقشوں کو تازہ کرتے ہیں

أَوْ مِثْلُ وَاشِمَةٍ أُسِفَّ نَؤُورُها ۔۔۔ خدًّا كمخدُودٍ ووَجْهًا أَغْيَدَا

یا اس عورت نگار بند کی طرح جس کا نقش کرنے کا دھواں ۔۔۔ اس رخسار پر بُرکا گیا جو بوجہ نشان نقش داغ دار رخسار کی طرح ہوا اور نرم منہ پر بُرکا گیا

يا أيها المتجرّمون بعجلةٍ ۔۔۔ حَسَدًا تَجَرَّمَ غَيْمُكم وتقَدَّدا

اے وے لوگو جو شتابکاری اور حسد سے باطل الزام لگاتے ہو ۔۔۔ تمہارا بادل نابود ہو گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا

كنّا نرىٰ أَسَفًا تأجُّلَ بُهْمِكُم ۔۔۔ فاليَوم صَفُّ المفسدين تبدَّدا

ہم افسوس سے تمہارے بزغالوں کی جماعتوں کو دیکھا کرتے تھے ۔۔۔ پس آج مفسدوں کی صفیں متفرق ہو گئیں

وَقَدِ اسْتَبَاحَ الغُولُ جَوْهرَ عقله ۔۔۔ حَتّٰی انْثَنٰی مِنْ أَمْرِهٖ مُتَرَدِّدَا

اور ایک دیو نے اپنے جوہر عقل کا استیصال کر لیا ۔۔۔ یہاں تک کہ وہ اپنے مطلوب کے بارے میں تردد میں پڑ گیا

إنّ السّعيد يجیءُ مُلتقِطَ النُّهٰی ۔۔۔ ولِقِيطةُ الشَّيْطَانِ يزری مُلْحِدَا

سعید آدمی عقل حاصل کرنے کے لئے آتا ہے ۔۔۔ اور شیطان کا پروردہ ملحدانہ طور پر عیب جوئی کرتا رہتا ہے

إنّا سَلَخْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِیْ ۔۔۔ فيهِ الخُسُوفُ مع الكُسُوفِ تفرَّدَا

ہم اس رمضان کے اخیر تک پہنچ گئے ۔۔۔ جس کا خسوف اور کسوف بے مثل ہے

القمــرُ سـاريةٌ ومثـلُ عشـيّةٍ ۔ والشـمـس غـادٍ مُـدجنٌ قَطرَ النّدَا

رمضان کا چانداس بادل کی طرح ہے جو سرِشام آتا ہے اور نیز رات کے بادل کی طرح ۔ اور سورج اس بادل کی طرح ہے جو صبح آتا ہے اور محیط ہوتا ہے جو بخشش کا بادل ہے

هـذا مـن اللّٰـه الـمهـيمن آيـةٌ ۔ لِيُبِيـد مَـن تَـرَك الهُدىٰ مُتعـمّدا

یہ خداتعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے ۔ تا کہ اس کو ہلاک کرے جو عمداً ہدایت کو چھوڑتا ہے

فـاسعَـوا زُرَافَـاتٍ وَوُحــدَانًا لـهٗ ۔ مُتَنَــدِّمين وبَـادِرِينَ إلَى الهدىٰ

پس ٹولے ٹولے اور اکیلے اکیلے اس کی طرف دوڑو ۔ اور چاہیے کہ تمہارا دوڑنا شرمندگی کی حالت میں ہو اور ہدایت کی طرف جلدی قدم اٹھے

ظهـرت خطاياكم وحصحصَ صدقُنا ۔ فـابـكـوا كثكلىٰ فى الزّوايا سُجّدا ﴿۶﴾

تمہاری خطا ظاہر ہو گئی اور ہمارا سچ کھل گیا ۔ پس اس عورت کی طرح جس کا لڑکا مرجاتا ہے گوشوں میں سجدہ کرتے ہوئے آہ ونالہ کرو

صـارت ديار الهند أرضَ ظهورها ۔ لِيُسَكِّتَ الرحـمٰن غُوْلًا مُفْـنِدا

ہند کی زمین اس نشان کے ظاہر ہونے کا مقام قرار پائی ۔ تا کہ خدا تعالیٰ دروغ گو کو ملزم کرے

فــأَذِبَّةُ الأَوْهَــامِ قُصَّ جناحُـهـا ۔ رُحـمًـا علىٰ قوم أطاعُوا أحمـدا

پس وہموں کی مکھیوں کے پر کاٹ دیئے ۔ اس قوم پر رحم کرکے جنہوں نے نبی صلعم کی فرمانبرداری اختیار کی

فتَجـافَ عن أيّامِ فَيـجٍ أعـوجٍ ۔ حِـجـجٌ خـلَـوْنَ تغـافُلًا وتمـرُّدا

پس ٹیڑھے گروہ کے زمانہ سے الگ ہو ۔ وہ برس ایسے ہیں جو تغافل اور سرکشی میں گذر گئے

كـانـت شَـرِيـعَـتُـنَـا كَزرْعٍ مُعْجِبٍ ۔ فيهـا تـعـرّتْ مثلَ أَزْعَـرَ أَرْبَدا

ہماری شریعت ایک تعجب انگیز کھیتی تھی ۔ مگران برسوں میں ایسی برہنگی اس کی ظاہر ہوئی جیسے وہ جانور جس پر بال نہ ہوں اور خاکی رنگ ہو

اَلـعَـيْـنُ بَـاكية عَـلٰى أطـلالِهَـا ۔ يـا ربِّ فـاعـمُـرْ خَـرْبَهـا مُتوَحِّدَا

آنکھ اس کی آثار عمارت پر رو رہی ہے ۔ اے میرے رب اب تو ہی اس کے ویرانہ کو پھر آباد کر

وأمّـا تـفـصـيـل الـكـلام فى هٰذَا المقَام، فاعْلَمُوْا يا أَهْلَ الإِسْلام

اب ہم اس مقام میں اس کلام کی کچھ تفسیر کرنا چاہتے ہیں پس اے اہلِ اسلام

وأتبـاع خيـر الأنـام، أن الآية الّتـى كـنتم تُوعَدون فى كتاب اللّٰه العلّام

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والو تمہیں معلوم ہو کہ وہ نشان جس کا قرآن کریم میں تم وعدہ دیے گئے تھے

وتُبشَّرون مِن سيّد الرسل نورِ اللّٰه مُزيلِ الظلام أعنى خسوف النَّيِّريْنِ
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سید الرسل اور اندھیرے کو روشن کرنے والا ہے تمہیں بشارت ملی تھی یعنی
فی شهر رمضان الذی أُنزل فيه القرآن، قد ظهر فی بلادنا بفضل اللّٰه
رمضان شریف میں آفتاب اور چاند گرہن ہونا وہ رمضان جس میں قرآن نازل ہوا وہ نشان
المنّان، وقد انخسف القمر والشمس وظهرت الآيتان، فاشكروا اللّٰه ﴿۷﴾
ہمارے ملک میں بفضل اللہ تعالیٰ ظاہر ہو گیا اور چاند اور سورج کا گرہن ہوا اور دو نشان ظاہر ہوئے
وخرّوا له ساجدين.
پس خدا تعالیٰ کا شکر کرو اور اس کے آگے سجدہ کرتے ہوئے گرو۔
وإنّكم قد عرفتم أن اللّٰه تعالى قد أخبر عن هذا النبأ
اور تمہیں معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس واقعہ عظیمہ کے بارے میں
العظيم فی كتابه الكريم، وقال للتعليم والتفهيم فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ
اپنی کتاب کریم میں خبر دی ہے اور سمجھانے اور جتلانے کے لئے فرمایا ہے پس جس وقت آنکھیں پتھرا جائیں گی اور
وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ [1]
چاند گرہن ہو گا۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا تب اس روز
فتفكّروا فی هذه الآية بقلب أسلم وأطهر، فإنه من آثار القيامة لا
انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔ سو اس نشان میں ایک سلیم اور پاک دل کے ساتھ فکر کرو
من أخبار القيامة كما هو أجلى وأظهر عند العاقلين. فإن القيامة
کیونکہ یہ خبر قیامت کے آثار میں سے ہے قیامت کے واقعات میں سے نہیں ہو سکتی جیسا کہ عقلمندوں کے نزدیک نہایت
عبارة عن فساد نظام هذا العالم الأصغر وخلق العالم الأكبر،
صاف اور روشن ہے۔ وجہ یہ کہ قیامت اس حال سے مراد ہے جبکہ اس عالم اصغر کا نظام توڑ دیا جائے اور ایک عالم اکبر
فكيف يقع فی حالة الفكّ الخسوف الذی تعرفون
پیدا کیا جائے پس کیونکر فکِ نظام کی حالت میں وہ خسوف کسوف ہو سکتا ہے جس کے علل اور

[1] القيامة: ۱۰

بـالـيـقين لا بالشك، عِلله وأسبابه، وتفهمون مواقعه وأبوابه؟ وكيف يظهر
اسباب تمہیں معلوم ہیں اور اس کے ظہور کے وقت اور ظہور کے دروازے تم نے سمجھے ہوئے ہیں
أمرٌ لازم لـلـنـظـام بـعـد فَكّ الـنـظـام والـفـسـاد التام؟ فإنكم تعلمون أن
اور وہ امر جو نظام عالم کا ایک لازمہ ذاتی ہے کیونکر بعد فک نظام اور فک تام کے ظہور پذیر ہو کیونکہ تم جانتے ہو کہ
الـخسـوف والـكسوف ينشآن من أشكال نظاميةٍ وأوضاعٍ مقرّرة منتظمة،
خسوف اور کسوف اشکال نظامیہ سے پیدا ہوتے ہیں اور نیز ان کا پیدا ہونا اوضاع مقررہ
عـلـى أوقـات مـعيّنة وأيّام معروفة مبيّنة، فكيف يُعزَى وقوعها إلى ساعةٍ لَا ﴿۸﴾
منتظمہ پر موقوف ہے جو ان اوقات معینہ اور مشہور دنوں پر موقوف ہے جو فن ہیئت میں بیان کئے گئے ہیں پس کیونکر
أنسـابَ فيهـا ولا أسباب، ولا نظامَ ولا إحكام؟ فانظروا إن كنتم ناظرين ثمّ
اُن کو اس گھڑی کی طرف منسوب کیا جائے جس میں نہ نسب ہیں نہ اسباب نہ نظام نہ ترتیب نہ محکم کرنا سو تم سوچو
مـن لـوازم الـكسـوف والخسوف أن يرجع القمر والشمس إلى وضعهما
اگر کچھ سوچ سکتے ہو پھر لوازم خسوف اور کسوف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سورج اور
الـمـعـروف، ويـعـودا إلٰـى سيرتهـمـا الأُولٰـى، وفـي هـويّتهـمـا داخلٌ هذا
چاند اپنی اصلی وضع کی طرف رجوع کریں اور اپنی پہلی سیرت کی طرف عود کر آویں اور خسوف کسوف کی تعریف میں
الـمعنٰى،وأمّا تكوير الشمس والقمر في يوم القيامة فهي حقيقة أخرى، ولا
یہ بات داخل ہے کہ اپنی پہلی حالت کی طرف رجوع کریں مگر تکویر شمس وقمر جو قیامت میں ہوگی وہ اور حقیقت ہے
يُـرَدُّ فيهـمـا نورُهما إلٰى حالة أولى، بل لا يكون وقوعه إلا بعد فكّ النظام
اور تکویر کے وقت نور شمس و قمر اپنی پہلی حالت کی طرف نہیں آئے گا بلکہ تکویر کا وقوع فک نظام
والـفـسـاد التام وهدم هذا المقام، وما سمّاه اللّٰه خسوفا وكسوفا بل سماه
اور فساد تام اور انہدام کلی کے وقت ہو گا اور اس کا نام خداتعالیٰ نے خسوف کسوف نہیں رکھا بلکہ
تـكـويـرا أو كـشـط الأجـرام، كـمـا أنتم تقرأون في كلام اللّٰه العلّام فثبت
اس کا نام تکویر اور کشط رکھا ہے جیسا کہ تم خداتعالیٰ کے کلام میں پڑھتے ہو۔ پس

من هذا الكلام عند الخواص والعوام، أن ما ذُكر من الآية فى هذه الآية فهو
اس کلام سے خواص اور عوام پر ثابت ہو گیا کہ جو نشان خسوف کسوف قرآن شریف میں یعنی اس
يتعلّق بالدنيا لا بالآخرة، وعَزْوُه إلى القيامة بناءً على الرواية خطأٌ فى
آیت میں لکھا ہے وہ دنیا سے تعلق رکھتا ہے نہ آخرت سے اور قیامت کی طرف اس کو منسوب کرنا اور کسی روایت کو پیش کرنا
الدّراية، بل هو خبر من أخبار آخر الزمان وقربِ الساعة واقتراب الأوان
خطا فی الدرایت ہے بلکہ وہ آخر زمانہ اور قرب قیامت کی خبروں میں سے ایک خبر ہے
كما لا يخفى على المتدبّرين. ويؤيده ما جاء فى الدارقطنى عن محمدٍ
جیسا کہ تدبر کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو دارقطنی نے امام محمد بن علی سے
الباقر بن زين العابدين قال إن لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خَلْق السماوات
روایت کی ہے کہا ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں وہ کبھی نہیں ہوئے یعنی کبھی کسی دوسرے کے لئے نہیں ہوئے جب
والأرض، ينكسف القمر لأوّل ليلة من رمضان وتنكسف الشمس فى ﴿۹﴾
سے کہ زمین آسمان پیدا کیا گیا اور وہ یہ ہے کہ رمضان کی رات کے اول میں ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہوگا اور اسی مہینہ
النّصف منه وأخرج مثله البيهقىُّ وغيره مِنَ المحدّثين. وقال صاحب
کے نصف باقی میں سورج گرہن ہوگا اور اسی کی مانند بیہقی اپنی کتاب میں ایک حدیث لایا ہے اور ایسا ہی بعض دوسرے
الرسالة الحشرية شاه رفيع الدّين الدهلوى الذى هو جليل الشأن من
محدث بھی اور صاحب رسالہ حشریہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی بھی جو علماء اسلام سے ایک جلیل الشان عالم ہے اس
علماء الملّة إن جماعة من أهل مَكّة يعرفون المهدى بالتفرس التام، وهو
نے کہا ہے کہ ایک جماعت اہل مکہ میں سے مہدی کو اپنی فراست سے پہچان لے گی اور وہ اس وقت رکن اور مقام میں
يطوف بين الركن والمقام، فيبايعونه وهو كارهٌ من بيعة الأنام وعلامة هذه
طواف کرتا ہوگا تب اس حالت میں اس کی بیعت کریں گے اور وہ کراہت کرتا ہوگا کہ کوئی اس سے بیعت کرے اور اس
القصة عند محدّثى الملّة أن القمر والشمس ينكسفان فى رمضان خلا قبل
قصہ کی علامت جیسا کہ محدثین ملت نے روایت کی ہے یہ ہے کہ چاند اور سورج کو اس رمضان میں گرہن لگے گا جو

تلک الواقعة وأمّا نحن فما اطلعنا علٰی مسانید تلک الآثار، وطرق توثیق
اس واقعہ سے پہلے گذر چکا ہو مگر ہم نے ان روایتوں کے اسانید پر اطلاع نہیں پائی اور ان روایات کی توثیق کے
ھذہ الأخبار، إلا علی القدر المشترک الذی عرفناہ بتواتر الروایة وحسن
طریقے ہمیں معلوم نہیں ہوئے صرف قدر مشترک کے تحقق اور ثبوت کا ہمیں علم ہے اور قدر مشترک وہی ہے جس کو ہم نے
الدرایة ومشاھدة الواقعة وقیام البرھان، وقد وافقَہ نصوصُ القرآن ولو
تواتر روایت اور حسن درایت اور مشاہدہ واقعہ اور دلیل کے قائم ہونے سے دریافت کیا ہے اور نصوص قرآن کریم اس کے
بإجمال البیان ومع ذٰلک نریٰ ھذہ الآثار وقد ظھر فی أھل مکة غَلْیٌ
موافق ہے اگرچہ اجمالی بیان میں ہی ہو اور باوجود اس کے ہم ان نشانوں کو دیکھ رہے ہیں اور اہل مکہ میں ایک جوش پیدا ہوا
یُصَدِّق ھذہ الأخبار وقرأتُ فی مکتوب أنھم ینتظرون الخسوف
ہے جو ان خبروں کی تصدیق کرتا ہے اور مَیں نے ایک خط میں پڑھا ہے کہ وہ خسوف اور کسوف کے سخت انتظار کر
والکسوف بالانتظار الشدید، ویرقُبونھما رِقْبَةَ ھلالِ العید. وما بقی فیھا ﴿۱۰﴾
رہے ہیں اور اس کی ایسی انتظار کر رہے ہیں جیسا کہ ہلال عید کی انتظار ہوتی ہے اور
بیت إلّا وأھلہ ینامون ویستیقظون فی ھذہ الأذکار، فھذا تحریک من
مکہ میں کوئی ایسا گھر باقی نہیں رہا جس گھر کے باشندے سوتے جاگتے یہی ذکر نہ کرتے ہوں سو یہ اس خدا کی طرف سے
اللّٰہ الذی أراد إشاعة ھذہ الأنوار. وإنی أریٰ أن أھل مکة یدخلون أفواجًا
تحریک ہے جس نے ان نوروں کا پھیلنا ارادہ فرمایا ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ اہلِ مکہ خدائے قادر کے گروہ
فی حِزب اللّٰہ القادر المختار، وھذا من ربّ السّماء وعجیب فی أعین
میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی آنکھوں میں
أھل الأرضین. وذکَر بعض المتأخّرین أنّ القمر ینخسف فی الثالث
عجیب اور بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ چاند گرہن رمضان کی تیرہ تاریخ میں رات کو
عشر من لیلة رمضان، والشمس فی السابع والعشرین، ولا منافاة بینہ
ہو گا اور ۲۷ رمضان کو سورج گرہن ہو گا اور باوجود اس کے یہ ایک ایسا بیان ہے کہ اس میں

وبين ما روى الدارقطني إلا قليلا عند المتفكرين فإن عبارة الدارقطني
اور دارقطنی کے بیان میں سوچنے والوں کی نگاہ میں کچھ زیادہ فرق نہیں کیونکہ دارقطنی کی عبارت ایک
تدل بدلالةٍ صريحة وقرينة واضحة صحيحة، علٰى أن خسوف القمر لا
صریح بیان اور قرینہ واضحہ صحیحہ کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ چاند گرہن رمضان کی پہلی
يكون في أول ليلة رمضان أصلاً، ولا سبيل إليه جزمًا وقطعًا، فإن عبارته
تاریخ میں ہرگز نہیں ہو گا اور کوئی صورت نہیں کہ پہلی رات واقع ہو کیونکہ اس عبارت میں
مقيّدة بلفظ القمر، ولا يُطلق اسم القمر على هذا النَّيِّر إلا بعد ثلاث
قمر کا لفظ موجود ہے اوراس نیّر پر تین رات تک قمر کا لفظ بولا نہیں جاتا بلکہ تین رات کے بعد اخیر
ليال إلى آخر الشهر، وسُمّي قمرًا في تلك الأيام لبياضه التّام، وقبل
مہینہ تک قمر بولا جاتا ہے۔ اور قمر اس واسطے نام رکھا گیا کہ وہ خوب سفید ہوتا ہے اور تین رات سے پہلے
الثلث هلال وليس فيه مقال، وهذا أمر☆ اتفق عليه العرب كلُّهم وجُلُّهم
ضرور ہلال کہلاتا ہے اور اس میں کسی کو کلام نہیں اور یہ وہ امر ہے جس پر تمام اہل عرب کا
إلٰى هذا الزمان، وما خالفه أحد من أهل اللسان، ولا ينكره إلّا مَن فُقدت
اس زمانہ تک اتفاق ہے اور کوئی اہل زبان میں سے اس کا مخالف نہیں اور نہ انکاری مگر وہ شخص جس کی
بصيرته وماتت معرفته، ولا يخرج كلمةٌ خلاف ذٰلك مِّن فم إلّا مِن فمِ ﴿۱۱﴾
بصیرت گم ہو گئی ہے اور معرفت مر گئی ہے اور ایسا کلمہ کسی مونہہ سے نہیں نکلے گا بجز اس کے جو غبی
غَمْرٍ جاهل، أو ذي غِمْر متجاهل، ولا تسمعها من أفواه العاقلين.
جاہل ہو یا وہ جو کینہ ور اور دیدہ دانستہ اپنے تئیں جاہل بنا تا ہو اور عقلمندوں کے مونہہ سے تو ایسا کلمہ نہیں سنے گا۔

☆ قال صاحب تاج العروس يُسمّي القمر لليلتين من اوّل الشهر هَلالًا وفي الصحاح القمر بعد ثلاث الى اٰخر الشهر وقال بعضهم الهلال الى سبع وقال ابو اسحاق والذي عندي وما عليه الاكثر ان يُسمّٰى هلالا ابن ليلتين فانه في الثالثة يتبين ضوءه۔ منه

فإن كنت في شك فارجع إلى القاموس وتاج العروس والصحاح وكتاب
اور اگر تجھے شک ہو تو قاموس اور تاج العروس اور صحاح اور ایک بڑی کتاب
ضخيم المسمّى لسان العرب، وجميع كتب اللغة والأدب، وأشعار الشعراء
مسمّی لسان العرب اور ایسا ہی تمام کتب لغت اور ادب اور شاعروں کے شعر اور
وقصائد النبغاء ، ولك منّا ألف من الورق المروّج إنعامًا إن تُثبت خلاف
قدماء کے قصیدے غور سے دیکھ اور ہم ہزار روپیہ انعام تجھ کو دیں گے اگر تو اس کے برخلاف ثابت
ذلك كلامًا فلا تُحرِّفْ كلام سيد الأنبياء وإمام البلغاء والفصحاء ، واتق
کر سکے پس تو سید الانبیاء کے کلام اور امام البلغاء کے کلموں کو ان کے اصل معنوں سے مت پھیر۔
الله يا مسكين، ولا تجترء في شأن أفصَحِ العجم والعرب ومقبول الشرق
اور اے مسکین خدا تعالیٰ سے ڈر اور اس کامل کی شان میں دلیری مت کر جو عجم اور عرب سے زیادہ فصیح اور شرق و
والغرب أيفتي قلبُك ويرضٰى سِرُّك بأن الأعرف الأفصح الذي أُعْطِيَ له
غرب میں مقبول ہے کیا تیرا دل اس بات پر فتویٰ دیتا ہے کیا تیرا دل اس بات پر راضی ہے کہ وہ اعرف اور افصح جس کو
الجوامع والكلام الجامع، وجُعلتْ كلماته كلها مملوّة من غُرَرِ الفصاحة
کلمات جامعہ عطا ہوئے اور کلام جامع اس کو ملا اور تمام کلمات اس کی فصاحت اور بلاغت کے موتیوں سے
ودُرَرِ البلاغة والنوادر العربية، واللطائف الأدبية، واللبوب اللغوية، والحقائق
اور عربی کے نادر مضمونوں سے اور لطائف ادبیہ سے اور لغت کے مغزوں سے اور حقائق حکمیہ سے پُر تھے
الحِكْمية، هو يُبتلَى بهذا العثار، ويترك جزل اللفظ ويختار رقيقًا سَقُطًا
وہی اس لغزش میں مبتلا ہو اور صحیح اور فصیح لفظ چھوڑ کر ایک غیر محاورہ اور ردّی اور غلط لفظ
غلطًا غير المختار، بل يخالف مُسلَّماتِ القوم ومقبولاتِ بُلغاء الديار، ويصير
استعمال کرے بلکہ مسلّمات قوم کے مخالف بیان کرے اور بلغائے زمانہ کے مقبول لفظوں کو چھوڑ دے اور
ضحكةَ الضاحكين؟ ووالله ما يصدر هذا الخطأ المبين والعثّار المهين ﴿۱۲﴾
ہنسنے والوں کے لئے ہنسی کی جگہ ہو جائے۔ اور بخدا یہ خطاء مبین اور لغزش ذلیل کرنے والی کسی منجمد عقل اور سطحی رائے

مِن فطنةٍ خامدة ورويّة ناضبة، فكيف يصدر مِن فارسِ ذلك الميدان،
سے بھی صادر نہیں ہو سکتی پس کیونکر اس سے صادر ہو جو فصاحت کے میدان کا سوار ہے
بل سيّد الفرسان؟ ما لكم لا تنظرون عزّةَ اللّٰه ورسوله يا معشر
بلکہ سواروں کا سردار ہے تمہیں کیا ہوگیا جو تم اللہ اور رسول کی عزت کو نہیں دیکھتے اے دلیری کرنے والوں
المجترئين؟ أبُخلُكم أحبُّ إليكم وأعزُّ لديكم مِن خاتم النبيين؟ ألا
کے گروہو کیا تمہارا بخل تمہیں بہت پیارا اور عزیز ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ پیارا نہیں۔ کیا
تعرفون أن هذا اللفظ فی هذا المحل منكرٌ مجهول لا يُعرَف استعماله
تم نہیں پہچانتے کہ یہ لفظ اس محل میں خلاف محاورہ اور مجہول ہے اور اہل زبان کے کلمات میں اس کا استعمال ثابت
فی كلمات أهل اللسان، وما أورده قطّ بليغ ولا غير بليغ فی موارد
نہیں اور کسی بلیغ غیر بلیغ کی عبارت میں یہ لفظ پایا نہیں گیا اور کسی غبی رطب یابس جمع
البيان، وما أخذه عند اضطرارٍ غبیٌّ حاطبُ ليل، فكيف سلطانُ الفصاحة
کرنے والے نے بھی اضطرار کے وقت اس لفظ کو نہیں لکھا پس کس طرح اس کی زبان پر جاری ہوتا جو
وسيّدُ خَيلٍ؟ وقد سُبِرَ بذلك غورُ عقلكم ومقدار نقلكم ومبلغ علمكم
سلطان الفصاحت اور سپہ سالار ہے اور اس لفظ سے تمہاری عقلیں آزمائی گئیں اور تمہاری نقل
وفضلكم وحقيقة أدبكم وحديقة حَدَبِكم، فإنكم عزَوتم إلى سيد الأنبياء
کا اندازہ ہوگیا اور تمہارا ندازہ علم اور فضل اور حقیقت ادب اور تمہاری اونچی زمین کے باغ کی حقیقت سب کھل
ما لا تُعزٰى إلٰى جهول من الجهلاء ، تكاد السماوات تنشقّ من هذا
گئی کیونکہ تم نے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس چیز کو نسبت دی جو کسی جاہل سے جاہل کی طرف منسوب نہیں کر سکتے
الاجتراء ، فاتقوا اللّٰه ذا الكبرياء ، ولبُّوا دعوةَ الحق تلبيةَ أهل الاهتداء ،
قریب ہے جو اس شوخی اور جرأت کی شامت سے آسمان پھٹ جائیں سو تم خدائے بزرگ سے ڈرو اور حق کی دعوت قبول کرو
قد وقع واقع فلا تميلوا إلى المِراء واتبِعوا قول النبی الذی إشارته حُكمٌ
جیسا کہ ہدایت یافتہ لوگ قبول کرتے ہیں جو نشان ظاہر ہونا تھا ہو چکا اب تم جھگڑے کی طرف مت جھکو اور اس نبی صلعم کی

وطاعته غُنمٌ، ولا تكونوا من الأشقياء ، ولا يفرُطْ وهمُكم إلى الألفاظ مِن
پیروی کرو جن کی اشارت حکم ہے اور فرمانبرداری ان کی غنیمت ہے اور بدبختوں میں سے مت بنو اور چاہے کہ تمہارے
غير دواعٍ كاشفةِ الخفاء ، بل فَتِّشوا الحقيقة واعرفوا الطّريقة بحسن ﴿۱۳﴾
وہم الفاظ کی طرف جھک نہ جائیں اور ایسے امور سے دور نہ جا پڑیں جو پوشیدہ امور کو کھولتے ہیں اور نیک نیت
النيّات، ولا تلاعبوا كالصبيان بالأمور الدينيات وأيّ حرج عليكم أن
کے ساتھ راہ کو پہچان لو اور دینی امور سے بچوں کی طرح بازی مت کرو اور تم پر کون حرج
تقبلوا ما بان كالبديهات وتتركوا طرق الأكاذيب والتمويهات؟ وإنني
وارد ہوتا ہے اگر تم اس امر کو قبول کر لو جو کھل گیا ہے اور جھوٹ اور تلبیس کی راہ کو چھوڑ دو اور مَیں تمہارے لئے
ناصح أمين، ويراني ربي عالم المخفيات، عارف الصادقين والكاذبين.
ناصح امین ہوں اور میرا رب عالم المخفیات مجھے دیکھ رہا ہے اور وہ صادقوں اور کاذبوں کو پہچانتا ہے۔

عَلٰى أَنَّنِى رَاضٍ بِأَنْ أُظْهِرَ الْهُدٰى ۔۔۔ وَأُلْحَقَ بِالدَّجَّالِ ظُلْمًا مِنَ الْعِدٰى
اوران سب باتوں کے ساتھ مَیں راضی ہوں کہ ہدایت کو ظاہر کروں ۔۔۔ اور دشمنوں کے ظلم سے دجال کے ساتھ ملایا جاؤں

فالتأويل الصحيح والمعنى الحق الصريح أن المراد من خسوفِ أوّلِ
پس تاویل صحیح اور معنی حق صریح یہ ہیں کہ یہ فقرہ کہ خسوف اول رات رمضان
ليلةِ رمضان أن ينخسف القمر فى ليلة أولى من ليال ثلاثٍ يكمُل نور القمر فيها
میں ہوگا اس کے معنے یہ ہیں کہ ان تین راتوں میں سے جو چاندنی راتیں کہلاتی ہیں پہلی رات میں گرہن ہوگا
وتعرف أيّام البِيض، ولا حاجة إلى البيان ومع ذلك إشارةٌ إلى أن القمر إذا
اور ایام بیض کو تُو جانتا ہے حاجت بیان نہیں اور ساتھ اس کے اس بات کی طرف بھی اشارت ہے کہ جب
خسف فى الليلة القمراء الأولى فينخسف فى أول وقتها لا بعد مرور زمان☆
چاند گرہن پہلی چاندنی رات میں ہوگا تو رات کے شروع ہوتے ہی ہو جائے گا نہ یہ کہ کچھ وقت گزر کر ہو

☆ جاء فى بعض الروايات من بعض قليل الدرايات ان الشمس تنكسف فى اوّل ليلة رمضان ولا يخفٰى
بعض کم فہم نے بعض روایات میں لکھ دیا ہے کہ سورج گرہن پہلی رات رمضان میں ہوگا حالانکہ

كـمـا هـو الظاهر عند زكـيّ ذى عِـرُفان. وكذلك خُسِفَ القمر ورآه
جیسا کہ ایک دانا صاحب معرفت کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے اور اسی طرح چاند گرہن ہوا اور بہتوں نے اس
كثيـر مـن أهـل هـذه البـلدان. وحسبُـك ما رأيتَ، بل برؤيته صلّيتَ،
ملک کے لوگوں میں سے دیکھا اور جو تو نے آپ دیکھ لیا بلکہ دیکھ کر نماز بھی پڑھی وہ تیرے لئے کافی ہے
وتبيّنَ الحق المنير، وتقطّعت المعاذير، فلا تكن من المرتابين.
اور حق کھل گیا اور تمام عذر ٹوٹ گئے۔ پس اب تو تردد نہ کر۔

﴿۱۴﴾ أَيَا مَنْ يدَّعِي عَقْـلًا وفَهْـمًا | إِلٰى مَا تُؤْثِرَنْ وَعْثًا ووَهْمًا
اے وہ آدمی جو عقل اور فہم کا دعویٰ کرتا ہے | کب تک تو وہم اور پھسلنے کی جگہ کو اختیار کرے گا
أَتَحْسَبُ نَارَ غَضْبِ اللّٰهِ رِزْقًا | أَ تَجْعَلُ سَهْمَ قَهْرِ اللّٰهِ سَهْمًا
کیا تو خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ کو ایک رزق خیال کرتا ہے | کیا تو خدا تعالیٰ کے قہر کے تیر کو ایک حصہ خیال کرتا ہے

لا يُقال إن الخسوف في أوّلِ وقتِ ليلةِ رمضان ما ظهر إلا في
یہ کہنا درست نہیں ہے کہ رمضان کی اول رات میں گرہن صرف پنجاب اور اس کے قرب و جوار
البنجاب وما يليه من البلدان، وما رُئِيَ أثرُه في غير هذه الأماكن فما تمّ البُرهان
کے ملکوں میں ظاہر ہوا ہے اور اس کا نشان دوسرے ملکوں میں ظاہر نہیں ہوا پس دلیل ناقص رہی کیونکہ
لأنّا نقول إن المقصد أيضا محدود في هٰذه البلدان، فإنها هي المظهر
ہم کہتے ہیں کہ اس پیش گوئی کا مقصد بھی انہیں ملکوں میں محدود ہے اس لئے کہ یہی ملک

بقيه حاشيه

﴿۱۳﴾ انّ هٰذا امر بديهى البطلان واعجبنى شان تلك الرواة الم يكن لهم نظرا الى البديهيات الم يعلموه
یہ امر بدیہی البطلان ہے اور ان راویوں کے حال سے مجھے تعجب آتا ہے کیا بدیہیات کی طرف بھی انہیں نظر نہیں تھی کیا وہ
ان كسوف الشمس لا يكون فى الليل بل فى النهار واذا طلعت الشمس فاين الليل يا ذوى الابصار. منه
جانتے نہیں تھے کہ سورج گرہن رات کو نہیں ہوا کرتا بلکہ دن کو ہوتا ہے اور جب سورج چڑھا تو پھر رات کہاں ہے آنکھوں والو۔

للمسيح الموعود وللمهدى المسعود، وأمّا الديار الأخرى فلا مهدى فيها
مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان کے لئے محدود ہے مگر دوسری ولائتیں پس اُن میں نہ مہدی ہے
ولا عيسى، ولأجل ذلك ما ظهر الخسوف ولا الكسوف فى ديار العرب
نہ عیسیٰ اور اسی جہت سے خسوف اور کسوف دیار عرب اور
وبلاد الشام، ليزيل الله ظنون العوام، ويُبطل خيالات المبطلين. والسرّ فى
بلاد شام میں ظاہر نہیں ہوا تا کہ خدا تعالیٰ عوام کے ظنون کو دور کر دے اور باطل پرستوں کے خیالات کو دور فرماوے
ذلك أن مُلكنا البنجاب كان فى علم الله مَولدًا للمسيح الموعود
اور اس میں بھید یہ ہے کہ ہمارا پنجاب خدا تعالیٰ کے علم میں مسیح موعود اور
والمهدى المسعود، فأراد الله أن يهدى الخَلق إليه بتخصيص الإمارات
مہدی مسعود کا مولد تھا۔ پس خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ نشانوں اور علامتوں کو خاص کر کے خلقت کو اس کی
وتعيين العلامات، ليعرفوا المدّعى بالآيات والداعى بالكرامات. وأمّا إذا
طرف رہنمائی کرے تا کہ لوگ مسیحیت اور مہدویت کے مدعی کو اس کے نشانوں اور کرامات سے شناخت کر لیں لیکن اگر
فرضنا ظهورَ آيات المهدى فى مُلكنا هذا وظهورَ المهدى فى بلادٍ أُخرى،
ہم یہ فرض کر لیں کہ مہدی کا نشان تو ہمارے ملک میں ظاہر ہوا اور مہدی کا ظہور کسی اور ملک میں ہوگا تو یہ خیال
فهذا ليس من المعقول، وليس له أثر فى المنقول، ومَع ذٰلك لا يوجد ﴿۱۵﴾
معقول نہیں ہے اور منقول میں اس کا کچھ اثر نہیں پایا جاتا اور باوجود اس کے دوسرے ملکوں میں ایسے
فيها مَن ادّعى أنّه مهدى الزمان ومُرسَلُ الرحمٰن، فتعيّنَ بدليل الخُلف
شخص کا پتہ نہیں ملتا جس نے مہدی الزمان اور مرسل الرحمان ہونے کا دعویٰ کیا ہو پس دلیل خلف کے رو سے
صدقُنا عند ذوى العرفان فيا مُتّبِعَ العثرات والمعائب أَمْعِنْ فى هذا
اہل معرفت کے نزدیک ہمارا صدق ثابت ہوا پس اے لغزشوں اور عیبوں کے پیروی کرنے والے اس کلام میں
بالفكر الصائب، لعل الله يخلّصك من شبكة الشياطين، ويسقيك
اچھی طرح غور کر شاید خدا تعالیٰ تجھے شیاطین کے جال سے خلاصی بخشے اور یقین کے پیالے

كـأس اليـقيـن. ولا تـركَـنْ إلٰى أخلّاءِ دنياك، فإنهم يعادونك إذ اللّٰه
پلا دے اور اپنے دنیا کے دوستوں کی طرف مت جھک کیونکہ جب خدا تعالیٰ تجھے دشمن
عاداك، فتبقى مخذولا مردودًا وتصير من الملومين.
قرار دے گا تو وہ بھی تجھ سے دشمنی کریں گے تو پھر تو مخذول مردود رہ جائے گا اور ملامت زدہ ہو گا۔

وكَمْ مِن نَدامَى أدارُوا الكُؤوسَا وفى آخِرِ الأَمْرِ شَجُّوا الرُّؤوسَا
اور بہت سے حریفان شراب ہیں جو آپس میں پیالے پھیرتے تھے اور آخر میں ایک دوسرے کے سر توڑے

إلى ما تُداجِى شريرًا عَموسَا فَدَعْ وَاذْكُرَنْ قَمْطرِيرًا عَبوسَا
کہاں تک تو شریر ظالم سے مدارات کرے گا۔ سو چھوڑ اور اس دن کو یاد کر جو قمطریر اور عبوس ہے

ولا تَخْشَ قومًا يُبيدون جِسْمًا وَخَفْ قَهْرَ ربٍّ يُبيدُ النفوسَا
اور ان لوگوں سے مت ڈر جو جسم کو مارتے ہیں اور اس رب سے ڈر جو جانوں کو ہلاک کرتا ہے۔

فثبـت مـن هـذا التـحـقـيق الـلطيف أنّ لفظ النصف الذى جاء فى
سو اس تحقیق لطیف سے ثابت ہوا کہ جو لفظ نصف کا جو حدیث
حـديـث الإمام التقى العفيف، ليس المراد منه كسوف الشمس فى نصف
امام باقر میں آیا ہے۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ سورج گرہن اس مہینہ کے نصف میں ہوگا
ذلك الشهـر الشـريف كما فهِمه بعضٌ من ذوى الرأى الضعيف وأصرّوا
جیسا کہ بعض ضعیف الرائے آدمیوں نے سمجھا اور اس پر ایسا ہی
عليه كالغبىّ السخيف والمعاند العِتْرِيف، وما فكّروا كالعاقلين المنصِفين،
اصرار کیا کہ جیسے ایک غبی کم عقل یا معاند گستاخ اصرار کرتا ہے اور عقلمندوں اور منصفوں کی طرح نہیں سوچا
بـل الـمـراد مـن قوله وتنكسف الشمس فى النصف منه أن يظهر كسوفُ
بلکہ اس کا یہ قول کہ سورج گرہن اس کے نصف میں ہوگا اس سے یہ مراد ہے کہ سورج گرہن
الشـمـس مـنـصِّـفًـا أيّـامَ الانـكـسـاف، ولا يُجاوز نصفَ النهار من يوم ثان
ایسے طور سے ظاہر ہوگا کہ ایام کسوف کو نصفا نصف کر دے گا اور کسوف کے دنوں میں سے دوسرے دن کے نصف سے

فإنه هو حدّ الإنصاف فكمَا قدّر اللّٰه انخساف القمر فی أوّل ليلة من أيام ﴿۱۶﴾
تجاوز نہیں کرے گا کیونکہ وہی نصف کی حد ہے پس جیسا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کیا کہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات
الخسوف، كذلك قدّر انكسافَ الشمس فی نصف من أيام الكسوف، ووقع
میں چاند گرہن ہوا ایسا ہی یہ بھی مقدر کیا کہ سورج گرہن کے دنوں میں سے جو وقت نصف میں واقع ہے اس میں
كما قدّر كما أخبر خير المخبرين. فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ
گرہن ہو سو مطابق خبر واقع ہوا اور خدا تعالیٰ بجز ایسے پسندیدہ لوگوں کے جن کو وہ اصلاح خلق کے لئے
رَّسُوْلٍ۔ [1] وهذا نبأ عظيم من أنباء الغيب وأرفعُ من مبلغ العقول، فلا شك أنه
بھیجتا ہے کسی کو اپنے غیب پر اطلاع نہیں دیتا۔ پس شک نہیں کہ یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو خیر
حديث من خير المرسلين، وله طرق أخرىٰ تشهد علىٰ صحته ☆ وصدّقه
المرسلین ہے اور اس حدیث کے لئے اور بھی طریق ہیں جو اس کی صحت پر دلالت کرتے ہیں اور قرآن نے
القرآن، فلا يُنكره إلا الملحد الفتّان، ولا يكذّبه إلّا من كان من الظالمين.
اس کی تصدیق کی ہے پس بجز ملحد فتنہ انگیز کے اور کوئی انکار نہیں کرے گا اور بجز ظالم کے

☆ **الحاشية:** قد عرفت ان خبر اجتماع الخسوف والكسوف موجود فی القراٰن الكريم
تجھے معلوم ہے کہ اجتماع خسوف و کسوف کی خبر قرآن میں موجود ہے
وجعله اللّٰه من امارات النبأ العظيم ويوجد هذا الحديث فی كتب اهل التشيع كما يوجد
اور خدا تعالیٰ نے قیامت کی نشانیوں میں سے اس کو ٹھہرایا ہے اور شیعہ کی کتابوں میں خبر ایسی ہی
فی كتب اهل السنة ووجدنا كل حزب عليه متفقين وكذٰلك جاء فی صحف اشعيا النبی فی الاصحاح
پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ سنت و جماعت کی کتابوں میں اور ہم نے ہر ایک گروہ کو اس پر متفق پایا اور اشعیا نبی کی کتاب
الثالث عشر و فی كتاب يوئيل النبی فی الاصحاح الثانی وفی انجيل متی فی الاصحاح الرابع
۱۳ باب اور یوئیل نبی کی کتاب کے دوسرے باب اور انجیل متی کے ۲۴ باب میں یہ خبر موجود ہے
والعشرين ولا حاجة الى التفصيل فان الكتب موجودة فاقرء ها كالمتدبرين. منه
تفصیل کی حاجت نہیں کتابیں موجود ہیں سو تدبر سے دیکھو۔ منه

[1] الجن: ۲۷۔۲۸

وقال المعاندون والعلماء المتعصّبون إن هذا الحديث ليس بصحيح، بل هو
کوئی مکذب نہ ہوگا اور متعصب معاندوں اور متعصب مولویوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ وہ
قولُ كذّاب وقيح وما لهم بذلك من علم، كبُرتْ كلمةً تخرج من
کسی جھوٹے بے شرم کا قول ہے اور ان مولویوں کے پاس اس تکذیب پر کوئی دلیل نہیں بہت بڑی بات ہے جو
أفواههم، إن يقولون إلا كذبا، وكذّبوا ما أظهر الله صِدقه وجلّى، ما كان
ان کے منہ سے نکل رہی ہے سراسر جھوٹ کہتے ہیں اور انہوں نے اس حدیث کی تکذیب کی جس کی خدا تعالیٰ نے سچائی
حديثًا يُفترىٰ، ولكن عُمِّيتْ عليهم وطُبِعَ على قلوبهم طبعًا. يا حسرةً عليهم
ظاہر کر دی یہ حدیث ایسی نہیں جو انسان کا افترا ہو سکے لیکن ان کی بینائی جاتی رہی اور ان کے دلوں پر مہر لگ گئی
لِم ينكرون الحق معاندين؟ ما لهم لا يتّقون يوم الدّين؟ ما لهم لا يفكّرون في
ان پر حسرت ہے کیوں وہ معاند بن کر حق سے انکار کرتے ہیں کیوں جزا سزا کے دن سے نہیں ڈرتے کیوں نہیں سوچتے
أنفسهم أنه حديث قد أنار صدقه، ولا يصدّق اللّٰهُ قولَ الكذّابين؟ وما كان
کہ یہ ایک حدیث ہے جس کی سچائی ظاہر ہوگئی اور خدا تعالیٰ جھوٹوں کے قول کو کبھی سچا نہیں کرتا اور خدا ایسا نہیں کہ جھوٹے
اللّٰه ليُطلِع على غيبه كاذبًا دجّالا عدوَّ الصادقين، وقد علمتَ ما جاء في
دجال کو جو سچوں کا دشمن ہے اپنے غیب پر مطلع فرماوے اور اس بارے میں جو کچھ قرآن میں ہے تجھے معلوم ہے
كتاب مبين وكيف يكذّبونه وإنّ ظهور صدقه يشهد بشهادة واضحة أنه
اور کیونکر انکار کرتے ہیں حالانکہ پیش گوئی کا سچا ہو جانا صاف گواہی دے رہا ہے کیونکہ حدیث رسول صادق امین
كلامُ رسولٍ صدوقٍ أمين. وكان الإمام محمد نالباقر من أئمة المهتدين
کی ہے۔ اور امام محمد باقر ہدایت یافتہ اماموں میں سے اور
وفلذةَ الإمام الكامل زين العابدين. وفي سلسلة الحديث رجال من الصادقين ﴿۱۷﴾
امام زین العابدین کا گوشہ جگر تھا اور نیز حدیث کے سلسلہ میں سچے آدمی موجود ہیں
الذين كانوا يعرفون الكاذبين وكذبهم وما كانوا مستعجلين. وما كان
ایسے آدمی جو جھوٹوں اور ان کے جھوٹ کو شناخت کرتے تھے اور جلد باز نہیں تھے اور یہ ان سے

لهـم أن يكتبوا حديثا فى صحاحهم وهم يعلمون أنه لا أصلَ له، بل فى رُواته
بعید تھا کہ وہ ایک حدیث کو اپنے صحاح میں داخل کرتے باوجود اس بات کے کہ وہ جانتے تھے کہ وہ حدیث بے اصل ہے
رجل من الكذّابين الدجّالين. أخَلَطوا الخبيث بالطيّب بعد ما كانوا على خُبثه
اور اس کے بعض راوی کذاب اور دجال ہیں کیا انہوں نے خبیث کو طیب سے ملا دیا بعد اس بات کے کہ وہ خبیث کے
مستيقـنيـن؟ وإن كان هذا هو الحق فما بال الذين خلطوا قذرًا بالماء المَعين
خبث پر یقین رکھتے تھے اور اگر یہی سچ ہے تو ان لوگوں کا کیا حال ہے جنہوں نے پلیدی کو آب صاف کے ساتھ
متعمّدين وهم كانوا أوّل عالمٍ بأحوال الرُواة المفترين. أهُمْ صلحاء عندكم؟
ملا دیا اور وہ مفتریوں کے حالات سے خوب واقف تھے کیا وہ تیرے نزدیک صالح ہیں
كـلا بـل هم أوّل الفاسقين. وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا [1] أو كان
نہیں بلکہ اول درجہ کے فاسق ہیں اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے یا
مُعينَ روايـات الكاذبين؟ أفأنت تشهد أن الدارقطنى وجميع روايات هذا
جھوٹوں کی روایتوں کا مددگار ہے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ دارقطنی اور تمام راوی اس حدیث کے
الحديث وناقِلوه فى كتبهم وخالِطوه فى الأحاديث من أوّل الزمان إلى هذا
اور تمام وہ لوگ جنہوں نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کو نقل کیا اور حدیثوں میں ملایا اول زمانہ
الأوان كـانوا من المفسدين الفاسقين وما كانوا من الصالحين؟ وأنت تجد
سے اس زمانہ تک مفسد اور فاسق ہی گذرے ہیں اور صالح آدمی نہیں تھے اور
كُتب القـوم مـمـلوّةً من الحديث الذى سمّيتَه موضوعًا فى مـقالك مع
تو قوم کی کتابوں کو اس حدیث سے پُر پائے گا جس کا نام تو موضوع رکھتا ہے
زيادة علـمهـم مـنک ومـن أمثـالک، ومع زيادة اطّلاعهم على حقيقة
باوجود اس کے جو ان کا علم تجھ سے اور تیرے ہم مثل لوگوں سے زیادہ ہے اور پھر وہ تجھ سے زیادہ تر
اشتبهـتْ عـلـى خيـالک، فـلا تتبّـعْ جـذباتِ نفسک وفكِّرْ كالمتّقين.
اصل حقیقت پر اطلاع رکھتے ہیں پس تو اپنے نفس کے جذبات کا طالب نہ ہو اور نیک بخت بن جا۔

[1] الانعام:۲۲

أفأنت تشكّ في حديث حصحصت صحّته وتبيّنت طهارته أنه ضعيف ﴿۱۸﴾
کیا تو اس حدیث میں شک کرتا ہے جس کا صحیح ہونا کھل گیا اور جس کی پاکیزگی ظاہر ہوگئی ہے کہ وہ
في أعين القوم، أو هو مورد اللؤم، أو في رُواته أحد من المطعونين؟
قوم کی نظر میں ضعیف ہے یا وہ ملامت کی جگہ ہے اور یا اس کے راویوں میں سے کون مطعون ہے۔ کیا یہ
أفذلك مقام الشكّ أو كنت من المجنونين؟ وقد صدّقه اللّٰه وأنار
مقام شک کا ہے یا تو دیوانوں میں سے ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس حدیث کی تصدیق کی ہے
الدليل، وبرّأ الرُواةَ مما قيل، وأرَى نور صدقه أجلٰى وأصفٰى، فهل بقى
اور راویوں کو الزامات سے بری کیا ہے اور اس حدیث کی سچائی کے نور کمال صفائی اور روشنی سے دکھائے ہیں۔
شك بعد إمارات عظمٰى؟ أتشكّون في شمس الضحى؟ أتجعلون النُّورَ
پس کیا ایسے بڑے نشانوں کے بعد شک باقی رہ گیا کیا تم چاشت کے سورج میں شک کرتے ہو کیا تم نور کو اندھیرے
كالدّجٰى ؟ أتَعاميتم أو كنتم من العمين؟ أتقبلون شهادة الإنسان ولا تقبلون
کی طرح ٹھہراتے ہو کیا تم بتکلف نابینا بنتے ہو یا حقیقت میں اندھے ہو کیا تم انسان کی گواہی قبول کرتے ہو
شهادة الرحمٰن وتسعون معتدين؟ أأنت تعتقد أن اللّٰه يُظهر على غيبه
اور رحمان کی قبول نہیں کرتے اور حد سے بڑھ کر دوڑتے ہو کیا تو اعتقاد رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے غیب پر ایسے
الكذّابين المفترين المزوِّرين؟ أتشكّ في الأخبار بعد ظهور صدقها؟
لوگوں کو اطلاع دیتا ہے جو کذاب اور مفتری اور مزور ہیں کیا تو ان خبروں میں شک کرتا ہے جس کا صدق ظاہر ہوگیا
وإذا حصحصَ الصدق فلا يشك إلّا من كان من قوم عادين. وهذا أمر لا
اور جب صدق ظاہر ہوگیا تو صرف وہی لوگ شک کریں گے جو حد سے بڑھتے ہیں۔ اور یہ وہ امر ہے جو
يحتاج إلى التوضيح والتعريف، ولا يخفى على الزكيّ الحنيف، وعلى كل
توضیح اور تعریف کا محتاج نہیں اور زیرک مسلمان پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا اور نہ اس شخص پر جو
من أمعن كالمتدبرين. ثم اعلمْ يا ذا العينين أن لفظ النصف لفظ ذو معنين
امعان نظر اور تدبر سے دیکھے۔ پھر اے دو آنکھوں والے جان کہ نصف کا لفظ حدیث میں ذومعنین ہے

فكما أن لفظ الأوّل يدلّ على أوّل وقت الليلة بالمعنى المعروف، ومع
پس جیسا کہ لفظ اول جو حدیث میں ہے معنے معروف کے لحاظ سے اول وقت رات پر دلالت کرتا ہے
ذٰلک على ليلة أولٰى من أيام الخسوف، فكذٰلك لفظ النصف يدل على
اور ساتھ اس کے خسوف کی پہلی رات پر بھی دلالت کرتا ہے۔ سو اسی طرح حدیث میں نصف کا لفظ ہے جو
نصف ثان من نصفَيِ الشهر الموصوف، ومع ذٰلک على وقتٍ منصِّفٍ لأيام
دوسرے نصف پر مہینہ کے دو نصفوں میں سے دلالت کرتا ہے اور ساتھ اس کے سورج گرہن کے
الكسوف، وهو أوّلُ نصفَى النهار فى الثامن والعشرين. وأمّا أيام الكسوف
اس وقت منصف پر دلالت کرتا ہے جس نے کسوف کے دنوں کو اپنے وقوع سے
مِن مولى علّام فاعلم أنها عند أهل النجوم ثلاثة أيام، وهى من السّابع ﴿۱۹﴾
نصفا نصف کر دیا اور وہ رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ دوپہر تک تھی اور کسوف کے دنوں کی بابت
والعشرين من الشهر القمرى إلى التاسع والعشرين، وتنكسف الشمس فى
اگر سوال ہو تو جاننا چاہیئے کہ اہل نجوم کے نزدیک تین ہیں یعنی ستائیس سے انتیس تاریخ تک اور کسوف یعنی سورج
أحد منها عند اقتران القمر على شكل خاص بعد تحقُّقِ اختصاص، كما
گرہن کسی تاریخ میں ان تاریخوں میں سے اس وقت ہوتا ہے کہ جب شکل خاص پر اقتران قمر ہو جیسا کہ نجومیوں کے
شهدتْ عليه تجارب المنجّمين. فأخبر رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلم خيرُ الأنام
تجارب اس پر گواہی دیتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی
أن الشمس تنكسف عند ظهور المهدى فى النّصف من هذه الأيام، يعنى الثامن
کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنی
والعشرين قبل نصف النهار، وكذٰلك ظهر كما لا يخفٰى على أولى الأَبْصارِ.
اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے اور اسی طرح پر ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں۔
فانظر كيف تمّتْ كلمةُ نبيّنا صدقًا وعدلا، فاتّق اللّٰه ولا تكن من الممترين.
پس دیکھ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کیسی ٹھیک ٹھیک پوری ہوگئی پس خدا سے ڈر اور شک کرنے والوں

ومن هٰهنا بانَ أن الذی خالف هذا البیان، وزعم أن الشمس تنکسف فی
میں سے مت ہو اور اس جگہ سے یہ بات کھل گئی کہ جس شخص نے اس کے مخالف بیان کیا ہے اور ایسا سمجھا کہ حدیث کا یہ
السابع والعشرین أو فی نصف رمضان فقد مان، وما فهِم قول رسول اللّٰہ صلعم
مطلب ہے کہ سورج گرہن ستائیسویں تاریخ میں ہو یا پندرھویں رمضان میں ہو اس نے بڑی غلطی کھائی ہے اور جھوٹ
وما مسّ العرفان، بل أخطأ فیه من قلّة البضاعة والعیلة، کما أخطأ فی الخسوف
بولا ہے اور آنحضرت صلعم کی حدیث کا مطلب نہیں سمجھا بلکہ اپنی کم بضاعتی کے سبب سے غلطی کی ہے جیسا کہ خسوف قمر کو
فی أوّل اللیلة، وما کان من المصیبین. وما قلتُ من نفسی بل هذا إلهام من ربّ
چاند کی اول رات قرار دینے میں غلطی کی اور صواب پر قائم نہ رہا اور یہ میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ خدا تعالیٰ کے الہام
العالمین. وذلک عصرٌ مجموعٌ فیه الناسُ کما جُمع القمر والشمس وقُرب
سے کہا ہے۔ اور یہ وہ زمانہ ہے جس میں سب آدمی جمع کئے جائیں گے جیسا کہ سورج اور چاند جمع کئے گئے اور سختی کا وقت
البأس، فقوموا متنبّهین أیها الأناس. ما لکم لا یترککم النعاس؟ ومن کان من عند
نزدیک کیا گیا۔ پس اے لوگو خبردار ہو کر اٹھو کیا سبب کہ تمہیں نیند نہیں چھوڑتی اور جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو تو اس
اللّٰہ فما له الزوال، فامکروا کل المکر ولن تزول منکم الجبال، ولن تُعجزوا
کے لئے زوال نہیں ہے۔ پس تم ہر یک مکر کر لو اور تمہارے مکروں سے پہاڑ دور نہیں ہو سکتے اور تم اے گمراہی کے بیٹو
اللّٰہ یا أبناء الضلال. إنه عزیز ذو الجلال، جعل علی قلوبکم أکنّةً فلا تفقهون ﴿۲۰﴾
خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے وہ غالب اور صاحب بزرگی ہے تمہارے دلوں پر اس نے پردے ڈال دیئے اس لئے تم اس
أسراره، وکنتم قومًا محجوبین. إنّما استزلّکم الشیطان ببعض ما
کے بھیدوں کو سمجھ نہیں سکتے اور تم ایک ایسی قوم ہو گئے جن پر پردے پڑے ہوئے ہیں شیطان نے تم کو تمہارے بعض
کسبتم، فما فهمتم الحق وارتبتم وطفقتم تتبعون بئس القرین. وإن کنتم
گناہوں کی وجہ سے گرا دیا سو تم نے حق کو نہ سمجھا اور شک میں پڑ گئے اور شیطان کی پیروی کرنے لگے۔ اور جو امر ثابت اور
لا تقبلون ما ظهر کمُنکرٍ وقیحٍ، وتظنون أنه حدیث غیر صحیح،
ظاہر ہو گیا تم اس کو ایک بے حیا کی طرح قبول نہیں کرتے اور خیال کرتے ہو کہ وہ حدیث صحیح نہیں ہے

وأنه ليس من خير المرسَلين، فأْتوا بنظير من مثله فى حِجَجٍ خلونَ من قبل
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے۔ پس تم گذشتہ زمانوں میں سے اس کی نظیر لاؤ
زمـاننا إلٰى أوانـنا إن كنتم صادقين. وأَرُونا كتابا فيه ذِكرُ رجل ادّعى أنه من
اگر تم سچے ہو اور ہم کو کوئی ایسی کتاب دکھلاؤ جس میں ایسے آدمی کا ذکر ہو جو اس نے
اللّٰه الرحمٰن وأنه المهدى المسعود القائم من المحسن المنّان، وأنه
دعویٰ کیا ہو جو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور میں ہی مسیح موعود اور مہدی ہوں اور
المسيح الموعود لإطفاء نائرة أهل العدوان، وأنه أُرسلَ لإصلاح الزمان
اہل ظلم کا شعلہ دور کرنے کے لئے آیا ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تادین کو
ليجدّد الدين ويعلّم طرق الإيمان، ثم كان دعواه مُقارنَ هذه الآية من
زندہ کروں اور ایمانی طریقے سکھلاؤں۔ پس اس کا دعویٰ اس نشان کے ساتھ مقارن ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ
الحكيم الحنّان، وجمَع اللّٰه فى أيام ادّعائه الخسوفَين فى رمضان، صادقًا
اس کے زمانہ میں سورج گرہن کر دے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا۔ اور اگر تم اس کی مثل
كان أو من الكاذبين. وإن لم تأتوا بمثله، ولن تأتوا أبدًا، ولا تملكون إلا
پیش نہ کرسکو اور ہرگز نہ پیش کرسکو گے اور بجز جھاگ کے اور تمہارے پاس کچھ نہیں ہوگا۔ پس جانو کہ وہ میرے
زبدًا، فاعلموا أنه آية لى من اللّٰه الولىّ، هو ربّى أيّدنى من عنده وعلّمنى
لئے خدائے قریب سے ایک نشان ہے۔ وہ میرا رب ہے۔ اس نے اپنے پاس سے میری مدد کی اور مجھے دوست پکڑا اور
من لدنه وتولاّنى، وفتَح علىّ أبوابَ علوم الذين خلوا من قبل وجعلنى من
اس نے مجھ پر ان راستبازوں کے علوم کھول دیئے جو پہلے گزرے ہیں اور مجھے وارثوں میں سے کیا۔ خبردار تم نے خدا
الوارثين. ها أنتم كذّبتم بآية اللّٰه وما استطعتم أن تأتوا بمثلها. ومنكم قومٌ ﴿۲۱﴾
تعالیٰ کی آیتوں کو تو جھٹلایا اور تکذیب بھی کی مگر اس نشان کی نظیر پیش نہ کر سکے بعض تم میں
صدّقوا بعدما أمعنوا وحدّقوا، فأىّ الفريقين أحقُّ بالأمن يا معشر
سے وہ ہیں جنہوں نے غور کرنے کے بعد تصدیق کی پس اے جلد بازو سوچو اور غور کرو کہ ان دونوں گروہوں میں سے

المستعجلين؟ ألا تخافون أنكم كذّبتم حديث المصطفٰى وقد ظهر
قریب تر با امن کونسا گروہ ہے۔ کیا تم ڈرتے نہیں کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو جھٹلایا حالانکہ اس کا
صدقُه كشمس الضحى؟ أتستطيعون أن تُخرِجوا لنا مثله فى قرون
صدق چاشت گاہ کے آفتاب کی طرح ظاہر ہوگیا۔ کیا تم اس کی نظیر پہلے زمانوں میں سے کسی زمانہ میں پیش کر سکتے ہو کیا
أولٰى؟ أتقرأون فى كتابٍ اسمَ رجلٍ اِدّعى وقال إنّى من اللّٰه الأعلٰى،
تم کسی کتاب میں پڑھتے ہو کہ کسی شخص نے دعویٰ کیا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور پھر اس کے زمانہ میں رمضان
وانخسف فى عصره القمرُ والشمس فى رمضان كما رأيتم الآن؟ فإن
میں چاند اور سورج کا گرہن ہوا جیسا کہ اب تم نے دیکھا۔ پس اگر پہچانتے ہو تو بیان کرو
كنتم تعرفونه فبيِّنوا يا معشر المنكرين، ولكم ألف روبية من الورق
اور تمہیں ہزار روپیہ انعام ملے گا اگر ایسا کر دکھاؤ۔ پس ثابت کرو اور یہ انعام لے لو
المروّج إنعامًا منى، فخُذوا إن تُثبتوا، وأُشهِدُ اللّٰه على عهدى هذا،
اور میں خدا تعالیٰ کو اپنے اس عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے
واشهَدوا وهو خير الشاهدين. وإن لم تُثبتوا، ولن تثبتوا، فاتّقوا النار
بہتر ہے۔ اور اگر تم ثابت نہ کر سکو اور ہرگز ثابت نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جو مفسدوں
التى أُعدّت للمفسدين.
کے لئے طیار کی گئی ہے۔

قضَى بيننا المولٰى فلا تَعْصِ قاضيا ... وأَطْفِءْ لَظَى الطَّغْوى وفارِقْ حاضيا
خدا تعالیٰ نے ہم میں فیصلہ کر دیا پس فیصلہ کرنے والے کی نافرمانی مت کر ... اور زیادتی کے شعلہ کو بجھا اور جو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہو اس سے جدا ہو جا

ووَدِّعْ وُجودَ الظالمين وجُودَهم ... ولا تذكُرَنْ يُسرًا وعُسرًا ماضيا
اور ظالموں کے وجود اور ان کی بخشش کو رخصت کر دے یعنی چھوڑ دے ... اور گزشتہ تنگی فراخی کو یاد مت کر

وغادِرْ ذَرَى أهلِ الهوى ورِضاءَ هُمْ ... وبادِرْ إلى الرحمن واطلُبْ تَراضيا
اور اہل ہوا کی پناہ اور رضا مندی کو چھوڑ دے ... اور رحمان کی طرف جلد قدم اٹھا اور کوشش کر کہ وہ تجھ سے راضی ہو اور تو اس سے راضی

ولا تَشْـظَيَـنْ مِثل الشَّذَى أو ضالِعٍ || وكُـنْ فـى شـوارعِه ضَلِيـعًا نَاضِيا

اور چلنے سے مت عاری ہو جیسے کتے کی مکھی اور وہ گھوڑا جو پیر میں لنگ رکھتا ہے | اور خدا تعالیٰ کی راہوں میں ایک مضبوط گھوڑا اور سب سے آگے نکلنے والا بن جا

وَإِنْ لَعَـنَـکَ السـفـهاءُ مِن طلبِ الهُدٰی ﴿۲۲﴾

اور اگر سفیہ لوگ بوجہ طلب ہدایت تیرے پر لعنت کریں

فَـكُـنْ فـى مَـراضـى الـلّـه باللَّعْنِ راضيا

سو خدا تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے لعنت پر راضی ہو جا

ثـم إذا كـانـت حـقـيـقة الـكسوف بالتعريف المعروف أنه هيئةٌ

پھر جب کہ سورج گرہن کی حقیقت مشہور تعریف کی رو سے یہ ہوئی کہ وہ اس ہیئت حاصلہ کا نام ہے

حـاصـلة مِـن حـول القمر بين الشمس والأرض فى أواخر أيام الشهر،

کہ جب سورج اور زمین میں چاند حائل ہو جائے اور یہ حائل ہو جانا مہینہ کے آخر ایام میں ہو پس کیونکر ممکن ہے کہ

فـكيف يمكن أن يتكلم أفصحُ العجم والعرب بلفظٍ يخالف محاوراتِ

وہ جو عجم اور عرب کے تمام لوگوں سے زیادہ تر فصیح ہے اور وہ ایسا لفظ بولے جو محاورات قوم اور لغت اور ادب سے

الـقـوم والـلّغةَ والأدب؟ وكيف يجوز أن يتلفظ بلفظٍ وُضع لمعنى عند

بالکل مخالف ہو اور جائز ہے کہ ایسا لفظ بولا جائے جو اہل زبان کے نزدیک ایک خاص معنوں کے لئے

أهـل الـلسـان، ثـم يصرفه عن ذٰلک المعنى من غير إقامة القرينة وتفصيل

موضوع ہے پھر اس کو بغیر اقامت کسی قرینہ کے اس معنے سے پھیرا جائے کیونکہ کسی لفظ کا محاورہ

البيـان؟ فـإن صـرف الـلـفـظ عـن المحاورة ومعانيه المرادة عند أهل الفن

اور معنی مراد مستعملہ سے پھیرنا اہل فن اور اہل لغت کے نزدیک جائز نہیں مگر اس حالت میں

وأهل اللغة لا يجوز لأحد إلا بإقامة قـرينة موصلة إلى الجزم واليقين. وقد

کہ کوئی قرینہ یقینی قائم کیا جاوے اور ہم ذکر کر چکے

ذكرنا أن القرآن يصدّق هذا البيان، ولو كان الخسوف والكسوف فى أيامٍ

ہیں کہ قرآن اس بیان کی تصدیق کرتا ہے۔ اور اگر کسوف خسوف ایسے ایام میں ہوتا جو اس

غيـر الأيـام المعتادة بالتقليل أو الزيادة، لما سمّاه القرآن خسوفا ولا كسوفا،
کے لئے سنت قدیمہ میں نہیں ہے تو قرآن اس کا نام خسوف کسوف
بـل ذكـره بـلـفظ آخر وبيّنه ببيان أظهر، ولكن القرآن ما فعل كذا كما أنت
نہ رکھتا بلکہ دوسرے لفظ سے بیان کرتا لیکن قرآن نے ایسا نہیں کیا
تـرىٰ، بل سمّى الخسـوف خسـوفـا ليُـفهِّم الناسَ أمرًا معروفًا. نعم، ما ذكَر ﴿۲۳﴾
جیسا کہ تو دیکھتا ہے بلکہ اس کا نام خسوف ہی رکھا تا کہ لوگوں کو سمجھاوے کہ یہ خسوف معروف ہے
الـكسوف باسم الكسوف، ليشير إلى أمر زائدٍ عـلى المعتاد المعروف، فإن
کوئی اور چیز نہیں ہاں قرآن نے کسوف کو کسوف کے لفظ سے بیان نہیں کیا تا ایک امر زائد کی طرف اشارہ
هذا الكسوف الذى ظهر بعد خسوف القمر كان غريبًا ونادرة الصور، وإن
کرے کیونکہ یہ سورج گرہن جو بعد چاند گرہن کے ہوا یہ ایک غیر معمولی
كـنـتَ تـطـلـب على هٰذا شاهدًا أو تبغى مُشاهدًا فقد شاهدتَ صُورَه الغريبة
اور نادرۃ الصور تھا اور اگر تو اس پر کوئی گواہ طلب کرتا ہے یا مشاہدہ کرنے والوں کو چاہتا ہے
وأشـكاله العجيبة إن كنتَ من ذوى العينين. ثـم كفاك فى شهادته ما طُبع
پس اس سورج گرہن کی صور غریبہ اور اشکال عجیبہ مشاہدہ کر چکا ہے پھر تجھے اس بارہ میں وہ خبر
فى الجريدتين المشهورتين المقبولتين. أعنى الجريدة الإنكليزية بانير ،
کفایت کرتی ہے جو دو مشہور اور مقبول اخبار
وسِـوِل مِـلِترى كَزِت ، المشاعتين فى مارج سنة ۱۸۹۴ء والمشتهرتين.
یعنی پانیر اور سول ملٹری گزٹ میں لکھی گئی ہے اور وہ دونوں پرچے مارچ ۱۸۹۴ء
وأمّـا تـفـصـيـل الشـهـادتيـن فهـو أن هـذا الكسوف الواقع فى ٦/ إبريل
کے مہینہ میں شائع ہوئے ہیں۔ اور ان کی گواہیوں کی تفصیل یہ ہے کہ ان دونوں پرچوں میں لکھا ہے کہ یہ کسوف اپنے
سنة ۱۸۹۴ء متـفـرّد بـطـرائـفه، ولم يُرَ مثله من قبل فى كوائفه، وأشكاله
عجائبات میں متفرد اور غیر معمولی ہے یعنی وہ ایک ایسا کسوف ہے جو اس کی نظیر پہلے نہیں دیکھی گئی اور اس کی شکلیں

عـجيبة و أوضـاعـه غـريبة، وهـو خارق للعادة ومخالف للمعمول والسنّة،
عجیب ہیں اور اس کی وضعیں غریب ہیں اور وہ خارق عادت اور مخالف معمول اور سنت ہے۔
فثبـت مـا جـاء فـي القرآن وحديث خاتم الـنبيين. ولا شك أن اجتماع
پس اس سے وہ غیر معمولی ہونا ثابت ہوا جس کا بیان قرآن کریم اور حدیث خاتم الانبیاء میں موجود ہے اور کچھ شک نہیں
الـخسـوف والكسوف في شهر رمضان مع هذه الغرابة أمر خارق للعادة.
کہ کسوف خسوف اس مہینہ رمضان میں اس غیر معمولی حالت کے ساتھ جمع ہونا ایک امر خارق عادت ہے
وإذا نـظـرتَ مـعه رجلا يقول إني أنا المسيح الموعود والمهدي المسعود
اور جب کہ اس کے ساتھ تو نے ایک آدمی کو دیکھا جو کہتا ہے کہ میں مسیح موعود اور مہدی ہوں اور خسوف
والـمـلهَم المرسَل من الحضرة، وكان ظهوره مقارنًا بهذه الآية، فلا شك
کسوف کے ساتھ اس کا ظہور مقارن ہے پس کچھ شک نہیں کہ یہ تمام امور ایسے
أنهـا أمـور مـا سُـمِـع اجتـمـاعها في أوّل الزمان، ومن ادّعى فعليه أن يثبِت
ہیں جو پہلے کسی زمانہ میں جمع نہیں ہوئے جو انکار کرے اور ثابت کر کے دکھلاوے کہ کسی
وقـوعَـه في حين من الأحيان. ثم لما ظهرت هذه الآية في هذه الديار وهذا ﴿۲۴﴾
وقت پہلے اس سے یہ کسوف خسوف معہ مدعی مہدویت کے وقوع میں آ چکا ہے۔ پھر جبکہ یہ نشان اسی ملک
الـمـقـام، ولـم يـظهـر أثرٌ منها في بلاد العرب والشام، فهذه شهادة من اللّٰه
اور اسی مقام میں ظاہر ہوا اور بلاد عرب اور شام میں کچھ اس کا نشان
العلّام لـصدق دعوانا يا أهل الإسلام، فقُوموا فُرادىٰ، فُرادىٰ، واتركوا مَن
نہ پایا گیا سو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے صدق دعویٰ پر ایک نشان ہے پس تم ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور جو
بـخِـل وعادَى، ثم تَفكّروا ودَعُوا عِنادا، ولا تلْقوا بأيديكم إلى التهلكة ولا
شخص بخیل اور دشمن ہو اس کو چھوڑ دو پھر فکر کرو اور عناد کو چھوڑ دو اور اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاک مت کرو
تُـفسـدوا إفسـادا، ولا تُـعـرضـوا مستعـجلـين. يا عباد اللّٰه رحمكم اللّٰه
اور جلدی سے کنارہ کش مت ہو جاؤ۔ اے بندگان خدا

اتقوا اللّٰه ولا تتكبّروا، وفكّروا وتَدبَّروا، أيجوز عندكم أن يكون
فکر کرو اور سوچو کیا تمہارے نزدیک جائز ہے کہ مہدی تو
المهدى فى بلاد العرب أو الشام، وآيتُه تظهر فى هذا المقام؟ وأنتم
بلاد عرب اور شام میں پیدا ہو اور اس کا نشان ہمارے ملک میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو
تعلمون أن الحكمة الإلٰهية لا تُبعِدُ الآيةَ من أهلها وصاحبها ومحلّها،
کہ حکمت الٰہیہ نشان کو اس کے اہل سے جدا نہیں کرتی
فكيف يمكن أن يكون المهدى فى مغرب الأرض وآيته تظهر فى
پس کیونکر ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب میں ہو اور اس کا نشان
مشرقها؟ فكفاكم هذا إن كنتم من الطالبين.
مشرق میں ظاہر ہو اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے اگر تم طالب حق ہو۔

ثم مع ذلك لا يخفى عليكم أنّ بلاد العرب والشام خالية عن أهل
پھر یہ بھی تم پر پوشیدہ نہیں کہ بلاد عرب اور شام ایسے
هذه الادّعاء، ولن تسمع أثرًا منه فى تلك الأرجاء، ولكنكم تعلمون أنّى
مدعی کے وجود سے خالی ہیں اور ان اطراف میں ایسے مدعی کا نشان نہیں پایا جاتا مگر تم جانتے ہو کہ میں کئی
أقول مِن بضع سنين بأمر رب العالمين، إنّى أنا المسيح الموعود والمهدى
برس سے بامر رب العالمین کہہ رہا ہوں کہ میں مسیح موعود اور مہدی
المسعود، وأنتم تكفّروننى وتلعنوننى وتكذّبوننى، وجاء تكم البيّنات وأُزيلت ﴿۲۵﴾
مسعود ہوں اور تم مجھے کافر ٹھہراتے اور لعنت کرتے اور جھٹلاتے ہو اور کھلی کھلی نشانیاں تمہارے پاس پہنچیں اور تمہارے
الشبهات، ثم كنتم على التكفير مصرّين. أعجِبتم أن جاء كم منذر منكم على
شبہات دور کئے گئے اور پھر تم کافر ٹھہرانے پر اصرار کرتے رہے۔ کیا تم نے تعجب کیا کہ تم میں سے ایک ڈرانے والا صدی
رأس المائة فى وقت نزول المصائب على الملّة واشتداد العِلّة، وكنتم
کے سر پر آیا اور اس وقت آیا کہ جب دین اسلام پر مصیبتیں اتر رہی تھیں اور بیماری بہت شدت کر گئی تھی اور

تـنـتـظـرون مـن قبـل كـانـتـظـار الأهِلّة، وقد جـاء كـم فى أيـامِ إحـاطةِ
تم اس سے پہلے ایسی انتظار کرتے تھے کہ جیسی چاند کی انتظاری کی جاتی تھی اور آنے والا اس وقت تمہارے پاس آیا کہ
الـضـلالات وتـغـيُّـرِ الـحـالات، بـعـدما ترک الناس الحقيقة، وفارقوا
جب گمراہئیں محیط ہو چکی تھیں اور حالات بدل چکے تھے اس وقت کے بعد کہ لوگوں نے حقیقت کو چھوڑ دیا اور طریقت
الـطـريـقة؟ ألا تـنـظـرون أو صـرتـم كالعمين؟ ألا تذكرون ما قال عالم
سے دور جا پڑے کیا تم دیکھتے نہیں یا تم اندھوں کی طرح ہو گئے کیا تم وہ باتیں یاد نہیں کرتے جو عالم الغیب نے کہیں اور اس
الغيب وهو أصدق القائلين، وبشّـر كم بإمامٍ آتٍ فى كتابه المبين،
نے تمہیں ایک آنے والے امام کی قرآن کریم میں خبر دی ہے۔ اور کہا کہ ایک گروہ
وقال ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ[1] ولكلِّ ثلّةٍ إمامٌ، فانظروا هل
پہلوں میں سے اور ایک گروہ پچھلوں میں سے ہوگا۔ اور ہر ایک گروہ کے لئے ایک امام ہوتا ہے سو سوچو کیا اس میں
فيه كلام، فأين تفرّون من إمام الآخرين.
کوئی کلام ہے سو تم امام الآخرین سے کہاں بھاگتے ہو۔

القصيدة

بُشـرىٰ لـكـم يـا مـعشـرَ الإخوانِ طُـوبىٰ لـكـم يا مَجمَعَ الخُلّانِ
تمہیں اے جماعت برادران بشارت ہو تمہیں اے جماعت دوستان مبارک ہو

ظهـرت بُـروقُ عـنـاية الحـنّـانِ وبـدا الـصـراط لمن له العينانِ
خدا تعالیٰ کی عنایت کی چمک ظاہر ہو گئی اور جو شخص دو آنکھیں رکھتا ہے اس کے لئے راہ کھل گیا

النّـيّرانِ بهـذه البُلـدانِ خُسِـفـا بـإذن اللّٰه فى رمضـانِ ﴿۲۶﴾
سورج اور چاند کو ان ملکوں میں باذن اللہ رمضان میں گرہن لگ گیا

[1] الواقعة: ۴۰، ۴۱

و بشارةٌ مِن سيّدٍ خيرِ الورىٰ ظهرتْ مُطهّرةً من الأدرانِ
اور ایک بشارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسے پاک طور پر ظاہر ہوگئی کہ کوئی میل اس کے ساتھ نہیں

ولها كصاعقة السّماء مَهابةٌ وتشذُّرٌ كتشذُّر الفرسانِ
اور ان میں صاعقہ کی طرح ایک ہیبت ہے اور سواروں کی طرح ایک رعب ناک گردن کشی ہے

اليومَ يومٌ فيه حصحصَ صدقُنا قد مات كلُّ مكذّبٍ فتّانِ
آج وہ دن ہے جس میں ہمارا صدق ظاہر ہوگیا اور ہر ایک مکذب فتنہ انگیز مر گیا

اليومَ يبكى كلُّ أهل بصيرةٍ متذكّرًا لمراحم الرحمٰنِ
آج ہریک اہل بصیرت رو رہا ہے اور رونے کا سبب خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو یاد کرنا ہے

ومصدّقًا أنوارَ نبأ نبيّنا ومعظّمًا لمواهب المنّانِ
اور دوسرے یہ سبب کہ رونے والے آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کی تصدیق کرتے ہیں اور بخشائیش محسن حقیقی کی عظمت کا تصور کر رہے ہیں

اليوم كلُّ مبايع ذى فطنة ازداد إيمانا علٰى إيمانِ
آج ہریک دانا بیعت کرنے والا اپنے ایمان میں ایسا زیادہ ہوگیا کہ گویا نیا ایمان پایا

اليوم من عادى رأى خُسرانَه والتاحَ مقعدُه من النّيرانِ
آج ہریک دشمن نے اپنا نقصان دیکھ لیا اور اس کا آگ میں ٹھکانا ہونا ظاہر ہوگیا

اليوم كلُّ موافق ذى قربةٍ قد شدَّ رَبْطَ جنانه بجنانى
آج ہریک موافق ذی قربت نے اپنے دل کا ربط میرے دل سے زیادہ کر لیا

ظهرتْ كمثل الشمس حجّةُ صدقنا أو كالخيول الصافناتِ بشانِ
آفتاب کی طرح ہمارے صدق کی حجت ظاہر ہوگئی یا اپنی شان میں ان گھوڑوں کی طرح جب قدم کے مقابل پر ان کا قدم پڑتا ہے

مات العِدا بتفكُّنٍ وتندُّمٍ والحق بانَ كصارمٍ عريانِ
دشمن شرمندگی اور ندامت سے مر گئے اور حق ایسا کھل گیا جیسا کہ ننگی تلوار

اللّٰهُ أكبر كيف أبدى آيةً كشَفَ الغطا بإنارة البرهانِ
کیا ہی بزرگ خدا ہے کیونکر اس نے نشان کو ظاہر کیا برہان کو روشن کر کے پردہ کو کھول دیا

هَلْ كان هذا فعلَ ربٍّ قادرٍ ۔۔۔ أم هل تراه مكائدَ الإنسانِ ﴿۲۷﴾
کیا یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے ۔۔۔ یا تو اس کو انسان کا فریب سمجھتا ہے

هذا نجومٌ أو من الجَفْرِ الذی ۔۔۔ فكّرتَ فيه كمفترٍ فتّانِ
کیا یہ نجوم ہے یا وہ جفر ہے ۔۔۔ جس میں تو نے مفتریوں فتنہ انگیزوں کی طرح فکر سے کام لیا ہے

فارجِعْ إلى الحق الذی أخزى العدا ۔۔۔ وأهانَ كلَّ مكفِّرٍ لعّانِ
سو اس خدا کی طرف رجوع کر جس نے دشمنوں کو رسوا کیا ۔۔۔ اور ہر یک کافر ٹھہرانے والے لعنت کرنے والے کو بے عزت کر دیا

اليوم بعدَ مرورِ شهرِ صيامنا ۔۔۔ عِيدٌ لأقوامٍ لنا عِيدانِ
آج رمضان کے گزرنے کے بعد ۔۔۔ اور لوگوں کے لئے ایک عید ہے اور ہمارے لئے دو عیدیں

اليوم يومٌ طيّب ومباركٌ ۔۔۔ يُخزی بآيته ذوی الطغيانِ
آج دن پاک اور مبارک ہے ۔۔۔ اپنے نشانوں کے ساتھ رسوا کر رہا ہے

مَن حارب المقبولَ حاربَ ربَّهُ ۔۔۔ فهوى شَقًا فی هُوّة الخسرانِ
جس نے مقبول سے جنگ کیا اس نے اپنے رب سے جنگ کیا ۔۔۔ سو وہ بدبختی سے زیاں کاری کے گڑھے میں گرا

مَن كان فی حفظ الإلٰه وعَوْنِهِ ۔۔۔ مَن يُهلكَنْه وإنْ سعى الثَّقَلانِ
جو شخص خدا تعالیٰ کی حفاظت اور مدد میں ہو ۔۔۔ اس کو کون ہلاک کر سکتا ہے اگرچہ جنّ وانس کوشش کریں

كِيدُوا جميعًا كلُّكم لإهانتی ۔۔۔ ثم انظُروا إكرامَ من صافانی
تم سب مل کر میری اہانت کے لئے کوشش کرو ۔۔۔ پھر دیکھو کہ کیونکر مجھے وہ بزرگی دیتا ہے جس نے مجھے اپنی دوستی کیلئے خالص کیا ہے

قُوموا لتحقيری بعزمٍ واحدٍ ۔۔۔ ثم انظُروا إعظامَ من والانی
تم میرے حقیر کرنے کے لئے ایک ہی قصد کے ساتھ اٹھ کھڑے ہو ۔۔۔ پھر دیکھو کہ کیونکر وہ مجھے عزت بخشتا ہے جس نے مجھے دوست پکڑا ہے

كونوا كذئبٍ ثم صُولوا بالمُدىٰ ۔۔۔ ثم انظُروا إقدام مَن ناجانی
تم بھیڑیئے ہو جاؤ پھر کاردوں کے ساتھ حملہ کرو ۔۔۔ پھر دیکھو کہ کیونکر وہ میدان میں آتا ہے جو میرا ہمراز ہے

هل يستوی أهل السعادة والشقا ۔۔۔ أفأنت أعمى أو أخُ الشيطانِ
کیا سعید اور بدبخت برابر ہوسکتا ہے ۔۔۔ کیا تو اندھا ہے یا شیطان کا بھائی

الوقت يدعو مصلحًا ومجدّدًا ۔۔۔ فارنوا بنظرٍ طاهرٍ وجنانِ
وقت ایک مصلح اور مجدد کو بلا رہا ہے ۔۔۔ سو تم ایک نظر اور پاک دل کے ساتھ دیکھو

﴿۲۸﴾ أتظنّ أنّ اللّٰه يخلف وعده ۔۔۔ أفأنت تُنكر موعدَ الفرقانِ
کیا تو گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا نہیں کرے گا ۔۔۔ کیا تو فرقان کے وعدہ سے انکار کرتا ہے

يا أيها الناس اترُكوا طرق الإبا ۔۔۔ كُونوا لوجه اللّٰه من أعوانى
اے لوگو سرکشی کی راہوں کو چھوڑ دو ۔۔۔ اور خالصًا للہ میرے انصار میں سے بن جاؤ

يا أيها العادون فى جهلاتهم ۔۔۔ توبوا من الإفساد والطغيانِ
اے وے لوگو جو باطل باتوں میں حد سے گزر گئے ہو ۔۔۔ فساد اور بے اعتدالی سے توبہ کرو

لا تُغْضبوا المولٰى وتُوبوا واتّقوا ۔۔۔ وكخائف خِرّوا على الأذقانِ
اپنے مولیٰ کو غصہ مت دلاؤ اور توبہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو ۔۔۔ اور ڈرنے والوں کی طرح اپنی ٹھوڑیوں پر گرو

القمر يهديكم إلى نور الهدىٰ ۔۔۔ والشمس تدعوكم إلى الإيمانِ
چاند تمہیں ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے ۔۔۔ اور سورج تمہیں ایمان کی طرف بلا رہا ہے

ظهرتْ لكم آياتُ خلّاق الورى ۔۔۔ فى مُلْكِكم لمؤيَّدٍ سُبْحانِىْ
تمہارے فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان ظاہر ہو گئے ۔۔۔ وہ تمہارے ہی ملک میں مؤید سبحانی کے لئے ظاہر ہوئے

هل هذه مِن قسمِ عملِ مُنجِّمٍ ۔۔۔ أو آيةٌ عُظْمٰى عظيم الشّانِ
کیا یہ کسی نجومی کا کام ہے ۔۔۔ یا خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے

هٰذا حديثٌ مِن نبيّ مصطفٰى ۔۔۔ كهفِ الأنام وسيّد الشجعانِ
یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے ۔۔۔ پناہ خلقت کی اور سردار بہادروں کے

جلتِ الفتوحُ وبان صدق كلامنا ۔۔۔ وتبيّنتْ طرق الهدى ومكانى
فتوح ظاہر ہو گئی اور ہماری کلام کا صدق کھل گیا ۔۔۔ اور ہدایت کے رستے اور میرا مرتبہ نمودار ہو گیا

أفبعدَ ما كُشِف الغطا بقِى الإبا ۔۔۔ ويلٌ لمجترءٍ مُصِرٍّ جانىٍ
کیا پردہ کھلنے کے بعد پھر سرکشی باقی رہ گئی ۔۔۔ اس شخص پر واویلا ہے جو گستاخ اصرار کرنے والا گنہگار رہو

ما كان قطُّ ولا يكون كمثلهِ
اس مہینے کی طرح نہ ہوا اور نہ کبھی ہوگا
شهرٌ بهذا الوصف فی الأزمانِ
اس صفت کا مہینہ کسی زمانہ میں نہیں پایا جاتا

شهدتْ يد المولٰی فهل منكم فتًی
خداتعالیٰ کے ہاتھ نے گواہی دے دی پس کیا کوئی مرد ہے
يُبْدِی المحبّة بعد ما عادانی
جو عداوت کے بعد محبت کو ظاہر کرے

وأراد ربّی أن يُری آياتِهِ
اور میرے رب نے ارادہ فرمایا ہے جو اپنے نشانوں کو ظاہر کرے
ويمزّق الدجّال ذا الهذيانِ ﴿۲۹﴾
اور دجال فضول گو کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے

إنی أری كالميْتِ مَن آذانی
جس نے مجھے دکھ دیا میں اس کو مردے کی طرح دیکھ رہا ہوں
لا تسمَعَنْ أصواتَه آذانی
اور میرے کان اس کی آواز نہیں سنتے

هذا زمان قد سمعتم ذكره
یہ وہ زمانہ ہے جس کا تم ذکر سن چکے ہو
مِن خيرِ خلقِ اللّٰه والقرآنِ
کس سے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قرآن سے

مَن فاته هذا الزمان فقد هوی
جس کو یہ زمانہ فوت ہوگیا پس وہ نیچے گرا
واختار جهلا وادِیَ الخذلانِ
اور اپنی جہالت سے وادی خذلان کو اس نے پسند کرلیا

كم من عدو يشتُمون تعصّبًا
بہت ایسے دشمن ہیں کہ محض تعصب سے گالیاں نکالتے ہیں
ويرون آياتی ونورَ بيانی
اور میرے نشان اور میرے بیان کا نور دیکھتے ہیں

وخيالهم يطفو كحُوتٍ ميّتٍ
اور ان کا خیال مردہ مچھلی کی طرح تیرتا ہے
لا ينظرون مواقعَ الإمعانِ
غور کے موقعوں کو وہ نہیں دیکھتے

شهدتْ لهم شمس السماء ومثلها
ان کے لئے آسمان کے سورج نے گواہی دی
قمرٌ فيرتابون بعد عِيانِ
اور ایسا ہی چاند نے پس بعد مشاہدہ کے شک کرتے ہیں

خرجوا من التقوی وتركوا طرقهُ
تقویٰ سے خارج ہو گئے اور تقویٰ کی راہ چھوڑ دی
بوساوسٍ دخلتْ من الشيطانِ
بباعث ان وسوسوں کے جو شیطان کی طرف سے اس میں داخل ہوئے

يا مُكفِرِی أهلِ السعادة والهدیٰ
اے وے لوگو جو اہل سعادت کو کافر ٹھہراتے ہو
اليوم أُنزلتم بدارِ هوانِ
آج تم ذلت کے گھر میں اتارے گئے

توبوا من الهفوات يغفر ذنبكم
اپنی لغزشوں سے توبہ کرو تا تمہارے گناہ بخشے جاویں
واللّٰهُ بَرٌّ واسعُ الغفرانِ
اور خدا تعالیٰ نکوکار وسیع المغفرت ہے

قد جاء مَهْدِيُكم وظهرتْ آيةٌ
تمہارا مہدی آ گیا اور نشان ظاہر ہوگیا
فاسعوا بصدق القلب يا فتيانى
سو اے میرے جوانوں دلی صدق سے کوشش کرو

عندی شهادات فهل من مؤمن
میرے پاس گواہیاں ہیں پس کوئی ایمان لانے والا ہے
نورٌ يرى الدانى فهل من دانى
ایک نور ہے جو نزدیک آنے والا اس کو دیکھتا ہے پس کیا کوئی نزدیک آنے والا ہے

ظهرتْ شهادات فبعد ظهورها ﴿۳۰﴾
گواہیاں ظاہر ہو گئیں سو ان کے ظہور کے بعد
ما عذركم فى حضرة السلطانِ
اللہ تعالیٰ کی جناب میں کیا عذر کرو گے

هذا أوان النصر من رب السّما
یہ رب السماء کی طرف سے مدد کا وقت ہے
ذی مُصْمِيَاتٍ مُوبِقِ الفتّانِ
جس کے تیر خطا نہیں کرتے اور فتنہ انگیز کو ہلاک کرتا ہے

نزلتْ ملائكة السماء لنصرنا
ہماری مدد کے لئے آسمان سے فرشتے اتر آئے
رَعَبَ العدا من عسكرٍ روحانى
لشکر روحانی سے دشمن ڈر گئے

دخلتْ بروق الدّين فى أرض العدا
دین کی روشنی دشمنوں کی زمین میں داخل ہوگئی
وبدا الهُدٰى كالدّرر فى اللمعانِ
اور ہدایت چمکنے والے موتیوں کی طرح ظاہر ہوگئی

أفترقُبون كظالمين جهالةً
کیا تم ظالموں کی طرح محض اپنی جہالت سے
رجلا حريصَ السفك والإثخانِ
ایسے آدمی کی انتظار کرتے ہو جو خونریزی کا حریص اور بہت خونریز ہو

لستم بأهلٍ للمعارف والهدى
تم اس بات کے اہل نہیں ہو جو معارف اور ہدایت تمہیں معلوم ہو
فتلاعبوا بالدّين كالصّبيانِ
سو بچوں کی طرح دین کے ساتھ کھیلتے رہو

لا تعرفون نكات صحفِ إلٰهنا
تم ہمارے خدا کے صحیفوں میں جو معارف ہیں ان کو پہچانتے نہیں
تتلون ألفاظًا بغير معانِى
اور الفاظ کو بغیر معانی کے پڑھتے ہو

قد جئتكم مثلَ ابن مريم غربةً
میں ابن مریم کی طرح غریب ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں
حقٌّ وربّى يسمعُنْ ويرانى
یہ حق ہے اور میرا رب سنتا ہے اور دیکھ رہا ہے

السيفُ أنفاسي ورُمحي كلمتي
میرے انفاس میری تلوار ہیں اور میرے کلمات میرے نیزے ہیں
ما جئتكم كمحاربٍ بِسِنانِ
اور میں جنگجو کی طرح نیزہ کے ساتھ نہیں آیا

حقٌّ فلا يسع الورىٰ إنكارُهُ
یہی سچ ہے پس انکار پیش نہیں جا سکتا
فاترُكْ مِراءَ الجهل والكفرانِ
سو جہالت اور ناسپاسی کی لڑائی کو چھوڑ دے

يا طالبَ الرحمٰن ذي الإحسان
اے خدا ذوالاحسان کے طلب کرنے والے
قُمْ وَالِهًا واطلُبْه كالظمآنِ
شیفتہ کی طرح اٹھ اور پیاسے کی طرح اس کو ڈھونڈ

بادِرْ إليّ سأُخبرنّك مشفِقًا
میری طرف دوڑ کہ میں تجھے شفقت کی راہ سے خبر دوں گا
عن ذٰلك الوجه الذي أصباني
اس منہ سے جس نے مجھے اپنی طرف کھینچا

أَحْرِق قراطيس البغاوة والإبا
بغاوت اور سرکشی کے کاغذات جلا دے
واركَنْ إلى الإيقان والإذعانِ ﴿۳۱﴾
اور یقین کی طرف جھک جا

أُعطيتُ نورًا مِن ذُكاء مهيمني
مجھے اپنے خدا کے آفتاب سے ایک نور ملا ہے
لِأُنيرَ وجهَ البرِّ والعمرانِ
تا کہ میں جنگلوں اور آبادیوں کو روشن کروں

بارزتُ لِلّٰهِ المهيمنِ غيرةً
میں اللہ تعالیٰ کے لئے غیرت کی راہ سے میدان میں نکلا ہوں
أدعو عدوَّ الدّين في الميدانِ
اور دشمن دین کو میدان میں بلاتا ہوں

واللّٰه إنّي أوّلُ الشجعانِ
اور بخدا میں سب بہادروں سے پہلے ہوں
وستعرفَنَّ إذا التقَى الجمعانِ
اورعنقریب تجھے معلوم ہوگا جب دونوں لشکر ملیں گے

مَن كان خصمي كانَ ربّي خَصْمَهُ
جو شخص میرا دشمن ہو خدا تعالیٰ اس کا دشمن ہوگا
قد بارزَ المولىٰ لمن بارزني
خدا اس کے مقابلہ پر نکلا جس نے میرا مقابلہ کیا

إنّي رأيتُ يد المهيمن حافِظي
میں نے خدا کا ہاتھ اپنا محافظ دیکھا
ومؤيِّدي في سائر الأحيانِ
اور ہر ایک وقت میں اپنا مؤید پایا

مِن فضله إني كتبتُ معارفا
یہ اس کے فضل سے ہے جو میں نے معارف لکھے
أدخلتُ بحر العلم في الكيزانِ
اور علم کا دریا کوزہ میں داخل کر دیا

يا قوم في رمضان ظهرتْ آيتي ۔ من ربّنا الرّحمٰن والدّيّانِ
اے میری قوم میرا نشان رمضان میں ظاہر ہوا ۔ خدائے رحمان اور جزاء دہندہ سے

فاقرأْ إذا ما شئتَ آيةَ ربّنا ۔ خَسَفَ الْقَمَر وتَجافَ عن عدوانِ
پس اگر تو چاہے تو ہمارے رب کی آیت کو پڑھ ۔ اور وہ آیت یہ ہے خسف القمر اور ظلم سے الگ ہو جا

ثم الحديث حديث آل محمدٍ ۔ شرح لما يتلى مِنَ الفُرقانِ
پھر حدیث حدیث آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ۔ قرآن شریف کی آیات کی شرح میں

هذا كلامُ نبيّنا وحبيبنا ۔ فافرَغْ إليه وخَلِّ ذِكْرَ أداني
یہ ہمارے نبی اور حبیب کا کلام ہے ۔ پس اس کی طرف متوجہ ہو اور ادنیٰ لوگوں کا ذکر چھوڑ دے

هذا أشدُّ على العدا وجموعهم ۔ مِن وقعِ سيفٍ قاطعٍ وسنانِ
یہ پیشگوئی دشمنوں پر بہت سخت ہے ۔ تلوار اور نیزہ سے بھی زیادہ سخت

والحُرُّ بعد ثبوت أمرٍ قاطعٍ ۔ يُهْدىٰ ولا يصغىٰ إلى بهتانِ ﴿۳۲﴾
اور ایک آزاد آدمی ثبوت قطعی کے بعد ۔ ہدایت دیا جاتا ہے اور بہتان کی طرف کان نہیں دھرتا

لا تُعرِضوا عنّي وكيف صدودكم ۔ عن مُرسَلٍ يهدي إلى الفرقانِ
تم مجھ سے اعراض مت کرو اور کیونکر تم ایسے بھیجے ہوئے سے ۔ کنارہ کش ہوتے ہو جو فرقان کی طرف ہدایت دیتا ہے

ما جاءني قومي شقًا وتَباعدوا ۔ فتركتُهم مع لوعة الهجرانِ
میری قوم بوجہ بدبختی کے میرے پاس نہیں آئی اور دور ہوگئی ۔ پس میں نے باوجود سوزش جدائی انہیں چھوڑ دیا

إني رأيت بهجرِ قوم فارقوا ۔ حالًا كحالةِ مُرسَلٍ كَنْعاني
میں نے اس قوم کی جدائی میں جو جدا ہوگئی ۔ وہ حالت دیکھی جو یعقوب علیہ السلام کی حالت سے مشابہ ہے

وسألتُ ربّي فاستجاب لِيَ الدُّعا ۔ فرجعتُ مَجلُوًّا من الأحزانِ
اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اس نے میری دعا قبول کی ۔ پس میں غموں سے نجات یافتہ ہو گیا

إنّ العدا لا يفهمون معارفي ۔ ويكذّبون الحق كالنّشوانِ
دشمن میرے معارف کو نہیں سمجھتے ۔ اور مستوں کی طرح حق کی تکذیب کر رہے ہیں

لا ينـظرون تـدبّرًا وتفـكّرًا
اور تدبر اور تفکر سے نہیں سوچتے
وتـأبّطـوا الاوْهـامَ كَالْأوْثَانِ
اور وہموں کو بتوں کی طرح اپنی بغل میں رکھتے ہیں

إنّ العقول على النقول شواهدٌ
عقلیں نقلوں پر گواہ ہیں
تحتاج أثقالٌ إلٰى ميزانِ
بوجہ میزان کے محتاج ہوتی ہیں

إن النُّهى مَلَكَتْ يَدَاهُ قُلُوْبَنَا
عقل کے دونوں ہاتھ ہمارے دلوں کے مالک ہیں
ونرىٰ بَريقَ الحق بالبرهانِ
اور حق کی روشنی ہم برہان سے ہی دیکھتے ہیں

إن العدا يئسوا إذا كُشِفَ الهدىٰ
دشمن نومید ہو گئے جب کہ ہدایت کھل گئی
فاليوم ليس لهم بذاك يَدانِ
پس آج ان کو اس کے ساتھ مقابلہ کے ہاتھ نہیں

يا لاعِنى خَفْ قَهْرَ ربٍّ قادرٍ
اے میرے لعنت کرنے والے خدا تعالیٰ کے قہر سے ڈر
واللّٰهِ إنّى مسلم ذو شانِ
اور بخدا میں ایک مسلمان ذی شان ہوں

واللّٰهِ إنّى صادق لا كاذبٌ
اور بخدا میں صادق ہوں نہ کاذب
شهدتْ سماء اللّٰه والمَلَوانِ
آسمان اور رات دن نے گواہی دے دی

وَدَّعْتُ أهوائى لحُبِّ مهيمنى
حرص و ہوا کو میں نے خدا تعالیٰ کے لئے رخصت کر دیا
وتركتُ دنياكم بعطفِ عِنانى ﴿۳۳﴾
اور تمہاری دنیا کو چھوڑا اور اس سے منہ پھیر لیا

وتعلّقتْ نفسى بحضرةِ ملجأى
اور میرا نفس حضرت پروردگار سے تعلق پکڑ گیا
وتبرّأتُ مِن كل نَشْبٍ فانى
اور ہریک مال فانی سے بیزار ہوگیا

لا تعجَلوا وتَفكّروا وتَدبّروا
مت جلدی کرو اور فکر کرو اور سوچو
والعقل كل العقل فى الإمعانِ
اور تمام عقل غور کرنے میں ہے

إن كنتَ لا تبغى الهدى وتُكذّبُ
اور اگر تو ہدایت کو قبول نہیں کرتا اور تکذیب کرتا ہے
فأَضِرّنى بجوارحٍ ولسانِ
سو مجھے اپنے ہاتھ پیر اور زبان سے دکھ پہنچا

والْعَنْ ولعنُ الصادقين وسبُّهم
اور لعنت کرتا رہ اور سچوں کو لعنت کرنا
متوارثٌ مِن قادمِ الأزمانِ
قدیم زمانہ سے لوگوں کی ورثہ چلی آئی ہے

لن تُعجِزوا بمكائد ربَّ السما ۔۔۔ لِلّٰہِ سُلطانٌ علی السلطانِ

تم ہرگز اپنے فریبوں سے خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کرسکتے ۔۔۔ خدا تعالیٰ کا تسلط ہریک تسلط پر غالب ہے

اُنظُرْ ذُكاءً ثم قمرًا مُنصِفًا ۔۔۔ ھذانِ للكذّاب ينخسفانِ؟

سورج اور چاند کو منصف ہونے کی حالت میں دیکھ ۔۔۔ کیا ان دونوں کو ایک کذاب کے لئے گرہن لگا

يا لاعنی خَفْ قَھْرَ ربٍّ شاھدٍ ۔۔۔ ويُريک آياتٍ من الإحسانِ

اے میرے لعنت کرنے والے خدا تعالیٰ سے جو گواہ ہے خوف کر ۔۔۔ اور وہ تجھے اپنے نشان دکھاتا ہے

قمر القدير وشمسه بقضائه ۔۔۔ خُسِفَا وأنت تصول كالسِّرحانِ

چاند اور سورج کو گرہن لگا ۔۔۔ اور تو ابھی بھیڑیئے کی طرح حملہ کر رہا ہے

لِلّٰہِ آيات يُريھا بعدھا ۔۔۔ ھذانِ قد جاءاک كالعنوانِ

ان دونوں کسوفوں کے بعد خدا تعالیٰ کے اور بھی نشان ہیں ۔۔۔ یہ دونوں عنوان کی طرح ظاہر ہوئے ہیں

ھذا من اللّٰہ الكريم المحسنِ ۔۔۔ فاستيقِظوا مِن رقدة العصيانِ

یہ خدائے کریم محسن کی طرف سے ہے ۔۔۔ سو تم نافرمانی کی نیند سے بیدار ہو جاؤ

من كان فی بئر الشقا متهافتًا ۔۔۔ لا يُنصَرَنْ بل يُھلَكَنْ كالعانی

جو شخص بدبختی کے کنوئیں میں گرنے والا ہو ۔۔۔ اس کو مدد نہیں دی جاوے گی بلکہ وہ قیدی کی طرح مرے گا

﴿۳۴﴾ لَا تحسبوا بَرَّ الفساد حديقةً ۔۔۔ عَذْبَ الموارد مثمِرَ الأغصانِ

تم ایسے باغ کو فساد کا جنگل مت خیال کرو ۔۔۔ جس کا میٹھا پانی اور شاخیں پھلدار ہیں

لا تظلموا لا تعتدوا لا تجرُؤوا ۔۔۔ وتَباعدوا عن ذلک اللّھبانِ

ظلم مت کرو تجاوز مت کرو دلیری مت کرو ۔۔۔ اور اس لہبان سے دور رہو

لا تُكفِروا يا قومِ ناصِرَ دينكم ۔۔۔ واخشَوا المليکَ وساعةَ اللقيانِ

اے میری قوم دین کے حامی کو کافر مت ٹھہراؤ ۔۔۔ اور اس حقیقی بادشاہ سے ڈرو اور نیز ملاقات کے دن سے

قد جئتكم يا قومِ من ربّ الورىٰ ۔۔۔ بُشرىٰ لتوّابٍ إذا لاقانی

اے میری قوم میں تمہاری طرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں ۔۔۔ اس توبہ کرنے والے کو خوشخبری ہو جب وہ مجھ سے ملے

أُرسلتُ من ربّ الأنام فجئتكم
مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا پس تمہاری طرف آیا
فاسعوا إلٰی بُستانه الرّيّانِ
پس خدا تعالیٰ کے تر و تازہ باغ کی طرف دوڑو

هذا مقام الشكر إنّ مُغيثكم
یہ شکر کا مقام ہے جو تمہارے فریاد رس نے
قد خصَّكم بعنايةٍ وحنانِ
تم کو عنایت اور مہربانی کے ساتھ خاص کر دیا

يا قوم قُوموا طاعةً لإمامكم
اے میری قوم اپنے امام کے لئے فرمانبردار بن کر کھڑے ہو جاؤ
وتَباعدوا مِن معتدٍ لَعّانِ
اور اس شخص سے دور رہو جو حد سے تجاوز کرنے والا اور لعنت کرنے والا ہے

قد جاء يومُ اللّٰه فارُنوا واتقوا
خدا کا دن آیا ہے سو سوچو اور ڈرو
وتَستَّروا بملاحف الإيمانِ
اور ایمان کی چادروں سے اپنی پردہ پوشی کر لو

لا يُلْهِكم غولٌ دنيٌّ مفسدٌ
تمہیں کوئی مفسد کمینہ اپنے رب سے مت روکے
عن ربّكم يا معشرَ الحَدَثانِ
اے نو عمر لوگو

قد قلتُ مرتَجِلًا فجاءت هٰذه
میں نے یہ قصیدہ جلدی سے کہا ہے اور یہ قصیدہ
كالدّرر أو كسبيكة العقيانِ
موتی کی طرح ہے یا اس سونے کی طرح جو کٹھالی سے نکلتا ہے

ما قلتُها من قوتی لٰكنّها
میں☆ اس کو اپنی قوت سے نہیں کہا مگر وہ
دُرَرٌ من المولٰی ونظمُ بنانی
موتی خدا تعالیٰ سے ہیں اور میرے ہاتھوں نے پروئے ہیں

يا ربّ باركها بوجه محمّدٍ ﷺ
اے خدا محمد صلعم کے منہ کے لئے اس میں برکت ڈال
ريق الكرام ونخبة الاعيانِ
جو سب کریموں سے افضل اور برگزیدوں سے برگزیدہ ہے

ثمّ اعلم أن اللّٰه نفث فی روعی أن هذا الخسوف والكسوف فی ﴿۳۵﴾
پھر جان کہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک
رمضان آيتان مخوِّفتان لقوم اتبعوا الشيطان وآثروا الظلم والطغيان وهيّجوا
نشان ہیں جو ان کے ڈرانے کے لئے ظاہر ہوئے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو
الفتن وأحبّوا الافتنان وما كانوا منتهين. فخوّفهم اللّٰه بهما وكلَّ مَن تبع هواه
اختیار کر لیا۔ سو خدا تعالیٰ ان دونوں نشانوں کے ساتھ ان کو ڈراتا ہے اور ہر یک ایسے شخص کو ڈراتا ہے جو حرص و ہوا

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ’’ میں نے ‘‘ ہونا چاہیے۔ (ناشر)

وخانَ، وتَرَكَ الصدق ومانَ، وعصى اللّٰه الرحمٰن؛ فيتأذّنُ اللّٰه لئن
کا پیرو ہوا اور سچ کو چھوڑا اور جھوٹ بولا اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی پس خدا تعالیٰ پکارتا ہے کہ اگر وہ گناہ کی
استغفَروا ليغفِرَنّ لهم ويُرِى المنَّ والإحسانَ، ولئن أَبَوا فإن العذاب قد
معافی چاہیں تو ان کے گناہ بخشے جائیں گے اور فضل اور احسان کو دیکھیں گے اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا
حان. وفيهما إنذار للذين اختصموا من غير الحق وما اتقوا الرب الديّان،
وقت تو آ گیا اور اس میں ان لوگوں کو ڈرانا بھی مقصود ہے جو بغیر حق کے جھگڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور
وتهديدٌ للذى أبٰى واستكبر وما ترك الحِران، فاتقوا اللّٰه ولا تعثوا فى
ایسے شخص کے لئے تہدید ہے جو نافرمانی اور تکبر اختیار کرتا ہے اور سرکشی کو نہیں چھوڑتا سو خدا سے ڈرو اور زمین پر
الأرض مفسدين. وما لكم لا تخافونه وقد ظهرت آية التخويف من ربّ
فساد کرتے مت پھرو۔ اور تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اس سے ڈرتے نہیں حالانکہ ڈرانے کے نشان ظاہر ہو گئے
العالمين. وقد ثبت فى الصحيحين عن نبىِّ الثَّقَلينِ وإمامِ الكَونَينِ صلّى اللّٰه
اور صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
عليه وسلم فى الدارينِ، أنه قال لتفهيم أهل الإيمان ان الشمس والقمر
مومنوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا کہ شمس اور قمر دو نشان خدا تعالیٰ کے
آيتان من آيات اللّٰه لا ينكسفان لموت أحد ولا لحياته، ولكنهما آيتان من
نشانوں میں سے ہیں اور کسی کے مرنے یا جینے کے لئے ان کو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ خدا تعالیٰ
آياته يخوّف اللّٰه بهما عباده، فإذا رأيتموها فافزعوا إلى الصَّلاة، فانظُرْ كيف
کے دو نشان ہیں خدا تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم ان کو دیکھو
أوصى سيدُ السادات وخاتم النبيّين. وفى الحديث إشارة إلى أنّ تلك
تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ پس دیکھ کہ کیونکر آنحضرت صلعم نے خسوف کسوف سے ڈرایا اور حدیث
الآيتين من الرحمٰن مخصوصتان لتخويف عُصاة الزمان، ولا يظهران إلّا عند
میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں نشان گنہگاروں کے ڈرانے کے لئے ہیں اور اس وقت ظاہر

كثرة المعاصي وغلوّ الخَلق في العصيان، وكثرة الخبيثات والخبيثين،
ہوتے ہیں کہ جب دنیا میں گناہ بہت ہوں اور خلقت میں بدکاریاں پھیل جائیں اور پلید بہت ہو جائیں اور
ولأجل ذلك أمر صلعم عند رؤيتهما لفعل الخيرات والمبادرة إلى
اسی غرض سے رسول اللہ صلعم نے گرہن کے وقت میں فرمایا کہ بہت نیکیاں کریں
الصالحات من الصلوات والصدقات بإمحاض النيات والدعاء والبكاء ﴿۳۶﴾
اور نیک کاموں کی طرف جلدی کریں جیسی خالص نیت کے ساتھ نماز اور روزہ اور دعا کرنا اور رونا اور
كالقانتين والقانتات، والرجوعِ إلى الله والذكر والتضرعات، والقيام
اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ذکر اور تضرع اور قیام اور رکوع
والركوع والسجدات، والتوبة والإنابة والاستغفار، وطلبِ المغفرة من
اور سجدہ اور توبہ اور انابت اور استغفار اور
الغفار، والخشوع والابتهال والانكسار، ومثلِ ذلك على حسب الطاقة
خشوع اور ابتہال اور انکسار اور ایسا ہی حسب طاقت
من الإحسان وفَكِّ الرقبة والعتاقة ومواساة اليتامى والغرباء، والتذلّل كل
احسان اور غلام آزاد کرنا اور کسی کو سبکدوش کرنا اور یتیموں کی غم خواری اور جناب الٰہی میں
التذلّل في حضرة الكبرياء، ربّ السّماوات والأرضين. فكان السرّ في
تذلل پس گویا کہ ان اعمال کی بجا آوری میں جو نماز اور خشوع اور ابتہال ہے یہی بھید
هذه الأعمال والخشوع والابتهال أن الشمس والقمر لا تنكسفان إلا عند
ہے کہ چاند اور سورج کا اسی حالت میں گرہن ہوتا ہے کہ
آفة نازلة وداهية منزلة، وعند قرب أيّام البأس وانعقاد أسباب الشر الذى
جب کوئی آفت نازل ہونے والی ہو اور کسی مصیبت کا زمانہ قریب ہو اور آسمان پر ایسے اسباب شر کے
هي مخفية عن أعين الناس، ويعلمها ربّ العالمين. فتقتضي رحمة الله تعالى
جمع ہو گئے ہوں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور صرف ان کو خدا تعالیٰ جانتا ہے پس خدا تعالیٰ کی رحمت

وحـكمته التى ترى اللطف والجمال أن يعلّم الناسَ عند كسوفٍ طرقًا
اور اس کی پر لطف حکمت تقاضا کرتی ہے جو کسی کسوف کے وقت لوگوں کو وہ طریقے سکھلاوے جو کسوف کے
هـى تـدفع موجباتِه وتزيل سيّئاته، فعلّمهم هذه الطرقَ على لسان خير
موجبات کو دور کر دیں اور اس کی بدیوں کو ہٹا دیں پس اس نے اپنے نبی کی زبان پر یہ تمام طریقے سکھلا دیئے۔
الـمـرسـلـيـن. ولا شك أن الـحسنات يُذهبن السيّئات، وتطفى نيرانًا
اور کچھ شک نہیں کہ بدیاں نیکیوں سے دور ہوتی ہیں اور گناہ کی معافی چاہنے والوں کے آنسو آگ کو بجھا دیتے ہیں۔
دموعُ الـمستـغـفـريـن. وإذا عـمـل عبـدٌ عملا صالحا بإمحاض النية
اور جس وقت کوئی بندہ کوئی نیک عمل کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس سے راضی کر دیتا ہے
وكـمـال الـطـاعة، وأرضـى بـه ربه بتحمُّل الأَذِيّة، فيعارض هذا العملُ
پس وہ نیک عمل اس کی بدی کا مقابلہ کرتا ہے جس کے اسباب مہیا ہو گئے ہیں
الذى كَسَبَه الشرَّ الذى انعقد سببُه، فيجعله الله من المحفوظين. وهذا
پس خدا تعالیٰ اس عامل کو اس بدی سے بچا لیتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ دعا کے ساتھ
من سنة الله أن الدعاء يردّ البلاء ، ولا يلتقى دعاء وبلاء إلا وإنّ الدعاء
بلا کو رد کرتا ہے اور دعا اور بلا کبھی دونوں جمع نہیں ہوتیں مگر دعا باذن الٰہی بلا پر غالب آتی ہے جب
يغلب بإذن الله إذا ما خرج من شفتَى الأوّابين، فطوبٰى للدّاعين.
ایسے لبوں سے نکلتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے ہیں سو دعا کرنے والوں کو خوشخبری ہو۔
وإذا كـان كسوف أحد من الشمس والقمر دالًّا علٰى آفات الزمان، ﴿۳۷﴾
اور جبکہ ایک گرہن ہی اس قدر آفتوں پر دلالت کرتا ہے تو اس زمانہ کا کیا حال جس میں
ومُـوجِبَ أنواعِ البلايا والخُسران، فما بالُ زمان اجتمع فيه كسوفانِ، فاتقوا
دونوں گرہن جمع ہو گئے ہوں سو خدائے تعالیٰ سے ڈرو
الـلّـه يا معشر الإخوان، ولا تكونوا من الغافلين. لا يقال إن النـيّرَين ينكسفان
اور غافل مت ہو۔ یہ کہنا بے جا ہے کہ سورج گرہن اور چاند گرہن

مـن أسبـاب أُثبِتَـتْ بـالبـرهان، وفُصِّلتْ فى الكتب بتفصيل البيان، فما لها
ان اسباب سے ہوتا ہے جو کتابوں میں درج ہیں۔ پس ان کو ان آفات سے
ولآفـات تتـوجـه إلـى نـوع الإنسـان، عند كثرة العصيان؟ لأن الأمر الذى
کیا تعلق ہے جو انسان پر گناہوں کی شامت سے آتی ہیں کیونکہ عارفوں کے نزدیک یہ بات
مُثبَـتٌ عـنـد أولـى الـعرفان هو أن اللّٰه خلَق الإنسان ليُدخِله فى المحبوبين
مسلّم ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کو محبوبوں میں یا مردودوں
المقبولين أو المردودين المطرودين. وجعَل تغيُّراتِ العالم دالّةً علٰى خيره
میں داخل کرے اور اللہ تعالیٰ نے تمام تغیر عالم کے انسان کی خیر اور شراور نفع اور ضرر
وشـره، ونـفعِه وضرّه، وجعَل العالم له كمثل المبشِّرين والمنذِرين؛ وكلما
پر دلالت کرنے والے پیدا کئے ہیں اور اس کے لئے تمام عالم کو مبشر اور منذر کی طرح بنا دیا ہے اور ہر یک
أراد اللّٰـه مِن عذاب وتعذيب أهل الزمان، فلا ينـزل إلا بعدما أذنبتْ أيدى
وہ عذاب جو خدا تعالیٰ نے انسانوں کی سزا دہی کے لئے مقرر کیا ہے وہ قبل اس کے جو انسان گناہ کرے
الإنسـان، وأصـرّ عـليـه كإصرار أهل الطغيان، واعتدى كالمجترئين. وقد
اور گناہ پر اصرار کرے اور حد سے گذر جائے نازل نہیں ہوتا۔
جـعـل لكل شىء سببًا فى العالمين، وجعَل كلَّ آية مخوّفة فى الزمان تنبيهًا
اور خدا تعالیٰ نے عالم میں ہر یک شے کے لئے ایک سبب بنایا ہے اور ہر یک ڈرانے والا نشان بدبختوں اور
لأهل الشـقاوة والـخسـران، وإنـذارًا لـلـمسـرفين. ومبشرةً للّذين نزلوا
زیادتی کرنے والوں کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور وہ نشان ان کے لئے مبشر ہے جو
بـحضرة الـوفـاء، وحـلّـوا مـحلّ الصفاء والاصطفاء منقطعين. وهذه سنة
وفا کے آستانہ پر اتر آئے اور صفا اور اصطفاء میں منقطع ہو کر نازل ہوئے۔ اور یہ ایک سنت
مستمرة، وعادة قـديـمة، تـجد آثارها فى قرون خالية، من حضرة متعالية
قدیمہ ہے جس کے آثار تو پہلے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے پائے گا۔

فكذٰلك جاء فى كتب الأولين. وإن كنتَ فى شك فانظر الإصحاح ﴿۳۸﴾
اور اسی طرح پہلی کتابوں میں آیا ہے۔ اور اگر تجھے شک ہے پس تو دوسرا باب یوئیل نبی کی
الثانى من صحف يوئيل والثانى والثلاثين من حزقيل، واتق الله ولا
کتاب کا اور بتیس۳۲ باب حزقیل نبی کی کتاب کا دیکھ اور خدا سے ڈر اور مجرموں کی راہ
تتبع سبل المجرمين.
کی پیروی مت کر۔

وحاصل الكلام أن الخسوف والكسوف آيتان مخوّفتان، وإذا
اور حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دو ڈرانے والے نشان ہیں اور جب یہ دونوں جمع ہو جائیں تو وہ خدا تعالیٰ
اجتمعا فهو تهديد شديد من الرحمٰن، وإشارةٌ إلى أن العذاب قد تقرّر وأُكِّدَ من
کی طرف سے ایک سخت طور کا ڈرانا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ظالموں کے لئے بہت
الله لأهل العدوان. ومع ذلك مِن خواصهما أنهما إذا ظهرا فى زمان وتجلّيا
نزدیک عذاب قرار پا چکا ہے اور باوجود اس کے ان کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ دونوں مل کر کسی زمانہ میں
لبلدان، فينصر الله أهلَها المظلومين. ويقوّى المستضعَفين المغلوبين، ويرحم
ظاہر ہوں اور کسی ملک پر ان کا ظہور ہو سو اس ملک میں جو لوگ مظلوم ہیں ان کی خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے اور ضعیفوں اور مغلوبوں
قومًا أُوذوا وكُفّروا ولُعنوا من غير حق، فينزل لهم آيات من السماء،
کو قوت بخشتا ہے اور اس قوم پر رحم کرتا ہے جو دکھ دیئے گئے اور کافر ٹھہرائے گئے اور ناحق لعنت کئے گئے سو ان کی تائید کے
وحمايات من حضرة الكبرياء، ويخزى المنكرين المعادين، ويحكم بالحق
لئے آسمان سے نشان اترتے ہیں اور حمایت الٰہی نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ منکروں اور دشمنوں کو رسوا کرتا ہے سچا فیصلہ کر
وهو أحكم الحاكمين. ويقضى بين المتشاجرين، ويقطع دابر المعتدين.
دیتا ہے اور وہ احکم الحاکمین ہے۔ اور نزاعوں کا تصفیہ کر کے تجاوز کرنے والوں کی بیخ کنی کر دیتا ہے۔ سو ان کو
فتصيبهم خجالةٌ وإحجام، وتندُّم وانهزام، وكذلك يجزى الكاذبين.
ایک شرمندگی اور زد اور ندامت اور شکست پہنچتی ہے اور اسی طرح خدا تعالیٰ جھوٹوں کو سزا دیتا ہے

يحبّ الضعفاءَ الأتقياء ، ويُجيح أصلَ المفسدين الذين يتركون وصايا
کمزوروں اور نیک بختوں کو دوست رکھتا ہے اور مفسدوں کی بیخ کنی کرتا ہے وہ مفسد جو سچی نصائح اور ان کے
الحق ومواقعها، ويَقْفُون ما ليس لهم به علم، ويقولون آمنّا بالقرآن
موقع چھوڑ دیتے ہیں اور ان باتوں کی پیروی کرتے ہیں جن کا انہیں علم نہیں اور کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر
وماهم بمؤمنين. يصرّون على أمور لا يعلمون حقيقتها، وأُمروا بالتزام
ایمان لائے حالانکہ نہیں ایمان لائے ان امور پر اصرار کرتے ہیں جن کی حقیقت کی انہیں خبر نہیں
طرق التقویٰ فتركوها، وكفّروا إخوانهم المؤمنين. أولئك يئسوا من ﴿۳۹﴾
اور حکم تھا کہ تقویٰ کے طریقوں کو لازم پکڑو سو انہوں نے ان راہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے بعض بھائیوں کو
أيام اللّٰه وبشاراتها ونبذوها وراء أبعَدِ المُبعَدين، وسيعلمون كيف
کافر ٹھہرایا۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے دنوں اور ان کی بشارتوں سے نا امید ہو گئے اور ان کو بہت دور ڈال دیا۔
يكون مآل المفتّنين الخائنين.
پس عنقریب جان لیں گے کہ فتنہ پردازوں اور خیانت پیشوں کا انجام کیا ہے۔

ومن خواص هذين الكسوفين أنهما إذا اجتمعا فى رمضان
اور اس خسوف کسوف کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ رمضان میں جمع ہوں وہ رمضان
الذى أنزل اللّٰه فيه القرآن. فيُشيع اللّٰه بعدها العلومَ الصادقة الصحيحة،
جس میں قرآن نازل ہوا۔ سو ان کے بعد خدا تعالیٰ علوم صحیحہ کو پھیلائے گا اور بدعات باطلہ کو دور کرے گا اور
ويُبطِلُ البدعاتِ الباطلة القبيحة، ويهوى الناس إلٰى إمامهم باستعدادات
خدا تعالیٰ امام زمان کے لئے ایک عظیم الشان تجلّی دکھلائے گا وہ نہایت مہربانی کی تجلّی ہوگی اور زمین میں اس کی
شتى، وتجرى من العلوم الحقة أنهارٌ عظمٰى، ويتوجّه الخَلق من القشر
مثل نہ پائی جائے گی اور لوگ اپنے امام کی طرف مختلف استعدادوں کے ساتھ آئیں گے اور علوم حقہ سے نہریں
إلى اللُّبّ، ومن البُغض إلى الحُبّ، ومن المجاز إلى الحقيقة
جاری ہوں گی اور لوگ چھلکے سے مغز کی طرف توجہ کریں گے اور بغض سے حب کی طرف پھریں گے اور

ومـن التّيـهِ إلى الطريقة، ويتنبه الذين أخطأوا مشربَهم من الحق والصواب،
مجاز سے حقیقت کی طرف آئیں گے اور آوارہ گردی سے راہ راست کی طرف رخ کریں گے اور جنہوں نے اپنے
ويـرجـع الـذيـن سرّحوا أفكارهم فى مرعى التباب، ويتندم الذين ضاع من
مشرب حق میں خطا کی وہ متنبہ ہو جائیں گے اور جو ہلاکت کی طرف گئے تھے وہ پھر رجوع کریں گے اور جن کے ہاتھوں
أيـديهم تعظيمُ الإمام، ويتطهّر الذين تلطّخوا من أنواع الآثام، ويهيج تلك
سے امام کی تعظیم ضائع ہوگئی وہ شرمندہ ہوں گے اور جنہوں نے ان دنوں کا قدر نہیں کیا وہ ندامت اٹھاویں گے اور جو لوگ
التـأثيـراتُ فـى قُـوى الأفلاك بحكمِ مالك الإحياء والإهلاك، فيمتلأُ
گناہ میں آلودہ تھے وہ پاک ہو جائیں گے اور یہ تاثیریں افلاک کے قویٰ میں جوش میں آئیں گی اس مالک کے
الـعـالَمُ من الوحدانية وأنوار العرفان، ويُخزى الله حُماةَ الشرك والكذب
حکم سے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پس یہ عالم توحید اور معرفت کے نور سے بھر جائے گا اور خدا تعالیٰ شرک اور جھوٹ
والـعـدوان، وتـأتى أيامُ جذبات الله بعدَ أيّـام الـضلال، وتجد كل نفسٍ ما ﴿۴۰﴾
اور ظلم کے حامیوں کو رسوا کرے گا اور بعد گمراہی کے جذبات الٰہی کے دن آئیں گے اور ہریک نفس
تـليق بها من الكمال، فمن كان حَرِيًّا بمعارف التوحيد يعطى له غَضٌّ طَرِيٌّ
اس کمال کو پالے گا جو اس کی شان کے لائق ہے پس جو شخص توحید کے معارف کے لائق ہوگا اس کو تازہ بتازہ
مـن حـقـائق الكتاب المجيد، ومن كان مستعِدًّا للعبادات، يُعْطى له توفيق
حقائق قرآن شریف عطا ہوں گے اور جو شخص عبادات کے لئے مستعد ہوگا اس کو حسنات کی
الـحسـنـات والـطـاعـات، ويـجعل الله مقامَ المجدِّد مركزَ البلاد ومرجع
توفیق دی جائے گی اور خدا تعالیٰ مجدد کے مقام کو مرکز بلاد کرے گا اور مرجع عباد ٹھہرائے گا
العباد، ويبلغ أثره إلٰى أقصى الأرضين.
اور زمین کے کناروں تک اس کا اثر پہنچا دے گا۔

فالحاصل أن من خواص هذا الاجتماع رجوعَ الخَلق إلى الله المطاع
پس خلاصہ کلام یہ کہ اس خسوف کسوف کے اجتماع کے خواص میں سے ایک یہ خاصہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف

وعُسْرَ المتكبّرين ويُسْرَ المنكسرين. ولِلّٰہِ فيها تجلّيات جمالية وجلالية،
لوگوں کا رجوع ہوگا اور متکبر تنگ ہوں گے اور شکستہ دل راحت پائیں گے اور خدا تعالیٰ کو اس کسوف خسوف میں
فلا تعجب فإن الحضرة متعالية. فتقديم القمر على الشمس إشارةٌ إلى
تجلیات جمالی اور جلالی ہیں پس قمر کا شمس پر مقدم کرنا جمالی تجلّی کی طرف اشارہ ہے
تقديم التجلّى الجمالي، وانكسافُ الشمس بعده إشارةٌ إلى التجلّى
اور پھر اس کے بعد سورج گرہن ہونا جلالی تجلّی کی طرف اشارہ ہے
الجلالي، فاتقوه إن كنتم متقين. وفى هذا التجلى الجلالي والجمالي
اور اس جلالی اور جمالی تجلّی میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ
إشارةٌ إلى أن مهدى آخر الزمان ومسيح تلك الأوان يوصف بكل نوعِ
مسیح آخر الزمان دونوں نوع فقر اور سیادت سے حصہ پائے گا اور ہریک سعادت میں سے
فقر وسيادة، ويعطى نصيبًا معتدًّا به مِن كل سعادة، ويُصبَّغ بصبغ القمريِّين
اس کو نصیب ہوگا قمریوں اور شمسیوں
والشمسيِّين، والجماليِّين والجلاليِّين، بإذن أحسن الخالقين. فلا تتيهوا
اور جمالیوں اور جلالیوں کے رنگ دیا جائے گا۔ پس تم وسوسوں کے جنگلوں
فى بَوادى الوسواس، واعلموا أنّ مَقْتَ اللّٰہ أكبر من مقت الناس، فلا تتبعوا
میں آوارہ مت پھرو اور یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا غضب انسانوں کے غضب سے زیادہ ہے پس تم
خطوات الخنّاس، وأْتونى مؤمنين. وأدعو اللّٰہَ أن يهب لكم فهمًا و بصرًا ﴿۴۱﴾
خناس کی پیروی مت کرو اور مومن بن کر میرے پاس آ جاؤ۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہیں سمجھ اور
ولسانًا وقلبًا وأُذنًا ووجدانًا، ويهديكم ويجعلكم من المهتدين.
زبان اور دل اور کان اور وجدان عطا کرے اور تمہیں ہدایت دے اور ہدایت مندوں میں کر دے
اعلموا يا معشر الغافلين أن اللّٰہ لا يضيع الدّين، وقد جرت سُنّته
اے غافلوں کے گروہو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ دین کو ضائع نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کی سنت

واستمرّت عادته، أنه إذا جاء زمان الظلام وجُعِل دينُ الإسلام غَرَضَ
اور عادت اسی طرح پر جاری ہے کہ جب تاریکی کا زمانہ آجائے اور دین اسلام تیروں کا نشانہ ٹھہرایا جاوے
السهام، وطال عليه ألسنةُ الخواصّ والعوامّ، واختار الناسُ طرقَ
اور اس پر خواص اور عوام کی زبانیں جاری ہوں اور لوگ ارتداد کے طریقے اختیار کرلیں
الارتداد، وأفسدوا فی الأرض غاية الإفساد، فتتوجه القيّومیّة الإلٰهيّة
اور زمین میں غایت درجہ کا فساد ڈال دیں پس قیّومیت الٰہیہ توجہ فرماتی ہے کہ تا دین کی حفاظت کرے
إلٰی حفظه وصيانته، ويبعث عبدًا لإعانته، فيجدّد دينَ اللّٰه بعلمه
اور کوئی بندہ اس کی اعانت کے لئے کھڑا کر دیتا ہے پس وہ دین اسلام کو اپنے علم اور صدق اور امانت کے ساتھ
وصدقه وأمانته، ويجعل اللّٰه ذلک المبعوث زكيًّا وبالفيوض حريًّا،
تازہ کر دیتا ہے اور خدا اس مبعوث کو زکی اور لائق فیض بناتا ہے اور اس کی آنکھ کھولتا ہے اور اس کو تازہ بتازہ
ويكشف عينَه ويهَب له علمًا غضًّا طريًّا، ويجعله لعلوم الأنبياء من
علم بخشتا ہے اور نبیوں کے علموں کا اس کو وارث ٹھہراتا ہے۔ پس وہ ایسے پیرایوں میں
الوارثين. فيأتی فی حُللٍ تُقابلُ حُللَ فساد الزمان، وما يقول إلا ما علّمه
آتا ہے جو فساد زمانہ کے پیرایوں کے مقابل پر ہوتے ہیں اور وہی کہتا ہے جو خدا کی زبان نے اسے سکھایا ہو اور
لسان الرحمٰن، وتُعطَی له فنون من مبدأ الفيضان، علی مناسبات فساد
مبدء فیضان سے کئی قسم کے علم اس کو دیئے جاتے ہیں جو زمانہ کے فساد کے موافق
أهل البلدان. ثم لا تعجب مِن أنّ روحانية القمر تقبَل بعضَ أنوار اللّٰه
ہوں۔ پھر تو اس بات سے کچھ تعجب مت کر کہ چاند کی روحانیت حالت انخساف میں کچھ انوار الٰہی قبول کر لیتی ہے
فی حالة الانخساف، وروحانية الشمس فی وقت الانكساف، فإن هذا
ایسا ہی سورج کی روحانیت بھی کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے بھیدوں اور
من أسرار إلٰهية، وعجائبات ربّانية، فلا تكن من المرتابين.
عجائبات میں سے ہے پس اس میں شک مت کر۔

وربما يختلج في قلبك أنّ القرآن لا يشير إلٰى رمضان، فاعلَمْ
اور بسا اوقات تیرے دل میں یہ گذرے گا کہ قرآن رمضان کی طرف اشارہ نہیں کرتا پس جان
أنّ الفرقان ذكره على الطريق المجمَل المَطْوِيّ، وهو كاف للبصير ﴿۴۲﴾
کہ قرآن نے مجمل طور پر خسوف کسوف کا ذکر کیا ہے اور وہ ایک بصیر زکی کے لئے کافی ہے
الزكيّ، ولا حاجة إلٰى تفصيل وتبيين.
اور کسی تفصیل کی حاجت نہیں۔

وأما إذا سألت شيئًا عن تفصيله، فأعلّمك أقلَّ من قليله،
لیکن اگر تو کچھ اس کی تفصیل چاہے سو میں کمتر از کم تجھے بتلاتا ہوں سو جان کہ
فاعلم أن الله تبارك وتعالٰى أسّس نظام الدين من رمضان، فإنه أنزل
خدا تعالیٰ نے دین کا نظام رمضان سے ہی باندھا ہے کیونکہ اس نے اس میں
فيه القرآن، فلما ثبتتْ خصوصية هذا الشهر المبارك بنظام الدين،
قرآن نازل کیا ہے پس جب کہ اس مہینہ کی خصوصیت نظام دین کے ساتھ ثابت ہوئی اور اسی مہینے میں
وفيه ليلة القدر وهو مبدأ لأنوار الدين المتين، وثبت أن العناية
لیلۃ القدر ہے اور وہ مبدء دین کے انوار کا ہے اور ثابت ہوا کہ عنایت الٰہیہ
الإلٰهيّة قد توجهت إلٰى نظام الخير في رمضان وأجرت الفيضانَ، فبانَ
رمضان میں ہی نظام خیر کی طرف متوجہ ہوئی ہے اور ابتداء فیضان کا اسی مہینہ سے
أن الله لا يتوجه إلٰى إعانة النظام في آخر أيام الظلام إلا في ذلك
ہوا پس اس سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ اعانت نظام کے لئے تاریکی کے انتہا کے وقت
الشهر المبارك للإسلام. وقد عرفتَ أن الانخساف والانكساف
صرف رمضان میں ہی توجہ فرماتا ہے اور تو پہچان چکا ہے کہ خسوف اور کسوف
توجُّهٌ جماليّ وتجلٍّ جلاليّ، وفيه أنوارٌ لنشأة ثانية، وتبدلات روحانية
جمالی اور جلالی تجلی ہے اور یہ تجلّی نشأۃ ثانیہ اور تبدلات روحانیہ کے لئے ہے

وهو لبنة أولٰى لتأسيس نظام الخير وتعمير المساجد وتخريب الدير،
اور یہ نظام خیر کی بنیاد کے لئے پہلی اینٹ ہے اور نیز مساجد کی تعمیر اور دیر کی خرابی کے لئے اور
وتغلُب فيه القوىٰ السماوية على القوى الأرضية، والأنوار المسيحية
اس میں آسمانی قوتیں زمینی قوتوں پر غالب آ جائیں گی اور مسیحی نور
على الحِيل الدجّالية، ويُرى اللّٰهُ خَلْقَه سراجًا وهّاجًا، فيدخلون فی
دجالی حیلوں سے بڑھ جائیں گے اور خدا تعالیٰ اپنی خلقت کو ایک روشن چراغ دکھائے گا پس وہ
دين اللّٰه أفواجًا، وكان قدرًا مقضيًّا من ربّ العالمين.
فوج درفوج دین الٰہی میں داخل ہوں گی ۔

القصيدة

﴿۴۳﴾

قــد جــاء يومُ اللّٰه يومٌ أطيبُ
خدا کا دن آ گیا جو پاک دن ہے
بُشرىٰ لذى رُشد يقوم و يطلبُ
اس رشید کوخوشخبری ہو جو کھڑا ہوتا ہے اور اس کو ڈھونڈتا ہے

سبقتْ يدا جبّارِنا سيفَ العدا
ہمارے جبّار کے ہاتھ دشمنوں کی تلوار سے بڑھ گئے
فترى العدوَّ النِّكْسَ كيف يُترَّبُ
پس تو دشمن ضعیف کو دیکھے گا کہ کیونکر خاک میں ملایا جاتا ہے

وأنا المسيحُ فلا تظنّنْ غيرَهُ
اور میں ہی مسیح موعود ہوں پس کوئی دوسرا خیال مت کر
قد جاءك المهدى وأنت تُكذِّبُ
تیرے پاس مہدی موعود آیا اور تو تکذیب کرتا ہے

هل غادرَ الكفارُ من نوع الأذىٰ
کیا کفار نے کسی قسم کا دکھ اٹھا رکھا ہے
أم لا ترى الإسلام كيف يُذوَّبُ
یا تو اسلام کو نہیں دیکھتا کہ کیونکر گداز کیا جاتا ہے

حلّتْ بأرض المسلمين جموعهم
مسلمانوں کی زمین میں ان کے گروہ نازل ہوئے
وخبيثُهم يؤذى النبىَّ ويأْشِبُ
اوران میں سے جو پلید ہے وہ نبی صلعم کودکھ دیتااورعیب نکالتا ہے

إنّــی أریٰ إیـذاء هـم وفـسـادهم
میں ان کے ایذا اور فساد دیکھتا ہوں
ویـذُوب روحـی والـوجـودُ یُثقَّبُ
اور روح گداز ہوتی ہے اور وجود میں سوراخ ہوتا ہے

عیـنٌ جـرتْ مِـن قـطـرِ دمعٍ عینُها
آنکھ سے آنسوؤں کی بارش کے ساتھ چشمہ جاری ہے
قـلـبٌ عـلٰـی جُـمُر الغضا یتقـلّبُ
دل افروختہ کوئیلوں پر جو غضا کی لکڑی کے ہیں لوٹ رہا ہے

مِـن کـل قُـنّـاتٍ وجبلٍ شاهـقٍ
تمام پہاڑوں کی چوٹیوں اور بلند پہاڑوں سے
وشـوامـخٍ نسلوا ووُطئَ المِجُنَبُ
اوراونچے پہاڑوں سے دشمن دوڑے اورعرب کی سرحد تک پہنچ گئے

وعـلـی قِـنان الشامخات مصیبةٌ
اور بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر ایک بڑی مصیبت ہے
عُـظـمٰـی فـأین الوهد منهم تهرُبُ
پس نشیب ان کے حملوں سے کہاں بھاگ جائیں

ریـح الـمـصـائف قد أطالت لهبها
گرمی کی ہوا نے اپنے شعلے لمبے کر دیئے
مِـن سَـوُمِهـا وسهـامِها نتعجّبُ
اس کے چلنے اور اس کی لو سے ہم تعجب کرتے ہیں

مـا بـقِـی مِـن سبب ولا من رُمَّةٍ
کوئی پکا سبب اور کوئی کچا سبب باقی نہ رہا
إلّا الّـــذی هـو قـادر ومسبِّبُ
مگر وہ خدا جو سببوں کو پیدا کرتا ہے

شبّوا لـظَـی الطَّغویٰ فبعد ضرامه
انہوں نے حد سے بڑھنے کی آگ کو بھڑکا دیا سواس کے بھڑکنے کے بعد
هـا جَ الـدّخان وکلّ طرف یشغبُ ﴿۴۴﴾
دھواں اٹھا اور ہر ایک طرف تباہی ڈالی

حَـرَقٌ کـجبـلٍ سـاطعٌ أسنـامُـه
یہ وہ آگ ہے جو بلند پہاڑ کی طرح اس کی چوٹی ہے
فِتَـنٌ تبـیـد الـکـائـنات وتنـهَـبُ
یہ وہ فتنے ہیں جو ہلاک کرتے جاتے اورلوٹتے جاتے ہیں

إنّـــی أریٰ أقــوالهـم کأسِـنّةٍ
میں ان کی باتوں کو برچھیوں کی طرح دیکھتا ہوں
تـؤذی الـقـلوبَ جروحُها وتعذِّبُ
دلوں کوان کے زخم دکھ دیتے ہیں اورعذاب پہنچاتے ہیں

أو کـابـنِ عـمٍّ الـمرهَفات کلالةً
یا وہ دور کے رشتہ سے تلواروں کے چچیرے بھائی ہیں
أو کـالسهـام الـمُـصـمِیات تُتبِّبُ
یا وہ ان تیروں کی طرح جو خطا نہیں کرتے ہلاک کرنے والے ہیں

ظَـلَـعـوا إلـی ظلمٍ وزیغٍ حِشْـنَةً
کینہ کی وجہ سے ظلم اور کجی کی طرف مائل ہو گئے
وإلـی کـلامٍ یُـؤذِیَـــنُ ویحـرِّبُ
اوراس کلام کی طرف مائل ہوئے جودکھ دیتی اورغصہ دلاتی ہے

وأرى الدنيَّ الغُولَ يهوى نحوهم
اور میں کمینہ دیو کو دیکھتا ہوں جو ان کی طرف جھکتا ہے

وإلى أشائبِ قومهم يتأشّبُ
اور ان جماعتوں میں ملتا ہے

إبلٌ من الفاقات أُحْنِقَ صلبُها
ایک اونٹ ہے جو فاقوں سے اس کی کمر دبلی ہوگئی

فاختار أديارًا لقُوتٍ يكسِبُ
سو اس نے گرجا اختیار کیا تا قوت حاصل کرے

ليسوا من الأسرار في شيء هُدًى
اسرار ہدایت میں سے ان کو کچھ بھی حصہ نہیں

ما إنْ أرى مَن بالدقائق يَأْرَبُ
میں ان میں کوئی نہیں دیکھتا جو باریک باتوں کوشناخت کرنے والا ہو

ما آمنوا حتى إذا خَسَفَ القمرُ
ایمان نہ لائے یہاں تک کہ چاند گرہن ہوا

عَلِهَتْ قلوبُ المنكرين وأُنّبوا
منکروں کے دل حیران ہو گئے اور سرزنش کئے گئے

يئِسوا من الرحمٰن والكلِمِ الّتي
خدا تعالیٰ سے نومید ہو گئے اور نیز ان کلموں سے

كانوا عليها قائمين وثُرِّبوا
جن پر قائم تھے اور سرزنش کئے گئے

أولم تكُنْ تدري قلوبُ عِدا الهدى
کیا وہ جو ہدایت کے دشمن ہیں ان کے دل نہیں جانتے

أنّ المهيمن يُخْزِيَنْ مَن ينكُبُ
کہ خدا تعالیٰ راہ سے پھرنے والے کو رسوا کرتا ہے

أولم تكنْ عينُ البصير رقيبَنا
کیا دیکھنے والے کی آنکھ ہم کو تاڑ نہیں رہی

هل يستوى الأتقى ورجلٌ أَحْوَبُ
کیا پرہیز گار اور گنہ گار دونوں برابر ہو سکتے ہیں

﴿۴۵﴾ ظهرت علامات الخسوف بليلة
چاند گرہن کی علامات ایک رات خوشنما میں

طَلِقٍ لذيذٍ والرواعدُ تصخَبُ
ظاہر ہو گئیں اور بادل آواز کر رہے ہیں

متفرقٌ غيمُ السماء وزَجُلُه
بادل الگ الگ ہیں اور ان کی جماعتیں سفید ہیں

بِيضٌ كأنّ نِعاجَ وادٍ تَسْرُبُ
گویا جنگل کی بھیڑیں ایک طرف چلی جاتی ہیں

طورًا يُرى مثل الظباء بحسنها
بعض وقت تو یہ بادلوں کے ٹکڑے ہرنوں کی طرح اپنے حسن میں ظاہر ہوتے ہیں

أُخرى كآرام تميسُ وتهرُبُ
اور کبھی کم عمر ہرنوں کی طرح ناز سے چلتے اور بھاگتے ہیں

قَمَرٌ كظُعُنٍ والسحابُ قِرامُها
چاند ہودج نشین عورتوں کی طرح ہے اور بادل اس ہودہ کا موٹا پردہ ہے

والريحُ كِلّتُها ليُنهَى الأجْنَبُ
اور ہوا اس کا باریک پردہ ہے تا کہ اجنبی کو روکا جاوے

صُبّتْ علی قمر السماء مصیبةٌ ۔۔۔ وكمثلنا بزوالِ نورٍ یُرْعَبُ
آسمان کے چاند پر مصیبت پڑ گئی ۔۔۔ اور ہماری طرح نور کے زوال پر ڈرایا جاتا ہے

إنی أریٰ قطرًا لدیه كأنّه ۔۔۔ یبكی كرجل یُنْهَبَنْ ویُخیَّبُ
میں مینہ اس کے پاس دیکھتا ہوں گویا کہ وہ ۔۔۔ اس شخص کی طرح روتا ہے جو لوٹا جائے اور نومید کیا جائے

یا قمرَ زاویةِ السّماء تصبَّرَنْ ۔۔۔ مثلی فیدرككَ النّصیرُ الأقربُ
اے گوشہ آسمان کے چاند ۔۔۔ میری مانند صبر کر پس خدا تیری مدد کرے گا

أَبْشِرْ سینحسر الظلامُ بفضله ۔۔۔ إن البلیّةَ لا تدوم وتذهبُ
خوش ہو کہ عنقریب تاریکی دور ہو جائے گی ۔۔۔ مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی اور چلی جاتی ہے

إن المهیمن لا یُضِیع ضیاءَہ ۔۔۔ فلكلِّ نورٍ حافظٌ ومؤرِّبُ
خدا اپنی روشنی کو دور نہیں کرتا ۔۔۔ اور ہر یک نور کے لئے نگہبان ہے اور پورا کرنے والا

هذا ظلام الساعتین و إنّنی ۔۔۔ مِن بُرهةٍ أرنو الدُّجی وأُعذَّبُ
یہ تو دو گھڑی کا اندھیرا ہے اور میں ۔۔۔ ایک زمانہ سے اندھیرا دیکھ رہا ہوں اور دکھ اٹھا رہا ہوں

تَلِجُ السحابَ لِتَبْكِیَنَّ تألُّمًا ۔۔۔ والصّبر خیرٌ للمصاب وأصوَبُ
تو بادل میں داخل ہوتا ہے تا کہ درد دل سے رو دے ۔۔۔ اور مصیبت زدہ کے لئے صبر کرنا بہتر ہے

ذرفتْ عیونُكَ والدموعُ تحدّرتْ ۔۔۔ مِن مثلكَ الأوّابِ هذا أعْجَبُ
تیرے آنسو جاری ہو گئے ۔۔۔ اور یہ تیرے جیسے اوّاب سے عجیب ہے

هلاّ سألتَ مجرِّبًا عند الأذیٰ ۔۔۔ ولكلّ أمرٍ عقدةٌ ومُجرِّبُ ﴿۴۶﴾
تو نے دکھ کے وقت کسی تجربہ کار کو کیوں نہ پوچھا ۔۔۔ اور ہر یک امر میں ایک عقدہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی ایک تجربہ کار

تبكی علیٰ هذا القلیل من الدُّجیٰ ۔۔۔ سِرْنا بجوف اللیل یا مُتأوِّبُ
تو تھوڑے سے اندھیرے کے لئے روتا ہے ۔۔۔ ہم تو رات کی وسط میں پھر رہے ہیں اے رات کے ابتدا میں آنے والے

أُثنی علیٰ ربّ الأنام فإنه ۔۔۔ أبدیٰ نظیری فی السّماء فأَطْرَبُ
میں خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں ۔۔۔ جو اس نے آسمان میں میرا نظیر ظاہر کیا

قمرُ السماء مشابهٌ بقريحتي ... كطَلِيحِ أسفارِ السّرَى يتطرَّبُ
آسمان کا چاند میری طبیعت سے مشابہ ہے ... اس اونٹ کی طرح جو رات چلنے کی مشق رکھتا ہے خوش ہے

نَصَعَتْ مقاصدُ ربّنا بخسوفه ... فاطلُبْ هداه وما أخالُك تطلُبُ
اس کے گرہن سے ہمارے خداوند کے مقاصد ظاہر ہو گئے ... سو اس کی ہدایت کو ڈھونڈھ اور میں نہیں امید رکھتا کہ تو ڈھونڈے

ظهرتْ بفضل اللّٰه في بلداننا ... آياتُه العظمٰى فتوبوا وارْهَبوا
خدا کے فضل سے اس کے بڑے نشان ... ہمارے ملک میں ظاہر ہو گئے پس توبہ کرو اور اس سے ڈرو

قمرٌ كمثل ظعينةٍ في ظعنها ... شاقتْكَ جلوتُه وفيها ترغَبُ
چاند ایسا ہے جیسے ہودہ میں ہودہ نشین عورت ... اس کا جلوہ شوق بخش ہے اور رغبت دہ ہے

وَدَقُ الرّواعدِ قد تعرَّضَ حولهُ ... إرْزامُها في كل حين يُعجِبُ
بادلوں کا مینہ اس کے گردا گرد ہے ... ان بادلوں کی آواز ہر وقت تعجب میں ڈالتی ہے

غيمٌ كأطباقٍ تَصِرُّ خيامُه ... رعدٌ كمثل الصالحين يُؤوِّبُ
بادل طبق بر طبق سے اس کے خیموں کی آواز آ رہی ہے ... اور بادل کی گرج نیک بختوں کی طرح تسبیح میں ہے

قمرٌ بحِلْيته مُشاكِهةِ الدَّمِ ... وجهٌ كغضبانٍ يهُول ويُرعِبُ
چاند اپنی شکل میں خون کے مشابہ ہو رہا ہے ... غصہ والوں کی طرح منہ ہے جو ڈراتا ہے

في جَلْهَتَيْهِ بدا السحابُ كأنّه ... كِفَفٌ على أيدي التي هي تَغْضَبُ
اس کے دونوں کناروں میں اس طور سے بادل ہے گویا وہ ... سوئی کے نقش کے دائرے ہیں اس عورت کے ہاتھ میں جو غصہ میں ہو

قد صار قمرُ اللّٰهِ مطعونَ الدُّجَى ... ليلٌ منيرٌ كافرٌ فتعجَّبوا
خدا تعالیٰ کے چاند کو تاریکی کی تہمت لگائی گئی ... چاندنی رات اندھیری رات بن گئی پس تعجب کرو

إنّي أراه كنُؤيِ دارٍ خَرِبَةٍ ... لم يبق إلا مثل طَلَلٍ يَشْجَبُ ﴿۴۷﴾
میں اس کو خراب شدہ گھر کی خندق کی طرح دیکھتا ہوں ... صرف نشان کی طرح باقی رہ گیا ہے جو غمگین کرتا ہے

كُسِفَتْ ذُكاءُ اللّٰه بعد خسوفه ... إنّي أراها مثل دارٍ تُخْرَبُ
پھر سورج کو خسوف کے بعد گرہن لگا ... اور میں اس کو دیکھتا ہوں جیسا کہ گھر خراب شدہ

كُسفتُ وظهَر الكَدْرُ فی أجزاءِها | عَفَتِ الإنارةُ مثل ماءٍ يُنضَبُ
گرہن لگا اور اس کے تمام کناروں میں گرہن ظاہر ہو گیا | اور روشنی اس طرح دور ہو گئی جیسا کہ پانی زمین کے نیچے چلا جاتا ہے

حتی انثنتْ فی الساعتین ککافرٍ | ضاهتْ نذيرًا يُكْفَرنْ ويُكذَّبُ
یہاں تک کہ دو گھنٹہ میں شب تاریک سے مشابہ ہو گیا | اس نذیر سے مشابہ ہوا جس کو کافر ٹھہرایا گیا

وتبيّنتْ صورُ الظلام كأنها | ألقتْ يدًا فی الليل أو هی كوكبُ
اور اندھیرے کی کئی صورتیں ظاہر ہوئیں گویا کہ سورج نے | اپنا ہاتھ رات میں ڈال دیا یا وہ ایک ستارہ ہے

النّيِّرانِ تجاوَبا فی أمرنا | قاما كشهداءٍ وزالَ الهَيْدَبُ
سورج اور چاند ہمارے امر میں متفق ہو گئے | اور گواہوں کی طرح کھڑے ہو گئے اور شک کا بادل دور ہو گیا

لما رأيتُ النّيِّرَينِ تكسَّفَا | وأنارَ وجههما وزال الغَيهبُ
جبکہ میں نے دیکھا کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ہوا | اور پھر دیکھا کہ ان دونوں کا منہ روشن ہو گیا اور تاریکی جاتی رہی

ففهمتُ مِن لُطف الكريم بخُطّتی | أنّ السَّنا بعدَ الدّجٰی مُترقَّبُ
پس میں خداوند کریم کے لطف سے اپنے کام میں سمجھ گیا | کہ اندھیرے کے بعد روشنی امید کی گئی ہے

النيّرانِ يُبشِّران بنصرنا | غَرَبَا ونيِّرُ دينِنا لا يَغْرُبُ
سورج اور چاند ہماری فتح کی خوشخبری دے رہے ہیں | وہ دونوں غروب ہو گئے اور ہمارے دین کا نیر غروب نہیں ہوگا

يا معشر الأعداء توبوا واتقوا | واللّٰهِ إنی مُرسَلٌ و مقرَّبُ
اے دشمنوں کے گروہو توبہ کرو اور بچو | اور بخدا میں بھیجا گیا ہوں اور قریب کیا گیا ہوں

إن كان زعمُ العلم علّةَ كِبرِكم | فأْتوا بمثل قصيدتی وتعرَّبوا
اگر تمہارے تکبر کا سبب علم کا زعم ہو | تو میرے قصیدہ جیسا بنا کر لاؤ اور عرب بن کر دکھاؤ

﴿۴۸﴾ هٰذا ما أردنا لإزالة أوهامكم وتسكيتكم وإفحامكم، فاقطعوا
یہ وہ ہے جو ہم نے تمہارے وہموں کے دور کرنے کے لئے اور تمہارے ساکت کرنے کے لئے ارادہ کیا ہے
خصامَكم واجتنِبوا آثامكم، وفكِّروا علی وجه الجِدّ لا العبث، واخشَوا
پس اپنے جھگڑوں کو ختم کرو اور گناہوں سے پرہیز کرو اور فکر کرو مگر نہ عبث کے طور پر بلکہ تحقیق کے طور پر اور خدا تعالیٰ کے

جلال الله لا قولَ الشيخ والحَدَثِ. وأيّها الشيخ ضعيف النظر، تُبْ فإنك عن
جلال سے ڈرو نہ کسی بوڑھے اور جوان کی بات سے اور اے شیخ کم نظر توبہ کر کیونکہ تو حق سے میل کرتا ہے اور میرے پاس آ کہ
الحق تميل، وتعالَ أُعالِجُ عينك وعندى الكُحْلُ والمِيل، ويزيل الله بَلْبالك،
میں تیری آنکھوں کا علاج کروں اور میرے پاس سرمہ اور سلائی بھی ہے اور خدا تعالیٰ تیری بے قراری کو دور کر دے گا اور تیرے
ويصلح ما عَرَى بالك، إن كنت من الطالبين. ولا تقُلْ إنّى أعلم علومًا كذا
دل کو درست کر دے گا بشرطیکہ تو طالب حق بنے گا۔ اور یہ بات مت کہہ کہ میں فلاں فلاں علم جانتا ہوں کیونکہ ہم تجھے جانتے
وكذا، فإنّا نعرفك ونعلم من أنت ولا تخفى، وعهدى بك سفيهًا، فمتى
ہیں کہ تو کون ہے اور تو پوشیدہ نہیں اور میں تجھے تیری نادانی کے وقت سے شناخت کرتا ہوں پس تو کب سے عالم فاضل
صرت فقيهًا؟ ألا تترك فضولك ولا تغادر غُولك؟ ألستَ من المستحيين؟
ہو گیا۔ کیا تو اپنی فضولیوں کو نہیں چھوڑے گا اور اپنے شیطان سے علیحدہ نہیں ہو گا کیا تو حیا کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔

وقد طويتُ ذكر أخبار المهدى فى هذا الكتاب، فإنى فصّلتُه فى كتب
اور میں نے مہدی کا ذکر اس کتاب میں لکھنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے اس کو دوسری کتابوں میں مفصل طور
أخرى للأحباب، إلا أننى ذكرتُ فى هذا آيةً عظيمة هى أوّلُ علامةٍ لظهوره
پر لکھ دیا ہے خبردار ہو کہ میں نے ایک بزرگ نشان لکھا ہے جو مہدی کے ظہور کے لئے ایک پہلی نشانی ہے اور مامور کی مدد
وأوّلُ سهمٍ من الله لتائيد مأموره، فإن النيّرَين قد خسفا، ورآهما كل ذى عينَين،
کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کا ایک پہلا تیر ہے کیونکہ سورج اور چاند کا گرہن ہو گیا اور ہر ایک آنکھوں والے نے ان کو دیکھ
فنابا منابَ عَدْلَين، فتوبوا واذكروا قولَ سيّد الثّقلَين، وقد حصحص الصدق
لیا پس وہ دونوں دو عادل گواہ کے قائم مقام ہو گئے پس توبہ کرو اور سید الثقلین کی بات کو یاد کرو اور اس سے کوئی انکار نہیں
فلا ينكره إلا متّبع المَين. فلا تفرحوا بما لديكم، ولا تصفّقوا بيديكم، ولا تمشوا
کرے گا بجز اس شخص کے جو جھوٹ کا پیرو ہو پس اپنے خیالات سے خوش مت ہو اور تالیاں مت بجاؤ اور ناز میں خوش
مزهوّين مرِحين متغامزين بعينَيكم، ولا تغرّدوا بِمَلأ شَدْقَيكم، ولا ترقصوا ﴿۴۹﴾
ہوتے ہوئے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے مت چلو اور باچھیں چیر چیر کر سرود مت لگاؤ اور مت ناچو

ولا تـخـالـفـوا بيـن رجـلَيكم، فإن اللّٰه قد أخزاكم وأراكم جزاء اشتطاطكم،
کیونکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں رسوا کیا اور تمہارے تجاوز کا بدلہ تمہیں دیا اور
وعـاداكـم فـلا تـحـاربـوا الـلّٰه إن كنتم متّقين. وإن كنتم تظنون أن المهدى
تمہیں دشمن پکڑا پس خدا تعالیٰ سے لڑائی مت کرو اگر تم پرہیز گار ہو۔ اور اگر تم خیال کرتے ہو کہ مہدی اور
والمسيح يخرجان بالسيف والسنان ويصبّغون الأرض بالسفك والإثخان،
مسیح تلوار اور نیزہ کے ساتھ نکلیں گے اور زمین کو خون ریزیوں سے پُر کر دیں گے
فـمـا نشأ هٰذا الوهم إلّا مـن سـوء جهلاتكم وزيغ خيالاتكم، ومـا كان اللّٰه
سو یہ وہم صرف تمہاری کم عقلی سے پیدا ہوا ہے اور تمہارے کچے خیال اس کا موجب ہیں اور خدا تعالیٰ ایسا
مُهلِكَ أهـل الأرض قبـل إتـمـام الحجّة وتكميل الموعظة. أيُهلِكُ عباده
نہیں ہے جو دنیا کو اتمام حجت سے پہلے ہلاک کر دے۔ کیا وہ بے خبر بندوں کو ہلاک کرے گا۔
وهـم كـانـوا غـافلين غير مطّلعين؟ ألا ترون المَغْربيّين من الأقوام الإنكليزية
کیا تم انگریزوں کی قوم کو نہیں دیکھتے
والـمـلل النّصرانية. ما بلَغهم شيء من معارف القرآن ودقائق الفرقان، وتاللّٰهِ
کہ قرآن اب تک ان تک نہیں پہنچا اور دقائق فرقان سے بے خبر ہیں اور بخدا وہ بچوں کی
إنّهـم كـالـصّبيـان غافلون من أسرار دين الرحمٰن. أيجوز قتل الصبيان عندكم؟
طرح ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بھیدوں سے غافل ہیں کیا تمہارے نزدیک بچوں کا قتل کرنا جائز ہے اس کا
بيّنوا إن كنتم تعلمون قوانين الدين المتين. ستقولون هذا دجّال يخالف عقائدنا
جواب دو اگر تم شریعت کے قانونوں سے واقف ہو۔ عنقریب کہو گے کہ یہ دجال ہے کہ ہمارے عقائد قدیمہ کی
الـقديمة ويبدّل الأصول العظيمة، فاعلموا أن اللّٰه لا يُنـزِل آياتِه لتائيد الدجّال،
مخالفت کرتا ہے اور بڑے بڑے اصولوں کو بدلاتا ہے۔ سو تم جان لو کہ خدا تعالیٰ دجال کی تائید میں نشان ظاہر
ولا يـؤيّـد مـن كـان أهـل الـضلال. فاعلموا أنى لست بكذّاب ولا أتبع طرق
نہیں کرتا اور گمراہوں کی مدد نہیں کرتا سو میں کذاب نہیں ہوں اور نہ ہلاکت کے طریقے کی

تباب، ولكنكم كنتم قومًا عمين. واللّٰهُ يعلم ما فی قلبی وقلبكم ويعلم الكاذبين.
پیروی کرتا ہوں بلکہ تم اندھوں کی طرح ہو گئے ہو اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور تمہارے دل میں ہے اور نیز
يؤخّر الذين عصوا لِأَجلٍ معدود، فإذا تمّت الحجّة وانكشفت المحجّة، ﴿۵۰﴾
جھوٹوں کو جانتا ہے۔ نافرمانوں کو ایک مدت تک تاخیر دیتا ہے پس جب حجت پوری ہو گئی اور راہ کھل گیا تب اس کا عذاب ان کی
فيتوجه رِجزُ اللّٰه إلى العادين. سنّةٌ قد خلت من قبل، ألا ترون سوانح
طرف توجہ کرتا ہے جو حد سے گذر جاتے ہیں۔ یہ ایک سنت ہے جو پہلے گذر چکی ہے۔ کیا تم رسولوں کی سوانح نہیں دیکھتے؟ پھر تم یہ
المرسلين؟ ثم إنكم تعلمون أنّ الذين جعلهم اللّٰه حاكمين فی ديارکم لا ترون
بھی جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے انگریزوں کو تمہاری ولایت میں حاکم ٹھہرا دیا ہے تم بجز نیک ذاتی کے ان سے کچھ نہیں دیکھتے اور
منهم إلّا كرم الطبع، ولا يؤذونكم باللّذْع والقَذع، وإذا تحكّمونهم فيعدِلون،
دل دکھانے اور گالیاں دینے سے وہ تمہیں ستاتے نہیں اور جب تم ان کو حکم بناؤ تو عدالت کرتے ہیں اور تحقیق کرتے ہیں اور ظلم نہیں
ويحقّقون ولا يعدِلون، ويحافظون ولا ينهَبون، وإذا سألتموهم فيعطون ولا
کرتے اور تمہاری نگہبانی کرتے ہیں اور مال کو نہیں لوٹتے اور جب تم مانگتے ہو تو دیتے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ وہ احسان کرتے
يمنعون. ولا شكّ أنهم يُحسنون ولا يظلمون، ولا يمنعوننا من شعائر ديننا
ہیں اور ظلم نہیں کرتے اور ہمارے دین کے شعائر سے اس قدر مدت تک بھی ہمیں منع نہیں کرتے جس مدت تک جوتی کی دوال کو
أينما يُعقَد شِسعٌ أو يُشَدُّ نِسعٌ، ولا يبطشون جبّارين. فأحسِنوا إلى الذين أحسَنوا
گرہ دی جاوے یا گھوڑے کے تنگ کو کھینچا جاوے اور ظالموں کی طرح حملہ نہیں کرتے سو تم ان سے احسان کرو جو تم سے احسان
إليكم، واللّٰه يحبّ المحسنين. واشكروا اللّٰه أنه أعطاكم حُكّامًا لا يؤذونكم فی
کرتے ہیں اور خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور خدا کا شکر کرو جو اس نے تم کو ایسے حاکم دیئے جو تمہیں تمہارے
دينكم، ولا يزجرونكم من إشاعة براهينكم، ففكّروا ولا تعثوا فی الأرض
دین میں دکھ نہیں دیتے اور دلائل دین کے شائع کرنے سے تم کو نہیں روکتے سو تم سوچو اور زمین میں فساد کرتے مت پھرو۔ اور اگر تم
مفسدين. وإن كنتم تبكون مِن صفر يديكم ومرقع نعليكم، فعسى أن يُغنيكم اللّٰه
اس لئے روتے ہو کہ تمہارے ہاتھ خالی ہیں اور تمہارا جوتا پھٹا ہوا ہے پس قریب ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے

من فضله ويعطيكم من مننه، فتوبوا إليه وأصلِحوا فإنه يتولّى الصالحين.
تم کو غنی کر دے۔ اس کی طرف جھکو اور اصلاح کرو کیونکہ وہ صالحوں کو دوست رکھتا ہے۔
قُوموا لإشاعة القرآن وسِيروا فى البُلدان، ولا تَصبُوا إلى الأوطان، وفى
قرآن کے شائع کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور شہروں میں پھرو اور اپنے ملکوں کی طرف میل مت کرو اور
البلاد الإنكليزية قلوب ينتظرون إعاناتِكم، وجعل الله راحتهم فى معانا تكم،
انگریزی ولایتوں میں ایسے دل ہیں جو تمہاری مددوں کے انتظار کر رہے ہیں اور خدا نے تمہارے رنج میں ان کے رنج میں
فلا تصمتوا صموتَ مَن رأى وتَعامى، ودُعى وتحامى. ألا ترون بكاء ﴿۵۱﴾
راحت لکھی ہے☆ پس تم اس شخص کی طرح چپ مت ہو جو دیکھ کر آنکھیں بند کر لے اور بلایا جاوے اور پھر کنارہ کرے کیا
الإخوان فى تلك البلدان وأصوات الخلان فى تلك العمران؟ أصرتم
تم ان ملکوں میں ان بھائیوں کا رونا نہیں سنتے اور ان دوستوں کی آوازیں تمہیں نہیں پہنچتیں۔ کیا تم بیمار کی طرح
كالعليل وصار كسلُكم كالداء الدخيل، ونسيتم أخلاق الإسلام ورِفق
ہو گئے اور تمہاری سستی اندرونی بیماری کی طرح ہو گئی اور اسلام کے اخلاق تم نے بھلا دیئے اور تم نے
خير الأنام، وصارت عادتكم سُهومة المُحَيّا، وسُهوكة الرَّيّا، ويُبرّحكم السيرُ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی کو بھلا دیا اور تمہاری عادت تغیر صورت اور تغیر خوشبو ہو گئی اور تم نے مومنوں کا
المطوِّح من البنات والبنين. قُوموا لتخليص العانين وهداية الضالين، ولا تكبّوا
خلق بھلا دیا۔ اے لوگو قیدیوں کے چھڑانے کے لئے اور گمراہوں کی ہدایت کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور تلوار اور
على سيفكم وسنانكم، واعرِفوا أسلحةَ زمانكم، فإن لكل زمان سلاح آخر
نیزوں پر افروختہ ہو کر مت گرو اور اپنے زمانہ کے ہتھیاروں اور اپنے وقت کی لڑائیوں کو پہچانو کیونکہ ہر ایک زمانہ
وحرب آخر، فلا تجادلوا فيما هو أجلى وأظهر. ولا شك أن زماننا هذا يحتاج
کے لئے ایک الگ ہتھیار اور الگ لڑائی ہے پس اس امر میں مت جھگڑو جو ظاہر ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ ہمارا زمانہ
إلى أسلحة الدليل والحجة والبرهان، لا إلى القوس والسّهم والسّنان، فأعِدُّوا
دلیل اور برہان کے ہتھیاروں کا محتاج ہے تیر اور کمان اور نیزہ کا محتاج نہیں۔ پس تم

☆ ترجمہ میں سہو ہوا ہے۔ درست ترجمہ یوں ہے ’’اللہ نے تمہاری معاونت میں ان کی راحت رکھی ہے۔‘‘ (ناشر)

لـلأعـداء مـا تـرون نـافـعًا عند العقلاء . ولن يمكن أن يكون لكم الفتح إلا
دشمنوں کے لئے وہ ہتھیار طیار کرو جو عند العقلاء نافع ہیں اور ہرگز ممکن نہیں جو بغیر حجت قائم کرنے
بإقامة الحجّة وإزالة الشبهة، وقد تحركت الأرواح لطلب صداقة الإسلام،
اور شبہات دور کرنے کے تمہیں فتح ہو۔ اور بلاشبہ روحیں اسلامی صداقت طلب کرنے کے لئے حرکت
فـادخُـلـوا الأمـرَ مـن أبوابه ولا تتيهوا كالمستهام. فإن كنتم صادقين وفى
میں آ گئی ہیں پس تحصیل مقصد کے لئے دروازہ میں سے داخل ہو پس اگر تم سچے ہو اور
الـصـالـحـات راغبيـن، فـابـعثوا رجالًا من زمرة العلماء ليسيروا إلى البلاد
صلاحیت کی طرف راغب ہو تو تم علماء میں سے بعض آدمی مقرر کرو تا کہ واعظ بن کر انگریزی
الإنكليزية كالوعظاء ، ليُتمّوا على الكَفَرة حُجَجَ الشريعة الغرّاء ، ويؤيّدوا
ملکوں کی طرف جائیں اور تا کافروں پر شریعت کی حجت پوری کریں اور دوستوں کی مدد کریں
زُمَـرَ الأصـدقـاء ، ويقوموا لهمْ مـعـاونـيـن. والأمر الذى أراه خيرًا وأنسب ﴿۵۲﴾
اور ان کی مدد کے لئے کھڑے ہو جائیں اور جس طریق کو میں بہتر اور مناسب تر دیکھتا ہوں وہ
وأصـلـح وأصـوب، فهو أن يُنتخب لهذا المهم رجل شريف عارف لسان
یہ ہے کہ اس مہم کے لئے کوئی آدمی ماہر زبان منتخب کیا جائے جیسا کہ
الإنـكـلـيـزية كـحِبِّى فى الله المولوى حسن على، فإنه من ذوى الهمة وإنه
حبی فی اللہ مولوی حسن علی کہ وہ اہل ہمت میں سے ہے اور وہ اس امر کے لئے لائق ہے
صالح لهذا الخطة، ومع ذلك تقىّ زكىّ وجرىٌّ لإشاعة الملّة. ولكن هذه
اور باوجود اس کے نیک بخت اور اشاعت اسلام کے لئے دلیر ہے لیکن یہ مراد بجز متمول لوگوں کی
المُنية لا تتمّ إلا بهممِ رجال ذوى مال، الذين يبذلون جهدهم لخدمة القوم
ہمت کے پوری نہیں ہوسکتی یعنی ایسے لوگ جو خدمت قوم کے لئے پوری کوشش کریں
ولا يـنـظـرون إلـى الـلائـم واللؤم. وتعلمون أن هذا السفر يحتاج إلى زاد
اور کسی کی ملامت کی پروا نہ کریں اور تم جانتے ہو کہ یہ سفر اس بات کا محتاج ہے کہ زاد

يكفى، ورفيقٍ يعلَم العربية ويدرى، فعاوِنوا بأموالكم وأنفسكم إن كنتم
کافی ہو اور کوئی ایسا رفیق بھی ساتھ ہو جو عربی دان ہو سو تم اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ مدد کرو اور اگر تم
تحبّون اللّٰه ورسوله، ولا تقعدوا مع القاعدين. واعلموا أن الإسلام مركزٌ
اللہ اور رسول کے محبّ ہو اور نکمے ہوکر مت بیٹھو۔ اور یقیناً سمجھو کہ دین اسلام
وعمود للعالم الإنساني، لأن المُلك الجسماني ظِلٌّ للمُلك
عالم روحانی کے لئے مرکز ہے کیونکہ جسمانی ملک روحانی ملک کے لئے تابع ہے اور خدا تعالیٰ نے جسمانی
الروحاني، وجعَل اللّٰه سلامته في سلامته وكرامته في كرامته، وكذلك
ملک کی سلامتی اور بزرگی روحانی ملک میں رکھی ہے اور اسی طرح سنت اللہ
جرت سنة ربّ العالمين. وإن اللّٰه إذا أراد أن يُعلِي قوما فيجعل لهم
واقع ہوئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ جس وقت ارادہ فرماتا ہے کہ کسی قوم کو بلندی بخشے تو ان کو دین میں عالی
هِممًا في الدّين، وغيرةً للصّراط المتين، فقُوموا للأعداء ، ولكن لا
ہمت اور صاحب غیرت کر دیتا ہے پس دشمن کے لئے کھڑے ہو جاؤ لیکن نہ بے وقوفوں کی طرح بلکہ
كالسّفهاء ، بل كالعقلاء والحكماء . ولا تتخيروا ظُلمًا ولا يخطُرُ في
عقلمندوں اور حکیموں کی طرح اور ظلم کا طریق مت اختیار کرو اور چاہیئے کہ تمہارے دل میں اس کا خیال ہی نہ آوے
بالكم هواه، بل أطيعوا اللّٰه وأشيعوا هداه، واللّٰه يحبّ الطاهرين. فالرجاء
بلکہ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو اور اس کی ہدایت کو پھیلاؤ اور خدا تعالیٰ پاکوں کو دوست رکھتا ہے۔ پس تمہاری
مِن حميّتكم الإسلامية وغيرتكم الدينية أنْ أَعِدّوا الأسباب كالعاقلين لا ﴿۵۳﴾
حمیت اسلامی اور غیرت دینی سے امید ہے کہ عقلمندوں کی طرح اسباب تیار کرو نہ جاہلوں اور مجنونوں کی طرح
كالجاهلين والمجانين. ولا شك أن تفهيم الضالين الغافلين واجب
اور کچھ شک نہیں کہ گمراہوں کا سمجھانا عالموں پر
على العلماء العارفين، فقوموا للّٰه وأشيعوا هُداه، ولا تؤمِّلوا عليها جزاءً
فرض ہے پس خداتعالیٰ کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اس کی ہدایت کو پھیلاؤ اور اس پر کسی اور کے

مِن سواه. وأَرسِلوا في تلك الديار وبلادِ أهل الإنكار رجُلَين عارِفين، وإن
بدلہ کی امید مت رکھو اور ان ولایتوں میں دو باخبر آدمی بھیجو اور
كنتم تشاورونني وتسألونني فقد قلتُ وبيّنت لكم اسم رجل رأيتُ فضله
اگر مجھ سے مشورہ طلب کرو سو میں ایسے آدمی کا نام بیان کر چکا ہوں جس کا میں☆
وعلمه ومتانته وحلمه برأى العين. نعم إنّه يحتاج إلى رفيق آخر أو رفيقَين من
فضل اور علم اور متانت اور حلم دیکھا ہے ہاں وہ ایک یا دو ایسے رفیقوں کا
الذين كانوا في لسان العرب ماهرين، وفي علم القان❁ متبحرين، فأعينوه في
محتاج ہے جو لسان عرب میں ماہر اور علم قرآن میں بہت وافر حصہ
هذا يا معشر المسلمين. فإن فعَلتم وكما قلتُ عمِلتم، فتبقى لكم مآثرُ الخير
رکھتا❀ ہوں سو اے مسلمانو اس کو اس بارہ میں مدد دو پس اگر تم نے ایسا کیا اور میرے کہنے پر عمل کیا
إلى آخر الزمان، وتُبعَثون مع أحبّاء الرحمٰن، وتُحشَرون في عباد الله
تو اخیر زمانہ تک نیک یادگار تمہاری باقی رہے گی اور تم مقبولوں کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے سو
المجاهدين، فاسمحوا رحمكم الله، وقوموا لِلّهِ قانتين. أقول لكم مثلًا
جوانمردی دکھلاؤ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور فرمانبردار بن کر اٹھ کھڑے ہو میں ایک مثال کہتا ہوں
فاستمِعوا له كالمنصِفين. كلُّ رجل يرضى أن يبذل كلَّ ما يملكه لينجو مثلًا
منصفوں کی ❃ اس کو سنو۔ ہر یک انسان اس بات پر راضی ہو جاتا ہے کہ تمام مال خرچ کر کے مثلاً حبس ریح
من مرض احتباس الضّراط، فما له لا يرضى لإعانة الدّين والصراط؟ أليس
کی مرض سے خلاصی پاوے اور چاہتا ہے کہ کسی طرح ہوا خارج ہو جاوے پھر اس پر کیا پردہ پڑا ہے کہ دین کی
عنده قدرُ الصراط كقدر الضراط؟ فتفكّروا كالمستحيين. ثم إعانة الدين من
اعانت کے لئے مال خرچ کرنے پر راضی نہیں ہوتا کیا دین اس کے نزدیک اس بدبودار ہوا کے بھی
أعظم وسائل الفلاح وذرائع الصلاح، مع جميل الذكر وطيّب الثناء ﴿۵۴﴾
برابر نہیں جو اندر سے نکلتی ہے سو تم اہل حیا کی طرح سوچو پھر دین کی مدد کرنا ایک بڑا بھاری ذریعہ صلاح وفلاح ہے

☆ سہو کتابت ہے ''میں نے'' ہونا چاہیے۔ (ناشر) ❁ سهو والصحيح " القرآن ". (الناشر)
❀ سہو کتابت ہے'' رکھتے '' ہونا چاہیے۔ (ناشر) ❃ سہو کتابت ہے'' کی طرح '' ہونا چاہیے۔ (ناشر)

والـلـحـوق بـالأولـيـاء . لـيـس من البرّ أن يكفِّر بعضكم بعضا، ويعتدى
لوگوں کی تعریف اور اولیاء میں داخل ہو جانا اس کے علاوہ ہے یہ تو نیکی کی بات نہیں کہ بعض تم میں سے
كـذوى الـعـدوان، ويتـرك أعداء خير الإنس والجانّ، ولكن البرّ مَن
بعض کو کافر ٹھہراویں اور ظالموں کی طرح زیادتی کریں اور رسول اللہ صلعم کے دشمنوں کو چھوڑ دیں مگر
جـاهـد فـى سبيل الله بجهاد يناسب طورَ الزمان، فاطلبوا عملًا مبرورًا
نیکی کی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسی کوشش کریں جو مناسب زمانہ ہے سو تم عمل مبرور کے
عند الله إن كنتم تطلبون مرضاة الرحمٰن، وخُذوا سِير الصالحين.
طالب بن جاؤ اگر تم خدائے تعالیٰ کی رضامندی کے طالب ہو اور نیکوں کی سیرتیں اختیار کرو۔
يـا مـعشـر الإخـوان قـد ضـعـف ديـننا الذى ما يسبقه النـيِّرانِ،
بھائیو ہمارا وہ دین جو آفتاب اور ماہتاب سے بڑھ کر تھا ضعیف ہو گیا اور
و كثـرت الـمـفـاسد فى الزمان، وهذا أمر لا يختلف به اثنان، ولا تنطق
مفاسد زمانہ میں بہت پھیل گئے اور یہ وہ بات ہے جس میں دو آدمی بھی اختلاف نہیں کرتے
بـمـا يخالفه شفتانِ، وترون أنّ القوم قد وقعوا فى أنيابِ غُـول الضلال
اور اس کے مخالف دو لبیں نہیں بولتیں اور تم دیکھتے ہو کہ ہماری قوم گمراہی کے شیطان کے
وبـدَت الـوجـوه عـلـى أقبـح المآل، وقد ضعفنا فى كُلّيّاتنا وجُزئيّاتنا،
دانتوں کے نیچے ہے اور بری شکلیں ظاہر ہو گئی ہیں اور ہم اپنے کلیات جزئیات میں کمزور
فالعياذ بالله من شر المآل. وليس لنا وسيلة لرفع هذه الغوائل والوبال،
ہو گئے پس بد انجام سے خدا کی پناہ مانگو اور ان بلاؤں سے نجات پانے کے لئے بجز دعا
مـن غيـر رفعِ كَفِّ الابتهال، فقد جاء وقت بذل الهمّة وصرف الحميّة
کے اور کوئی وسیلہ نہیں سو وہ وقت آ گیا جو ہمت اور غیرت اور حمیت کو مردوں کی طرح
والغيرة كالرجال، وإن لم تسمعوا فعليكم ذنب الغافلين.
کام میں لاویں اور اگر تم اب بھی نہ سنو تو غافلوں کا گناہ تمہاری گردن پر۔

ألا تـرون إلى شيوننا المتنـزلة، وأيّامنا المُدبِرة، ومصائبنا اللاحقة؟ ما نزلت
کیا تم تنزلی حالتوں اور ادبار کے دنوں کونہیں دیکھتے اور ان مصیبتوں کونہیں دیکھتے جو لاحق
هـذه البـلايـا إلا لـغـفـلـتـنـا وتغافُلنا فى ملّتنا، وعسٰى أن يرحم اللّٰه إن كنتم
ہیں یہ بلائیں صرف ہماری غفلت کی وجہ سے اتری ہیں اورعنقریب ہے کہ خدا تم پر رحم کرے
تـائبين. وّمن ذهب إلى البلاد الإنكليزية خالصًا لله فهو أحد من الأصفياء ، ﴿۵۵﴾
اگرتم توبہ کےساتھ اس کی طرف رجوع کرو۔اور جوشخص وعظ کے لئے انگریزی ملکوں کی طرف خالصاً للہ جائے گا پس وہ
وإنْ تـدركه الـوفاة فهـو من الشهداء . فيا حُـماةَ الـمـلّة، ويـا أهلَ الغيرةِ
برگزیدوں میں سے ہوگا اور اگر اس کو موت آ جائے گی تو وہ شہیدوں میں سے ہوگا۔سو اے حامیانِ ملت
والـحـميّة، ويـا نُـصـراءَ الشـريعة المحمدية، اعرفوا الزمان فإن الحين قد
اور اے صاحبانِ غیرت اور حمیت اور اے مددگاران شریعت زمانہ کو پہچان لو
حـان، وهـذا هـو الزمان الذى كنتم تؤمّلونه، وهذا هو الأوان الذى ما زلتم
کیونکہ وقت آ گیا اور یہ وہی زمانہ ہے جس کے آنے کے تم امیدوار تھے اور یہ وہی وقت ہے
تـرجونه، وهذا هو المهدى الذى تنتظرونه. إن القمر والشمس ينخسفان،
جس کی امیدیں ہمیشہ سے تھیں اور یہ وہی مہدی ہے جس کے انتظار میں تم تھے دیکھو چاند اور سورج کو
والـلـيـل والنهار يشهدان، فهل أنتم تأتونني يـا معشر الإخوان أو تولّون
گرہن ہو گیا پس اب بھی آؤ گے یا نہیں
مُـدبـريـن؟ ها أنتم وجدتم ما كنتم فقدتم، فبـادِروا إلـى الفضل الذى نزل
خبردار تم نے وہ زمانہ پا لیا جو کھویا تھا۔ سو اس فضل کی طرف دوڑو جو تم پر
إليـكـم، والـمجدّدِ الذى بُعث لديكم، فلا تشكّوا ولا ترتابوا وقُوموا بهممٍ
اترا اور اس مجدد کی طرف آؤ جو مبعوث ہوا اور کچھ شک و شبہ مت کرو اوران ہمتوں کے ساتھ اٹھو
تـزول بهـا الـجبال وتهرب الأفيال. ولا تحقّروا أيامَ اللّٰه فيحلّ بكم غضبُه
جن سے پہاڑ دور ہو جاتے ہیں اور ہاتھی بھاگتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے دنوں کی تحقیر مت کرو اور اگر ایسا کیا تو تم پر غضب

ويتوجه إليكم لهبُه. فاتقوا مقت الله ولا تتكلموا مجترئين.
نازل ہوگا سو خدا تعالیٰ کے غضب سے ڈرو اور دلیری سے مت بولو۔
وإني سمعت أنّ بعض الجهلاء وطائفة من السفهاء يقولون إنّ
اور مَیں نے سنا ہے کہ بعض جاہل نادان یہ بات کہتے ہیں کہ اگرچہ چاند گرہن
الخسوف والكسوف في رمضان، وإنْ كنا نجد مُؤيِّدَه الفرقانَ، ومع ذلك
اور سورج گرہن رمضان میں ہو گیا اور ہم قرآن کو اس پیشگوئی کا مؤید بھی پاتے ہیں اور اخبار
يوجد في الأخبار ويُتلٰى في الآثار، ولكنا لسنا بمطمئنين وعالمين بأنه ما وقع
اور آثار میں بھی یہ پیشگوئی موجود ہے مگر ہم کو یہ تسلی نہیں کہ کبھی پہلے زمانہ میں یہ واقع نہیں ہوا
في أول الزمان، ومَا ثبت غرابته عند أهل الأديان، فكيف نكون مستيقنين؟ ﴿۵۶﴾
اور اس کی غرابت اہل ادیان کے نزدیک ثابت نہیں پس ہم کیونکر یقین کریں۔
أما الجواب فاعلموا أيّها الجهلاء والسفهاء أن هٰذا حديث من
مگر جواب یہ ہے کہ اے نادانو اور سفیہو یہ حدیث خاتم الانبیاء
خاتم النبيّين وخير المرسلين، وقد كُتب في الدارقطني الذي مرّ على تأليفه
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے جو خیر المرسلین ہے اور یہ حدیث دارقطنی میں لکھی ہے جس کی تالیف پر
أزيد من ألف سنة فاسألوا المنكرين. فإن كنتم من المرتابين فأَخْرِجوا لنا كتابًا
ہزار برس سے زیادہ گذرا پس پوچھ لو ان سے اگر تمہیں شک ہے تو ہمارے لئے کوئی ایسی کتاب یا اخبار نکالو
أو جريدة يوجد فيه دعواكم ببرهان مبين. وأْتوا بقائل يقول إني رأيت كمثل
جس میں تمہارا دعویٰ صاف دلیل کے ساتھ پایا جاوے اور کوئی ایسا قائل پیش کرو کہ اس قسم کا
هذا الخسوف والكسوف قبل هذا إن كنتم صادقين. ولن تستطيعوا ولن
خسوف اور کسوف اس نے دیکھا ہو اگر تم سچے ہو۔ اور تمہیں ہرگز
تقدروا على ذٰلك، فلا تتبعوا الكاذبين. ألم تعلموا أن علماء السلف
قدرت نہیں ہوگی کہ اس کی نظیر پیش کر سکو پس تم جھوٹوں کی پیروی مت کرو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ علماء سلف

كـانوا منتظرين لهٰذه الآية وراقِبى هٰذه الحجّةِ قرنًا بعد قرنٍ وجِبلّةً بعد جبلّة؟
اس نشان کے منتظر تھے اور اس حجت کی انتظار کر رہے تھے اور صدی بعد صدی اور پشت بعد
فلو وجدوها فـى قـرن لكانوا أوّلَ الذّاكرين فى كتبهم ومـا كانوا متناسين.
پشت انتظار کر رہے تھے پس اگر اس کو کسی قرن میں پاتے تو ضرور اس کا ذکر کرتے اور فراموش نہ کرتے۔
فإنهم كانوا يعظّمون هذا الخبر المأثور، ويُحصُون فى رِقْبتِه الأيامَ والشهور،
کیونکہ وہ اس خبر ماثور کی تعظیم کرتے تھے اور اسکے انتظار میں دن اور مہینے گنتے تھے اور عشاق کی طرح اس کی
ويـنتظرونه كالمغرمين، وكانوا يُحنّون إلٰى رؤية هذه الآية، ويحسبون رؤيتها
انتظار کرتے تھے اور اس نشان کے دیکھنے کی آرزو رکھتے تھے پس انہوں نے اپنے زمانوں میں
مـن أعـظم السعادة. فما رأوها مع مساعى كثيرة وأنظار متتابعة أثيرة، ولو رأوها
اس نشان کو نہ دیکھا اور اگر دیکھتے
لـذكـروهـا عـند ذكر هذه الأخبـار وتـدوين هٰذه الآثار. وأنـت تـعلم أن ﴿۵۷﴾
تو ضرور اس کا ذکر کرتے اور تمہیں معلوم ہے کہ ان کی کتابیں
تأليفاتهم سلسلة متتابعة لا يغادر قرنا من القرون إلٰى زماننا الموجود المقرون،
مسلسل طور پر تالیف ہوتی چلی آئی ہیں
ومـع ذلـك لا تـجد فيها أثرًا من ذكر وقوع هذه الآية. أفأنت تظن أنهم ما
مگر ان میں اس نشان کا کچھ ذکر نہیں کیا گیا۔ تیرا یہ ظن ہے کہ انہوں نے
ذكـروهـا مِـن حُـجـب الغفلة؟ وإن كنت تزعم كذلك فهذا بهتان مبين.
غفلت کی وجہ سے یہ ذکر چھوڑ دیا اگر تو ایسا ظن کرتا ہے تو تُو نے بہتان باندھا اور کس طرح تُو ظن کرتا ہے
وكيف تـظـن هـذا وأنـت تـعلـم أنهـم كانوا حريصين علٰى جمع حوادث
اور تُو جانتا ہے کہ وہ لوگ حوادث زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حریص تھے اور جو کچھ چاند اور سورج پر
الـزمـان، ومجهشين بتدوين ما لحِقها النيِّرانِ، فمَن زعم أنه وقع فى وقتٍ من
امور عارض ہوتے ان کے لکھنے کے لئے آمادہ رہتے تھے۔ پس جس شخص نے یہ زعم کیا ہے کہ یہ خسوف کسوف

الأوقات، فقد تبع المفتريات، وآثر علٰى قول رسول اللّٰه صلى الله
پہلے بھی واقع ہو گیا ہے اس نے مفتریات کی پیروی کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر
عليه وسلم أراجيفَ الكاذبين. وها أنا أقول على رؤوس الأشهاد
جھوٹوں کی بات کو ترجیح دی ہے اور خبردار ہو مَیں گواہوں کے روبرو کہتا ہوں کہ جو شخص اس
لجميع أهل البلاد، أنه من أنكر هذه الآية من ذوى شَنَآنٍ، فليس عنده
نشان کا انکار کرے تو اس کے پاس کوئی دلیل نہیں اور محض ظلم سے بات کرتا ہے اور
من برهان، ولا يتكلم إلّا مِن ظلم وعدوان، فإن عندنا شهادةَ كلِّ زمانٍ.
ہمارے پاس ہر زمانہ کی گواہی ہے کتابیں موجود ہیں اور جو عذر کئے گئے ہیں وہ
الكتب موجودة، والمعاذير مردودة، وقد كتبنا هذا لإيقاظ النائمين.
مردود ہیں اور یہ رسالہ ہم نے سوئے ہوئے کو جگانے کے لئے لکھا ہے۔

أيها الناس اقبلوا أو لا تقبلوا، إن الآية قد ظهرت، والحجة قد تمّتْ،
اے لوگو تم قبول کرو یا نہ کرو بے شک نشان ظاہر ہو گیا اور حجت پوری ہو گئی
ولن تستطيعوا أن تُخرِجوا لنا نظيرًا آخر لهذا الخسوف والكسوف، فلا ﴿۵۸﴾
اور تمہیں طاقت نہیں کہ اس کسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کر سکو پس
تُعرِضوا عن آية اللّٰه الرحيم الرؤوف. وهذا آخر كلامنا فى هذا الباب،
خداتعالیٰ کے نشانوں سے روگردانی مت کرو اور یہ ہماری اس باب میں آخری کلام ہے
ونشكر اللّٰه على تأليف هذا الكتاب، ونصلى على رسوله خاتم النبيين.
اور ہم اس کتاب کی تالیف پر خداتعالیٰ کا شکر کرتے ہیں اور ہم خداتعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰه ربّ العالمين.
اور آخری دعا یہ ہے کہ الحمد للہ ربّ العالمین۔

القصیدة

فَدَتْکَ النفسُ یا خیرَ الأنامِ
تیرے پر جان قربان ہو اے بہتر مخلوقات
رأینا نورَ نَبْئِک فی الظلامِ
ہم نے تیری خبر کا نور اندھیرے میں دیکھ لیا

رأینا آیةً تسقی وتُرْوِی
ہم نے وہ نشان دیکھ لیا جو پلاتا ہے اور سیراب کرتا ہے
وتشفی الغافلین من السَّقامِ
اور غافلوں کو مرض سے شفا بخشتا ہے

رأینا النیّرینِ کما أشرتَا
ہم نے سورج اور چاند کو دیکھ لیا جیسا کہ تو نے اشارہ کیا تھا
قد انخسفا لتنویر الأنامِ
بہ تحقیق دونوں کو گرہن لگ گیا تا خلقت منور ہو

بحمد اللّٰہ قد خسفا وکانا
شکر خداتعالیٰ کا کہ دونوں کو گرہن لگ گیا
شریکَیْ مِحَنِ أیّامِ الصّیامِ
اور دونوں رمضان کی تکالیف کے شریک ہو گئے

أتانا النصر بعد ثلاثِ مئةٍ
ہمیں خداتعالیٰ کی مدد
وبعدَ مرورِ مُدّةِ ألف عامِ
تیرہ سو برس گذرنے کے بعد آئی

بدا أمرٌ یُعین الصّادقینا
وہ امر ظاہر ہوا جو صادقوں کی مدد کرتا ہے
ولا یُبقِی شکوکَ ذوی الخصامِ
اور جھگڑنے والوں کے شکوں کو باقی نہیں رکھتا

بدا بطلٌ یحارب کلَّ خصمٍ
وہ دلیر ظاہر ہوا جو ہر یک دشمن سے لڑائی کرتا ہے
ویضرب بالصّوارم والسّهامِ
اور تلواروں اور تیروں کے ساتھ مارتا ہے

فلیس لمنکر عذرٌ صحیح
پس منکر کا کوئی صحیح عذر نہیں ہے
سوی التسویل زورًا کالحرامی
سوا اس کے جو چوروں کی طرح جھوٹی باتیں آراستہ کرے

فهذا یَوْمُ تَهْنیةٍ وفتحٍ ﴿۵۹﴾
پس یہ دن مبارک بادی اور فتح کا ہے
وتنجیةِ الخلائق من أثامِ
اور خلقت کو گناہ سے نجات دینے کا دن ہے

إذا مـا عَـيَّ قـومـی مِـنْ جـوابٍ
جس وقت میری قوم جواب دینے سے عاجز آ گئی
وقـالـوا آيـةٌ لبـنـی حُسيـنٍ
اور بولے کہ یہ ایک نشان بنی حسین کے لئے ہے
فـقـلـتُ اخْشَـوا إِلٰـهًا ذا جلالٍ
پس میں نے کہا کہ خدائے بزرگ سے ڈرو
ولا يـدری الـخـفـايـا غيـر رَبّـی
اور پوشیدہ باتوں کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا
وأی ثبـوتِ نسـبٍ عـنـد قـومٍ
اور کس قوم کے پاس اپنی نسب کا ثبوت ہے
ونـحـن الـوارثـون كـمـثـلِ وُلْـدٍ
اور ہم بیٹوں کی طرح وارث ہیں
فتـوبـوا واتّـقـوا ربًّـا قـديـرًا
پس توبہ کرو اور اس رب قادر سے ڈرو
ومَـن رامـا فـأيـن يـفـرّ مـنّـا
اور جو شخص ہم سے تیراندازی کرے ہم سے کہاں بھاگے گا
وردنـا الـمـاءَ صـفـوًا غيرَ كدرٍ
ہم پانی میں وارد ہو گئے جو مصفا اور غیر مکدّر ہے
أتـانـی الـصـالـحـون فـبـايَعونی
نیک لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے بیعت کی
وأمّـا الـطـالـحـون فـأكـفَـرونـی
جو تباہ کار تھے سو انہوں نے مجھے کافر ٹھہرایا
وأفتَـوا بـالـهـوىٰ مـن غيـرِ علمٍ
اور بغیر بصیرت علم کے اور ہوا و ہوس کے فتویٰ لکھا

فـمـالـوا نـحـو هَـذْیٍ كـالـجَـهـامِ
سو بکواس کی طرف مائل ہو گئی جیسے وہ بادل جس میں پانی نہ ہو
ومـنـهـم نـرقُبَـنْ بَـعْـث الإمـامِ
اور انہیں میں سے امام کے پیدا ہونے کی امید کی جاتی ہے
وفِـرّوا نـحـو عَـيـنِـیْ بـالأُوامِ
اور میرے چشمہ کی طرف پیاس کے ساتھ دوڑو
ومـا الأقـوام إلا كـالأسـامـی
اور قومیں صرف نام ہیں
سـوى الـدعـوى كـأوهـام الـمـنـامِ
بجز دعویٰ کے جو خواب کے وہموں کی طرح ہے
ورِثْـنـا كـلَّ أموال الـكـرامِ
اور بزرگوں کے تمام مال کے ہم وارث ہو گئے
مـلـيـكَ الـخَـلـق والرسلِ العظامِ
جو خلقت اور رسولوں کا بادشاہ ہے
وإنـا الـنـازلـون بـأرضِ رامـی
کیونکہ ہم تیر چلانے والوں کی زمین پر اتریں گے
ويشـرَب غيـرُنـا وَشْلَ الإجـامِ
اور ہمارے مخالف تھوڑا سا جنگلوں کا پانی پی رہے ہیں
وخـافـوا ربّهـم يـومَ الـقـيـامِ
اور خدا تعالیٰ سے اور جزا سزا کے دن سے ڈرے
ولـعـنـونـی ومـا فـهِـمـوا كـلامـی
اور میرے پر لعنتیں کیں اور میرے کلام کو نہ سمجھا
وقـالـوا كـافـرٌ لـلـكُـفُـر كـامـی
اور کہا کہ کافر ہے اور کفر کے لئے گواہی کو چھپانے والا

﴿۶۰﴾

وَصَالوا کالأفاعی أو ذیابٍ
اور سانپوں کی طرح انہوں نے حملہ کیا یا بھیڑیوں کی طرح
وإن اللّٰہ للصِّدّیق حامی
اور راستبازی کے لئے خدا تعالیٰ حمایت کرنے والا ہے

لقد کذَبوا وخلاقی یراھم
انہوں نے جھوٹ بولا اور میرا خدا ان کو دیکھ رہا ہے
وللشَّیطان صاروا کالغلامِ
اور شیطان کے لئے غلام کی طرح ہو گئے

فلا واللّٰہِ لستُ ککافرینا
پس یہ بات نہیں اور بخدا میں کافر نہیں
فدَتْ نفسی نبیًّا ذا المقامِ
میری جان اُس نبی پر قربان ہے جو صاحب مقام محمود ہے

وأصبانی النّبیُّ بحسنِ وجہٍ
اور میرا دل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف کھینچ لیا
أریٰ قلبی لہ کالمستھامِ
مَیں اپنے دل کو اپنے لئے سراسیمہ دیکھتا ہوں

وذِکرُ المُصطفٰی رَوْحٌ لقلبی
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کے لئے آرام ہے
وصار لِمُھجتی مثل الطعامِ
اور میری جان کے لئے مثل طعام کے ہے

وخصمی یجلَعَنْ مِن غیر حقٍّ
اور میرا دشمن بے شرمی سے ناحق بدگوئی کر رہا ہے
ویأمَنُ مَکْرَ ربٍّ ذی انتقامِ
اور خدا تعالیٰ کے مکر سے جو ذوانتقام ہے اپنے تئیں امن میں سمجھتا ہے

سیبکی حین یُضحِکنا القدیرُ
سو وہ اس دن روئے گا جس دن خدا تعالیٰ ہمیں ہنسائے گا
وقلنا الحق مِن غیرِ احتشامِ
اور ہم نے بغیر کسی سے شرم کرنے کے سچی بات کہی ہے

یخیّبنی عدوّی مِن ورائی
میرے پیچھے سے دشمن مجھے نومید کرتا ہے
یبشّر ذو العجائب مِن قُدامی
اور میرے آگے سے میرا رب مجھے خوشی دے رہا ہے

وإنّی سوف یدرکنی إلٰہٌ
اور عنقریب خداتعالیٰ میری مدد کرے گا
علیمٌ قادرٌ کھفِی مَرامِی
اور وہ دانا قادر اور میری پناہ اور میرا مقصود ہے

أأنت تُکذِّبَنْ آیاتِ ربّی
کیا تو خداتعالیٰ کے نشانوں کی تکذیب کرتا ہے
أأنت تُعادِیَنْ سبلَ السلامِ
کیا تو اسلام کی راہوں کا دشمن ہے

لنا مِن ربّنا نور عظیم
ہمارے لئے ہمارے رب کی طرف سے نور عظیم ہے
نُریک کما یُرَی برق الحُسامِ
ہم تجھے دکھائیں گے جیسا کہ تلوار کی چمک دکھلائی جاتی ہے

الاشتهار

لتَبْكيت النّصارىٰ وتَسْكيت كلّ مَن بارَى

﴿۶۱﴾ قالت النصارى إنّ لنا نصابًا تامًّا ونصيبًا عامًّا من العربية، وقد لحِقتْ بنا من المسلمين جماعةٌ سابقون فى العلوم الأدبية، وجَمٌّ غفير من أهل الفنون الإسلامية. وقالوا إن القرآن ليس بفصيح بل ليس بصحيح، وكنا على عيوبه مُطّلعين. وألّفوا كُتُبًا وأشاعوا فى البلاد، ليضلّوا الناس ويُكثروا فساد الارتداد. وقالوا إنا نحن كنّا مِن فحول علماء الإسلام وأفاضل الكرام العظام، وفكَّرْنا فى القرآن ونظرنا إلى الكلام، فما وجدنا بلاغته وفصاحته على مرتبة الحسن التام وملاحة النظام، كما هو مشهور عند العوام، بل وجدناه مملوًّا من أغلاط كثيرة وألفاظ ركيكة وحشيةٍ، وليس فى دعواه من صادقين. وكذٰلك حقّروا كتاب اللّٰه المبين، وكانوا فى سبّهم وطعنهم معتدين. فألهمَنى ربّى لأُتمّ حُجّة اللّٰه عليهم، وأُرِى الخَلق جهل الفاسقين.

فألّفتُ هذه الرسالة وجعلتُها حصّتَين حصّة فى ردّ كلماتهم، وحصّة فى آية الكسوفين. وأُقسم بالذى أنزلَ الفرقان وأكمل القرآن، لقد كان كلّهم جهلاء ، وما مسّوا العلم والعرفان، ومن قال إنى عالم فقد مان. فمن ادّعى منهم أن له دخل فىٓ العربية، ويد طولٰى ﴿۶۲﴾ فى العلوم الأدبية، فأحسنُ الطرق لإثبات براعته وتحقيق صناعته

ووزن بـضاعته، أن يتصدّى ذلک المدّعی لتأليف مثل ذلک الكتاب وإنشـاءِ نـظيـرِ هذا العُجاب، بالتزام الارتجال و الاقتضاب. وإنی أمهّل الـنـصـارى مِن يوم الطبع إلى شهرين كاملين، فليُبادر من كان من ذوی الـعـلـم والـعينين. وقد أُلهمتُ من ربّی أنّهم کُلّهم کالأعمٰی، ولن يأتوا بـمثـل هـذا، وإنهـم كـانـوا فـی دعـاويهم كاذبين. فهل منهم مَن يُبارز بـرسـالة، ويـجلّی فی هيجاء البلاغة عن بسالة، ويكذّب إلهامی ويأخذ إنـعـامی، ويتحامی اللعنةَ ويُعين القوم والملّة، ويجتنب طعن الطاعنين؟ وإنـی فرضتُ لهم **خمسة آلاف** مـن الـدراهم المروّجة بعهد مؤكّد من الحلف بكل حال من الضيق والسعة، بشرط أن يأتوا بمثلها فُرادى فُـرادى، أو بـإعـانةِ كلِّ مَن عادیٰ، وإن لم يفعلوا، ولن يفعلوا، فاعلموا أنهـم جـاهـلـون كـذّابـون، وفـاسـقـون خبّابون. إذا ما غُلبوا خلبوا، لا يـعـلـمـون شيـئًـا من علوم هذه الملّة ومعارف تلک الشريعة. يؤذون المسلمين من غير حقّ، ولا يرتاعون قهر ربّ العالمين.

مـا لـلـعـدا مـالوا الى الاهواء	مـالـوا الٰـی امـوالهـم وعـلاء
عـادوا الٰـهًـا واسع الآلاء	مـولًـی ودودًا حـاسـم الـلاواء
مـلک الـعـلٰی ومطهر الاسماء	اهـل الـسـمـاح واهـل كل عطاء

الراقـم

میرزا **غلام احمد** القادیانی عفی عنه

۱۸ مئی ۱۸۹۴ء روز جمعه

﴿۱۷﴾

الحاشية المتعلقة بصفحه نمبر ۱۷ ☆

اعلم ان للمخالفين اعتراضات و شبهات فی هٰذا المقام و کلّها دالة علٰی قلة التدبّر و شدّة الخصام کاللئام واعظم الاعتراضات الجرح والقدح فی الروات و اما الجواب فاعلم انا لا نسلم جرح الجارحین وقدح القادحین وهو غیر ثابت عند المحققین. قال اللّٰه تعالٰی يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ [1] فالاٰية تدل علی ان شهادة الفاسقین لا یجوز ان تُقْبَل الا بعد تحقیق یجعل المحقق کالمطمئنین. فاذا تقرر هذا فنقول ان من الاحکام القراٰنیة والتاکیدات الفرقانیة ان نحسن الظن فی مومن و نقول ان الدارقطنی ما اخذ هذا الحدیث من هٰذه الروات الا بعد تحقیق یکفی للاثبات والا فکیف یمکن ان یروی الدارقطنی من فاسق کذاب عمدا و یجعل نفسه من الفاسقین. فلا شک انه بنی امره علی الخبر والسبر فتفکر بالانصاف والصبر ولا تکن من الزائغین. وکیف یجترء قلب مومن ان یدخل مثله فی اهل الفسق والعدوان ویجترء علٰی سبّ اهل الصلاح والایمان ویحسبه من الخائنین المفسدین. فالامر الحق الذی لا بد من قبوله والنور الذی یرحل الشک من حلوله ان الدارقطنی ما وجد فی الروات شیئا یعزی الی الهنات وریٰ شهرة الحدیث بالعینین فناب العیان مناب العدلین.

واما اذا فرضنا ان الدارقطنی رأی روات هذا الحدیث من الفاسقین ثم کتبه من غیر تحقیق کالمفترین الملحدین فهذا امر یجعله اول المتلطخین بالسیات و یثبت انه کان خارجا من دائرة الصلاح والتقاة بل کان شرّا مکانا من الروات فانه اخذ روایة رجلٍ کان زائغا کذابا وراوی الموضوعات وکان یضع للروافض وکان دجّالًا واکذب زمانه وناسج المفتریات وکان من المشهورین المعروفین المطعونین کما کتب صاحب صیانة الاناس

☆ ایڈیشن ھٰذا صفحہ ۲۰۷

[1] الحجرات: ۷

من الغزنويين. فما ظنک اتحسب الدارقطنی رجلًا فاسقًا و خارجًا من الديانة و الدين.

ثم اعلم ان القراٰن الامين لا يمنعنا ان نقبل شهادة الفاسقين. بل يقول اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا[1] يعنى اقبلوا شهاداتهم بعد التحقيق وتكميل مراتب التدقيق و لا تقبلوها مستعجلين. فمن حسن الظن ان نُقِرَّ بان الدارقطنی ما أخذ هٰذا الحديث من الرواة الا بعد ما حقق الامر وراٰهم کالثقات وصار من المطمئنين و تجد فی البخاری بعض الرواة مطعونين بزيغ المذهب وانواع السيّاٰت وللحديث طرق اُخرٰی من الثقات فلتنظر ما اخرجه نعيم بن حماد و ابو الحسن الخيری فی الجزئيات روايتا عن علی بن عبداللّٰه بن عباس فتفكر كذوی الدرايات واخرج مثله الحافظ ابوبكر بن احمد بن الحسن و كذٰلک عن كثير بن مرة الحضرمی و البيهقی و القرآن مهيمن علی كلها بالبيّنات المحكمات فمن ينكره الا من قسی قلبه وهوٰی فی هوة التعصبات وما تلمظ طعم التحقيقات و ما غاص فی لُجة الادراكات وما استخرج خبايا النكات وما يمّم الحق كالمسترشدين. وشهرة الحديث مع كثرة طرقه تدل علٰی انه قول رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وكذلک فهم كل من علم و تعلم. و الّا فایّ حاجة الجأت الٰی ارتضاع كأس الاغيار الم تكن بِكاف احاديث خير الرسل لهداية الابرار فلم جمعوا اقوالًا ما كانت من خاتم النبيين وما اخذت من رسول امين وهل هٰذا الا دجل و تلبيس و فعل الشياطين. ولا يفعل هٰكذا الا الذی سعی فی الارض ليفسد فيها ويهلک اهلها كالدجالين. واما الذی اعطی حظ من الايمان ورزق اتباع السنة بتوفيق الرحمان فيانف ويستحی من اللّٰه ولا يضع غير الوحی فی موضع وحی اللّٰه ولا قول الانسان فی مقام قول الرحمان كالمجترئين وتجد كثيرًا من المرسلات فی اٰثار افضل الرسل خير الكائنات وما قال الراوون انهم القائلون وهی اقوالهم او اقوال امثالهم من اهل الصلاح والتقات بل ﴿ب﴾

[1] الحجرات: ۷

ذكروها بيقين تام وتعظيم واكرام لا ينبغى لقول احد من الصلحاء الا لقول خاتم الانبياء سيد المرسلين.

فهذا دليل اكبر و برهان اعظم على انهم ما ذكروا حديثا من قسم المرسل الا وكان مرادهم انه من خير الرسل وانه حديث رسول اللّٰه خاتم النبيين. وان سبب الارسال شهرة الخبر الٰى حد الكمال وكل ما هو مشهور ومتعارف ومذكور فى الرجال فلا يحتاج الى الرفع والاتصال وانما المحتاج الى الرفع اثار من الاحاد ليزول ظِنّة التحريف والالحاد وخطأ الراوين. وكأين من الاخبار المشهورة المسلّمة لا نشك فيها ولا نحسبها من الفرية بل نحسبها يقينًا من السنة المطهرة والشعار الاسلامية ولا نثبت انها من الاحاديث المرفوعة المتصلة وهذا سر عظيم من الحكم الدينية فخذها وكن من الشاكرين.

ثم اعلم ان الاحاديث التى مشتملة على الامور الغيبية والاخبار المستقبلة ﴿ج﴾ ليس معيارها الكامل قانون رتبها المحدثون وكمّلها الراوون بل المعيار الحقيقى الكامل ان تطابق تلك الاخبار واقعات مقصودة و امورًا موعودة معهودة ولا يبقى فرق عند المتدبرين. ومن الغٰى هذا المعيار ولم يلتفت الى الظهورات فهو اجهل الناس بطرق التحقيقات ومبلغ علمه ان يقلد آثارا ظنية ويتبع اخبارًا ضعيفة شكية ولا يُهدٰى الٰى طرق المُهتدين. وقال الذين ظلموا ان الخبر الضعيف ضعيف عند اهل السنة ولو ظهر صدقه بالمشاهدة كالانباء المستقبلة اذا بان صدقها بالمعاينة وثبت انها من احسن الخالقين. وهم يقرء ون حديث خير البريّة ان الخبر ليس كالمعاينة ويعلمون ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلّم ايّد المنقولات بالمعاينات وقال تنبيهًا للمعرض المائن ليس المخبر كالمعائن فرغب السامعين فى ان يقدموا شهادة المعاينين.

ومن اوهامهم الواهية ان كسوف الشمس قبل ايامها المقررة و

اوقاتها المقدرة ليس ببعيد من اللّٰه خالق السمٰوات والارضين. وقالوا ان ابراهيم ابن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم مات يوم العاشر من الشهر وعند ذلك كسفت الشمس باذن اللّٰه الرحمان فكيف لا تنكسف فی آخر الزمان باذن ربّ العالمين. ولا يعلمون ان هذا القول ليس بصحيح بل هو من نوع كذب صريح و من كلمات المفترين.

وذكر ابن تيمية ان هٰذا القول عن الواقدی فهو باطل بجميع ما فيه فان الواقدی ليس بحجة بالاجماع اذا اسند ما ينقله فكيف اذا كان مقطوعًا وقول القائل ان الشمس كسفت يوم العاشر بمنزلة قوله طلع الهلال فی عشرين ثم مع ذلک قد شهد الاستقراء الصحيح المحكم والنظر الصحيح الاقوم ان سنة اللّٰه قد جرت ان القمر لا ينخسف الا فی ايام كمال النور والشمس لا تنكسف الا فی اواخر ايام الشهور ولا تبديل لسنت ربّ العالمين.

وكذلک ظهر بناء الخسوف والكسوف علٰی هذه السنة القديمة والعادة المستمرة الظاهرة فایّ ضرورة اشتدت لكی نحرف المعنى الصحيح المعلوم وایّ مصيبة نزلت لكی نبدل المتعارف المفهوم وقد ظهرت الحقيقة التی اراد اللّٰه ظهورها فلا تكذبوا بالحق لما جاء كم ولا تعرضوا عن الثابت الموجود والمعاين المشهود وقد بسطنا كلامنا دعوة للطالبين واثبتنا الامر من الكتاب والسنة واقوال الائمة وسلف الامة فهل مّن رجل يتق اللّٰه ويتخير سبل الصالحين. ﴿د﴾

ومن اوهامهم ان هذا الحديث ليس حديث نبينا محمد ن المصطفٰی بل هو قول الامام الباقر ولا نجد فيه اسم سيد الورٰی واما الجواب فاعلم ان هذا امر من امور الدين وما كان للباقر ولا لغيره ان يتكلم بكلام هو من شان النبيين. وما قال الامام الباقر رضی اللّٰه عنه انه قولی وما عزاه الٰی نفسه فهذا هو الدليل القطعی على انه قول خير المرسلين والدليل

عـليـه انـه مـن عادة السلف انهم اذا نطقوا فى الدين بقول وما نسبوا القول المنطوق الٰـى انـفسهـم ولا الٰـى غيـرهـم مـن الـمؤمنين. وما بحثوا فيه كالمستدلين بل نطقوا كـالمقلدين فيعنون من ذٰلک القول قول رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه وسلم ويذكرونه مرسلًا اشارة الٰـى شهـرتـه التى تغنى عن الاضطرار الٰى تفتيش اسناد فانه امر احكمه شهرته فما بقيت حاجة عماد آخر هذا هو الحق فتقبل ولا تكن من الممترين.

ومـن اعـظـم اوهـامهم الذى نشأ من اتباع الظن والهوا وما مص ثدى الصدق مصاصة النوى بل يتضاغى من الطوٰى انهم يقولون ان للمهدى كانت علامات قريبة من الـمـأتين فلا نقبلک ولا نصدق دعواک ابدا الا بعد ان نرٰى كلها برأى العين واما قبل ظهـورهـا فلا نظنک اِلّا مفتريا وناحت المين ومن الكاذبين وهيأت ان تُراجعک مقتنا و تـعـلـق بک ثـقـتـنـا الا بعد ان يتحقق الآثار كلها فيک ولن نتقبل قبلها ما يخرج من فيک بـل نـحسبک مـن المفسدين. اما الجواب فاعلم ان هٰذه كلها اوهام كالسراب اختـلـب بها اولئک المَلا ءُ واستعذبوا عين العذاب وقام العلماء مقام المريب الخادع فـاضـلّوا الخلق و كذبوا كلام الصادق الصادع و قلبوا الحق كالدجال الفتّان واغربوا فى الافتنان وجاؤا بتلبيس مبين. والحق الذى يلمع كذكاء وينير القلوب بضياء فهو ان الاثـار الـمشتـمـلة عـلـى الانباء المستقبلة ليست سواء بل علٰى اقسام ودرجات فمنها كبيـنات ومنها كمتشابهات فالخبر الذى حصحصت انوار ظهوره وتبينت لمعات نوره وبـان صـدقـه وحـقـيـقته وانكشفت سككه وطريقته وعرفه عقول الاكياس وشهد عليه شهـداء الـقيـاس فـظهر ان له سمتًا حسنةً من حلية الصداقة وقد فتّشت وحـقّقت علٰى حسـب الطاقة وما بقى كسر ملغزً او كلام موجز بل استبان الحق ولمع الصدق وجمع كـلـمـا يشـفى العليل ويروى الغليل وراٰه حزب من المعائنين. فهذا الخبر قد دخل فى

سلسلة البينات ولا يتطرق ضعف اليه ولو خالفه الوف من الرواة وروايات الثقات فان المشاهدات لا تبطل بالمنقولات والبديهيات لا تزيف بالنظريات مثلًا ان كنت تعلم انک حی و بقيد الحيات فكيف تصدق موتک بكثرة الشهادات فكذلک اذا حصحص امر وبان فلا يقال ان راويه كان كاذبا فكذب ومان و اذا بلغت الانباء الٰى مرتبة البينات فلا تحتاج صدقها الٰى تحقيق تقوى الرواة بل هٰذه حيل وُضعت لاخبار ماخوذة من الاحاد ولو كانت متواترة ما كانت محتاجة الٰى هٰذا العماد وصدق البينات بين كالشمس فى نصف النهار ولا يكذبها الا من كان جاهلًا او من الاشرار واما الاخبار التى ما بلغت الٰى هذه المرتبة فهى لا تطفئ نور البينات المشهورة البديهة ولو كانت مائة الف فى العدة فانها ليست بيّنة الانوار بل فى حجب الاستتار ولو فرضنا ان كلها حق باعتبار صدق الرواة فلا تزول منها الحقائق الثابتة كالمرئيات بل نُؤولها ونحتاج حينئذٍ الى التأويلات فان الاحاد من الاخبار ما بلغت الٰى حدّ التواتر عند اولى الابصار فصدقها اعتبارية لا حقيقية كالامور المجرّبة فانا لا نعرفها الا باعتبار رواة ظننا انهم من اهل التقوٰى والضبط والحفظ والمعرفة ونسبت هذه القاعدة الٰى تحقيقات مبينة على المعائنة كنسبة التيمم الى الوضوء عند اهل التحقيق والخبرة فالذى فتح اللّٰه عليه ابواب الحقائق من وسائل حقيقية كاشفةٍ للغطاء او من الهامات صحيحة صريحة منزهة عن دخن الخفاء فوجب عليه ان لا يتوجه الى ما يخالفه ولا يؤثر الظن على اليقين وانتم يا متبعى الظنون قد نسيتم الحق عمدًا وتخيرتم الظنيات معتمدين اودًا ونسيتم الذى يعلّم رشدًا وقد قال ان الظن لا يغنى من الحق شيئًا والقول الثابت بوسائل حقيقية لا اعتبارية يشابه محكمات الفرقان والامر الذى لم يثبت الا بوسائل اعتبارية فيشابه متشابهات القراٰن فالذين فى قلوبهم مرض يتبعون المتشابهات ويتركون المحكمات البيّنات ومن لم

يبلغ كلامه الٰى يقين تام مملو من انوار فما هو الا كسمار فمن الديانة ان نجعل المتشابهات تابعة للبيّنات فاذا وجدنا ان واقعة من الواقعات قد تبيّنت و انوار صدقه ظهرت فعلينا ان نؤول كلما يخالفه من الروايات ونجعله تحتها بحسن النيّات ومن لم يقتد بهذه القاعدة فلم تزل نفسه فى غىّ حتى تهلكه غيّه بمدى الجهلات والعاقل المتدبر ينظر فى كيفية تحقق الاخبار فى صور كثرة الاثار فاذا رأى خبرا من الاخبار المستقبلة والانباء الآتية انه تبين وظهر صدقه كالامور البديهية المحسوسة فلا يبالى آثارًا ما ثبتت الٰى هذه المرتبة ولو كانت رواتها كلهم ثقاتا ومن الزمر المسلّمة بل يعرض عن كل ما خالف طرق الامور الثابتة ويحسبه كالامتعة الردية ولا يشترى ﴿۹۰﴾ الاحتمالات الضعيفة بالامور البيّنة القوية الواضحة ويعلم ان الخبر ليس كالمعاينة وهذا هو القانون العاصم من العثرة والمذلّة فان الامر الذى ثبت بالدلائل القاطعة كيف يزول بالاخبار الاحتمالية وليس المخبر كالمعاين عند المحققين. انسيت قول خاتم النبيين او كنت من المجانين. والذين يجوّزون تقديم الآثار الضعيفة على الاخبار الثابتة المشهودة. اعجبنى كيف ساغ لهم ذٰلک بعد ما انكشف الغطاء عن وجه الحقيقة وكيف قنعوا على الظنون بعد ما جاء الحق وتجلت انوار اليقين. هذا وقد امررنا النظر على آثارهم وامعنا فى اخبارهم فما وجدنا فى ايديهم الا ذخيرة الاحاد وفى روايات المهدى كثير من التناقضات وانواع الفساد فهذا القانون الذى ذكرته والمعيار الذى قررته خير ومبارک للذين يريدون تنقيح الامور والتفصى من الزور والمحذور وهو انفع واطيب فى اعين المحققين وقول فصل للمتنازعين. فعليک ان تحقق امرًا من الامور حتى يظهر كالبينات ولا يبقى فيه رائحة من المتشابهات فاذا رئيت انه حصحص وما بقى فيه ظلام الخفاء وظَهَرَ كظهور الضياء فاجعله قيّما وبعلا للمتشابهات التى ما انكشفت

كـالبيّـنـات فـان انتـظم بينهما الوفاق و الا فالطلاق و التبرّى و الانطلاق و عليک ان تـؤمن بالبيّنات المحكمات علٰى وجه البصيرة مع الاتباع و الاقتداء وترد علم حقيقة الـمتشـابهـات الثـابتة الٰى حضرة الكبرياء مع ايمانک المجمل بتلک الانباء وهذا هو طريق الا تقاء وسيرة الا تقياء وهـذا هـو القانون العاصم من الخطأ او المنجى من بـلية تشـاجـر الاٰراء واذا رأيـنا بناء الكسوف و الخسوف برعاية هذا القانون فوجدنا ذلک الـنبـأ ثابتا و لامعا كالدر المكنون فكلما رئينا من روا ية لا تو افقه و لا تطابقه بل وجدناها كمطية ابية القياد او كاوابد كثيرة الشراد فاعرضنا عنها كاعراض الصالح مـن الفساد فخذ تلک النكات و تب مما فات كالصالحين واما قولک ان الحديث يدل علٰى خسوف القمر فى اوّل الليلة فهذا جهل وحمق ونبكى على عجزک وعلٰى هٰـذه العَيلة يا مسكين انظر فى الكتاب المسمى **لِسَانُ العَرَب** الذى لم يؤلف مثله عـنـد اهـل الادب قال الهلال غرة القمر حين يهلّ الناس فى غرّة الشهر وقيل يسمّٰى هـلالًا لليلتين من الشهر ثم لا يسمٰى به الٰى ان يعود فى الشهر الثانى و قيل يسمٰى به ثـلـث ليـال ثـم يسمّى قمرًا و قيل يسمّاه حتى يحجر و قيل يسمٰى هلالًا الٰى ان يبهر ضوءه سـواد الليل وهذا لا يكون الا فى الليلة السابعة قال ابو اسحاق و الذى عندى ومـا عـليـه الا كثر ان يسمٰى هلالًا ابن ليلتين فانه فى الثالثة يتبيّن ضوء ه فانظر يا ذى العينين ان كنت من الطالبين.

﴿ز﴾ وَالان نـرسـم لک جـدو لا ونـريـک ان رسول اللّٰه صلعم ما سمى القمر فـى ليـلة اولٰـى من الشهر قمرًا بل سماه هلالًا فان كنت تنكره فاخرج لنا خلاف ذلک و الا فـاقبـل مـا ثبـت مـن رسـول الـلّٰـه صـلـى اللّٰه عليه وسلّم ان كنت من المؤمنين.

التعداد	اسم الكتاب	الصفحة	فی ایّ مقام	المطبع	حصّة من متن الاحاديث
۱	صحیح البخاری	۲۵۵	كتاب الصوم باب رؤية الهلال	احمدی میرٹھ	قال ثنى عقيل و يونس لهلال رمضان الخ
۲	//	//	//	//	قول النبی صلعم اذا رأيتم الهلال فصوموا
۳	//	۲۵۶	//	//	لا تصوموا حتى تروا الهلال الخ
۴	صحیح مسلم	۳۴۷	كتاب الصيام باب وجود صوم رمضان لرؤية الهلال	انصاری دهلی	عن ابن عمر عن النبی صلعم انه ذكر رمضان فقال لا تصوموا حتى تروا الهلال
۵	//		//	//	قال رسول الله صلعم الشهر تسع وعشرون فاذا رأيتم الهلال
۶	//		//	//	قال رسول الله صلعم اذا رأيتم الهلال
۷	//	۳۴۸	//	//	ذكر رسول الله صلعم الهلال
۸	//	//	باب بيان ان لكل بلد الخ	//	واستهل على رمضان وانا بالشام فرأيت الهلال
۹	//	//	//	//	ثم ذكر الهلال فقال متى رأيتم الهلال
۱۰	//	//	//	//	قال ترابنا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال الخ
۱۱	//	//	//	//	انا رأينا الهلال فقال بعض القوم الخ
۱۲	//	۳۴۹	باب معنى قوله صلى الله الخ	//	قال اهللنا رمضان
۱۳	سنن دارقطنی	۲۳۲	كتاب الصيام باب الشهادة على رؤية الهلال	فاروقی دهلی	فقال من رأى الهلال
۱۴	//	//	//	//	وانهما اهلاه بالامس
۱۵	//	//	//	//	ان الاهلة بعضها اكبر من بعض فاذا رأيتم الهلال
۱۶	//	//	//	//	اذا رأيتم الهلال
۱۷	//	//	//	//	ان الاهلة بعضها اعظم من بعض فاذا رأيتم الهلال
۱۸	//	//	//	//	راى الهلال
۱۹	//	۲۳۳	//	//	ان الاهلة بعضها اعظم من بعض فاذا رأيتم الهلال
۲۰	//	//	//	//	انهما اهلاه
۲۱	//	//	//	//	ان الاهلة بعضها اكبر من بعض فاذا رأيتم الهلال
۲۲	//	//	//	//	انهما اهلاه بالامس
۲۳	//	//	//	//	فشهدا عند النبی صلعم بالله لا هلا الهلال امس

التعداد	اسم الكتاب	الصفحة	فی ایّ مقام	المطبع	حصّة من متن الاحاديث
۲۴	سنن دار قطنی	۲۳۲	كتاب الصيام باب الشهادة علٰى رؤية الهلال	فاروقی دهلی	انهم رأوا الهلال
۲۵	//	//	// //	//	فشهدوا انهم رأو الهلاؔل بالامس
۲۶	//		// //	//	ان رجلا شهد عند على بن ابى طالبؓ على رؤية هلال رمضان
۲۷	//		// //	//	قال الشافعى فان لم تر العامة هلال رمضان
۲۸	//		// //	//	قال الشافعى من راى هلال رمضان وحده فليصمه و من رأى هلال شوال
۲۹	//		// //	//	وقال مالک فى الذى يرى هلال رمضان
۳۰	//		// //	//	و من رأى هلال شوال
۳۱	//	//	// //	//	قد رأينا الهلال
۳۲	//	//	// //	//	قال اهللنا هلال ذى الحجة
۳۳	//	//	// //	//	رأينا الهلال فقال بعضهم هو لثلث وقال بعضهم لليلتين
۳۴	//	//	// //	//	انا رأينا الهلال
۳۵	//	۲۳۴		//	قال اهللنا هلال رمضان
۳۶	//	//			واستهلّ علٰى رمضان وانا بالشام فرأيتُ الهلال
۳۷	//	//	// //	//	ذكر الهلال متى رأيتم الهلال
۳۸	//	//	// //	//	رجلان يشهدان عند النبى صلى اللّٰه عليه وسلم انهما اهلاه بالامس
۳۹	//	۲۳۵	// //	//	اصبح رسول اللّٰه صلعم صائما صبح ثلثين يوما فرأى هلال شوال
۴۰	//	//	// //	//	قال رأى هلال شوال
۴۱	//	//	// //	//	حتى تروا الهلال
۴۲	//	//	// //	//	سالت الزهرى عن هلال شوال
۴۳	ترمذی	۱۲۱	ابواب الصوم باب ما جاء فى احصاء هلال	فخر المطابع دهلی	احصو هلال شعبان لرمضان
۴۴	مشكوة	۱۶۶	كتاب الصوم باب رؤية الهلال	بمبئی ۱۲۸۲ھ	قال رسول اللّٰه صلعم لا تصوموا حتى تروا الهلال
۴۵	//	//	// //	//	قال رسول اللّٰه صلعم احصوا هلال شعبان لرمضان
۴۶	//	//	// //	//	انى رأيت الهلال يعنى هلال رمضان
۴۷		//		//	قال ترأى الناس الهلال
۴۸		۱۶۷		//	ترأينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال بعض القوم هو ابن ليلتين
۴۹		//		//	اهللنا رمضان

﴿ح﴾

الكلامُ الكُلّی

فی تَنْبِیه المُكفِّرین المجترئین وإتمام الحُجّة علی المزوّرین المكذّبین

اعلموا أن هذا الكتاب يؤدّب كلَّ من اجترأ على أولياء الرحمن، وغفل عن مراتب أهل العرفان، وقد ألّفتُ حصّتَيه بفضل اللّٰه المنّان، فهُما كرامتان لعبدٍ لا يعلم شيئا إلا ما علّمه إلهامُ القدير الحنّان. وإن اللّٰه يؤيّد قومًا بلغوا فی الإخلاص مقاما لم يبلغه أحد من أهل الزمان، ويُعطی لهم ما لم يُعطَ أحد من نوع الإنسان، ويجعل بركة فی أفعالهم وأقوالهم، ونورًا فی أنظارهم وأفكارهم، ويُرِی الخَلْق أنهم كانوا من المؤيَّدين المقبولين. وكذٰلك جرت سُنّته واستمرت عادته أنه يُكرِم المتّقين، ويُهين الفاسقين، ولا يضيّع عباده المخلصين. وإذا أعطاهم أمرًا لإظهار كراماتهم وإعلاء مقاماتهم، فالمخالفون لا يقدرون أن يأتوا بمثله ولو أفنَوا أعمارهم فی الأفكار، وأهلكوا أنفسهم فی الإنظار، وما كان لعبد أن يُبارز اللّٰه وعباده المنصورين. فإن العلم المأخوذ عن المحدَثات لا يساوی علمًا حصل من ربّ الكائنات، وهل يستوی البصير والذی كان من العمين؟ وهل يستوی الذين يتمتعون ببركات السماء والذين هم أهل الأرضين؟ كلا بل يجعل اللّٰه لأوليائه فرقانًا، ويزيدهم علمًا وعرفانًا، ويُعينهم فی طرقهم كلها رحمةً منه وحنانًا، ويُبطِل كيد المفسدين. وإذا أراد اللّٰه أن يُخزی عبدًا من العباد، فيجعله من أعداء أوليائه ومن أهل العناد، فيتكلم فيه ويؤذيه، وتخرُج كلماتُ الشر مِن فيه، وربما يُمهِله ربُّه لقلّةِ فهمه وكثرة وهمه، وعجزِه عن إدراك السرّ ومبانيه لعلوّ معانيه، فإذا فهِم الحقيقةَ وما اختار الطريقة فيسقط مِن عينِ رعاية الرحمٰن، وينزع اللّٰه منه نورَ الإيمان، ويُلحِقه بالخاسرين. وهذا نوع من أنواع كرامات الأولياء، فإن اللّٰه يُخزی لإكرامهم كلَّ أهل الدعاوی والرياء. فالذين يرموننی بالكفر والزندقة، ويحسبوننی من الكَفَرة الفَجَرة، **كالشيخ البطالوی** ذی النخوة والبطالة، وكلّ مَن أفتی بكفری ونسَبنی إلى الفسق والضلالة، وما حمَل كلماتی على المحامل الحسنة، فها أنا أدعوهم كلهم كدعوتی للنصاری لهذه المقابلة وأناديهم

لهـذه الـمـنـاضلة، إن كانوا من الصادقين، وعُلّمتُ من ربّى أنهم من المغلوبين. ووالله إنى لستُ من العلماء ولا من أهل الفضل والدهاء ، وكلّ ما أقول من أنواع حسن البيان أو مـن تـفسيـر القرآن، فهو من الله الرحمٰن. وكل ما أخطأتُ فيه فهو منّى، وكل ما هو حـق فهـو مـن ربـى. وإنّ ربّـى أروانـى مـن كأس العرفان، ومع ذلك ما أُبرّء نفسى من السّهـو والـنسيـان، وإن الـلّـه لا يتـركنى على خطأٍ طرفةَ عين، ويعصمنى من كلّ مَيْن، ويـحـفَـظنى من سبل الشياطين. فيا أهلَ الأهواء والدعاوى والرياء ، إن كنتم تحسبون أنـفسكم من أولى العلم والفضل والدهاء ، أو من الصلحاء والأولياء والأتقياء ، أو من الـذين يُسمَع دعاؤهم كالأحبّاء ، فأْتوا بمثل ذلك الكتاب فى جميع الأنحاء ، وأَرُونى عـلـمـكـم وقـدركم فى حضرة الكبرياء . وإن لم تفعلوا ولن تفعلوا يا معشر السفهاء ، فتَـأدّبـوا مـع أهـل الـحق والنور والضياء ، ولا تعتدوا كل الاعتداء ، وما هذا إلا صنيعة الربّ القوىّ، لا فعل الغرباء والضّعفاء . وإن الكرامات تظهَر فى وقت توهين الأعداء ، وإن عبـاد الله يُنصَرون عند انتهاء الجَور من أهل الجفاء ، وإذا بلغ الظلم غايتَه فيدركهم رب السـمـاء . فتوبوا من المعائب والعثرات، وبادِروا إلى الحسنات والصالحات، وإن الـحـزامة كـل الـحـزامة فـى قبـول الكرامة، فاقبَلوها قبل الندامة، واتّقوا سوادَ الخزى والـمـلامة ونـكـالَ الـقيـامة، فـطـوبـى لـكـم إن جئتم كالتائبين المتندّمين.وهذا خاتمة الـنـصيـحة وخـاتـمة إفـحـام الـعِـدا وإتمام الحجة، والسلام على من قبِلنا قبل المذلّة، وترَك سبيل المجرمين. وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

الـــــراقـــم الـــحـــقيـــر

المفتقر إلى الله الصمد **غلام أحمد** عافاه الله وأيّد

وكان هذا مكتوبًا فى ذى القعدة سنة ١٣١١ مِن

هجرةِ نبيِّ العهد ومقبولِ الأحد صلى الله عليه وسلم

من الأزل إلى الأبد

ٹائیٹل بار اوّل

الحمد لله الذی وفّقنا لتالیف رسالتنا هذه التی الفت
لافحام المولوی رسل بابا الامرتسری وتبکیته وفصّل فیه
کل امر لتسکیته وسمیت

اتمام الحجّة

علی الذی لجّ وزاغ

عن المحجّة

وطبعت فی مطبع گلزار محمدی فی بلدة لاهور سنہ ۱۳۱۱ھ

تعداد جلد ۷۰۰ قیمت فی جلد ۳/

﴿۲﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰه الذی یقیم حجته فی کل زمان، ویجدّد ملّته فی کل أوان، ویبعث مصلحا عند کل فساد، وینتاب الخَلْقَ منه هادٍ بعد هادٍ، ویمنّ علی عباده بإراءة طرق سَداد، ویسوّی الصراط للمتأهّبین. یهدی الخَلق بکتابه إلی أسراره، ولا یُسمَح عقل بکشف أستاره، یُلقی الروح علی من یشاء من عباده، ویفتح علی من یشاء أبواب إرشاده، فلا یغشاه درنٌ ولا ینتطحه قرنٌ، ویُدخله فی الطیبین. یدعو من یشاء ، ویطرد من یشاء ، ویُخیّب من یشاء ، ویُعطی من یشاء من نعماء عظمی، ویجعل رسالاته حیث یشاء ، ویعلم مَن بها أحقّ وأولی. الناس کلّهم ضالّون إلّا من هداه، وکلهم میّتون إلا من أحیاه، وکلهم عُمیٌ إلّا من أراه، وکلهم جیاع إلّا من غذّاه، وکلهم عِطاش إلا من سقاه، ومن لم یهده فلا یکون من المهتدین. والصلاة والسلام علی رسوله ومقبوله محمد خیر الرسل وخاتم النبیین، الذی جاء بالنور المنیر، ونجّی الخلق من الظلام المبیر، وخلّص السالکین من اعتیاص المسیر، وهیّأ لهم زادًا غیر الیسیر، وآتی صُحُفًا مُطهَّرة کشجرة طیّبة، اغتذی کل طالب بجَنی عُودها، ورغبت کل فطرة سلیمة فی استشارة سعودها، وما بقی إلا الذی کان شقیَّ الأزل ومن المحرومین. والسلام علیٰ آله الطیبین الطاهرین، الذین أشرقت الأرض بنورهم، وظهر الحق بظهورهم، ولا شک أنهم کانوا بُدورَ الإمامة، وجبال طرق الاستقامة، ولا یُعادیهم إلّا من کان مورد اللعنة، وزائغا عن المحجّة، ورحِم اللّٰه رجلا جمَع حُبّهم مع حبّ الصُحْبة أجمعین. وعلی أصحابه وصفوة أحبابه الذین کانوا له أتبَعَ مِن ظلّه، وأطوَعَ من

نعله . تركوا بروق الدنيا وزينتها برؤية لَعُلِه؛ ونهضوا إلى ما أُمروا بإذعان القلب وسعادة السيرة، وجاهدوا فى الله على ضعف من المريرة، و ما كانوا قاعدين. تبتّلوا إلى الله تبتيلا، وجمعوا خزائن الآخرة وما ملكوا من الدنيا فتيلا، وما مالوا إلى امتراء المِيرة، وبذلوا أنفسهم لإشاعة الملّة، وقَفَوا ظلالَ رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى صاروا من الفانين. شرَوا أنفسهم ابتغاء مرضاة الربّ اللطيف، و رضوا لمرضاته بمفارقة المألف والأليف، وأنحوا أبصارهم عن الدنيا وما فيها، وأخذتهم جذبةٌ عظمى فجُذبوا إلى الله ربّ العالمين. ﴿۳﴾

أما بعد فاعلم أن أُخُوّة الإسلام يقتضى النصح وصدق الكلام، ومن أُعطىَ علمًا من علوم فأخفاه كسرٍّ مكتوم فهو أحد من الخائنين. وإن العلوم لا تنتهى دقائقها، ولا تُحصى حقائقها، ولا مانع لظهورها، ولا محاق لبدورها، وكم من علم تُرِك للآخرين. وقد علّمنى ربّى من أسرار، وأخبرنى من أخبار، وجعلنى مجدّد هذه المائة، وخصّنى فى علومه بالبسطة والسعة، وجعلنى لرسله من الوارثين. وكان من منائح تعليمه، وعطايا تفهيمه، أن المسيح عيسى بن مريم **قد مات بموته الطبعىّ وتُوفّى** كإخوانه من المرسلين. وبشّرنى وقال إن **المسيح الموعود** الذى يرقبونه **والمهدى المسعود** الذى ينتظرونه **هو أنت**، نفعل ما نشاء فلا تكوننّ من الممترين. وقال **إنّا جعلناك المسيح ابن مريم**، ففَضَّ خَتْمَ سِرِّه وجعلنى على دقائق الأمر من المطّلعين. وتواترت هذه **الإلهامات**، وتتابعت **البشارات**، حتى صرتُ من المطمئنين. ثم تخيّرتُ طريق الحزامة، ورجعتُ إلى كتاب الله خفيرِ طرق السلامة، فوجدتُه عليه أوّلَ الشاهدين. و أىُّ بيان يكون اوضح من بيانه **يَاعِيسٰى إِنِّى مُتَوَفِّيكَ**؟ فانظُرْ، هداك الله قبلَ تَوَفّيك وجعَلك من المستبصرين.

وأكّده الله بقوله **فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِى**، ففكِّرْ فيه يا من آذيتنى، وحسبتنى من الكافرين. وهذا نصّ لا يردّه قولُ مُبارٍ بآثار، ولا يجرحه سهمُ مُمارٍ فى مضمار، ولا

ينكره إلّا من كان من الظالمين. والذين غاض دَرُّ أفكارهم، وضعفت جوازل أنظارهم، لا ينظرون إلى كتاب الله وبيّناته، ويتيهون كرجل اتبع جهلاته، ويتكلمون كمجانين. يقولون إن لفظ التوفّى ما وُضع لمعنى خاص بل عمّت معانيه، وما أُحكمتْ مبانيه، وكذلك يكيدون كالمفترين. وإذا قيل لهم إن هذا اللفظ ما جاء فى القرآن كتاب الله الرحمن إلّا **للإماتة وقبضِ الأرواح المرجوعة، لا لقبضِ الأجسام العنصرية** ، فكيف تصرّون على معنى ما ثبت من كتاب الله وبيان خير المرسلين صلى الله عليه وسلم؟ قالوا إنّا ألفَينا آباءنا على عقيدتنا ولسنا بتاركيها إلى أبد الآبدين.

ثم إذا قيل لهم إن خاتم النبيين وأصدق المفسرين فسّر هكذا لفظ التوفّى فى تفسير هذه الآية؛ أعنى **تَوَفَّيْتَنى**، كما لا يخفى على أهل الدراية، وتبِعه ابن عباس ليقطع عرق الوسواس، وقال **متوفِّيك مميتُك**، فلِمَ تتركون المعنى الذى ثبت مِن نبىّ كان أوّل المعصومين، ومِن ابن عمّه الذى كان من الراشدين المهديين؟ قالوا كيف نقبل ولم يعتقد بهذا آباؤنا الأوّلون؟ وما قالوا إلّا ظلمًا وزورًا ومن الفِرْية ولمّا يحيطوا آراءَ سلفِ الأمّة إلّا الذين قربوا منهم من المخطين، وما تبعوا إلا الذين ﴿۴﴾
ضلّوا من قبل **من فَيْجٍ أعوَجَ** ومن قوم محجوبين. فما زالوا آخذين بآثارهم حتى حصحص الحق، فرجع بعضهم متندّمين. وأمّا الذين طبَع الله على قلوبهم فما كانوا أن يقبلوا الحق وما نفعهم وعظ الواعظين. والعلماء الراسخون يبكون عليهم ويجدونهم على شفا حفرة نائمين.

يا حسرة عليهم! لِمَ لا يفكّرون فى أنفسهم أن لفظ **التوفّى** لفظٌ قد اتضح معناه من سلسلة شواهد القرآن، ثم من تفسير نبىّ الإنس ونبىّ الجانّ، ثم مِن تفسير صحابىّ جليل الشان، ومَن فسّر القرآن برأيه فهو ليس بمؤمن بل هو أخ الشيطان، فأى حجة أوضحُ من هذا إن كانوا مؤمنين؟ ولو جاز صرفُ ألفاظ تحكُّمًا من المعانى المرادة المتواترة، لارتفع الأمان عن اللغة والشرع بالكلية، وفسدت العقائد كلها، ونزلت آفات على الملّة

والدّين. وكل ما وقع فى كلام العرب من ألفاظ وجب علينا أن لا ننحت معانيها من عند أنفسنا، ولا نقدّم الأقلّ على الأكثر إلا عند قرينة يوجب تقديمه عند أهل المعرفة، وكذلك كانت سُنن المجتهدين.

ولما تفرقت الأمّة على ثلاث وسبعين فِرقة من الملّة، وكلٌّ زعم أنه من أهل السنّة، فأيُّ مخرج من هذه الاختلافات، وأىّ طريق الخلاص من الآفات من غير أن نعتصم بحبل اللّٰه المتين؟ فعليكم معاشر المؤمنين باتباع الفرقان، ومن تبِعه فقد نجا من طرق الخسران. ففكِّروا الآن، إن القرآن يتوفّى المسيح ويكمل فيه البيان، وما خالفه حديث فى هذا المعنى بل فسّره وزاد العرفان، وتقرأ فى البخارى والعينى وفضل البارى أن التوفّى هو الإماتة، كما شهد ابنُ عبّاس بتوضيح البيان، وسيّدُنا الذى إمام الإنس ونبىّ الجانّ، فأىّ أمرٍ بقى بعده يا معشر الإخوان وطوائف المسلمين؟

وقد أقرّ المسيح فى القرآن أن فساد أمّته ما كان إلا بعد موته، فإن كان عيسى لم يمت إلى الآن، فلزمك أن تقول إن النصارى ما أفسدوا مذهبهم إلى هذا الزمان. والذين نحتوا معنى آخر للتوفّى فهو بعيد عن التشقّى، وإن هو إلا من أهوائهم، وفساد آرائهم، ما أنزل اللّٰه به من سلطان، كما لا يخفى على أهل الخبرة وقلبٍ يقظان. وإن لم ينتهوا حقدًا، وأصرّوا على الكذب عمدًا، فليُخرجوا لنا على معناهم سندًا، وليأتوا من اللّٰه ورسوله بشرح مستند إن كانوا صادقين. وقد عرفتم أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ما تكلَّمَ بلفظ التوفّى إلا فى معنى الإماتة، وكان أعمقَ الناس علما وأوّلَ المبصرين. وما جاء فى القرآن إلّا لهذا المعنى، فلا تحرّفوا كلمات اللّٰه بخيال أدنٰى، ولا تقولوا لما تصِف ألسنتُكم الكذبَ ذلك حق وهذا باطل، واتقوا اللّٰه إن كنتم متقين.

لِمَ تتبعون غلطًا ورجمًا بالغيب، ولا تبغون تفسير مَن هو منزّه من العيب ﴿۵﴾

وكان سيّدَ المعصومين؟ فاجتنبوا مثل هذه التعصّبات، واذكروا الموت يا ذُودَ المَمات، أتُتركون في الدنيا فرحين؟ فاذكروا يومًا يتوفّاكم اللّٰه ثم تُرجعون إليه فُرادى فُرادى، ولا ينصركم مَن خالف الحق وعادى، وتُسألون كالمجرمين.

وأمّا قول بعض الناس من الحمقى أن الإجماع قد انعقد على رفع عيسى إلى السماوات العُلى بحياته الجسمانى لا بحياته الروحانى، **فاعلم** أن هذا القول فاسد ومتاع كاسد، لا يشتريه إلّا من كان من الجاهلين. **فإنّ المراد من الإجماع إجماع الصحابة، وهو ليس بثابت فى هذه العقيدة**، وقد قال ابن عباس **متوفّيك مميتُك**، فالموت ثابت وإن لم يقبل عفريتُك. وقد سمعتَ يا من آذيتنى أن آية فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنى تدل بدلالة قطعية و عبارة واضحة أن الإماتة التى ثبتت من تفسير ابن عباس، قد وقعت وتمّت وليس بواقع كما ظن بعض الناس. أفأنت تظن أن النصارى ما أشركوا بربهم وليسوا فى شُرُك كالأسارى؟ وإن أقررت بأنهم قد ضلوا وأضلوا، فلزمك الإقرار **بأنّ المسيح قد ماتَ وفاتَ** ، فإنّ ضلالتهم كانت موقوفة على وفاة المسيح، فتفكّر ولا تُجادل كالوقيح. وهذا أمر قد ثبت من القرآن، ومن حديث إمام الإنس ونبيّ الجانّ، فلا تسمع رواية تخالفها، وإن الحقيقة قد انكشفت فلا تلتفت إلى من خالفها، ولا تلتفت بعدهاإلى رواية والراوى، ولا تُهلك نفسَك من الدعاوى، وفكّر كالمتواضعين. هذا ما ذكّرناك من النبى والصحابة لنزيل عنك غشاوة الاسترابة، وأما حقيقة **إجماع** الذين جاء وا بعدهم، فنُذكّرك شيئا من كَلِمِهم، وإن كنتَ من قبل من الغافلين.

فاعلم أن **الإمام البخارى** ، الذى كان رئيس المحدّثين من فضل البارى، كان **أول المقِرّين بوفاة المسيح**، كما أشار إليه فى الصحيح، فإنه جمَع الآيتين لهذا المراد، ليتظاهرا ويحصل القوة للاجتهاد. وإن كنتَ تزعم أنه ما جمع الآيتين المتباعدتين لهذه النيّة، وما كان له غرض لإثبات هذه العقيدة، فبيِّنْ لِمَ جمع

الآيتين إن كنتَ من ذوى العينين؟ وإن لم تبيّن، ولن تبيّن، فاتّق اللّٰه ولا تُصرّ على طرق الفاسقين.

ثم بعد **البخارى** انظروا يا ذوى الأبصار، إلى كتابكم المسلّم "**مجمَع البحار**"، فإنه ذكر اختلافات فى أمر عيسى عليه السلام، وقدّم الحياة ثم قال: **وقال مالك مات**. فانظروا "المجمع" يا أهل الآراء، وخذوا حظّا من الحياء، هذا هو القول الذى تكفرون به وتقطعون ما أمر اللّٰه به أن يوصل وباعدتم عن مقام الاتّقاء، أليس منكم رجل رشيد يا معشر المفتتنين؟ وجاء فى الطبرانى والمستدرک عن عائشة قالت قال رسول اللّٰه صلعم إن عيسى بن مريم عاش عشرين ومائة سنة. ثم بعد هذه الشهادات، انظروا إلى **ابن القيّم المحدّث** المشهود له بالتدقيقات، فإنه قال فى "**مدارج السالكين**" إنّ **موسٰى وعيسٰى لو** كانا حيَّين ما وسعهم إلا اقتداء خاتم النبيّين. ثم بعد ذلک انظروا فى الرسالة "**الفوز الكبير وفتح الخبير**" التى هى تفسير القرآن بأقوال خير البريّة، وهى من ولى اللّٰه الدهلوى حكيم الملّة، قال **متوفّيک مميتک**. ولم يقل غيرها من الكلمة، ولم يذكر معنى سواها اتّباعا لمعنى خرج من مشكاة النبوّة. ثم انظر فى "الكشّاف"، واتق اللّٰه ولا تَخْتَرُ طرق الاعتساف كمجترئين. ﴿۲﴾

ثم بعد ذلک تعلمون عقيدة الفِرق **المعتزلة**، فإنهم لا يعتقدون **بحيات عيسٰى**، بل أقرّوا بموته وأدخلوه فى العقيدة. ولا شک أنهم من المذاهب الإسلامية، فإن الأمّة قد افترقت بعد القرون الثلا ثة، ولا ينكر افتراق هذه الملّة، والمعتزلة أحد من الطوائف المتفرّقة. وقال الإمام عبد الوهاب الشعرانى المقبول عند الثقات، فى كتابه المعروف باسم "الطبقات" وكان سيدى أفضل الدين رحمه اللّٰه يقول كثير من كلام الصوفية لا يتمشى ظاهره إلا على قواعد المعتزلة والفلاسفة، فالعاقل لا يُبادر إلى الإنكار بمجرّد عزاء ذلک الكلام إليهم، بل ينظر ويتأمل فى أدلّتهم.

ثم قال ورأيت فی رسالة سيدی الشيخ محمد المغربی الشاذلی اعلم أن طريق القوم مبنی علٰی شهود الإثبات، وعلٰی ما يقرب من طريق المعتزلة فی بعض الحالات. هذا ما نقلنا من لواقح الأنوار، فتدبّر كالأخيار، ولا تعرض كالأشرار، ولا تخترْ سبيل المعتدين.

وإن قلتَ إن الإجماع قد انعقد علٰی عدم العمل بالمذاهب المخالفة للأئمّة الأربعة، فقد بيّنّا لک حقيقة الإجماع، فلا تصُلْ كالسِّباع، وفكِّرْ كأولی التقوٰی والارتياع، وذكّر قول الإمام أحمد الذی خاف الله وأطاع، قال من ادّعی الإجماع فهو من الكاذبين. ومع ذلک نجد كثيرا من الاختلافات الجزئية فی الأئمّة الأربعة، ونجدها خارجة من إجماع الأئمّة، فما تقول فی تلک المسائل وفی قائلها؟ أأنت تقرّ بغوائلها، أو أنت تجوّز العمل عليها والتمسک بها ولا تحسبها من خيالات المتبدِّعين؟ وأنت تعلم أن الإجماع ليس معها ومع أهلها، وكل ما هو خارج من الإجماع فهو عندک فاسد ومتاع كاسد، وتحسب قائلها من الملحدين الدجّالين. وإن كنتَ تزعم أن الإجماع قد انعقد علٰی حيات عيسی المسيح بالسند الصحيح والبيان الصريح، فهذا افتراء منک ومن أمثالک، ألا لعنة الله علی الكاذبين المفترين. أيّها المستعجلون لِمَ تسعون مكذبين؟ ومن أعظم المهالک تكذيب قوم كُشِف عليهم ما لم يُكشف علٰی غيرهم من دقائق سبيل الحق واليقين. وكم من أُناس ما أهلكهم إلّا ظنونهم، وما أرداهم إلّا سبّ الصادقين. دخلوا حضرة أهل الله مجترئين، وما كان لهم أن يدخلوها إلا خائفين. ﴿۷﴾

وإن المنكرين رموا كل سهم وتبعوا كل وهم، فما وجدوا مقاما فی هذا الميدان، وجاهدوا كل جهد فما بقی عندهم سوی الهذيان، فلما انثلت الكنائن، ونفدت الخزائن، ولم يبق مفرّ ولا مآب، ولا ثنية ولا ناب، مالوا إلی السبّ والتكفير، والمكر

والتزوير، لعلهم يغلبون بهذا التدبير، حتى اجترأ بعض الناس من وساوس الوسواس الخنّاس على أن يخدع بعض العوام بصرير الأقلام، فألّف كتابا لهذا المرام، وقيّض القدر لهتک ستره أنه أشاع الكتاب بشرط الإنعام، وزعم أنه سكّتَنا وبكّتَنا وأدّى مراتب الإفحام، وصار من الغالبين. فنهضنا لنعجُم عُودَ دعواه، وماءَ سُقياه، ونمزّق الكذّاب وبلواه، ونُرى جنوده ما كانوا عنه غافلين.

فإن **إنعامه** أوحشَ الذين هم كالأنعام، وإعلامه أدهشَ بعضَ العَيُلام، وما علموا خبث قوله وضعف صوله، وحسبوا سرابه كماء معين. وكنتُ آليتُ أن لا أتوجّه إلّا إلى أمر ذی بال، ولا أضيع الوقت لكل مناضل ونضال، ورأيتُ تأليفه مملوّا من الجهلات، ومشحونا من الخزعبلات، ومجموعا من ديدن الغباوة، وموضوعا من قريحة الشقاوة، فمنعتنی عزّةُ وقتی وجلالة همّتی أن ألطّخ يدیّ بدم هذا الدود، وأبعد عن أمر المقصود، ولكنی رأيت أنه يخدع كلَّ غمر جاهل بإراءة إنعامه وتُرّهات كلامه، ولو صمتنا فلا شک أنه يزيد فی اجترامه، ويخدع الناس بتزوير إفحامه، وإنه ولَج الفخّ فنرى أن نأخذه ثم نذبحه للجائعين. وإنه يطير طيران الجراد، ليأكل زرع ربّ العباد، فرأينا لتائيد عين الحقيقة ومجاريها، أن نصطاد هذه الجراد مع ذراريها، ونُنج الخلق من كيد الخائنين. فوالذی حبانا بمحبّته، ودعانا إلى تائيد أحبّته، إنّا لا نرغب فی عطاء هذا الرجل وإنعامه، بل نحسبه فضولا كفضول كلامه، وما نريد إلا أن نُريه جزاء اجترامه، لئلا يغترّ بعض الجهلة من المتعصّبين.

فاعلم يا من ألّف الكتاب ويطلب منّا الجواب، إنا جئناک راغبين فی استماع دلائلک، لننجيک من غوائلک، ونجيح أصل رذائلک، ونريک أنک من الخاطئين. وأنت تعلم أن حمل الإثبات ليس علينا بل على الذی ادّعى الحياة ويقول إن عيسى ما مات وليس من الميتين. فإن حقيقة الادّعاء اختيار طرق

الاستثناء بغير أدلّة دالّة على هذه الآراء ، أعنى إدخال أشياء كثيرة فى حكم واحد، ثم إخراج شیء منه بغير وجه الإخراج وسبب شاهد، وهذا تعريف لا ينكره صبى ولا غبى، إلّا الذى كان من تعصّبه كالمجنونين.

فإذا تقرّر هذا فنقول إنّا اذا نظرنا إلى زمان بُعث فيه المسيح، فشهد النظر الصحيح أنه كل من كان فى زمانه من أعدائه وأحبّائه وجيرانه وإخوانه وخلانه وخالاته وأمهاته وعمّاته وأخواته ، وكل من كان فى تلك البلدان والديار والعمران، كلهم ماتوا وما نرى أحدا منهم فى هذا الزمان؛ فمَن ادّعى أنّ عيسى بقى منهم حيّا وما دخل فى الموتى فقد استثنى، فعليه أن يُثبت هذا الدعوى. وأنت تعلم ﴿۸﴾
أن الأدلة عند الحنفيّين لإثبات ادعاء المدّعين اربعة انواع كما لا يخفى على المتفقهين. **الأوّل** قطعىّ الثبوت والدلالة وليس فيها شیء من الضعف والكلالة، كالآيات القرآنية الصريحة، والأحاديث المتواترة الصحيحة، بشرط كونها مستغنية من تأويلات المؤوّلين، ومنزّهة عن تعارض وتناقض يوجب الضعف عند المحققين. **الثانى** قطعى الثبوت ظنّى الدلالة، كالآيات والأحاديث المأوّلة مع تحقُّق الصحّة والأصالة. **الثالث** ظنّى الثبوت قطعىّ الدلالة، كالأخبار الآحاد الصريحة مع قلّة القوّة وشیء من الكلالة. **الرابع** ظنّىّ الثبوت والدلالة، كالأخبار الآحاد المحتملة المعانى والمشتبهة.

ولا يخفى أن الدليل القاطع القوى هو **النوع الأول** من الدلائل، ولا يمكن مِن دونه اطمينان السائل. **فإنّ الظنَّ لا يُغْنى مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا** ، ولا سبيل له إلى يقين أصلا. ولم أزل أرقُب رجلا يدّعى اليقين فى هذا الميدان، و أتشوّف إلى خبره فى أهل العدوان، فما قام أحد إلى هذا الزمان، بل فرّوا منى كالجبان، فأودعتهم كاليائسين وانطلقت كالمتفرّدين، إلى أن جاء نى بعد تراخى الأمد، تلك رسالتك يا ضعيف البصر شديد الرمد، ونظرت إليه نظرة وأمعنت فيه طرفة، فعرفت أنه من سقط المتاع، ومما يستوجب أن يُخفَى ولا يُعرض كالبَعاع. ولو غشِيك نور

العرفان، وأمعنتَ كرجل له عينان، لسترتَ عوارك، وما دعوت إليه جارك، ولكن اللّٰه أراد أن يُخزيك، ويُرى الخلق خزيك، فبارزتَ وأقبلت، وفعلت ما فعلت، وزوّرت وسوّلت، وكتبت فى كتابك الإنعام، لتُرضى به الأنعام، ولكن رتَقتَ وما فتَقت، وخدعتَ فى كل ما نطقت، وإنّا نعلم أنك لست من المتموّلين.

ومع ذلك لا نعرف أنك صادق الوعد ومن المتقين، بل نرى خيانتك فى قولك كالفاسقين. فما الثقة بأنك حين تُغلب وترتعد ستفى بما تعد؟ وقد صار الغدر كالتحجيل فى حلية هذا الجيل، فإن وردت غدير الغدر، فمن أين نأخذ العَين يا ضيِّقَ الصدر؟ وما نريد أن تُرجع الأمر إلى القضاة ونحتاج إلى عون الولاة، ونكون عرضة للمخاطرات. ونعلم أنك أنت من بنى غبراء ، لا تملك بيضاء ولا صفراء ، فمن أين يخرج العَين مع خصاصتك وإقلالك وقِلّة مالك؟ ومع ذلك للعزائم بدواتٌ، وللعِدات معقّبات، وبيننا وبين النَجز عقبات، ولا نأمن وعدكم يا حزب المبطلين. فإن كنتَ من الصادقين لا من الكاذبين الغدّارين، وصدقت فى عهد إنعامك وما نويتَ حنثًا فى إقامك، فالأمر الأحسن الذى يسرد غواشى الخطرات، ويجيح أصل الشبهات، ويهدى طريقا قاطع الخصومات، أن تجمع مال الإنعام عند رئيس من الشرفاء الكرام، ونحن راضون أن تجمع عند الشيخ غلام حسن أو الخواجه يوسف شاه أو المير محمود شاه قطعًا للخصام، ونأخذ منهم سندًا فى هذا المرام، فهل لك أن تجمع عَينك عند رجلٍ سواءٍ بينى وبينك، أو لا تقصد سبيل المنصفين؟ وإنّا لا نعلم مكنون طويّتك، فإن كنت كتبتَ الرسالة من صحة نيّتك، لا من فساد طبيعتك، فقُمْ غيرَ وانٍ ولا لاوٍ إلى عدوان، واعمل كما أمرنا إن كنتَ من الصّادقين. وإنّا جئناك مستعدّين ولسنا من المعرضين ولا من الخائفين، بل نُسَرُّ بالإقدام ولو على الضِرغام، ولا نخاف أمثالك من الناس، بل نحسبهم كالثعالب عند البأس. وأزمعْنا أن نفتّش خباء تك،

﴿۹﴾

ونستنفض حقيبتك، ونحسر اللثام عن قربتك، وقلّما خلص كذّاب أو بورك له اختلاب، وقد بقينا عامًا لا نخشّن كلامًا، ولا نجيب مكفّرًا ولوّامًا، وصبرنا ورأينا اجْلِخْماما، حتى ألجأتْنا مرارةُ الكلمات إلى جزاء السيئات بالسيئات، وعلاج الحيّات بالعصيّ والصَّفاة، فقمنا لنهتك أستار الكاذبين.

فلا نلتفت إلى القول العريض، ونريد أن تبرز إلينا بالصُّفر والبِيض، **وتجمع مبلغك عند أحدٍ من الرجال الموصوفين،** وتأمرهم ليعطونى مبلغك عندما رأوك من المغلوبين. فإن لم تفعل فكذبك واضح، وعذرك فاضح، **ألا لعنة اللّٰه على الكاذبين، ألا لعنة اللّٰه على الغادرين الناكثين، الذين يقولون ولا يفعلون،** ويعاهدون ولا ينجزون، ولا يتكلمون إلا كالخادعين المزوّرين، فعليهم **لعنة اللّٰه والملائكة والناس أجمعين.** فاتّقِ لعنة اللّٰه وأَنجِزْ ما وعدتَ كالصادقين. وإن كنت لا تقدر على الإيفاء ، وليس عندك مال كالأمراء، فاطلبْ **لعونك قوما** يأسُون جراحك ويريشون جناحك، فإن كانوا من المصدّقين المعتقدين، فيعينونك كالمريدين، مع أن دِين القوم جبرُ الكسير وفكُّ الأسير، واحترام العلماء واستنصاح النصحاء . على أنك لن تطالب بدرهم إلا بعد شهادة حَكَم، وأما الحكم فلا بد من الحَكَمَين بعد جمع العَين. ووكلنا إليك هذا الخَطبَ، ولك كل ما تختار اليابس أو الرطبَ، فإن جعلتَ حَكَمَين كاذبَين، فنقبلهما بالرأس والعين، ولا ننظر إلى الكذب والمَين، بيد أننا نستفسرهما بيمين اللّٰه ذى الجلال، وعليهما أن يحلفوا إظهارًا لصدق المقال، ثم نمهلهما إلى عام، ونمدّ يد المسألة إلى خبير علّام، فإن لم تتبين إلى تلك المدّة أمارة الاستجابة، فنُشهد اللّٰه انّا نُقرّ بصدقك من دون الاسترابة، ونحسبك من الصادقين.

وأعجبنى لِمَ تصدّيتَ لتأليف الكتاب، وأىّ أمر كتبتَ كالنادر العجاب، بل جمعتَ فضلة أهل الفضول، واتبعتَ جهلات الجهول، وما قلت إلّا قولًا قيل ﴿۱۰﴾

من قبلک، ونُسج بجهل أكبر من جهلک، وما نطقتَ بل سرقت بضاعة الجاهلين. وما نرى فى كلامک إلا عبارتک التى نجد ريحه كسَهُکِ الحيتان المتعفنة، ونتنِ الجيفة المنتنة، ونراه مملوًّا من تكلّفات باردة ركيكة، وضحكة الضاحكين. وفعلتَ كل ذلک لرُغفان المساجد، وابتغاءِ مرضاة الخَلق كالواجد، لا لله ربّ العالمين. يامن ترَک الصدق ومانَ، قد نبذت الفرقان، ولا تعلم إلا الهذيان، وتمشى كالعمين، لا تعلم إلا الاختراق فى مسالک الزور، والانصلات فى سکک الشرور، ولا تتقى براثن الأسد وتسعى كالعُمى والعُور، وإنّا كشفنا ظلامک، ومزّقنا كلامک، وستعرف بعد حين. أتؤمن بحياة المسيح كالجهول الوقيح، وتحسبه كأنه استُثنِىَ من الأموات، وما أقمت عليه دليلا من البيّنات والمحكمات، ولا من الأحاديث المتواترة من خير الكائنات، فكذبتَ فى دعوى الإثبات، وباعدتَ عن أصول الفقه يا أخا الترهات. أيها الجهول العجول، المخطئ المعذول، قِفْ وفكِّرْ برزانة الحصاة، ما أوردتَ دليلا على دعوى الحياة، وما اتبعتَ إلا الظنيات، بل الوهميات. ونتيجة الإشكال لا يزيد على المقدّمات، فإذا كانت المقدّمتان ظنّيّتَين فالنتيجة ظنّية، كما لا يخفى على ذوى العينين. وإن كنتَ لا تفهم هذه الدقائق، ولا تدرک هذه الحقائق، فسَلِ الذين من أولى الأبصار الرامقة، والبصائر الرائقة، وانظر بعينِ غيرک إن كنت لا تنظر بعينک فى سيرک، واستنزِلِ الرىَّ من سحاب الأغيار، إن كنتَ محرومًا من دَرّ الأمطار .ألا تعلم يا مسكين أن قولک يُعارض بيّنات القرآن، ويخالف مُحكمات الفرقان؟ وقد تبيّن معنى التوفّى من لسان سيّدِ الإنس ونبىِّ الجانّ، وصحابته ذوى الفهم والعرفان. وأىّ فضل لمعنى العوام، بعد ما حصحص المعنى من خير الأنام، ومَن يأباه إلا من كان من الفاسقين؟

فتندّم على ما فرّطتَ فى جنب الله وبيّناته، واتبعتَ المتشابهاتِ وأعرضتَ عن محكماته، ووثَبتَ كخليع الرسن، وتركتَ الحق كعَبَدةِ الوثن. وإنى نظرتُ رسالتک

الفينة بعد الفينة، فما وجدتُها إلا راقصة كالقينة، ووالله إنها خالية عن صدق المقال، ومملوّة من أباطيل الدجّال، فعليک أن تنقُد المبلغ فی الحال، لنريک كذبک ونوصلک إلى دار النكال. وعليک أن تجمع مالک عند أمين الذی كان ضمينا بيقين، وإلا فكيف نوقن أنّا نقطف جناک إذا أبطلنا دعواک، وأريناک شقاک؟ يا أسير المَتْربة، لستَ من أهل الثروة، بل مِن عَجَزة الجهلة، فاترُکْ شِنْشِنة القِحَة، واجمعِ المال وجانِبْ طرق الفِرية والتَعِلّة، فواهًا لک إن كنت من الصادقين الطالبين، وآهًا منک إن كنت من المعرضين المحتالين. وقد أوصينا واستقصينا، ونقّحنا تنقيح من يدعو أخا الرشد ويكشف طرق السَّدَد، وأكملنا التبليغ لله الأحد، ونظر الآن ﴿۱۱﴾ أتجمع المال وتُرِی العهد والإيمان، أو تُرِی الغدر وتتبع الشيطان كالمفسدين.

ووالـلّٰهِ الذی يُنزل المطر من الغمام، ويُخرج الثمر من الأكمام، إنی ما نهضتُ لطمعٍ فی الإنعام، بل لإخزاء اللئام، ليتبيّن الحق وليستبين سبيل المجرمين، وإن الله مع المتّقين. ووالـلّٰهِ الذی أعطى الإنسان عقلًا وفكرًا، لقد جئتَ شيئًا نُكْرًا، وأبقيتَ لک فی المخزيات ذكرا. وقد كتبنا من قبل اشتهارا، وواعدْنا للمجيبين إنعاما، وأقررنا إقرارا، فما قام أحدٌ للجواب، وسكتوا كالبهائم والدواب، وطارت نفوسهم شعاعا، وأرعدت فرائصهم ارتياعا، وأكبّوا على وجوههم متندّمين.

أفأنت أعلم منهم أو أنت من المجانين؟ إنهم كانوا أشدَّ كيدًا منک فی الكلام، بل أنت لهم كالتِّلام، فكان آخر أمرهم خزی وخذلان وقهر رب العالمين. وإن الله إذا أراد خزی قوم فيعادون أولياءه، ويؤذون أحبّاءه، ويلعنون أصفياءه، فيبارزهم الله للحرب، ويصرف وجههم بالضرب، ويجعلهم من المخذولين. ألا تفكرون فی أنفسهم أنّ الله يُنزل نُصرته لنا بجميع أصنافها، ويأتی الأرض ينقصها من أطرافها، ويحفظنا بأيدی العناية، ويسترنا بملاحف الحماية، فلا يضرّنا كيد المفسدين؟ يعلم من كان له ومن كان لغيره، وينظر كل ماش فی سيره، ولا يهدی قوما مسرفين، ويبير الفاسقين

و يمحو أسماء المفترين من أديم الأرضين. هو الغيور المنتقم، ويعلم عمل المفسد الفتّان، ويأخذ المفترين بأقرب الأزمان، فيُنزل رجزه أسرعَ من تصافُح الأجفان. فتوبوا كالذين خافوا قهر الرحمن، وأنابوا قبل مجيء يوم الخسران، وغيَّروا ما فى أنفسهم ابتغاء لمرضات اللّٰه، يا معشر أهل العدوان. اطلبوا الرحم وهو أرحم الراحمين. فتندّم يا مغرور على جهلاتك، واعتذر من فرطاتك، وفكِّر فى خسرك وانحطاط عرضك وانكشاف سترك، وازدجِرْ كالخائفين.

واعلمْ أنه من نهض ليستقرى أثر حياة عيسى، فما هو إلا كجادع مارن أنفِه بموسى، فإن الفساد كل الفساد ظهر مِن ظنِّ حياة المسيح، واسودّت الأرض من هذا الاعتقاد القبيح، ومع ذلك لا تقدرون على إيراد دليل على الحياة، وتأخذون بأقوال الناس ولا تقبلون قول اللّٰه وسيد الكائنات. وتعلمون أنه من **فسّر القرآن برأيه وأصاب فقد أخطأ**، ثم تتبعون أهواءكم ولا تتقون مَن ذرأ وبرأ، وتتكلمون كالمجترئين. وإذا قُرِءَ عليكم آيات الفرقان فلا تقبلونها، وإنْ قُرِءَ نصف القرآن، وإنْ عُرِضَ غيره، فتقبلونه مستبشرين.

﴿۱۲﴾ لا تلتفتون إلى كتاب اللّٰه الرحمن، وتسعون إلى غيره فرحين. وليت شعرى كيف يجوز الاتكاء على غير القرآن بعد ما رأينا بيّنات الفرقان؟ أتوصلكم غيرُ القرآن إلى اليقين والإذعان؟ **فأْتوا بدليل إن كنتم صادقين. يا حسرة على أعدائنا إنهم صرفوا النظر عن صحف اللّٰه الرحمٰن**، وما طلبوا معارفها كطلّاب العرفان، وأفنوا زمانهم وعمرهم فى أقوال لا توصلهم إلى روضات الإذعان، ولا تسقيهم من ينابيع مطهّرة للإيمان، وما نرى أقوالهم إلا كصوّاغين باللسان. فيامعشر العُمى والعُور. اتقوا اللّٰه ولا تجترء وا على المعاصى والفجور، وتخيّروا طريقا لا تخشون فيه مسَّ حيفٍ ولا ضربَ سيف، ولا حُمَةَ لاسعٍ ولا آفةَ وادٍ واسع، وقوموا للّٰه قانتين. وفكّروا فى قولى. هل صدقتُ فيما نطقتُ، أو ملتُ فيما قلتُ، وتفكروا كالخاشعين. ما لكم لا تستعدّون

لقبول الحجّة وتزيغون عن المحجّة، تركضون فى امتراء الميرة، ولها تتركون أقارب العشيرة. وما أرى فيكم مَنْ تَرَكَ لِلّٰه الأقارب والأحباب، وجدَّ فى الدّين ودأب. لم لا تتأدّبون بآداب الصلحاء، ولا تقتدون بطرق الأتقياء ؟ أنكرتم الحق وما رأيتم سُقياه، وما وطأتم حصاه، وما استشرفتم أقصاه، وتركتم الفرقان وهُداه، وكنتم قوما عادين.

يا أهل الفساد والعناد . اتقوا اللّٰه ربّ العباد. أين ذهب تقاكم؟ وأضلّكم علمُكم وما وقاكم. لا تفهمون **القرآن** ولا تمسّون **الفرقان**، فأين غارت مزاياكم، وأين ذهب ريّاكم؟ ما أجد كلامكم مؤسَّسًا على التقوى، وأجد قلوبكم متدنسة بالطغوى. فما بال قارب كان لها كمثلِكم الملّاحُ، وما بال أرض يحرثها كحزبكم الفلّاحُ؟ ولا شك أنكم أعداء الدين وعِدا الشرع المتين. ونعلم أن قصر الإسلام منكم ومن أيديكم عفا، ولم يبق منه إلا شفا، ولولا رحمة ربّى لأحاطه الدجى، وكان اللّٰه حافظه وهو خير الحافظين.

ألا تنظرون أنكم كَمْ فَجٍّ سلكتم، وكم رجلٍ أهلكتم، وكم بِدَعٍ ابتدعتم، وكم قومٍ خدعتم، وكم عرضٍ اختلستم، وكم ثعلبٍ افترستم؟ أمّا الآن فالحق قد بان ورحم الربّ الرحيم، واستنار الليل البهيم، وأنار الدين القويم وظهر أمر اللّٰه وكنتم كارهين. إن للّٰه فى كل يوم نظرةً، فنظر الدينَ رحمةً، ووجده غرضًا لسهام الأعداء ، وكالوحيد الطريد فى البيداء، فأقامنى برحمة خاصة فى أيام إقلال وخصاصة، ليجعل المسلمين من المنعَمين، ويعطيهم ما لم يعط لآبائهم ويرحم الضعفاء ، وهو أرحم الراحمين.

وما قمتُ بهذا المقام إلّا بأمر قدير، يبعث الإمام ويعلم الأيام، حكيم عليم يرى أيام الغى والضلال، وصراصر الفساد فى النساء والرجال. تناهى الخَلق فى التخطى إلى الخطايا، وعقروا مطا المطايا، ودفنوا الحق فى الزوايا، ولمع الباطل كالمرايا، ﴿۱۳﴾
فرأى هذا كلّه ربُّ البرايا، فبعث عبدًا من العباد، عند وقت الفساد، أعَجِبتم من فضله يا جَمْرَ العناد؟ فلا تتكئوا على الظنون، ولله أسرار كالدرّ المكنون

يبلى عباده فى كل زمان، وكل يوم هو فى شان. وأُقسِم بعلّامِ المخفيّات، ومُعينِ الصادقين والصادقات، أنى من اللّٰه رب الكائنات. ترتعد الأرض من عظمته، وتنشق السماء من هيبته، وما كان لكاذب ملعون أن يعيش عمرا مع فِريته، فاتقوا اللّٰه وجلال حضرته. ألم يبق فيكم ذرّة من التقوىٰ؟ أنسيتم وعظ كفّ اللسان وخوف العقبى؟ يا أيها الظانّون ظن السوء . تعالوا ولا تفرّوا من الضوء. يا قوم إنى من اللّٰه. إنى من اللّٰه. إنى من اللّٰه، وأُشهد ربى أنى من اللّٰه. أؤمن باللّٰه وكتابه الفرقان، وبكل ما ثبت من سيّد الإنس ونبيِّ الجانّ. وقد بُعثتُ على رأس المائة، لأجدّد الدين وأُنوّر وجه الملّة، واللّٰه على ذلك شهيد، ويعلم من هو شقى وسعيد. فاتقوا اللّٰه يا معشر المستعجلين. أليس فيكم رجل من الخاشعين؟ أتصولون على الأسود ولا تميّزون المقبول من المردود؟ وفى الأمّة قوم يلحقون بالأفراد، ويكلّمهم ربهم بالمحبّة والوداد، ويُعادى من عاداهم ويوالى من والاهم، ويُطعمهم ويسقيهم، ويكون فيهم وعليهم ولهم، ويُحاطون من ربّ العالمين. لهم أسرار من ربهم لا يعلمها غيرهم، ويشرَبُ قلبهم هوى المحبوب ويُوصَلون إلى المطلوب. ينوّر باطنهم ويترك ظاهرهم فى الملومين، فطوبىٰ لفتى يأتمّ بآدابهم، وتنكسر جبائر مكرِه فى جنابهم، ويسرج جواد الصدق لصحبة الصادقين.

هذا ما كتبنا وألّفنا لك الكتاب، فإذا وصلك فأمْلِ الجواب. وحاصل الكلام أنّا قائمون للخصام، لنذيقك جزاء السهام، ومن آذى الأحرار فأباد نفسه وأبار. فاسمَعْ منى المقال، إنى أرقُب أن تجمع المال، فإذا جمعتَ وأتممت السؤال، فاعلم أن أحمد قد صال وأراك الوبال والنكال. يا مسكين إن موت عيسىٰ من البديهيات، وإنكاره أكبر الجهلات، ولكن صدِئ قلبُك وغلُظ الحجاب، فرددت وتقاذفت بك الأبواب، فلا تصغَى إلى العظات، ويؤذيك الحق كالكَلِم المحفِظات، وأرداك

تبـاهيـک بکتابک وهو أصل تبابک. وإنی عرفت سرّک ومعمّاه، وإن لم یَدْرِ القـوم مـعنـاه. ومـا ترید إلا أن تفتتن قلوب السفهاء، وتخدع الجهلاء، لتکون لک عـزّةٌ فی الأشقیاء، وتفوز فی الأهواء، وهذا خاتمة الکلام، فتدبّرْ کالعقلاء ولا تقعد کالعمین.

هـداک الـلّـه هـل تُـرضی العواما لـکـی تستجـلِبنْ منهم حُطاما

وهـل فـی ملّة الإسـلام أثرٌ مـن الـکَـلِـمِ التی تَبرِی خِصاما

أعـنـدک حُـجّـةٌ إجـماعُ قومٍ أضاعوا الحق جهلا واهتضاما ﴿۱۴﴾

ومثلک أُمّةٌ قتلتْ حسینـا إذا وجدتْ کمنفرد إمـامـا

تـمّـت

مولوی رسل بابا صاحب امرتسری کے رسالہ حیات المسیح پر ایک اور نظر
اور نیز ہزار روپیہ انعامی جمع کرانے کے لئے درخواست

ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ ان دنوں میں مولوی صاحب مندرج العنوان نے ایک کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی ثابت کرنے کے لئے لکھی ہے جس کا نام حیات المسیح رکھا ہے۔ لیکن اگر یہ پوچھا جائے کہ انہوں نے باوجود اس قدر محنت اٹھانے اور وقت ضائع کرنے کے ثابت کیا کیا ہے تو ایک مصنف☆ آدمی یہی جواب دے گا کہ کچھ نہیں۔ اگر مولوی صاحب موصوف کی نیت بخیر ہوتی اور ان کے اس کاروبار کی علت غائی حق الامر کی تحقیق ہوتی نہ اور کچھ تو وہ اس رسالہ کے لکھنے سے پہلے قرآن شریف کی ان آیات بینات کو غور سے پڑھ لیتے جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ایسی صاف طور پر ثابت ہو رہی ہے کہ گویا وہ ہماری آنکھوں کے سامنے فوت ہو گئے اور دفن کئے گئے۔ لیکن افسوس کہ مولوی صاحب موصوف محکم اور بین آیات سے آنکھ بند کر کے گزر گئے اور بعض دوسری آیات میں تحریف کر کے اور اپنی طرف سے اور فقرے ان کے ساتھ ملا کر عوام کو یہ دکھلانا چاہا کہ گویا ان آیتوں سے حضرت عیسیٰ کی حیات کا پتہ لگتا ہے۔ لیکن اگر مولوی صاحب کی اس مفتریانہ کارروائی سے کچھ ثابت ہوتا بھی

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ” منصف “ ہونا چاہیے۔ (ناشر)

ہے تو بس یہی کہ ان کی فطرت میں یہودیوں کی صفات کا خمیر بھی موجود ہے ورنہ یہ کسی نیک بخت آدمی کا کام نہیں ہے کہ قرآن کریم کی ظاہر ترکیب کو توڑ مروڑ کر اور آیات کے غیر منفک تعلقات کو ایک دوسری سے الگ کر کے اور بعض فقرے اپنی طرف سے زائد کر کے کوئی امر ثابت کرنا چاہے اگر اسی بات کا نام ثبوت ہے تو کونسا امر ہے جو ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر یک ملحد اور بے ایمان اپنے مقاصد اسی طرح ثابت کر سکتا ہے۔ اس بات کو کون نہیں جانتا کہ ایک کتاب کے معنے اسی صورت میں اس کتاب کے معنے کہلاتے ہیں کہ جب اس کی ترتیب اور تعلقات فقرات اور سیاق سباق محفوظ رکھ کر کئے جائیں۔ لیکن اگر اس کتاب کی ترکیب کو ہی زیر و زبر کیا جائے اور عبارت کے اعضا کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا جائے اور نہایت دلیری کر کے بعض فقرات اپنی طرف سے ملا
دیئے جائیں تو پھر ایسی خود ساختہ عبارت سے اگر کوئی مدعا ثابت کرنا چاہیں تو کیا یہ وہی یہودیانہ ﴿۱۵﴾
تحریف نہیں ہے جس کی وجہ سے قرآن کریم میں ایسے لوگ سؤر اور بندر کہلائے جنہوں نے اسی طرح توریت میں ملحدانہ کارروائیاں کی تھیں۔ اگر ایسے ہی خائنانہ تصرفات اور تحریفات سے حضرت مسیح کی زندگی ثابت ہو سکتی ہے تو پھر ہمیں تو اقرار کرنا چاہیئے کہ حضرت مسیح کی زندگی ثابت ہو گئی۔ مگر اس بات کا کیا علاج کہ خدا تعالیٰ نے ایسے محرفوں کا نام خنزیر اور بوزنہ رکھا ہے اور ان پر لعنت بھیجی ہے اور ان کی صحبت سے پرہیز اور اجتناب کرنے کا حکم ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہم الٰہی کلام کی کسی آیت میں تغییر اور تبدیل اور تقدیم اور تاخیر اور فقرات تراشی کے مجاز نہیں ہیں مگر صرف اس صورت میں کہ جب خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بذات خود ایسی تغییر اور تبدیل کی ہے اور جب تک ایسا ثابت نہ ہو تو ہم قرآن کی ترصیع اور ترتیب کو زیر و زبر نہیں کر سکتے اور نہ اس میں اپنی طرف سے بعض فقرات ملا سکتے ہیں۔ اور اگر ایسا کریں تو عنداللہ مجرم اور قابل مواخذہ ہیں۔ اب ناظرین خود مولوی صاحب موصوف کی کتاب کو دیکھ لیں کہ کیا وہ ایسی ہی کارروائیوں سے پُر ہے یا کہیں انہوں نے ایسا بھی کیا ہے کہ قرآن کریم کی کوئی آیت ایسے طور سے پیش کی ہے کہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ ثابت کر کے دکھلا دیا ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے اس

آیت کے معنے حضرت مسیح کی حیات ہی ثابت ہوتی ہے اور تکلفات اور تحریفات سے کام نہیں لیا۔ ہمیں نہ مولوی رسل بابا صاحب سے کچھ ضد اور عناد ہے نہ کسی اور مولوی صاحب سے۔ اگر وہ یہودیانہ روش پر نہ چلیں اور صحیح استدلال سے کام لیں تو پھر ثابت شدہ امر کو قبول نہ کرنا بے ایمانی ہے۔ اگر کوئی تعصّبات سے الگ ہو کر اس بات میں فکر کرے کہ حقیقتیں کیونکر ثابت ہوتی ہیں اور ان کے ثبوت کے لئے قاعدہ کیا ہے تو وہ سمجھ سکتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے ایسا قاعدہ صرف ایک ہی رکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ صاف اور صریح اور بدیہی امور کو نظری امور کے ثابت کرنے کے لئے بطور دلائل کے استعمال کیا جائے اور اگر ایسے امر کو بطور دلیل کے پیش کریں کہ وہ خود نظری اور مشتبہ امر ہے جو تکلفات اور تاویلات اور تحریفات سے گھڑا گیا ہے تو اس کو دلیل نہ کہیں گے بلکہ وہ ایک الگ دعویٰ ہے جو خود دلیل کا محتاج ہے۔ افسوس کہ ہمارے سادہ لوح مولوی دلیل اور دعویٰ میں بھی فرق نہیں کر سکتے۔ اور اگر کسی دعویٰ پر دلیل طلب کی جائے تو ایک اور دعویٰ پیش کر دیتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ وہ خود محتاج ثبوت ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلا دعویٰ۔ ہم نے اپنے مخالف الرائے مولوی صاحبوں سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات ممات کے بارے میں صرف ایک ہی سوال کیا تھا۔ اگر ایمانداری سے اس سوال میں غور کرتے تو ان کی ہدایت کے لئے ایک ہی سوال کافی تھا مگر کسی کو ہدایت پانے کی خواہش ہوتی تو غور بھی کرتا۔ سوال یہ تھا کہ اللہ جلّ شانہ نے قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت دو جگہ توفی کا لفظ استعمال کیا ہے اور یہ لفظ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی قرآن کریم میں آیا ہے اور ایسا ہی حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا میں بھی یہی لفظ اللہ جلّ شانہ نے ذکر فرمایا ہے اور کتنے اور مقامات میں بھی موجود ہے۔ اور ان تمام ﴿۱۶﴾
مقامات پر نظر ڈالنے سے ایک منصف مزاج آدمی پورے اطمینان سے سمجھ سکتا ہے کہ توفّی کے معنے ہر جگہ قبض روح اور مارنے کے ہیں نہ اور کچھ۔ کتب حدیث میں بھی یہی محاورہ بھرا ہوا ہے۔ کتب حدیث میں توفی کے لفظ کو صدہا جگہ پاؤ گے مگر کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ بجز مارنے کے کسی اور معنے پر بھی استعمال ہوا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ اگر ایک اُمّی آدمی عرب کو کہا جائے کہ تُوُفِّیَ زَیْدٌ تو وہ اس فقرہ سے یہی سمجھے گا کہ زید وفات پا گیا۔ خیر عربوں کا عام محاورہ بھی جانے دو خود آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات مبارکہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب کوئی صحابی یا آپ کے عزیزوں میں سے فوت ہوتا تو آپؐ توفّی کے لفظ سے ہی اس کی وفات ظاہر کرتے تھے اور جب آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو صحابہ نے بھی توفی کے لفظ سے ہی آپ کی وفات ظاہر کی۔ اسی طرح حضرت ابوبکر کی وفات حضرت عمر کی وفات۔ غرض تمام صحابہ کی وفات توفّی کے لفظ سے ہی تقریراً تحریراً بیان ہوئی اور مسلمانوں کی وفات کے لئے یہ لفظ ایک عزت کا قرار پایا تو پھر جب مسیح پر یہی وارد ہوا تو کیوں اس کے خود تراشیدہ معنے لئے جاتے ہیں۔ اگر یہ عام محاورہ کا فیصلہ منظور نہیں تو دوسرا طریق فیصلہ یہ ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ جو مسیح کے متعلق قرآنی آیات میں توفّی کا لفظ موجود ہے اس کے معنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے کیا کئے ہیں۔ چنانچہ ہم نے یہ تحقیقات بھی کی تو بعد دریافت ثابت ہوا کہ صحیح بخاری میں یعنی کتاب التفسیر میں آیت فلمّا توفیتنی کے معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مارنا ہی لکھا ہے☆ اور پھر اسی موقعہ پر آیت انی متوفیک کے معنے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ممیتک درج ہیں یعنی اے عیسیٰ میں تجھے مارنے والا ہوں۔ اب ان حضرات مولویوں سے کوئی پوچھے کہ پہلا فیصلہ تو تم نے منظور نہ کیا مگر صحابہ کا فیصلہ اور خاص کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ قبول نہ کرنا اور پھر بھی کہتے رہنا کہ توفی کے اور معنے ہیں ایمانداری ہے یا بے ایمانی۔ ایسے تعصب پر بھی ہزار حیف کہ ایک لفظ کے معنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے بھی سن کر قبول نہ کریں بلکہ کوئی اور معنے تراشیں اور اس فیصلہ کو منظور نہ رکھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کر دیا ہے اور اپنی نزاع کو اللہ اور رسول کی طرف رد نہ کریں بلکہ ارسطو اور افلاطون کی منطق سے مدد لیں۔ یہ طریق صلحاء کا نہیں ہے البتہ اشقیاء ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ ہمارے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت سے اور کوئی بڑھ کر شہادت نہیں ہمارا تو اس بات کو سن کر بدن کانپ جاتا ہے کہ جب ایک شخص کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ پیش کیا جائے تو وہ اس کو قبول نہیں کرتا اور دوسری طرف بھٹکتا پھرتا ہے۔ پھر نہ معلوم ان حضرات

☆حاشیہ:۔ طبرانی اور مستدرک میں حضرت عائشہ سے یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی وفات کی بیماری میں فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم ایک سو بیس (۱۲۰) برس تک جیتا رہا۔

کے کس قسم کے ایمان ہیں کہ نہ قرآن کریم کا فیصلہ ان کی نظر میں کچھ چیز ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ نہ صحابہ کی تفسیر۔ یہ کیسا زمانہ آ گیا کہ مولوی کہلا کر اللہ رسول کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ اور اگر بہت تنگ کیا جائے اور کہا جائے کہ جس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توفی کے معنے مارنا کر دیئے ہیں تو پھر کیوں آپ لوگ قبول نہیں کرتے تو آخری جواب ان حضرات کا یہ ہے کہ حضرت مسیح کی زندگی پر اجماع ہو چکا ہے پھر ہم کیونکر قبول کر لیں مگر یہ عذر بھی بدتر از گناہ اور نہایت مکروہ چالاکی اور بے ادبی ہے۔ کیونکہ جس اجماع میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل نہیں ہیں بلکہ اس کے صریح مخالف ہیں وہ اجماع کے ساتھ اور کیا حقیقت رکھتا ہے۔ ماسوا اس کے اجماع ﴿۱۷﴾ کا دعویٰ بھی سراسر جھوٹ اور افترا ہے۔ دیکھو کتاب مجمع بحار الانوار جلد اول صفحہ ۲۸۶ جو اس میں **حَکَمًا** کے لفظ کی شرح میں لکھا ہے **ینزل (ای ینزل عیسٰی) حکمًا ای حاکما بھذہ الشریعة لا نبیًا والاکثر انّ عیسٰی لم یمت وقال مالک مات وھو ابن ثلٰث وثلٰثین سنة** یعنی عیسیٰ ایسی حالت میں نازل ہوگا جو اس شریعت کے مطابق حکم کرے گا نہ نبی ہو کر۔ اور اکثر کا یہ قول ہے کہ عیسیٰ نہیں مرا۔ **اور امام مالک نے کہا ہے کہ عیسیٰ مر گیا اور وہ تینتیس ۳۳ برس کا تھا جب فوت ہوا۔** اب دیکھو کہ امام مالکؒ کس شان اور مرتبہ کا امام اور خیر القرون کے زمانہ کا اور کروڑہا آدمی ان کے پیرو ہیں۔ جب انہیں کا یہ مذہب ہوا تو گویا یہ کہنا چاہیئے کہ کروڑہا عالم فاضل اور متقی اور اہل ولایت جو سچے پیرو حضرت امام صاحب کے تھے ان کا یہی مذہب تھا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں کیونکہ ممکن نہیں کہ سچا پیرو اپنے امام کی مخالفت کرے خاص کر ایسے امر میں جو نہ صرف امام کا قول بلکہ خدا کا قول رسول کا قول صحابہ کا قول تابعین کا تبع تابعین کا قول ہے۔ اب ذرہ شرم کرنا چاہیئے کہ جب ایسا عظیم الشان امام جو تمام ائمہ حدیث سے پہلے ظہور پذیر ہوا اور تمام احادیث نبویہ پر گویا ایک دائرہ کی طرح محیط تھا جب اسی کا یہ مذہب ہو تو کس قدر حیا کے برخلاف ہے کہ ایسے مسئلہ میں اجماع کا نام لیں افسوس کہ حضرات مولوی صاحبان عوام کو دھوکہ تو دیتے ہیں مگر بولنے کے وقت یہ خیال نہیں کرتے کہ دنیا تمام اندھی نہیں کتابوں کو دیکھنے والے اور خیانتوں کو ثابت کرنے والے بھی تو اسی قوم میں موجود ہیں۔ یہ نام کے مولوی جب دیکھتے ہیں کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے

پیش کرنے سے عاجز آ گئے اور گریز گاہ باقی نہیں رہا اور کوئی حجت ہاتھ میں نہیں تو ناچار ہو کر کہہ دیتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ ملا آن باشد کہ بند نشود اگرچہ دروغ گوید۔ یہ حضرات یہ بھی جانتے ہیں کہ خود اجماع کے معنوں میں ہی اختلاف ہے۔ بعض صحابہ تک ہی محدود رکھتے ہیں۔ بعض قرون ثلاثہ تک بعض ائمہ اربعہ تک مگر صحابہ اور ائمہ کا حال تو معلوم ہو چکا اور اجماع کے توڑنے کے لئے ایک فرد کا باہر رہنا بھی کافی ہوتا ہے چہ جائے کہ امام مالک رضی اللہ عنہ جیسا عظیم الشان امام جس کے قول کے کروڑہا آدمی تابع ہوں گے حضرت عیسیٰ کی وفات کا صریح قائل ہو۔ اور پھر یہ لوگ کہیں کہ ان کی حیات پر اجماع ہے۔ شرم۔ شرم۔ شرم۔ اور اجماع کے بارے میں امام احمد رضی اللہ عنہ کا قول نہایت تحقیق اور انصاف پر مبنی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اجماع کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لئے سچی اور کامل دستاویز قرآن اور حدیث ہی ہے باقی ہمہ ہیچ۔ مگر جو حدیث قرآن کی بینات محکمات کے مخالف ہوگی اور اس کے قصص کے برخلاف کوئی قصہ بیان کرے گی۔ وہ دراصل حدیث نہیں ہوگی کوئی محرّف قول ہوگا یا سرے سے موضوع اور جعلی۔ اور ایسی حدیث بلا شبہ رد کے لائق ہوگی۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور کرم ہے کہ مسئلہ وفات مسیح میں کسی جگہ حدیث نے قرآن شریف کی مخالفت نہیں کی بلکہ تصدیق کی۔ قرآن میں متوفیک آیا ہے حدیث میں ممیتک آ گیا ہے۔ قرآن میں فلمّا توفیتنی آیا۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی لفظ فلمّا
توفیتنی بغیر تغییر و تبدیل کے اپنے پروردگر کے ظاہر فرما دیا کہ اس کے معنے مارنا ہے نہ اور کچھ اور نبی کی ﴿۱۸﴾
شان سے بعید ہے کہ خدا تعالیٰ کے مرادی معنوں کی تحریف کرے۔ اور ایک آیت قرآن شریف کی جس کے معنے خدا تعالیٰ کے نزدیک زندہ اٹھا لینا ہو اسی کو اپنی طرف منسوب کر کے اس کے معنے مار دینا کر دیوے یہ تو خیانت اور تحریف ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس گندی کارروائی کو منسوب کرنا میرے نزدیک اول درجہ کا فسق بلکہ کفر کے قریب قریب ہے۔ افسوس کہ حضرت عیسیٰ کی زندگی ثابت کرنے کے لئے ان خیانت پیشہ مولویوں کی کہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی محرف القرآن ٹھہرایا بجز اس کے کیا کہیں کہ لعنة اللّٰہ علی الخائنین الکاذبین یہ بات نہایت سیدھی اور صاف تھی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت فلمّا توفیتنی کو اسی طرح اپنی

ذات کی نسبت منسوب کر لیا جیسا کہ وہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب تھی اور منسوب کرنے کے وقت یہ نہ فرمایا کہ اس آیت کو جب حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کریں تو اس کے اور معنے ہوں گے اور جب میری طرف منسوب ہو تو اس کے اور معنے ہیں۔ حالانکہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت میں کوئی معنوی تغییر و تبدیل ہوتی تو رفع فتنہ کے لئے یہ عین فرض تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس تشبیہ و تمثیل کے موقعہ پر فرما دیتے کہ میرے اس بیان سے کہیں یوں نہ سمجھ لینا کہ جس طرح میں قیامت کے دن فلمّا توفیتنی کہہ کر جناب الٰہی میں ظاہر کروں گا کہ بگڑنے والے لوگ میری وفات کے بعد بگڑے۔ اسی طرح حضرت مسیح بھی فلمّا توفیتنی کہہ کر یہی کہیں گے کہ میری وفات کے بعد میری امت کے لوگ بگڑے کیونکہ فلمّا توفیتنی سے میں تو اپنا وفات پانا مراد رکھتا ہوں لیکن مسیح کی زبان سے جب فلمّا توفیتنی نکلے گا تو اس سے وفات پانا مراد نہیں ہوگا بلکہ زندہ اٹھایا جانا مراد ہوگا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرق کر کے نہیں دکھلایا جس سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موقعوں پر ایک ہی معنے مراد لئے ہیں۔ پس اب ذرا آنکھ کھول کر دیکھ لینا چاہیئے کہ جبکہ فلمّا توفیتنی کے لفظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ دونوں شریک ہیں گویا یہ آیت دونوں کے حق میں وارد ہے تو اس آیت کے خواہ کوئی معنے کرو دونوں اس میں شریک ہوں گے۔ سو اگر تم یہ کہو کہ اس جگہ توفی کے معنے زندہ آسمان پر اٹھایا جانا مراد ہے تو تمہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ اس زندہ اٹھائے جانے میں حضرت عیسیٰ کی کچھ خصوصیت نہیں بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں کیونکہ آیت میں دونوں کی مساوی شراکت ہے۔ لیکن یہ تو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے بلکہ وفات پا گئے ہیں اور مدینہ منورہ میں آپ کی قبر مبارک موجود ہے تو پھر اس سے تو بہرحال ماننا پڑا کہ حضرت عیسیٰ بھی وفات پا گئے ہیں۔ اور لطف تو یہ کہ حضرت عیسیٰ کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے اور ہم زیادہ صفائی کے لئے اس جگہ حاشیہ میں اخویم حبّی فی اللّٰہ سید مولوی محمد السعیدی طرابلسی کی شہادت درج کرتے ہیں اور وہ طرابلس بلاد شام کے رہنے والے ہیں اور انہیں کی حدود میں حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ☆ ہے اور اگر کہو کہ وہ قبر جعلی ہے تو اس جعل کا ثبوت دینا چاہیے۔ اور ثابت کرنا چاہیے کہ کس وقت یہ جعل بنایا گیا ہے اور اس صورت میں دوسرے انبیاء کی قبروں کی نسبت بھی تسلی نہیں رہے گی اور امان اٹھ جائے گا۔ اور کہنا پڑے گا کہ شاید وہ تمام قبریں جعلی ہی ہوں۔ ﴿۱۹﴾
بہرحال آیت فلمّا توفیتنی سے یہی معنے ثابت ہوئے کہ مار دیا۔ بعض نادان نام کے مولوی کہتے ہیں کہ یہ تو سچ ہے کہ اس آیت فلمّا توفیتنی کے مارنا ہی معنے ہیں نہ اور کچھ لیکن وہ موت نزول کے بعد وقوع میں آئے گی اور اب تک واقع نہیں ہوئی۔

لیکن افسوس کہ یہ نادان نہیں سمجھتے کہ اس طور سے آیت کے معنے فاسد ہو جاتے ہیں کیونکہ آیت کے معنے تو یہ ہیں کہ حضرت عیسیٰ جناب الٰہی میں عرض کریں گے کہ میری امت کے لوگ میرے مرنے کے بعد بگڑے ہیں۔ یعنی جب تک میں زندہ تھا وہ سب صراط مستقیم پر قائم تھے اور میرے مرنے کے بعد میری امت بگڑی۔ نہ میری زندگی میں۔

سو اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک فوت نہیں ہوئے تو ساتھ ہی یہ بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ ان کی امت بھی اب تک بگڑی نہیں۔ کیونکہ آیت اپنے منطوق سے صاف

☆ جب میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کی نسبت حضرت سید مولوی محمد السعیدی طرابلسی الشامی سے بذریعہ خط دریافت کیا تو انہوں نے میرے خط کے جواب میں یہ خط لکھا جس کو میں ذیل میں معہ ترجمہ لکھتا ہوں۔ ﴿۱۹﴾

یا حضرۃ مولانا و امامنا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ نسأل اللّٰہ الشافی ان یشفیکم. اما ما سألتم عن قبر عیسی علیہ السلام و حالات اخری مما یتعلق بہ فابیّنہ مفصّلا فی حضرتکم و ھو ان عیسٰی علیہ السلام ولد فی بیت لحم و بینہ و بین بلدۃ القدس ثلثۃ اقواس و قبرہ فی بلدۃ القدس و الی الان موجود و ھنالک کنیسۃ و ھی اکبر الکنائس من کنائس النصاری و داخلھا قبر عیسٰی علیہ السلام کما ھو مشھود و فی تلک الکنیسۃ ایضا قبر امہ مریم و لکن کل من القبرین علیحدۃ و کان اسم بلدۃ القدس فی عھد بنی اسرائیل یروشلم و یقال ایضا اورشلیم و سمّیت من بعد المسیح ایلیاء و من بعد الفتوح الاسلامیۃ الی ھذا الوقت اسمھا القدس و الاعاجم تسمیھا بیت المقدس

بتلا رہی ہے کہ امت نہیں بگڑے گی جب تک وہ فوت نہ ہو جائیں۔اور فوت کا لفظ یایوں کہو کہ مرنے کی حقیقت کھلی کھلی ہے جس کو سارا جہان جانتا ہے۔اور وہ یہ کہ جب ایک انسان کو فوت شدہ کہیں گے تو اس سے یہی مراد ہوگی کہ ملک الموت نے اس کی روح کو قبض کر کے بدن سے علیحدہ کر دیا ہے۔اب مصنفین☆ انصافاً بتلاویں کہ حضرت عیسیٰ کی وفات پر اس سے زیادہ تر کیا ثبوت ہوگا اور کیا دنیا میں اس سے زیادہ تر منطقی فیصلہ ممکن ہے جو اس آیت نے کر دیا۔ پھر اس کے مقابل پر یہودیوں کی طرح خدا تعالیٰ کی پاک کلام کو تحریف کر کے اور گندے دل کے ساتھ اپنی طرف سے اس کے معنے گھڑنا اگر فسق اور الحاد کا طریق نہیں ہے تو اور کیا ہے۔انصاف یہ تھا کہ اگر اس قطعی اور یقینی ثبوت کو ماننا نہیں تھا تو اس کو توڑ کر دکھلاتے۔مگر ہمارے مخالفوں نے ایسا نہیں کیا اور تاویلات رکیکہ کر کے اور سچائی کے راہوں کو بکلی چھوڑ کر ہم پر ثابت کر دیا کہ ان کو سچائی کی کچھ بھی پروا نہیں ہے۔ ﴿۲۰﴾

انہوں نے انکار حیات عیسیٰ کو کلمۂ کفر تو ٹھہرایا مگر آنکھ کھول کر نہ دیکھا کہ قرآن اور نبی آخر الزمان دونوں متفق اللفظ واللسان حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں۔امام مالک

بقیہ الحاشیہ

و اما عدة اميال الفصل بينها وبين طرابلس فلا اعلمها تحقيقا نعم يعلم تقريبا نظرا على الطرق والمنازل. وتختلف الطرق. الطريق الاول من طرابلس الى بيروت فمن طرابلس الى بيروت منزلين متوسطين (وقدر المنزل عندنا من الصباح الى قريب العصر) ومن بيروت الى صيدا منزل واحد ومن صيدا الى حيفا منزل واحد ومن حيفا الى عكامنزل واحد ومن عكا الى سور منزل واحد و يقال لبلاد الشام سوريه نسبةً الى تلكَ البلدة فى القديم. ثم من سور الى يافامنزل كبير وهى على ساحل البحر ومنها الى القدس منزل صغير والان صنع الريل منها الى القدس ويصل القاصد من يا فا الى القدس فى اقل من ساعة فعدة المسافة من طرابلس الى القدس تسعة ايام مع الراحة واليها طرق من طرابلس واقربها طريق البحر بحيث لوركب الانسان من طرابلس بالمركب النارى ﴿۲۰﴾

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ’’منصفین‘‘ ہونا چاہیے۔(ناشر)

جیسے جلیل الشان امام قائل وفات ہو گئے۔ اور امام بخاری جیسے مقبول الزمان امام حدیث نے محض وفات کے ثابت کرنے کے لئے دو متفرق مقامات کی آیتوں کو ایک جگہ جمع کیا۔ ابن قیم جیسے محدث نے مدارج السالکین میں وفات کا اقرار کر دیا۔ ایسا ہی علامہ شیخ علی بن احمد نے اپنی کتاب سراج منیر میں ان کی وفات کی تصریح کی۔ معتزلہ کے بڑے بڑے علماء وفات کے قائل گذر گئے۔
﴿۲۱﴾ پر ابھی تک ہمارے مخالفوں کی نظر میں حضرت عیسیٰ کی حیات پر اجماع ہی رہا۔ یہ خوب اجماع ہے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کے حال پر رحم کرے یہ تو حد سے گزر گئے۔ جو باتیں اللہ اور رسول کے قول سے ثابت ہوتی ہیں انہیں کو کلمات کفر قرار دیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

اب ہم اس تقریر کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتے اور نہ ہم جتلانا چاہتے ہیں کہ مولوی رسل بابا صاحب کا رسالہ حیات المسیح کس قدر بے بنیاد اور واہیات باتوں سے پُر ہے۔ لیکن نہایت ضروری امر جس کے لئے ہم نے یہ رسالہ لکھا ہے یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنے رسالہ مذکورہ میں محض عوام کا دل خوش کرنے کے لئے یہ چند لفظ بھی منہ سے نکال دیئے

بقیہ حاشیہ

یصل الی یافا بیوم و لیلة و منھا الی القدس ساعة فی الریل و السلام علیکم و رحمة اللّٰہ و برکاتہ ادام اللّٰہ وجود کم و حفظکم و ایدکم و نصرکم علی اعدائکم. اٰمین.

کتبہ خادمکم محمد السعیدی الطرابلسی عفا اللّٰہ عنہ

ترجمہ اے حضرت مولانا و امامنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ میں خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو شفا بخشے۔ (میری بیماری کی حالت میں یہ خط شامی صاحب کا آیا تھا) جو کچھ آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر اور دوسرے حالات کے متعلق سوال کیا ہے سو میں آپ کی خدمت میں مفصل بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں تین کوس کا فاصلہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور بنی اسرائیل کے
﴿۲۱﴾ عہد میں بلدہ قدس کا نام یروشلم تھا اور اس کو اورشلم بھی کہتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ کے فوت ہونے کے بعد اس شہر کا نام ایلیاء رکھا گیا اور پھر فتوح اسلامیہ کے بعد اس وقت تک اس شہر کا نام

ہیں کہ اگر ہمارے دلائل حیات مسیح توڑ کر دکھلاویں تو ہم ہزار روپیہ دیں گے۔ اگرچہ دلائل کا حال تو معلوم ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے ناحق چند ورق سیاہ کر کے ایک قدیم پردہ اپنا فاش کیا اور ایسی بے ہودہ باتیں لکھیں کہ بجز دو نام کے ہم تیسرا نام ان کا رکھ ہی نہیں سکتے۔ یعنی یا تو وہ صرف دعاوی ہیں جن کو دلیل کہنا بیجا اور حمق ہے۔ اور یا یہودیوں کی طرح قرآن شریف کی تحریف ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں بھی یہ یقین جما ہوا ہے کہ میری کتاب میں کچھ نہیں اس لئے انہوں نے اس پردہ پوشی کے لئے آخر کتاب کے کہہ بھی دیا ہے کہ میری کتاب سمجھ میں نہیں آئے گی۔ جب تک کوئی سبقاً سبقاً مجھ سے نہ پڑھے۔ یہ کیوں کہا۔ صرف اس لئے کہ ان کو معلوم تھا کہ میری کتاب دلائل شافیہ سے محض خالی اور طبل تہی ہے۔ اور ضرور جاننے والے جان ﴿۲۲﴾ جائیں گے کہ اس میں کچھ نہیں۔ لہٰذا تعلیق بالمحال کی طرح انہوں نے یہ کہہ دیا کہ وہ دلائل جو میں نے لکھے ہیں ایسے پوشیدہ ہیں کہ وہ ہر یک کو نظر نہیں آئیں گے اور صرف میری

قدس کے نام سے مشہور ہے اور عجمی لوگ اس کو بیت المقدس کے نام سے بولتے ہیں مگر طرابلس اور قدس میں جو فاصلہ ہے میں تحقیقی طور پر اس کو بتلا نہیں سکتا کہ کس قدر ہے ہاں راہوں اور منزلوں کے لحاظ سے تقریباً معلوم ہے۔ اور طرابلس سے قدس کی طرف جانے کی کئی راہیں ہیں۔ ایک راہ یہ ہے کہ طرابلس سے بیروت کو جائیں اور طرابلس سے بیروت تک دو متوسط منزلیں ہیں۔ اور ہم لوگ منزل اس کو کہتے ہیں جو صبح سے عصر تک سفر کیا جائے اور پھر بیروت سے صیدا تک ایک منزل ہے اور صیدا سے حیفا تک ایک منزل اور حیفا سے عکا تک ایک منزل اور عکا سے سور تک ایک منزل اور بلاد شام کو سوریہ اسی نسبت کی وجہ سے کہتے ہیں یعنی اس بلدہ قدیمہ کی طرف منسوب کر کے سوریہ نام رکھتے ہیں پھر سور سے یافا تک ایک منزل کبیر ہے اور یافا بحر کے کنارے پر ہے اور یافا سے قدس تک ایک چھوٹی سی منزل ہے اور اب یافا سے قدس تک ریل طیار ہو گئی ہے۔ اور اگر ایک مسافر یافا سے قدس کی طرف سفر کرے تو ایک گھنٹہ سے پہلے پہنچ جاتا ہے۔ سو اس حساب سے طرابلس سے قدس تک نو دن کا سفر آرام کے ساتھ ہے مگر سمندر کا ﴿۲۲﴾ راہ نہایت قریب ہے۔ اور اگر انسان اگن بوٹ میں بیٹھ کر طرابلس سے قدس کو جانا چاہے تو یافا تک صرف ایک دن اور رات میں پہنچ جائے گا اور یافا سے قدس تک صرف ایک گھنٹہ کے اندر۔ والسلام۔ خدا آپ کو سلامت رکھے اور نگہبان اور مددگار ہو اور دشمنوں پر فتح بخشے۔ آمین۔ منہ

زبان ان کی کنجی رہے گی اور جب تک کوئی میرے دروازہ پر ایک مدت ٹھہر کر اور میری شاگردی اختیار کر کے اس مجموعہ بکواس کو سبقاً سبقاً مجھ سے نہ پڑھے تب تک ممکن ہی نہیں کہ ان اوراق پراگندہ سے کچھ حاصل ہو سکے۔ اے فضول گو مولوی اگر تیرے دلائل ایسے ہی گور میں پڑے ہوئے اور تاریکی میں اترے ہوئے ہیں کہ وہ تیری کتاب میں ایک زندہ ثبوت کی طرح اپنا وجود بتلا ہی نہیں سکتے تو ایسی بیہودہ اور فضول کتاب کے بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی جب تجھے خود معلوم تھا کہ دلائل نہایت نکمے اور بے معنی ہیں یہاں تک کہ تیرے زبانی بکواس کے سوا بے نشان ہیں تو ایسی کتاب کا لکھنا ہی بے سود تھا۔ بلکہ ان کا دلائل نام رکھنا ہی بے محل اور جائے شرم اور یاوہ گوئی میں داخل ہے۔

اگرچہ اس پُرفتن دنیا میں ہزاروں طرح کے فریب ہو رہے ہیں مگر ایسا فریب کسی نے کم سنا ہوگا کہ جو اس مولوی رسل بابا صاحب نے کیا کہ دلائل سمجھنے کے لئے شاگردی اور سبقاً سبقاً کتاب پڑھنے کی شرط لگا دی اور دل میں یقین کر لیا کہ یہ تو کسی دانا سے ہرگز نہیں ہوگا کہ ایک نادان غبی کی شاگردی اختیار کرے اور اس کے شیطانی رسالہ کو سبقاً سبقاً اس سے پڑھے اس امید سے کہ حضرت مسیح کی زندگی کے دلائل ایسے پوشیدہ طور پر اس کی کتاب میں چھپے ہوئے ہیں کہ تمام دنیا اپنی آنکھوں سے ان کو دیکھ نہیں سکتی اور نہ ان کے رسالہ میں ان کا کچھ پتا لگا سکتی ہے۔ اگرچہ ہزار یا کروڑ مرتبہ پڑھے اور نہ رسالہ میں ان کا کچھ پتہ لگ سکتا ہے کہ کہاں ہیں۔ صرف مصنف کی رہنمائی سے نظر آ سکتے ہیں۔ ورنہ قیامت تک پتہ لگنے سے نومیدی ہے۔

اے ناظرین کیا آپ لوگوں نے کبھی اس سے پہلے بھی کوئی ایسی کتاب سنی ہے جس کے دلائل کتاب میں درج ہو کر پھر بھی مصنف کے پیٹ میں ہی رہیں۔ افسوس کہ آج کل کے ہمارے مولویوں میں ایسی ہی بیہودہ مکاریاں پائی جاتی ہیں جن سے مخالفین کو ہنسی اور ٹھٹھے کا موقعہ ملتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جو فاضل اور عالم اور واقعی اہل علم ہیں وہ تو ان کوتہ اندیشوں اور نادانوں سے کنارہ کر کے ہماری طرف آتے جاتے ہیں۔ رہے نام کے مولوی جو اردو بھی

﴿۲۳﴾ اچھی طرح لکھ نہیں سکتے اور قرآن کریم اور احادیث سے بے خبر ہیں وہ صرف آبائی تقلید کی وجہ سے ہمارے ایسے مخالف ہوگئے ہیں کہ خدا جانے ہم نے ان کے کس باپ یا دادے کو قتل کر دیا ہے۔ ان لوگوں کا رات دن کا وظیفہ گالیاں اور ٹھٹھا اور تکفیر ہے گویا کبھی مرنا نہیں۔ کبھی پوچھے جانا نہیں کہ تم نے کیوں مسلمانوں کو کافر کہا۔ خدا تعالیٰ سے لڑائی کر رہے ہیں ضد سے باز نہیں آتے۔ مگر ضرور تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوتی کہ مہدی معہود یعنی وہی مسیح موعود جب ظہور کرے گا تو اس وقت کے مولوی اس پر فتوائے کفر لکھیں گے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ لوگ فتویٰ لکھنے والے تمام دنیا کے شریروں سے بدتر ہوں گے اور روئے زمین پر ایسا کوئی بھی فاسق نہیں ہوگا جیسا کہ وہ اور ہرگز قبول نہیں کریں گے مگر نفاق سے۔ افسوس کہ ان سادہ لوحوں کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ جو شخص اللہ اور رسول کے قول کے مطابق کہتا ہے وہ کیونکر کافر ہو جائے گا۔ کیا کوئی شخص اس بات کو قبول کرلے گا کہ وہ ہزارہا اکابر اور اہل اللہ جو تیرہ سو برس تک یعنی ان دنوں تک حضرت عیسیٰ کا فوت ہو جانا مانتے چلے آئے وہ سب کافر ہی ہیں۔ اور نعوذ باللہ امام مالک رضی اللہ عنہ بھی کافر ہیں جنہوں نے کروڑ ہا اپنے پیرووں کو یہی تعلیم دی اور نعوذ باللہ امام بخاری بھی کافر جنہوں نے حضرت عیسیٰ کی موت کے بارے میں اپنے صحیح میں ایک خاص باب باندھا۔ ابن قیم بھی کافر جنہوں نے ان کو حضرت موسیٰ کی طرح موتیٰ میں داخل کیا۔ اور ان بزرگوں کے مسلمان جاننے والے بھی سب کافر۔ اور معتزلہ تمام کافر جن کا مذہب ہی یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ درحقیقت فوت ہو گئے۔

اے بھلے مانس مولویو کیا تمہیں ایک دن موت نہیں آئے گی جو شوخی اور چالاکی کی راہ سے سارے جہان کو کافر بنا دیا خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جو تمہیں السلام علیکم کہے اس کو یہ مت کہو کہ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا یعنی اس کو کافر مت سمجھو وہ تو مسلمان ہے۔ لیکن تم نے ان کو کافر ٹھہرایا جو تمام ایمانی عقائد میں تمہارے شریک ہیں۔ اہل قبلہ ہیں اور شرک سے بیزار اور مدارِ نجات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی جانتے ہیں اور پیروی سے منہ پھیرنے والے

کو لعنتی اور جہنمی اور ناری سمجھتے ہیں۔ اے شریر مولویو ذرہ مرنے کے بعد دیکھنا کہ اس جلد بازی کی شرارت کا تمہیں کیا پھل ملتا ہے۔ کیا تم نے ہمارا سینہ چاک کیا اور دیکھ لیا کہ اندر کفر ہے ایمان نہیں اور سینہ سیاہ ہے روشن نہیں۔ ذرہ صبر کرو اس دنیا کی عمر کچھ بہت لمبی نہیں۔

تمہارے نزدیک صرف چند فتنہ انگیز مولوی جو اسلام کے لئے جائے عار ہیں مسلمان ہیں اور باقی سارا جہان کافر۔ افسوس کہ یہ لوگ کس قدر سخت دل ہو گئے۔ کیسے پردے ان کے دلوں پر پڑ گئے۔ یا الٰہی اس امت پر رحم کر اور ان مولویوں کے شرّ سے ان کو بچا لے اور اگر یہ ہدایت کے لائق ہیں تو ان کی ہدایت کر ورنہ ان کو زمین پر سے اٹھا لے تا زیادہ شر نہ پھیلے اور یہ لوگ درحقیقت مولوی بھی تو نہیں ہیں تبھی تو ہم نے ان لوگوں کے سرگروہ اور امام الفتن اور استاد **شیخ محمد حسین بطالوی** کو اپنے رسالہ نور الحق میں مخاطب کر کے کہا ہے کہ اگر اس کو عربیت میں کوئی حصہ نصیب ہے تو اس رسالہ کی نظیر بنا کر پیش کرے اور پانچ ہزار روپیہ انعام پاوے مگر شیخ نے اس طرف منہ بھی نہیں کیا حالانکہ شیخ مذکور ان تمام لوگوں کے لئے بطور استاد کے ہے اور اُسی کی تحریکوں سے یہ مُردے جنبش کر رہے ہیں۔ ﴿۲۴﴾

ہم بار بار کہتے ہیں اور زور سے کہتے ہیں کہ شیخ اور یہ تمام اُس کی ذریات محض جاہل اور نادان اور علوم عربیہ سے بے خبر ہیں۔ ہم نے تفسیر سورۃ الفاتحہ انہیں لوگوں کے امتحان کی غرض سے لکھی اور رسالہ نور الحق اگرچہ عیسائیوں کی مولویت آزمانے کے لئے لکھا گیا مگر یہ چند مخالف یعنی **شیخ محمد حسین بطالوی** اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے میاں رسل بابا وغیرہ جو مکفّر اور بدگو اور بدزبان ہیں اس خطاب سے باہر نہیں ہیں۔ الہام سے یہی ثابت ہوا ہے کہ کوئی کافروں اور مکفروں سے رسالہ نور الحق کا جواب نہیں لکھ سکے گا کیونکہ وہ جھوٹے اور کاذب اور مُفتری اور جاہل اور نادان ہیں۔

اگر یہ ہمارے الہام کو الہام نہیں سمجھتے اور اپنے خبیث باطن کی وجہ سے اس کو ہماری بناوٹ

یا شیطانی وسوسہ خیال کرتے ہیں تو رسالہ نور الحق کا جواب میعاد مقررہ میں لکھیں اور اگر نہیں لکھ سکتے تو ہمارا الہام ثابت۔ پھر جن لوگوں نے اپنی نالیاقتی اور بے علمی دکھلا کر ہمارا الہام آپ ہی ثابت کر دیا تو وہ ایک طور سے ہمارے دعوے کو تسلیم کر گئے۔ پھر مخالفانہ بکواس قابل سماعت نہیں اور ہماری طرف سے تمام پادریان اور **شیخ محمد حسین بطالوی اور مولوی رسل بابا امرتسری اور دوسرے ان کے سب رفقاء اس مقابلہ کے لئے مدعو ہیں اور درخواست مقابلہ کے لئے ہم نے اِن سب کو اخیر جون ۱۸۹۴ء تک مہلت دی ہے اور رسالہ بالمقابل شائع کرنے کے لئے روزِ درخواست سے تین مہینہ کی مہلت ہے۔**

پھر اگر اخیر جون ۱۸۹۴ء تک درخواست نہ کریں تو بعد اُس کے کوئی درخواست سنی نہیں جائے گی اور نادانی ان کی ہمیشہ کے لئے ثابت ہو جائے گی اور مولویت کا لفظ اُن سے چھین لیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ ماہ جون ۱۸۹۴ء کے اندر بالمقابل رسالہ بنانے کے لئے درخواست کر دیں تو تمام درخواست کنندوں کی ایک ہی درخواست سمجھی جائے گی اور صرف پانچ ہزار روپیہ جمع کرا دیا جائے گا نہ زیادہ۔ اور ان میں سے جو لوگ رسالہ بالمقابل بنانے میں فتح یاب سمجھے جائیں گے خواہ وہ عیسائی ہوں گے اور یا یہ حق کے مخالف نام کے مولوی اور یا دونوں۔ وہ اس پانچ ہزار روپیہ کو آپس میں تقسیم کر لیں گے اور ان کا اختیار ہوگا کہ سب اکٹھے ہو کر رسالہ بناویں غالباً اس طرح سے ان کو آسانی ہوگی مگر آخری نتیجہ ان کے لئے یہی ہوگا کہ خسر الدنیا والآخرة و سواد الوجه فی الدارین ۔ اور اگر ہم ان کی اس درخواست کے آنے کے بعد جس پر کم سے کم دس مشہور رئیسوں کی گواہیاں ثبت ہونی چاہئیں اور جو کسی اخبار میں چھاپ کر ہمیں رجسٹری کرا کر پہنچانی چاہیے۔ تین ہفتہ تک کسی بنک میں پانچ ہزار روپیہ جمع نہ کراویں تو ہم کاذب اور ہمارا سب دعویٰ کذب متصور ہوگا کیونکہ زبانی انعام دینے کا دعویٰ کرنا کچھ چیز نہیں ایک کاذب بدنیت بھی ایسا کر سکتا ہے۔ سچا وہی ہے کہ جو اُس کی زبان سے نکلا اس کو کر دکھاوے۔ ورنہ لعنة الله علی الکاذبین ۔ لیکن اگر ہم نے روپیہ جمع کرا دیا اور ﴿۲۵﴾

پھر نفاق پیشہ لوگ مقابل پر آنے سے بھاگ گئے تو اس بدعہدی کے باعث سے جو کچھ خرچہ ہمارے عائد حال ہوگا وہ سب براہ راست یا بذریعہ عدالت اُن سے لیا جائے گا اور نیز اس حالت میں بھی کہ جب وہ جواب لکھنے میں عہدہ برا نہ ہوسکیں اس کا اقرار بھی ان کی درخواست میں ہونا چاہیے۔

اب ہم مولوی رسل بابا کے ہزار روپیہ کے انعام کا ذکر کرتے ہیں۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ مولوی رسل بابا صاحب نے اپنے رسالہ حیات المسیح کو ہزار روپیہ انعام کی شرط سے شائع کیا ہے کہ جو شخص اُن کے دلائل کو توڑ دے اس کو ہزار روپیہ انعام دیا جائے مگر مولوی صاحب موصوف نے اسی رسالہ میں یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ وہ دلائل رسالہ مذکورہ میں ایک معمایا چیستان کی طرح مخفی رکھے گئے ہیں وہ کسی کو معلوم ہی نہیں ہو سکتے جب تک کوئی انہیں سے اس رسالہ کو سبقاً سبقاً نہ پڑھے۔ عقلمند معلوم کر گئے ہوں گے کہ یہ باتیں کس خوف نے ان کے منہ سے نکلوائی ہیں اور کون سا دل میں دھڑکا تھا جس سے ان روباہ بازیوں کی ضرورت ہوئی ہم تو ان باتوں کے سنتے ہی ڈائن کے اڑھائی حرف معلوم کر گئے اور سمجھ گئے کہ کس درد سے یہ سیاپا کیا گیا ہے اور کس خوف سے دلائل کا حوالہ اپنے پیٹ کی طرف دیا گیا ہے۔

بہرحال ہم ان کو اس رسالہ کے ذریعہ سے فہمائش کرتے ہیں کہ وہ ماہ جون ۱۸۹۴ء کے اخیر تک ہزار روپیہ خواجہ یوسف شاہ صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب اور میر محمود شاہ صاحب کے پاس یعنی بالاتفاق تینوں کے پاس جمع کرا کر اُن کی دستی تحریر کے ساتھ ہم کو اطلاع دیں جس تحریر میں اُن کا یہ اقرار ہو کہ ہزار روپیہ ہم نے وصول کر لیا اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد یعنی راقم ہذا کے غلبہ ثابت ہونے کے وقت یہ ہزار روپیہ ہم بلا توقف مرزا مذکور کو دے دیں گے اور رسل بابا کا اس سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔ اس تحریر کی اس لئے ضرورت ہے کہ تا ہمیں بکلی اطمینان ہو جائے اور سمجھ لیں کہ روپیہ ثالثوں کے قبضہ میں آ گیا ہے اور تا ہم اس کے بعد مولوی رسل بابا کے رسالہ کی بیخ کنی کرنے کے لئے مشغول ہو جائیں۔ اور ہم قصہ کوتاہ کرنے کے لئے اس بات پر راضی ہیں کہ **شیخ محمد حسین بطالوی** یا ایسا ہی کوئی زہرناک مادہ والا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہو جائے فیصلہ کے لئے یہی کافی ہوگا کہ **شیخ بطالوی** مولوی رسل بابا صاحب کے رسالہ کو پڑھ کر اور ایسا ہی ہمارے رسالہ کو اول سے آخر تک دیکھ کر ایک عام جلسہ میں قسم کھا جائیں اور قسم کا یہ مضمون ہو کہ اے حاضرین بخدا میں نے اول سے آخر تک دونوں ﴿۲۶﴾

رسالوں کو دیکھا اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ درحقیقت مولوی رسل بابا صاحب کا رسالہ یقینی اور قطعی طور پر حضرت عیسیٰ کی زندگی ثابت کرتا ہے۔ اور جو مخالف کا رسالہ نکلا ہے اس کے جوابات سے اس کے دلائل کی بیخ کنی نہیں ہوئی۔ اور اگر مَیں نے جھوٹ کہا ہے یا میرے دل میں اس کے برخلاف کوئی بات ہے تو مَیں دعا کرتا ہوں کہ ایک سال کے اندر مجھے جذام ہو جائے یا اندھا ہو جاؤں یا کسی اور برے عذاب سے مَر جاؤں فقط۔ تب تمام حاضرین تین مرتبہ بلند آواز سے کہیں کہ آمین آمین آمین۔ اور جلسہ برخاست ہو۔

پھر اگر ایک سال تک وہ قسم کھانے والا ان تمام بلاؤں سے محفوظ رہا تو کمیٹی مقرر شدہ مولوی رسل بابا کا ہزار روپیہ عزت کے ساتھ اس کو واپس دے دے گی۔ تب ہم بھی اقرار شائع کریں گے کہ حقیقت میں مولوی رسل بابا نے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی ثابت کر دی ہے۔ مگر ایک برس تک بہرحال وہ روپیہ کمیٹی مقرر شدہ کے پاس جمع رہے گا اور اگر مولوی رسل بابا صاحب نے اِس رسالہ کے شائع ہونے سے دو ہفتہ تک ہزار روپیہ جمع نہ کرا دیا تو اُن کا کذب اور دروغ ثابت ہو جائے گا۔ تب ہر یک کو چاہیئے کہ ایسے دروغ گو لوگوں کی شر سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگیں اور اُن سے پرہیز کریں۔ واضح رہے کہ اس مخالف گروہ سے ہمیں عام طور پر تکلیف پہنچی ہے اور کوئی تحقیر اور توہین اور سبّ اور شتم نہیں جو اُن سے ظہور میں نہیں آیا۔ جب تکفیر اور گالیوں سے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے تو پھر بددعاؤں کی طرف رخ کیا اور دن رات بددعائیں کرنے لگے مگر ایسے بخیلوں سیاہ دلوں کی ظالمانہ بددعائیں کیونکر اُس جناب میں قبول ہوں جو دلوں کے مخفی حالات جانتا ہے۔ آخر جب بددعاؤں سے بھی کام نہ نکل سکا تو خدا تعالیٰ سے نومید ہو کر گورنمنٹ انگریزی کی طرف جھکے اور جھوٹی مخبریاں کیں اور مُفتریانہ رسالے لکھے کہ اس شخص کے وجود سے فساد کا اندیشہ اور جہاد کا خوف ہے۔ لیکن یہ دانا اور دقیقہ رس اور حقیقت شناس گورنمنٹ ایسی کم فہم تھوڑی تھی کہ ان چالاک حاسدوں کے دھوکہ میں آ جاتی۔ گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ ایسے عقیدے تو انہیں لوگوں کے ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو صدہا برسوں سے کہتے چلے آئے ہیں کہ ۲۷
اسلام کو جہاد سے پھیلانا چاہیے اور نہ صرف اسی قدر بلکہ یہ بھی ان کا قول ہے کہ جب ان کا فرضی مہدی ظہور کرے گا یا کسی غار میں سے نکلے گا اور اُسی زمانہ میں ان کا فرضی عیسیٰ بھی آسمان پر سے اُتر کر کوئی تیز حربہ کفار کے قتل کے لئے اپنے ساتھ ہی آسمان سے لائے گا تو دونوں مل کر دنیا کے تمام کافروں کو قتل کر ڈالیں گے اور جس نے اسلام سے انکار کیا خواہ وہ یہود میں سے ہو یا نصاریٰ میں سے وہ تہ تیغ کیا جائے گا۔ یہ

ان لوگوں کے بڑے پکے عقیدے ہیں اگر شک ہو تو کسی مولوی کا عدالت میں حلفاً اظہار لیا جاوے۔ تا عدالت پر کھل جائے کہ کیا واقعی ان لوگوں کے یہی عقیدے ہیں یا ہم نے بیان میں غلطی کی ہے۔

لیکن ہم گورنمنٹ کو بلند آواز سے اطلاع دیتے ہیں کہ اس زمانہ میں جنگ اور جہاد سے دین اِسلام کو پھیلانا ہمارا عقیدہ نہیں ہے اور نہ یہ عقیدہ کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایۂ رہیں اور اس کے ظلِّ حمایت میں امن اور عافیت کا فائدہ اٹھاویں اور اس کی پناہ میں رہ کر اپنے دین کی بخوشی خاطر اشاعت کرسکیں اُسی سے باغیوں کی طرح لڑنا شروع کر دیں۔ کیا اس گورنمنٹ انگریزی میں ہم اَمن اور عافیت سے زندگی بسر نہیں کرتے۔ کیا ہم حسب مرضی دین کی اشاعت نہیں کر سکتے۔ کیا ہم دینی احکام بجا لانے سے روکے گئے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ سچ اور بالکل سچ یہ بات ہے کہ ہم جس کوشش اور سعی اور امن اور آزادی سے اسلامی وعظ اور نصائح بازاروں میں، کوچوں میں، گلیوں میں اِس ملک میں کر سکتے ہیں اور ہر یک قوم کو حق پہنچا سکتے ہیں یہ تمام خدمات خاص مکہ معظّمہ میں بھی بجا نہیں لا سکتے چہ جائیکہ کسی اور جگہ تو پھر کیا اِس نعمت کا شکر کرنا ہم پر واجب ہے یا یہ کہ مفسدہ بغاوت شروع کر دیں۔

سو اگرچہ ہم مذہب کے لحاظ سے اِس گورنمنٹ کو بڑی غلطی پر سمجھتے اور ایک شرمناک عقیدہ میں گرفتار دیکھ رہے ہیں تاہم ہمارے نزدیک یہ بات سخت گناہ اور بدکاری میں داخل ہے کہ ایسے محسن کے مقابل پر بغاوت کا خیال بھی دل میں لاویں۔ ہاں بے شک ہم مذہبی لحاظ سے اس قوم کو صریح خطا پر اور ایک انسانی بناوٹ میں مبتلا دیکھتے ہیں۔ تو اس صورت میں ہم دعا اور توجہ سے اس کی اصلاح چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے مانگتے ہیں کہ اس قوم کی آنکھیں کھولے اور ان کے دلوں کو منور کرے اور انہیں معلوم ہو ﴿۲۸﴾

کہ انسان کی پرستش کرنا سخت ظلم ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کیا ہیں صرف ایک عاجز انسان اور اگر خدا تعالیٰ چاہے تو ایک دم میں کروڑ ہا ایسے بلکہ ہزار ہا درجہ اُن سے بہتر پیدا کردے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کررہا ہے۔ مشت خاک کو منور کرنا اس کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں جو شخص صاف دل سے اور کامل محبت سے اس کی طرف آئے گا بے شک وہ اس کو اپنے خاص بندوں میں داخل کرلے گا۔ انسان قرب کے مدارج میں کہاں تک پہنچ سکتا ہے اس کا کچھ انتہا بھی ہے ہرگز نہیں۔ اے مُردوں کے پرستار وزندہ خدا موجود ہے اگر اس کو ڈھونڈو گے پاؤ گے۔ اگر صدق کے پیروں کے ساتھ چلو گے تو ضرور پہنچو گے۔ یہ نامردوں اور مخنثوں کا کام ہے کہ انسان ہوکر اپنے جیسے انسان کی پرستش کرنا۔ اگر ایک کو باکمال سمجھتے ہو تو کوشش کرو کہ ویسے ہی ہو جاؤ نہ یہ کہ اس کی پرستش کرو مگر وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً وعملاً وصدقاً وثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا بخدا وہ مسیح بن مریم نہیں ہے۔ مسیح تو صرف ایک معمولی سا نبی تھا۔ ہاں وہ بھی کروڑ ہا مقربوں میں سے ایک تھا۔ مگر اُس عام گروہ میں سے ایک تھا اور معمولی تھا اِس سے زیادہ نہ تھا۔ بس اس سے دیکھ لو کہ انجیل میں لکھا ہے کہ وہ یحییٰ نبی کا مرید تھا اور شاگردوں کی طرح اصطباغ پایا۔

وہ صرف ایک خاص قوم کے لئے آیا۔ اور افسوس کہ اس کی ذات سے دنیا کو کوئی بھی روحانی فائدہ پہنچ نہ سکا۔ ایک ایسی نبوت کا نمونہ دنیا میں چھوڑ گیا جس کا ضرر اس کے فائدہ سے زیادہ ثابت ہوا اور اس کے آنے سے ابتلا اور فتنہ بڑھ گیا۔ اور دنیا کے ایک حصہ کثیرہ نے ہلاکت کا حصہ لے لیا مگر اس میں شک نہیں کہ وہ سچا نبی اور خدا تعالیٰ کے مقربوں میں سے تھا۔ مگر وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مَرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہوگیا وہ مبارک نبی **حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم** ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور ذکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اُسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اللّٰھم صل وسلّم و بارک علیہ و اٰلہ و اصحابہ اجمعین و اٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین.

☆☆☆

﴿۲۹﴾

اَلْوَصِيَّةُ لِلّٰهِ لِقَوْمٍ لَّا يَعْلَمُوْنَ

أيها العلماء والمشايخ والفقهاء. إنى رأيت تَعاميَكم فى مصنّفاتكم، فتأجج قلبى لجهلاتكم. إنكم تسيرون فى المَعامى، ولا تخافون جَوْبَ الحوامى. وإنى عِفْتُ أن أفصّل حالاتكم، وأبيّن مقالاتكم. أتعاميتم مع سلامة البصر، وتجاهلتم مع العلم والخبر؟ كان عندكم العقل والفهم الصافى، ولكن النفس صارت ثالثة الأثافى. إنّ حبّ العَين سلَب عينَيكم، والطمع فى كرم الناس محَق كريمتَيكم. أَقَرَأْتم العلومَ للقِرى، وتعلّمتم لرُغفان القُرٰى؟ وباعدتم عن الإخلاص الذى هو شعار الأنبياء وحلية الأولياء. تركتم الشريعة واتّبعتم النفس الدنيّة، وصرتم قوما خاسرين. أكلتم الدنيا بأنواع الدقاقير☆، وما نجا مِن فخّكم أحدٌ من القبيل والدبير. طورًا تلدغون فى حلل العِظات، وأخرى بالكَلِم المحفِظات. وأَجِدُ فيكم ما يَسِمُ بالإخلاق، وما أجد شيئا من محاسن الأخلاق. فإنّا للّٰه علٰى مصيبة الإسلام، وإمحالِ رياض خير الأنام. وإنّا نكتب قصّتكم متجرّعًا بالغصص، ومتورّعا من مبالغات القِصص. إنكم جعلتم الإسلام مَصْطَبة المقيِّفين، أو خانَ المدروزين والمُشَقْشِقين. اتقوا اللّٰه ويوم الأهوال، وحلولَ الآفات وتغيُّرَ الأحوال، واذكروا الحِمام ومساورة الإعلال، وفضوح الآخرة وسوء المآل. واتركوا الكِبر والعُجب والخيلاء، فإنها لا يزيدكم إلا الغطاء. ولا تصحّ صفة العبودية إلا بعد ذوبان جذبات الحيّة، أعنى هوى النفس الذى هو علٰى بحر السلوك كزبدٍ، فلا

☆ هذا سهو الناسخ والصحيح "الدقارير". (الناشر)

تُطيعوا الزبد كعبد، واطلبوا بحر ماء معين.

واعلم يا طالِبَ الحقّ الأهمّ أن علماء السوء ما يخرجون من الفم هو أضرّ على الناس من السمّ، ومِن كلّ بلاء يوجد على وجه الأرضين، فإن السموم إذا أضرّت فلا تضرّ إلا الأجسام، وأما كلامهم فيضرّ الأرواح ويُهلك العوام، بل ضررهم أشد وأكثر من إبليس اللعين. يلبسون الحق بالباطل، ويسلّون سيوف المكر كالقاتل، ويُصرّون على كلمات خرجت من أفواههم وإن كانوا على خطأ مبين. فاستعِذْ باللّٰه منهم ومن كلماتهم، واجتنِبْهم وجهلاتهم، وكن مع العلماء الصادقين. ولا تضحك على مواجيد الأولياء، والأسرار التى كُشفت على تلك الأصفياء، فإنهم مظاهر نور اللّٰه وينابيع ربّ العالمين. واعلم أنهم قوم صادقون فى الأحوال، والمحفوظون فى الأفعال والأعمال، ويُعلّمون من أشياء لا يعلمها عقل العلماء، ويُعطَون من علم لا يُعطَى مثله أحدٌ من العقلاء. فلا يُنكرهم إلا الذى فيه بقيّة من مسّ الشيطان، وأثرٌ من آثار الجانّ، ولا يكفّرهم إلا الأعمى الذى ليس همّه إلا تكفير الصالحين. ألا إن للّٰه عبادًا يحبّهم ويحبّونه، آثرَهم وملأ قلوبهم مِن حبّه وحبّ مرضاته، فنسوا أنفسهم استغراقا فى محبّة ذاته وصفاته، فلا تُعلِّق همّتك بإيذاء قومٍ لا تعرفهم ومنازلهم، وإنّك لا تنظر إليهم إلا كعمين. إنهم خرجوا مِن خلقٍ كان مشابِهَ خلقِ وجودِك، وسعوا إلى مقام أعلى وتباعدوا عن حدودك، ووصلوا مكانا لا تصل إليها أنظارك، ولا تدركها أفكارك، ونزلوا بمنزلة لا يعلمها إلا ربّ العالمين. فلا تدخل فى أقوالهم كمجترئين، ولا تتحرك بسوء الظنون وقلة الأدب معهم

﴿۳۰﴾

كـالـمـعتدين، فيعاديک ربک وتلحق بالخاسرين. فإيّاک يا أخى أن تقع فـى ورطة الإنـكـار، وتـلـحـق بـالأشرار، وتهلک مع الهالكين. واعلم أن كتـاب الـلّٰـه الـرحمٰن، كسبعةِ أبحرٍ من أنواع نكات العرفان، يشرب منها كـل طيـر بـوسع منقاره، ويختار حقيرًا ولا يشرب إلا قدرا يسيرا. والّذين وسَّـع مَـداركَهـم عـنـايـاتُ ربهم، فيشربون ماءً كثيرا وهم أولياء الرحمٰن وأحبّاء أحسن الخالقين. يهبُّ على قلوبهم نفحاتٌ إلٰهية، فيتعالٰى كلامهم، فيـجهـلـه عـقـول الـذيـن ليسـوا من العارفين. والذين يُعطَون أفعالا خارقة للعادة، وأعمالا متعاليّة عـن طور العقل والفكر والإرادة، فلا تعجب من أن «۳۱»
يُـعـطـوا كـلـمـاتٍ، ورُزقـوا من نكات تعجز العلماء عن فهمها، فلا تنهَضْ كـالـمستعجلين. وإن كنت من الذين أراد اللّٰه بهم خيرًا، فبادِرْ و سِرْ إليهم سيرًا، ودَعْ زورًا وضيرًا، وكن من الحازمين. وكم من كلمات نادرات بل مـحـفـظـات، تـخـرج مـن أفـواه أهـل الـلّٰــه إلهامًا من اللّٰه الذى هو مؤيّد الـمـلهَـميـن، فينهضون للّٰه ويُبلّغونها ويُشيعونها، فتكون سببَ مرضاة اللّٰه كهف الـمـأمورين. ثم تلک الكلمات بعينها بغير تغيير وتبديل تخرُج مِن فـمٍ آخـر، فـيـصـيـر قـائـلهـا من الذين تركوا الأدب واجترء وا وصاروا من الـفـاسقين. فتأدَّبْ مع أهل اللّٰه ولا تعجَلْ عليهم ببعض كلماتهم. وإن لهم نيّـاتٍ لا تـعـرفهـا، وإنهـم لا يـنـطـقـون إلا بـإشارة ربّهم، فلا تُهلک نفسک كالمجترئين. لهم شأن لا يفهمه إنسان، فكيف مِثلک فـتّـان، إلا مَن سلک مسـلـكهـم، وذاق مـذاقهـم، ودخـل فى سِككهم، فلا تنظرُ إلى وجوه مشايخ الإسلام وكبراء الزمان، فإنهم وجوه خالية من نور الرحمٰن، ومِن زىّ العاشقين. ولا تـحسب كلمات المحدَّثين المكلَّمين ككلماتک أو كلمات أمثالک

من المتعسّفين. فإنها خرجت من أنفاس طيّبة، ونفوس مطهَّرة مُلهَمة، وهى قريب العهد من الله تعالٰى كثمرٍ غضٍّ طرىٍّ أُخذ الآن من شجرة مباركة للآكلين. والقوم لما لم يفهموا كلمات لطيفة دقيقة حِكَميّة إلٰهيّة، فعزَوا أهلها إلى الفُسّاق والزنادقة والكفّار وأهل الأهواء. فياحسرة عليهم وعلى تلك الآراء، إنهم قد هلكوا إن لم يتوبوا ولم يرجعوا منتهين. والأحرار ينتقلون من القالب إلى القلب، وهم انتقلوا من القلب إلى القالب، ونبذوا كل ما علموا وراء ظهورهم للبخل الغالب، فأصبحوا كقِشرٍ لا لُبَّ فيه وأكلوا الجيفة كالثعالب، وكفّرونى ولعنونى من غير علم ليستروا الأمر على الطالب، وقالوا كافر كذّاب، واتبعوا دأب الذين خلوا من قبلهم من أهل التباب. وكانوا يقولون من قبل إنّ رجلا لا يخرج من الإيمان باختلافاتٍ ليس فيها إنكار تعليم القرآن، وإنما الحُكم بالتكفير لمن صرّح بالكفر واختاره دينا، وأنكر دين الله القدير وجحد بالشهادتين كالأعداء اللئام، وخرج عن دين الإسلام، ﴿۳۲﴾
وصار من المرتدّين. وقالوا لو رأينا فى هذا الرجل خيرا أو رائحةً من الدّين ما كفّرنا وما كذّبنا وما تصدّينا للتوهين. كلا، بل قسَتْ قلوبهم من الإصرار على الإنكار، ودعاوى الرياء وفتاوى الاستكبار، فطبع عليها طابع وما وُفِّقوا أن يرجعوا مع الراجعين. ولو شاء الله لأصلح بالهم وطهّر مقالهم، وجذبهم وأراهم ضلالهم، ولكنهم زاغوا وأحبّوا عيوبهم، فغضب الله عليهم وأزاغ قلوبهم، وتركهم فى ظلمات، وجعلهم كصُمٍّ وعمين. أيها العَجول، اتق الله وخَفْ أولياء الله الودود، ولا خَوْفَك من الأسود، وإذا رأيتَ رجلًا تبتّلَ إلى الله، وما بقى له شىء يشغله عن ربّه، فلا

تتكلم فيه ولا تجترء على سبّه، أتحارب اللّٰه يا مسكين، أو تقتل نفسک کالمجانين؟ واعلم أن أولياء الرحمن يُطرَدون ويُلعنون ويُكفَّرون فی أوائل الزمان، ويقال فيهم كل كلمة شرّ، ويسمعون من قولهم كل الهذيان، ويسمعون أذًى كثيرا من قومهم ومن أهل العدوان، ويسمّونهم أجهلَ الناس وأضلّ الناس، مع كونهم من أهل العارفة والعرفان، ويسمّونهم دجّالين وعَبَدة الشيطان؛ ثم يجعل اللّٰه الكرّةَ لهم، ويُؤيَّدون ويُنصَرون ويُبرَّأون مما يقولون، ويأتيهم الدولةُ والنصرة من عند اللّٰه فی آخر أمرهم من اللّٰه المنّان، وكذلک جرت عادة اللّٰه الديّان، أنه يجعل العاقبة للمتّقين. وإذا جاء نصره فترى قلوب الناس كأنها خُلقت خلقًا جديدا، وبُدِّلت تبديلا شديدا، وترى الأرض مخضرّة بعد مرتها، والعقول سليمة بعد سخافتها، والأذهان صافية والصدور مطهّرة بإذن قادرٍ قيّومٍ ومُعين. فيسعون إليهم بالمحبّة والوداد، نادمين من أيام العناد، ويُثنون عليهم باكين قائلين إنّا تُبنا فاغفر لنا ربّنا إنّا كنّا خاطئين، ومن يرحم إلا هو وهو أرحم الراحمين. هذا مآل الذين سُعدوا وفُتحت أعينهم وجُذبوا، وأمّا الذين شقوا فلا يرون حتى يُرَدّون إلٰى عذاب مهين. رب أَرِنا أيامَک، وصدِّقْ كلامک، وفرِّجْ كرباتِنا، واغفِرْ زلّاتِنا، وارْضَ عنّا وتعال علٰى ميقاتنا، وانصرنا على القوم الكافرين. وصلِّ وسلِّمْ وبارِکْ علٰى رسولک خاتم النبيين. آمين ربنا آمين.

☆☆☆

ٹائیٹل بار اوّل

یہ کتاب
شیخ محمد حسین بٹالوی
اور دوسرے علماء مکفرین
کے الزام اور افحام اور انکی
مولویت کی حقیقت کھولنے
کیلئے بوعدہ انعام
ستائیس روپیہ شایع ہوئی ہے
ستائیس دن بالمقابل رسالہ
بنانے کیلئے مہلت دیگئی ہے
اور ستائیس دن روز اشاعت
سے محسوب ہونگے۔

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسکو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

هٰذا کتاب یحکم
بین الشیعة واهل السُّنّة و
یهدی الی الحق فی امر الخلافة وانه یقطع
معاذیر المخالفین۔ ویبرز دقاریر المفترین
ولا یستنکره الا من لبس الصّفاقة وخلع الصدق
والصداقة واتبع الکاذبین

کتاب عزیز محکم یفحم العدا
فنحمد بارئنا علی ما اسعدا

وسمّیته سر الخلافة حجّة
بما جاء فی تلک المقاصد ارشدا

هذا کتاب سر الخلافة لمن یبغی سبل الثقافة

وقد طبع فی المطبع ریاض الهند امرتسر فی الشهر المبارک محرم سنه ۱۳۱۲ھ

نکتہ چینوں کے لئے ہدایت اور واقعی غلطی کی شناخت کے لئے ایک معیار

اکثر جلد باز نکتہ چین خاص کر شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی جو ہماری عربی کتابوں کو عیب گیری کی نیت سے دیکھتے ہیں بباعث ظلمت تعصب کاتب کے سہو کو بھی غلطی کی مد میں ہی داخل کر دیتے ہیں لیکن درحقیقت ہماری صرفی یا نحوی غلطی صرف وہی ہوگی جس کے مخالف صحیح طور پر ہماری کتابوں کے کسی اور مقام میں نہ لکھا گیا ہو مگر جب کہ ایک مقام میں کسی اتفاق سے غلطی ہو اور وہی ترکیب یا لفظ دوسرے دس۱۰ بیس۲۰ یا پچاس۵۰ مقام میں صحیح طور پر پایا جاتا ہو تو اگر انصاف اور ایمان ہے تو اس کو سہو کاتب سمجھنا چاہیے نہ غلطی حالانکہ جس جلدی سے یہ کتابیں لکھی گئی ہیں اگر اس کو ملحوظ رکھیں تو اپنے ظلم عظیم کے قائل ہوں اور ان تالیفات کو خارق عادت سمجھیں۔ قرآن شریف کے سوا کسی بشر کا کلام سہو اور غلطی سے خالی نہیں۔ بٹالوی صاحب خود قائل ہیں کہ لوگوں نے کلام امرء القیس اور حریری کی بھی غلطیاں نکالیں مگر کیا ایسا شخص جس نے اتفاقاً ایک غلطی پکڑی حریری یا امرء القیس کے مرتبہ پر شمار ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ نکتہ آوری مشکل ہے اور نکتہ چینی ایک ادنیٰ استعداد کا آدمی بلکہ ایک غبی محض کر سکتا ہے۔ ہماری طرف سے حمامة البشریٰ اور نور الحق کے بالمقابل رسالہ لکھنے کے لئے اخیر جون ۱۸۹۴ء تک میعاد تھی وہ گذر گئی مگر کسی مولوی نے بالمقابل رسالہ لکھنے کی غرض سے انعام جمع کرانے کے لئے درخواست نہ بھیجی اور اب وہ وقت جاتا رہا ہاں انہوں نے نکتہ چینی کے لئے جو ہمیشہ نالائق اور حاسد طبع لوگوں کا شیوہ ہے بہت ہاتھ پیر مارے اور بعض خوش فہم آدمی چند سہو کاتب یا کوئی اتفاقی غلطی نکال کر انعام کے امیدوار ہوئے اور ذرہ آنکھ کھول کر یہ بھی نہ دیکھا کہ فی غلطی انعام دینے کے لئے یہ شرط ہے کہ ایسا شخص اوّل بالمقابل رسالہ لکھے ورنہ حاسد نکتہ چین جو اپنے ذاتی سرمایہ علمی کچھ بھی نہیں رکھتے دنیا میں ہزاروں بلکہ لاکھوں ہیں کس کس کو انعام دیا جائے۔ چاہیے کہ اوّل مثلاً اس رسالہ سر الخلافہ کے مقابل پر رسالہ لکھیں اور پھر اگر ان کا رسالہ غلطیوں سے خالی نکلا اور ہمارے رسالہ کا بلاغت فصاحت میں ہم پلّہ ثابت ہوا تو ہم سے علاوہ انعام بالمقابل رسالہ کے فی غلطی دو روپیہ بھی لیں جس کے لئے ہم وعدہ کر چکے ہیں ورنہ یونہی نکتہ چینی کرنا حیا سے بعید ہوگا۔ و السلام علٰی من اتبع الھدی۔

خاکسار غلام احمد

سِرُّ الخلافة

﴿۱﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

يا مُعطى الإيمان والعقل والفكر، نحضُر عتبتک بطيّبات الحمد والشكر، ونُداني حضرتک بتحيات التمجيد والتقديس والذكر، ونطلب وجهک بقصوى الطلب، ونسعى إليک في الطرب والكرب. نحفد إليک ولا نشكو الأين، ونؤمن بک ولا نأخذ في كيف وأين. وجئناک منقطعين من الأسباب، ومستبطنين أحزانا للقاعدين على السراب، والغافلين عن الماء المَعين وطرق الصواب والمستكبرين، الذين يلعون الريق، ويرفضون الكأس والإبريق، ويُعادون الصادقين. يتركون الحقائق لأوهام، وما كانت ظنونهم إلا كمُخلِفة أو جَهام، ولا يجيئون أهل المعارف إلا متكاسلين، ولا ينظرون الحق إلّا لاعبين. وهجمَتْهم أوهامهم كالبلاء المفاجى في الليل الداجى، فصار العقل كالظلف الواجى، فسقطوا على أنفسهم مُكبّين. والتحصهم تعصّبُهم إلى الإنكار، وأسفوا على الواعظين، وولّوا الدبر كالفُرَّار. وامتلأوا حشنة وحقدًا، ونقضوا عهدًا وعقدًا، وطفقوا يسبّون الناصحين. وما كان فيهم إلا مادّةُ غباوة، رُكِّبَ بإثاوة، فأداروا رحى الفتن من عداوة، وسفَا تُرْبَهم ريحُ شقاوة، فبعدوا عن حق وحلاوة، وجلَوا عن أوطان الصدق تائهين. كثرت الفتن من حؤول طبائعهم، وخُدع النّاس من اختداعهم. ربِّ فارحم أُمّة محمد وأصلِحْ حالهم، ﴿۲﴾ وطهِّرْ بالهم وأَزِلْ بَلبالهم، وصلّ وسلّم وبارِک على نبيّک وحبيبک محمد خاتم النبيين، وخير المرسلين، وآله الطيبين الطاهرين، وأصحابه عمائد الملّة والدين، وعلى جميع عبادک الصالحين. آمين.

أما بعد فاعلم أيها الأخ الفطن، أن هذه الأيام أيامٌ تتولد فيه الفتن

كتولُّد الدود فى الجيفة المنتنة، وتضطرم فيه الأهواء كاضطرام النيران من الخُشُب اليابسة. وأرى الإسلام فى خطرات من إعصار هذا الزمان، وصراصر هذا الأوان. قد انقلب الزمن واشتدت الفتن، وازورّت مُقْلتا الكاذبين مغضبين على الصادقين، واحمرّت وجنتا الطالحين على الصالحين. وما كان تعبُّسهم إلا لعداوة الحق وأهله، فإن أهل الحق يفضح الخؤونَ ويُنجى الخلق مِن وَحْله، ولا يصبر على كلمات الظالم وجورِه، بل يرد عليه من فوره، ويصول على كل مريب لتكشيفِ مَعيبٍ، وهتكِ سترِ المدلّسين. وكذٰلك كنتُ ممن أسلمَتْهم محبّةُ الحق إلى طعن المعادين، وانجرَّ أمرهم من حماية الصدق إلى تكفير المكفّرين.

وتفصيل ذٰلك أن الله إذا أمرنى وبشّرنى بكونى مجدّدَ هذه المائة، **والمسيحَ الموعود** لهذه الأُمة، وأخبرتُ المسلمين عن هذه الواقعة، فغضبوا غضبا شديدا كالجهَلة، وساء وا ظنًّا من العجلة، وقالوا كذّاب ومن المفترين. وكلما جئتُهم بثمار من طيّباتِ الكَلِم، أعرضوا إعراض البَشِم، حتى غلظوا لى فى الكلام، ولسعونى بحُمَة الملام. ونصحت لهم وبلّغت حق التبليغ مرارا، وأعلنتُ لهم وأسررت لهم إسرارًا، فلم تزل سحبُ نصاحتى تبدو كالجَهام، ونخبُ مواعظى تزيد شقوة اللئام، حتى زادوا اعتداءً وجفاءً، وطبع الله علٰى قلوبهم فاشتدوا دناءةً وداءً ، وكانوا على أقوالهم مصرّين. ولعنونى وكذّبونى وكفّرونى وافتروا من عند أنفسهم أشياء ، ففعل الله ما شاء ، وأرَى المكذّبين أنهم كانوا كاذبين. وطردنى كل رجل وَحدانى، إلا الذى دعانى وهدانى، فحفظنى بلمحاتِ ناظرِه، وربّانى بعنايات خاطره، وجعلنى من المحفوظين. وبينما أنا أفرّ من سهام أهل السُنّة، وأسمع منهم أنواع الطعن واللعنة ، إذ وصلنى بعض المكاتيب من بعض أعزة **الشيعة** وعلماء تلك الفرقة

وسألوني عن **أمر الخلافة،** وأمارات خاتم الأئمّة، وكانوا من طلباء الحق والاهتداء بل بعضهم يظنون بي ظن الأحبّاء، ويتخذونني من النصحاء، ويذكرونني ﴿۳﴾ بخلوص أصفى وقلب أزكى، فكتبوا المكاتيب بشوقٍ أَبْهٰى وحِرّةٍ عُظمٰى، وقالوا حَيَّ هَلُ بكتاب أشفٰى، يشفينا ويروينا ويهب لنا برهانا أقوى. ثم أرسلوا إليّ خطوطا تترىٰ، حتى وجدتُ فيها ريح كبدٍ حَرّىٰ، فتذكرتُ قصّتى الأولى، وانثنيتُ أقدِّم رِجلا وأؤخّر أخرىٰ، حتى قوّانى ربى الأغنٰى، وألقٰى فى روعى ما ألقٰى، فنهضتُ لشهادة الحق الأجلٰى، ولا أخاف إلا الله الأعلٰى، والله كاف لعباده المتوكلين.

واعلم أن أهل السُنة عادَونى فى شَرْخ شأنى، والشيعة كلّمونى فى إقبال زمانى، وإنى سمعتُ من الأولين كلمات كبيرة، وسأسمع من الآخرين أكبر منها، وسأصبر إن شاء الله حتى يأتينى نصر ربّى، هو معى حيثما كنتُ؛ يرانى ويرحمنى وهو أرحم الراحمين. ورأيت أكثر أحزاب الشيعة لا يخافون عند تطاوُل الألسنة ولا يتّقون ديّان الآخرة، ولا يجمعون نشوب الحقيقة، ولا يذوقون لبوب الطريقة، ولا يفكرون كالصلحاء، ولا يتخيرون طرق الاهتداء، فرأيتُ تفهيمهم على نفسى حقًّا واجبًا ودَينًا لازمًا، لا يسقط بدون الأداء. فكتبتُ هذه الرسالة العُجالة، لعلّ الله يصلح شأنهم ويُبدل الحالة، ولأبيّن لهم ما اختلفوا فيه، وأخبرهم عن **سرّ الخلافة**، وإن كان تأليفى هذا كولد الإصافة، وما ألّفتُها إلا ترحّمًا على الغافلين والغافلات، **وإنّما الأعمال بالنيات**. وأتيقن أن هذه الرسالة تُحفِظ كثيرا من ذوى الحرارة، فإن الحق لا تخلو من المرارة، وسأسمع من علماء الشيعة أنواع اللعنة، كما سمعتُ من أهل السُنة. فيا ربّ لا توكُّلَ إلّا عليك، ولا نشكو إلّا إليك، ولا ملجأ إلّا ذاتك، ولا بضاعة إلّا آياتك، فإن كنتَ أرسلتنى بأمرك لإصلاح زُمرك، فأدرِكْنى بنصرك، وأيِّدْنى كما تُؤيّد الصادقين. وإن كنتَ تحبّنى وتختارنى فلا تُخزِنى كالملعونين

المخذولين. وإن تركتنى فمن الحافظ بعدك وأنت خير الحافظين؟ فادرَأْ عنى الضرّاء، ولا تُشمت بى الأعداء، وَانْصرنى على قوم كافرين.

أمّا الرّسالة فهى مشتملة على تمهيد وبابَين، وفيها هدايات لذوى العينين ولقوم متّقين. واسأل اللّٰه أن يضع فيها بَرَكة، ويضمّخها بعطر التأثير رحمة، ولا علم لنا إلا ما علّمَنا وهو خير المعلّمين. ﴿۴﴾

اَلتَّمْهِيْـــد

أيها الأعزة اعلموا، رحمكم اللّٰه، أنى امرؤٌ عُلّمتُ من حضرة اللّٰه القدير، ويسّرنى ربى لكل دقيقة، ونجانى من اعتياص المسير، وعافانى وصافانى وأسرَا بى من بيت نفسى إلى بيته العظيم الكبير. فلما وصلتُ القِبلة الحقيقية بعد قطع البرارى والبحار. وتشرفت بطواف بيته المختار، وخصّصنى لطفُ ربى بتجديد المدارك وإدراك الأسرار، وكان ربى خِدْنى ووَدُودى، واستودعتُه كلَّ وجودى، وأخذتُ من لدنه كلَّ علم من الدقائق والأسرار، وصُبّغتُ منه فى جميع الأنظار والأفكار، صرفتُ عنان التوجه إلى كل نزاع كان بين فِرَق القوم والملة، وفتّشتُ فى كل أمر من السبب والعلة، وما تركتُ موطنا من مواطن البحث والتدقيق، إلا واستخرجتُ أصله على وجه التحقيق. وعرفتُ أن الناس ما أخطأوا فى فصل القضايا، وما وقعوا فى الخطايا، إلا لميلهم إلى طرف مع الذهول عن طرف آخر، فإنهم كبّروا جهة واحدة بغير علم وحسبوا ما خالفها أصغر وأحقر. وكان من عادات النفس أنها إذا كانت مغمورة فى حُبّ شيء من المطلوبات، فتنسٰى أشياء يخالفه، ولا تسمع نصاحة ذوى المواساة، بل ربّما يعاديهم ويحسبهم كالأعداء، ولا يحاضر مجالسهم

ولا يصغى إلى كلماتهم لشدة الغطاء . ولهذه المفاسد علل وأسباب وطرق وأبواب، وأكبر علله قساوة القلوب، والتمايل على الذنوب، وقلة الالتفات إلى محاسبات المَعادِ، وصحبة الخادعين والكاذبين من أهل العناد، وإذا رسخوا فى جهلهم فتدخُل العثرات فى العادات، وتكون للنفوس كالمرادات، فنعوذ باللّٰه من عثرات تنتقل إلى عادات وتلحق بالهالكين. وربما كانت هذه العادات مستتبعة لتعصبات راسخة من مجادلات. والمجادلات النفسانية سمٌّ قاتِل لطالب الحق والرشاد، وقلما ينجو الواقع فى هذه الوهاد. وقد تكون العلل المفسدة والموجبات المضلِّة مستترة، ومن العيون مخفية، حتى لا يراها صاحبها ويحسب نفسه من المصيبين المنصفين. وحينئذ يسعى إلى المشاجرات، ويشتد فى الخصوصات☆، وربما يحسب خيالا طفيفا ورأيا ضعيفا كأنه حجة قوية لا دحوض لها، فيميس كالفرحين. وسبب كل ذٰلك قلّةُ التدبر وعدم التبصّر، والخلوُّ عن العلوم الصادقة، وانتقاشُ صُورِ الرسوم الباطلة، والانتكاسُ على شهوات النفس بكمال الجنوح والحرمان من مذوقات الروح وعجزُ النظر عن الطموح والإخلادُ إلى الأرض والسقوط عليها كعَمِين. ﴿۵﴾

وهذه هى العلل التى جعلت الناس أحزابا، فافترقوا وأكثرهم تخيّروا تبابًا، وكذّبوا الحق كِذّابًا، بل لعنوا أهله كالمعتدين، وصالوا كخريج مارِق على المحسنين، ونظروا إلى أهل الحق بتشامخ الأنوف، وتغيظ القلب المؤوف، وحسبوا أنفسهم من العلماء والأدباء ، وسحبوا ذيل الخيلاء ، وما كانوا من المفلقين. ومنهم الذين نالهم من اللّٰه حظٌّ من المعرفة، ورزق من الحق والحكمة، وفتَح اللّٰه عيونهم وأزال ظنونهم، فرأوا الحقائق محدقين. ومنهم قوم أخطأوا فى كل قدم، وما فرّقوا بين وجود وعدم، وما كانوا مُستبصرين. أصرّوا على مركوزات خطراتهم، وخطوات خطيّاتهم، ولباس سيّئَاتهم

☆ سهو الناسخ والصحيح ”الخصومات“.(الناشر)

وكانوا قومًا مفسدين. وإذا نزعوا عن المِراس بعد ما نزعوا لاء☆ البأس، ويئسوا من الجِحاس، مالوا ميلة واحدة إلى الإيذاء بالتحقير والازدراء، وبنحت البهتان والافتراء والتوهين. وكلما خضعتُ لهم بالكلام مالوا إلى الإرهاق والإيلام، وكادوا يقتلونني لو لم يعصمني ربي الحفيظ المعين. فلما زاغوا أزاغ الله قلوبهم وزاد ذنوبهم، وتركهم في ظلمات متخبطين. فنهضتُ بأمر الله الكريم، وإذن الله الرحيم، لأزيل الأوهام وأداوي السقام، فاستشاطوا من جهلهم غضبًا، وأوغلوا في أثرى زرايةً وسبًّا، وفتحوا فتاوى التكفير ودفاتر الدقارير، وصالوا عليّ بأنواع التزوير، ولدغوني بلسان نضناض، وداسوني كرضراض. وطالما نصحتُ فما سمعوا، وربما دعوتُ فما توجهوا، وإذا ناضلوا ففرّوا، وإذا أخطأوا فأصرّوا وما أقرّوا، وما كانوا خائفين. واجترءوا على خيانات فما تركوها وما ألغوها، حتى إذا الحقائق اختفت، وقضية الدين استعجمت، وشموس المعارف أفَلتُ وغرَبتُ، ومعارف الملة اغتربت وتغرّبت، والدواهي اقتربت ودنت وغلبت، وبيتُ الدين والديانة خلاء، والأمن والإيمان أجفلا، ورأيت أن الغاسق قد وقب، ووجه المحجّة قد انتقب، فألّفتُ كُتبًا لتأييد الدين، وأترعتُها من لطائف الأسرار والبراهين، فما انتفعوا بشيء من العظات، بل حسبوها من الكلِم المُحفِظات، وما كانوا منتهين. ثم إذا رأوا أن الحجة وردت، والنار المضرمة بردت، وما بقي جمرةٌ من جمر الشبهات، فركنوا إلى أنواع التحقيرات، وقالوا مِن أشراط المجدّد الداعي إلى الإسلام، أن يكون من العلماء الراسخين والفضلاء الكرام، وهذا الرجل لا يعلم حرفا من العربية، ولا شيئًا من العلوم الأدبية، وإنا نراه من الجاهلين، وكانوا في قولهم هذا من الصادقين. فدعوتُ ربي أن يُعلّمني إن شاء، فاستجاب لي الدعاء، فأصبحتُ بفضله عارف اللسان، ومليح البيان، ﴿۶﴾

☆ يبدو ان "أ" سقطت من هنا سهوا، والصحيح "إلاء". بمعنى الشدّة والمحنة (المنجد) (الناشر)

ومن الماهرين. ثم ألّفتُ كتابَين فى العربية مأمورًا من الحضرة الأحدية، وقلتُ يا معشر الأعداء ، إن كنتم من العلماء والأدباء ، فأْتوا بمثلها يا ذوى الدعاوى والرياء إن كنتم صادقين. ففرّوا واختفوا كالذى ادّان عند صفر اليدين، وما أفاق إلا بعد إنفاق العين، فما قدر على الأداء بعد التطوق بالدَّين، ولازَمه مستحقّه وجدَّ فى تقاضى اللُجَين، فما كان عنده إلّا مواعيد المَين؛ كذلك يخزى الله قومًا متكبرين.

والعجب أنهم مع هذا الخزى والذلّة، وهتك الأستار والنكبة، ما رجعوا إلى التوبة والانكسار، وما اختاروا طريق الأبرار والأخيار، وما صلح القلب المؤوف وما تقوضت الصفوف، وما سعوا إلى الحق نادمين، بل لوَوا عنى العِذار، وأبدوا التعبس والازورار، وكانوا إلى الشر مبادرين. ورأيتهم فى سلاسل بخلهم كالأسير، وما نصحتُ لهم نصحا إلا رجعتُ يائسا من التأثير، حتى تذكرتُ قصة القردة والخنازير، واغرورقت عيناى بالدموع إذ رأيتُ ذوى الأبصار كالضرير، وإنى مع ذلك لستُ من اليائسين. وقيّض القدر لهتك أستارهم وجزاء فجّارهم أنهم عادَوا الصادقين وآذَوا المنصورين، وحسبوا الجدّ عبثًا والحق باطلًا، فكانوا من المعرضين. وإنى أراهم فى لددٍ وخصامٍ مُذ أعوامٍ، وما أرى فيهم أثر التائبين. فأردتُ أن أتركهم وأُعرض عن الخطاب، وأطوى ذكرهم كطىّ السجلّ للكتاب، وأتوجه إلى الصالحين. ولو أن لى ما يوجّههم إلى الحق والصواب لفعلتُه، ولكنى ما أرى تدبيرا فى هذا الباب، وكلما دعوتهم فرجعوا متدهدهين، وكلما قدتهم فقهقروا مقهقهين. بيد أنى أرى فى هذه الأيام أن بعض العلماء من الكرام رجعوا إلى وانتشرت عقود الزهام، وزال قليل من الظلام، وتبرء وا من خُبث أقوال الأعداء ، وأدهشهم الإدلاج فى الليلة الليلاء ، وجاء ونى كالسعداء ﴿۷﴾

فقلت بَخٍ بَخٍ لهٰذا الاهتداء ، وهداهم ربّهم إلٰى عين الصواب من ملامح السراب، فوافونی مخلصين، وشربوا من كأس اليقين، وسُقوا من ماء معين، وأرجو أن يكمل اللّٰه رشدهم ويجعلهم من العارفين. كذلك أدعو لنظّارة هذا الكتاب، أن يوفقهم اللّٰه لهم لتخيُّر طرق الصواب، ومَن بلغ أشُدَّه فی نشأة روحانية، فسيقبل دعوتی بتفضلات ربّانية، وقد سوّيت كلماتی لكل من يصغی إلی عظاتی، واللّٰه يعلم مجالبها ويدری طالبها، ولا تتخطی نفس فطرتها، ولا تترک قريحة شاكلتها، ولا يهتدی إلا من كان من المهتدين.

اعلموا، رحمكم اللّٰه، أن قومًا من الذين قالوا نحن أتباع أهل البيت ومن الشيعة قد تكلموا فی جماعةٍ من أكابر الصحابة وخلفاء رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم وأئمة الملّة، وغلَوا فی قولهم وعقيدتهم، ورموهم بالكفر والزندقة، ونسبوهم إلی الخيانة والغضب والظلم والغیّ، وما انتهوا إلی هذا الزمان وما فاءَ مَنشَرُهم إلی الطیّ، وما كانوا منتهين. بل استحلَوا ذِكرَ سبِّهم، وتخيَّروه فی كل خبّهم، وحسبوه من أعظم الحسنات بل من ذرائع الدرجات، ولعنوهم واستجادوا هٰذا العمل وشدوا عليه الأمل، وظنوا أنه من أفضل أنواع الصالحات والقربات، وأقرب الطرق لابتغاء مرضاة اللّٰه وأكبر وسائل النجاة للعابدين. وإنی لبِثتُ فيهم بُرهةً من الزمان، ويسّر لی ربّی كل وقت الامتحان، وكنتُ أتوجس ما كانوا يُسرّون فی هذا الباب، وأُصغی إلی كل طرق الاختلاب. وقيّض القدر لحسن معرفتی أن عالما منهم كان من أساتذتی، فكنت فيهم ليلا ونهارًا، وجادلتهم مرارًا، وما كان أن تتواری عنی خبيئتهم أو يخفی علی رؤيتهم، فوجدتُ أنهم قوم يُعادون أكابر الصحابة، ورضوا بغشاوة الاسترابة. ورأيت كل سعيهم فی أن يفرُط إلی الشيخَين ذمٌّ، أو يلحقهما وصمٌ، فتارة كانوا يذكرون للناس **قصة القرطاس**، وتارة يشيرون إلی

قضية **الفَدَك**، ويزيدون عليه أشياء من الإفك، وكذلك كانوا مجترئين على افترائهم وسادرين فی غلوائهم، وكنتُ أسمع منهم ذمّ الصحابة وذمّ القرآن وذمّ أهل اللّٰه وجميع ذوی العرفان، وذمّ أُمّهات المؤمنين. فلما عرفت عُود شجرتهم وخبيئة حقيقتهم أعرضتُ عنهم وحُبِّبَ إلیّ الانزواء ، وفی قلبی أشياء . وكنتُ أتضرع فی حضرة قاضی الحاجات، ليزيدنی علمًا فی هذه الخصومات، فعُلِّمتُ رشدًا من الكريم الحكيم، وهُديتُ إلى الحق من اللّٰه العليم، وأخذتُ عن رب الكائنات وما أخذتُ عن المحدثات، ولا يكمل رجل فی مقام العلم وصحة الاعتقادات إلا بعدما يلقى العلوم من لدن خالق السماوات، ولا يَعصمُ من الخطأ إلا الفضل الكبير من حضرة الكبرياء ، ولا يبلغ أحدٌ إلى حقيقة الأمور ولو أفنى العمر فيها إلى الدهور، إلا بعد هبوب نسيم العرفان من اللّٰه الرحمن، وهو المعلِّم الأعظم والحكيم الأعلم، يُدخل من يشاء فی رحمته، ويجعل من يشاء من العارفين. وكذلك مَنَّ اللّٰه علیّ ورزقنی من العلوم النخب، وجعل لی نورًا يتبع الشياطين كالشهب، وأخرجنی من ليلة حالكة الجلباب إلٰی نهار ما غشّاه قطعة من الرَباب، وطرَد كلّ مانع عن الباب، فأصبحت بفضله من المحفوظين. وأُعطيتُ مِن فهمٍ يخرق العادة، ومِن نور ينير الفطرة، ومِن أسرار تعجب الطالبين. وصبّغ اللّٰه علومی بلطائف التحقيق، وصفاها كصفاء الرحيق، وكل قضية قضی بها وجدانی أرانيها اللّٰه فی كتابه ليزيد اطمينانی، ويتقوّی إيمانی، فأحاطت عينی ظهر الآيات وبطنها وظعاينها وظعنها، وأُعطيتُ فراسة المحدّثين. وأعطانی ربی أنواع فهم جديد لكل زكی وسعيد، ليصلح المفاسد الجديدة ويهدی الطبائع السعيدة، ومن يهدی إلا هو، وهو أرحم الراحمين. نظر الزمان ووجد أهله قد أضاعوا الإيمان، واختاروا الكذب والبهتان، مَن ائتُمن منهم خان، ومن تكلم مان، فنفخ فی روعی أسرارًا عظيمة، وكلمات ﴿۸﴾

قـديـمة، وجعلنى من ورثاء النبيين، وقال إنک من المأمورين لتنذر قوما ما أُنذر آباؤهم ولتستبين سبيل المجرمين.

الباب الأول فى الخلافة

اعـلـم، سـقـاک الـلّٰـه كأس الفكر العميق، أنى عُلّمتُ من ربى فى أمر الـخـلافة عـلى وجه التحقيق، وبلغتُ عمق الحقيقة كأهل التدقيق، وأظهر علىّ ربى أن **الصِدّيق والفاروق وعثمان،** كانوا من أهل الصلاح والإيمان، وكانوا ﴿۹﴾
مـن الـذين آثرهم اللّٰه وخُصّوا بمواهب الرحمان، وشهد على مزاياهم كثير من ذوى الـعـرفـان. تـركوا الأوطان لمرضاة حضرة الكبرياء ، ودخلوا وطيس كل حـرب ومـا بـالوا حَرَّ ظهيرة الصيف وبرد ليل الشتاء ، بل ماسوا فى سبل الدين كـفتية متـرعـرعـين، ومـا مـالـوا إلٰـى قـريـب ولا غريب، وتركوا الكل للّٰه ربّ الـعـالـمـين. وإن لهم نشرًا فى أعمالهم، ونفحات فى أفعالهم، وكلها ترشد إلى روضات درجاتهم وجنات حسناتهم. ونسيـمهم يُخبر عن سرّهم بفوحاتها، وأنـوارهم تظهر علينا بإناراتها. فـاستـدِلُّوا بتأرُّجِ عَرفهم على تبلُّج عُرفهم، ولا تتبِعوا الظنون مستعجلين. ولا تتكأوا على بعض الأخبار، إذ فيها سمّ كثير وغلوّ كبيـر لا يـليق بالاعتبار، وكم منها يشابه ريحًا قُلّبًا، أو برقًا خُلّبًا، فاتّقِ اللّٰه ولا تـكـن مـن متّبعيهـا، ولا تـكـن كمثل الذى يحب العاجلة ويبتغيها، ويذَرُ الآخرة ويُـلـغيهـا. ولا تترک سبل التقوى والحلم، ولا تَقْفُ ما ليس لک به علم، ولا تـكـن مـن المعتدين. واعلم أن الساعة قريب والمالک رقيب، وسيوضع لک الـميـزان، وكـما تدين تُدان، فلا تظلم نفسک وكن من المتقين. ولا أجادلكم اليوم بالأخبار، فإنها لها أذيال كالبحر الذخار، ولا يُخرج منها الدررَ إلّا ذو الأبصار، والـنـاس يـكـذّبـون بـعضهم بعضا عند ذكر الآثار، فـلا يـنـتـفـعون منها إلا قليل

من الأحرار، وإنما أقول لكم ما عُلّمتُ من ربی لعل اللّٰه يهديكم إلى الأسرار. وإنی أُخبرتُ أنهم من الصالحين، ومن آذاهم فقد آذى اللّٰه وكان من المعتدين، ومن سبّهم بلسان سليط وغيظ مستشيط، وما انتهى عن اللعن والطعن وما ازدجر من الفحش والهذيان، بل عزا إليهم أنواع الظلم والغصب والعدوان، فما ظلم إلا نفسه، وما عادىٰ إلا ربّه، وإن الصحابة من المبرَّئين. فلا تجترء وا على تلك المسالک، فإنها من أعظم المهالک، وليعتذر كل لعّان من فرطاته، وليتّق اللّٰه ويوم مؤاخذاته، وليتّق ساعة تهيِّج أسف المخطئين، وتُرِی ناصية العادين. وأَيمُ اللّٰه إنه تعالى قد جعل الشيخَين والثالث الذی هو ذو النُّورَين، كأبواب للإسلام وطلائع فوج خير الأنام، فمن أنكر شأنهم وحقّر برهانهم، وما تأدّب معهم بل أهانهم، وتصدى للسب وتطاوُل اللسان، فأخاف عليه من سوء الخاتمة وسلب الإيمان. والذين آذوهم ولعنوهم ورموهم بالبهتان، فكان آخر أمرهم قساوة القلب و **غضب الرحمان**. وإنی جربتُ مرارا وأظهرتها إظهارًا، أن بغض هٰؤلاء السادات من أكبر القواطع عن اللّٰه مظهرِ البركات، ومن عاداهم فتُغلَق عليه سُدَدُ الرحمة والحنان، ولا تُفتح له أبواب العلم والعرفان، ويتركه اللّٰه فی جذبات الدنيا وشهواتها، ويسقط فی وهاد النفس وهوّاتها، ويجعله من المبعدين المحجوبين. وإنهم أُوذوا كما أُوذی النبيون، ولُعنوا كما لُعن المرسلون، فحقّق بذٰلک ميراثهم للرسل، وتحقّقَ جزاؤهم كأئمة النِحل والملل فی يوم الدّين. فإن مؤمنا إذا لُعن وكُفر من غير ذنب، ودُعی بهجو وسُبّ من غير سبب، فقد شابهَ الأنبياء وضاهى الأصفياء، فسيُجزى كما يُجزى النبيون، ويرى الجزاء كالمرسلين. ولا شک أن هؤلاء كانوا على قدم عظيم فی اتباع خير الأنبياء، وكانوا أُمّةً وسطًا كما مدحهم ذو العزّ والعلاء، وأيدهم بروح منه كما أيّد كل أهل الاصطفاء. وقد ﴿۱۰﴾

ظهرت أنوار صدقهم و آثار طهارتهم كأجلى الضياء ، وتبين أنهم كانوا من الصادقين. ورضى الله عنهم ورضوا عنه ، وأعطاهم ما لم يُعطَ أحد من العالمين. أَهُم كانوا منافقين؟ حاشا و كلّا، بل جلّ معروفهم وجلى، وإنهم كانوا طاهرين. لا عيب كتطلُّب مثالبهم وعثراتهم، ولا ذنب كتفتيش معائبهم وسيئاتهم، والله إنهم كانوا من المغفورين. والقرآن يحمدهم ويُثنى عليهم و يبشرهم بجنّات تجرى من تحتها الأنهار، ويقول إنهم أصحاب اليمين والسابقون والأخيار والأبرار، ويسلّم بسلام البركات عليهم، ويشهد أنهم كانوا من المقبولين. ولا شك أنهم قوم أدحضوا المودّات للإسلام، وعادَوا القوم لمحبة خير الأنام، واقتحموا الأخطار لمرضاة الربّ العلّام، والقرآن يشهد أنهم آثروا مولاهم وأكرموا كتابه إكرامًا، وكانوا يبيتون لربّهم سُجّدًا وقياما، فأى ثبوت قطعى على ما خالفه القرآن؟ والظن لا يُساوى اليقين أيها الظانّ. أتقوم على جهة يبطله الفرقان؟ فأَخْرِجْ لنا إن جاءك البرهان ولا تتبع ظنون الظانين. ووالله إنهم رجال قاموا فى مواطن الممات لنصرة خير الكائنات، وتركوا لله آباءهم وأبناءهم ومزّقوهم بالمرهفات، وحاربوا الأحبّاء فقطعوا الرؤوس، وأعطوا لله النفائس والنفوس، وكانوا مع ذلك باكين لقلة الأعمال ومتندمين. وما تمضمضت مُقلتهم بنوم الراحة، إلا قليل من حقوق النفس للاستراحة، وما كانوا متنعمين. فكيف تظنون أنهم كانوا يظلمون ويغصبون، ولا يعدلون ويجورون؟ وقد ثبت أنهم خرجوا من الأهواء ، وسقطوا فى حضرة الكبرياء ، ﴿۱۱﴾
وكانوا قومًا فانين. فكيف تسبّون أيها الأعداء ؟ وما هذا الارتياء الذى يأباه الحياء ؟ فاتقوا الله وارجعوا إلى رفق وحلم، ستُسألون عما تظنون بغير علم وبرهان مبين. لا تنظروا إلى ذلاقتى ومرارة مذاقتى، وانظروا إلى دليل عرضتُ

عليكم وأمعِنوا فيه بعينيكم، فإنكم تبعتم ظنون الظانين، وتركتم كتابا يهب الحق واليقين، وما بعد الحق إلّا ضلال مبين. وكيف يُنسَب إلى الصحابة ما يُخالف التقوى وسُبله، ويُباين الورع وحُلله، مع أن القرآن شهد بأن اللّٰه حبَّب إليهم الإيمان، وكرَّه إليهم الكفر والفسوق والعصيان، وما كَفَّرَ أحدا منهم مع وقوع المقاتلة، فضلا عن المشاجرة، بل سمّى كلَّ أحد من الفريقين مسلمين، وقال وَإِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا. فَإِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِاللّٰهِ. فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا. اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ. اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ. وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ. بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ. وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ. اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا. اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ. وَاتَّقُوا اللّٰهَ. اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ.[۱] فانظر إلى ما قال اللّٰه وهو أصدق الصادقين. إنك تُكفِّر المؤمنين لبعض مشاجرات، وهو يسمّى الفريقين مؤمنين مع مقاتلات ومحاربات، ويُسميهم إخوة مع بغى البعض على البعض ولا يُسمى فريقا منهم كافرين، بل يغضب على الذين يتنابزون بالألقاب، ويلمزون أنفسهم ولا يسترون كالأحباب، ويسخرون ويغتابون ويظنون ظن السوء ويمشون متجسّسين. بل يُسمى مرتكب هذه الأمور فسوقا بعد الإيمان، ويغضب عليه كغضبه على أهل العدوان، ولا يرضى بعباده أن يسبّوا المؤمنين المسلمين، هذا مع أنه يُسمى فى هذه الآيات فريقًا من المؤمنين باغين ظالمين، وفريقا من الآخرين مظلومين، ولكن لا يسمى

[۱] الحجرات: ۱۰ تا ۱۳

﴿۱۲﴾ أحدًا منهما مرتدين. وكفاك هذه الهداية إن كنتَ من المتقين، فلا تُدخِل نفسك تحت هذه الآيات، ولا تبادر إلى المهلكات، ولا تقعد مع المعتدين. وقال الله فى مقام آخر فى مدح المؤمنين وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا[1] فانظر كلمات رب العالمين. أتُسمِّى قوما فاسقين سماهم الله متقين؟ ثم قال عزّ وجلّ فى مدح صحابة خاتم النبيين۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا. سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ.[2] فانظر كيف سمّى كل من عاداهم كافرًا، وغضب عليهم، فاخش الله واتق الذى يغيظ بالصحابة كافرين، وتدبَّرْ فى هذه الآيات وآيات أخرى لعل الله يجعلك من المهتدين.

ومن تظنّى من الشيعة أن الصدّيق أو الفاروق غصَب الحقوق، وظلم المرتضٰى أو الزهراء، فترَك الإنصاف وأحبَّ الاعتساف، وسلَك مسلك الظالمين. إن الذين تركوا أوطانهم وخلّانهم وأموالهم وأثقالهم للّٰه ورسوله، وأُوذوا من الكفار وأُخرِجوا من أيدى الأشرار، فصبروا كالأخيار والأبرار، واستُخلِفوا فما أترعوا بيوتهم من الفضة والعَين، وما جعلوا أبناءهم وبناتهم ورثاءَ الذهب واللُّجَين، بل ردّوا كل ما حصل إلى بيت المال، وما جعلوا أبناء هم خلفاء هم كأبناء الدنيا وأهل الضلال، وعاشوا فى هذه الدنيا فى لباس الفقر والخصاصة، وما مالوا إلى التنعم كذوى الإمرة والرياسة. أيُظَنّ فيهم أنهم كانوا ينهبون أموال الناس بالتطاولات ويميلون إلى الغصب والنهب والغارات؟ أكان هذا أثر صحبة رسول اللّٰه خيرِ الكائنات

[1] الفتح: ۲۷ [2] الفتح: ۳۰

وقد حمدهم الله وأثنى عليهم رب المخلوقات؟ كلا بل إنه زكّى نفوسهم وطهّر قلوبهم، ونوّر شموسهم، وجعلهم سابقين للطيبين الآتين. ولا نجد احتمالا ضعيفا ولا وهما طفيفا يُخبر عن فساد نياتهم، أو يشير إلى أدنى سيئاتهم، فضلا عن جزم النفس على نسبة الظلم إلى ذواتهم، ووالله إنّهم كانوا قومًا مقسطين. ولو أنهم أُعطوا واديا من مال من غير حلال فما تَفَلوا عليه وما مالوا كأهل الهوىٰ، ولو كان ذهبا كأمثال الرُبىٰ، أو كمقدار الأرضين. ولو وجدوا حلالا من المال لأنفقوه في سبل ذى الجلال ومهمات الدين. فكيف نظن أنهم أغضبوا الزهراء لأشجار، وآذوا فلذة النبى كأشرار، بل للأحرار نيّات، ولهم على الحق ثبات، وعليهم من الله صلوات، والله يعلم ضمائر المتقين. وإن كان هذا من نوع الإيذاء فما نجا أسد الله الفتىٰ من هذا، بل هو أحد من الشركاء، فإنه اختطب بنت أبا الجهل وآذى الزهراء. فإياك والاعتداء، وخُذِ الاتقاء ودَعِ الاعتداء ولا تتناولْ فُضالة الذين زاغوا عن المحجّة، وأعرضوا عن الحق بعد رؤية أنوار الحجّة، وكانوا على الباطل مصرّين. وإنى أدلّك إلى صراط تنجيك من شبهات، فتدبَّرْ ولا تركَنْ إلى جهلات. وأقول لله وأرجو أن تنيب، ولو أسمع من بعضكم التثريب، ولا يهتدى عبد إلّا إذا أراد الله هداه، ولا يرتوى أحدٌ إلا من سُقياه. إنه يرى قلبى وقلوبكم، وينظر قدمى وأسلوبكم، ويعلم ما فى صدور العالمين. ﴿۱۳﴾

فاعلم أيها العزيز أن حزبًا من علماء الشيعة ربما يقولون إن خلافة الأصحاب الثلاثة ما ثبت من الكتاب والسُنّة، وأما خلافة سيدنا المرتضى وأسد الله الأتقى فثبت من وجوه شتى وبرهان أجلى، فلزم من ذلك أن يكون الخلفاء الثلاثة غاصبين ظالمين آلتين، فإن خلافتهم ما ثبتت من خاتم النبيين وخير المرسلين:-

أمـا الجو اب فلا يخفى على المتدبرين الفارهين وعباد اللّٰه المتقين، أن ادعاء ثبوت خلافة سيـدنـا الـمـرتـضـىٰ صلفٌ بحتٌ ما لحقه من الصدق سنا وزورةُ طيف، وليـس معه شهادة من كتاب ربنا الأعلىٰ، وليس فى أيدى الشيعة شـمّةٌ عـلى ثبوت هذا الدعوى، فلا شك أن خلافته عـارى الـجلدة من حلل الثبـوت، وبـادى الـجردة كالسبروت، ولو كان عليٌّ بحرَ الأنوار ومستغنيا عن النعوت. فلا تُجادل من غير حق، ولا تستشـفر بفويطتک فى الرياغة، ولا تُرِنا تُـرّهـات البـلاغة، ولا تـقفُ طـرق الـمتـعسـفين. وإنى واللّٰه لطالما فكرت فى الـقـرآن وأمـعـنـتُ فـى آيـات الفرقان، وتلقيتُ أمر الخلا فة بوسائل التحقيق، وأعـددت لـه الأُهَـبَ كـلهـا للتدقيق، وصرفتُ ملامح عينى إلى كل الأنحاء ، ورميـتُ مـرامـى لـحـظـى إلى جميع الأرجاء ، فما وجدتُ سيفًا قاطعًا فى هذا الـمـصافّ كآية الاستخلاف، واستبنتُ أنها من أعظم الآيات، والدلائل الناطقة للإ ثبات، والـنـصـوص الـصـريحة من رب الكائنات، لكل من يريد أن يحكم بالحق كالقضاة، وأتيقن أنه من طاب خِيمُه، وأُشرِبَ ماء الإمعان أديمُه، يقبلها ﴿۱۴﴾ شاكرا، ويحمد اللّٰه ذاكرا، على ما هداه وأخرجه من الضالّين.

وإن آيات الفرقان يقينية وأحكامها قطعية، وأما الأخبار والآثار فـظـنية وأحكامها شكية، ولو كانت مروية من الثقات ونحارير الرواة. ولا تـنـظروا إلى نضرة حليتها وخضرة دوحتها، فإن أكثرها ساقطة فى الـظـلـمـات، ولـيـسـت بـمعصومة من مس أيدى ذوى الظلامات، وقد عسـر اشتيـارهـا مـن مشـار الـنحل، وإنما أُخذت من النهل. هذا حال أكثر الأحاديث كما لا يخفى على الطيّب والخبيث، فبأى حديث بعد كتـاب الـلّٰـه تـؤمـنـون؟ وإذا حصحص الحق فأين تذهبون؟ وماذا بعد الـحق إلا الضلال، فاتقوا الضلال يا معشر المسلمين. وقد قلتُ من قبل

أن الآثار ما كفلت التزام اليقينيات، بل هی ذخیرة الظنيات والشكيات، والوهميات والموضوعات، فمن ترک القرآن واتكأ عليها فيسقط فی هُوة المهلكات ويلحق بالهالكين. إنما الأحاديث كشيخ بالی الرياش بادی الارتعاش، ولا يقوم إلا بهراوة الفرقان وعصا القرآن، فكيف يُرجی منها اكتناز الحقائق وخزنُ نشبِ الدقائق من دون هذا الإمام الفائق؟ فهذا هو الذی يؤوی الغريب ويُطهّر المعيب، ويفتتح النطق بالدلائل الصحيحة والنصوص الصريحة، وكله يقين وفيه للقلوب تسكين. وهو أقوی تقريرًا وقولا، وأَوْسع حفاوة وطولا، ومَن تركه ومال إلی غيره كالعاشق، فتجاوز الدّين والدّيانة ومرق مروق السهم الراشق، ومن غادر القرآن وأسقطه من العين، وتبع روايات لا دليل علی تنزُّهها من المَيْن، فقد ضل ضلالا مبينا، وسيصطلی لظی حسرتين، ويريه اللّٰه أنه كان علی خطأ مبين. فالحاصل أن الأمن فی اتباع القرآن، والتباب كل التباب فی ترک الفرقان. ولا مصيبة كمصيبة الإعراض عن كتاب اللّٰه عند ذوی العينَين، فاذكروا عظمة هذا الرزء وإن جلّ لديكم رزءُ الحسَين، وكونوا طلاب الحق يا معشر الغافلين.

والآن نذكر الآيات الكريمة والحجج العظيمة علی خلافة الصدّيق لنريک ثبوته علی وجه التحقيق، فإن طريق الارتياب قطعة من العذاب، ومن تبع الشبهات فأوقع نفسه فی المهلكات، وأما قطع الخصومات فلا يكون إلا باليقينات، فاسمع منی ولا تبعد عنی، وأدعو اللّٰه أن يجعلک من المتبصرين. قال اللّٰه عزّ وجلّ فی كتابه المبين. ﴿۱۵﴾

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ . وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا . يَعْبُدُوْنَنِیْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِیْ شَيْـًٔا . وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ . وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. لَاتَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۚ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ.[1] هـذا ما بشّر ربّنا للمؤمنين، وأخبر عن علامات المستخلفين، فمن أتى الله للاستماحة، وما سلك مسلك الوقاحة، وما شد جبائر التلبيس على ساعد الصراحة، فلا بد له من أن يقبل هذا الدليل، ويترک المعاذير والأقاويل، ويأخذ طرق الصالحين.

وأما تفصيله ليبدو عليک دليله فاعلموا يا أولى الألباب والفضل اللباب، أن اللّٰه قد وعد في هذه الآيات للمسلمين والمسلمات أنه سيستخلفنّ بعض المؤمنين منهم فضلًا ورحمًا، ويبدّلنّهم من بعد خوفهم أمنًا، فهذا أمر لا نجد مصداقه على وجه أتمَّ وأكملَ إلا خلافة الصدّيق، فإن وقت خلافته كان وقت الخوف والمصائب كما لا يخفى علٰى أهل التحقيق. فإن رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم لما تُوفّى نزلت المصائب على الإسلام والمسلمين، وارتد كثير من المنافقين، وتطاولت ألسنة المرتدين، وادعى النبوة نفرٌ من المفترين، واجتمع عليهم كثير من أهل البادية، حتى لحق بمسيلمة قريبٌ من مائة ألف من الجهَلة الفجَرة، وهاجت الفتن وكثرت المحن، وأحاطت البلايا قريبا وبعيدا، وزُلزل المؤمنون زلزالا شديدا. هنالک ابتُلِيت كل نفس من الناس، وظهرت حالات مُخوفة مدهشة الحواسّ، وكان المؤمنون مضطرين كأن جَمْرًا أُضرمت في قلوبهم أو ذُبحوا بالسكّين. وكانوا يبكون تارة من فراق خير البرية، وأخرى من فتن ظهرت كالنيران المحرقة، ولم يكن أثرًا من أمن، وغلبت المفتتنون كخضراءِ دِمَنٍ، فزاد المؤمنون خوفًا وفزعًا، وملئت القلوب دهشا وجزعا. ففي ذلک الأوان جُعِل أبو بكر رضي اللّٰه عنه حاكم الزمان وخليفة خاتم النبيين. فغلب عليه همٌّ وغمٌّ من أطوار رآها، ومن آثار شاهدها في المنافقين والكافرين والمرتدين، وكان يبكى كمرابيع الربيع، وتجرى عبراته

[1] النور: ۵۶تا۵۸

كالينابيع، ويسأل الله خير الإسلام والمسلمين.
وعن عائشة رضى الله عنها قالت لما جُعل أبى خليفة وفوّض الله إليه الإمارة، فرأى بمجرد الاستخلاف تموُّجَ الفتن من كل الأطراف، ومَوْرَ المتنبين الكاذبين، وبغاوة المرتدين المنافقين. فصُبّت عليه مصائب لو صُبّت على الجبال لانهدت وسقطت وانكسرت فى الحال، ولكنه أُعطى صبرا كالمرسلين، حتى جاء نصر الله وقُتل المتنبئون وأُهلك المرتدون، وأُزيل الفتن ودفُع المحن، وقُضى الأمر واستقام أمر الخلافة، ونجّى الله المؤمنين من الآفة، وبدّل من بعد خوفهم أمنا، ومكّن لهم دينهم وأقام على الحق زمنا وسود وجوه المفسدين، وأنجز وعده ونصر عبده الصدّيق، وأباد الطواغيت والغرانيق، وألقى الرعب فى قلوب الكفار، فانهزموا ورجعوا وتابوا وكان هذا وعد من الله القهار، وهو أصدق الصادقين. فانظر كيف تم وعد الخلافة مع جميع لوازمه وإماراته فى الصدّيق، وادُعُ الله أن يشرح صدرك لهذا التحقيق، وتدبَّرْ كيف كانت حالة المسلمين فى وقت استخلافه وقد كان الإسلام من المصائب كالحريق، ثم ردّ الله الكرّة على الإسلام وأخرجه من البِير العميق، وقُتِل المتنبئون بأشدّ الآلام، وأُهلكَ المرتدون كالأنعام، وآمن الله المؤمنين من خوفٍ كانوا فيه كالميتين. وكان المؤمنون يستبشرون بعد رفع هذا العذاب، ويهنّئون الصدّيق ويتلقونه بالترحاب، ويحمدونه ويدعون له من حضرة ربّ الأرباب، وبادروا إلى تعظيمه وآداب تكريمه، وأدخلوا حبّه فى تامورهم، واقتدوا به فى جميع أمورهم، وكانوا له شاكرين. وصقلوا خواطرهم، وسقوا نواضرهم، وزادوا حبًّا، وودّوا وطاوعوه جهدًا وجِدًّا، وكانوا يحسبونه مباركًا ومؤيّدا كالنّبيين. وكان هذا كُلّهُ من صدق الصدّيق واليقين العميق.

وو اللّٰه إنه كان آدم الثانى لـلإسلام، والمظهر الأول لأنوار خير الأنام، وما كان نبيا ولكن كانت فيه قُوى الـمرسلين؛ فبصدقه عادت حديقة الإسلام إلـى زخرفه التام، وأخذ زينتَه وقُرّتَه بعد صدمات السهام، وتنوعت أزاهيره وطُهّرت أغصانه من القَتام، وكان قبل ذلك كميتٍ ندب، وشريد جدب، وجـريـح نوب وذبيح جوب، وأليمِ أنواعِ تعبٍ، وحريقِ هاجرةٍ ذاتِ لهبٍ، ثـم نجّاه اللّٰه من جميع تلك البليّات، واستخلصه من سائر الآفات، وأيّده بـعـجـائـب التـأييـدات حتـى أَمَّ الـمـلـوكَ ومَلِكَ الرقاب، بعدما تكسَّرَ وافترش التراب، فزُمّتْ ألسنة المنافقين وتهلّلَ وجه المؤمنين. وكل نفس حـمـدت ربه وشكرت الصدّيق، وجاءته مطاوعًا إلّا الزنديق، والذى كان ﴿۱۷﴾ مـن الـفـاسـقـيـن. وكان كل ذلك أجرَ عبدٍ تخيَّرَه اللّٰه وصافاه ورضى عنه وعافاه، واللّٰه لا يضيع أجر المحسنين.

فـالحاصل أن هذه الآيات كلّها مُخبرة عن خلافة الصدّيق، وليس لهـا مـحـمـلٌ آخـر فـانـظـر عـلـى وجه التحقيق، واخـش اللّٰه ولا تكن من الـمتـعـصبيـن. ثم انظر أن هذه الآيات كانت من الأنباء المستقبلة لتزيد☆ إيمان المؤمنين عند ظهورها، وليعرفوا مواعيد حضرة العزة، فإن اللّٰه أخبر فيهـا عـن زمـان حـلـول الفتن ونزول المصائب على الإسلام بعد وفاة خير الأنـام، ووعـد أنه سيستخلف فى ذلك الزمن بعضا من المؤمنين ويؤمِنهم مـن بعد خوفهم، ويمكّن دينه المتزلزل ويهلك المفسدين. ولا شـك أن مـصداق هذا النبأ ليس إلا أبو بكر وزمانه، فلا تنكر وقد حصحص بُرهانه. إنـه وجـد الإسـلام كـجـدار يريد أن ينقضّ من شر أشرار، فجعله اللّٰه بيده كـحـصـن مشيد له جدران من حديد، وفيه فوج مطيعون كعبيد. فانظر هل تجد من ريب فى هذا، أو يسوغ عندك إتيان نظيره من زُمر آخرين؟

☆ سهو والصحيح ”ليزيد“ . (الناشر)

وإنى أعلم أن بعض الشيعة يخاصم أهل السُنّة فى هذا المقام، وقد تمادت أيام الخصام، وربما انتهى الأمر من مخاصمة إلى ملاكمة ومقاتلة، وأفضتُ إلى محاكمة ومرافعة. وأتعجب على الشيعة وسوء فهمهم، وأتأوّه لإفراطِ وهمهم، قد تجلّت لهم الآيات وظهرت القطعيات، فيفرّون ممتعضين ولا يتفكرون كالمنصفين. فها أنا أدعوهم إلى أمرٍ يفتح عينهم، وسواء بيننا وبينهم، أن نحاضر فى مضمار، ونتضرع فى حضرة رب قهار، ونجعل لعنة اللّٰه على الكاذبين.

فإن لم يظهر أثر دعائى إلى سَنة، فأقبل لنفسى كل عقوبة، وأُقرّ بأنهم كانوا من الصادقين، ومع ذلك أعطى لهم خمسة آلاف من الدراهم المروجة، وإن لم أُعطِ فلعنة اللّٰه علىّ إلى يوم الآخرة. وإن شاءوا فأجمع لهم تلك الدراهم فى مخزن دولة البريطانة، أو عند أحد من الأعزّة. بيد أنى لا أُخاطب كلّ أحد من العامّة، إلا الذى ينسج رسالة على منوال هذه الرسالة. وما اخترتُ هذا المنهج إلّا لأعلم أن المباهل المناضل من أهل الفضيلة والفطنة، لا من الجهَلة الغُمر الذين ليس لهم حظ وافر من العربية، فإن الذى حل محلّ الأنعام لا يستحق أن يؤثَر للإنعام، والذى هو كالجِمال، لا يليق أن يجلس فى مجالس الحسن والجَمال، ومَن تعرض للمنافثة لا بد له من المشابهة. فمن لم يكن مثلى أنبلَ الكُتّاب فليس هو عندى لائقا للخطاب. ثم لما بلغتُ قُنّةَ هذا المقام المنيع، فضلا من القدير البديع، أحبُّ أن أرى مثلى فى هذه الكرامة، وأكره أن أناضل كل أحد من العامة، فإنه فيه كسر شأنى، وعار لعلوّ مكانى، فلا أكلّمه أبدًا، بل أعرض عن الجاهلين. ﴿۱۸﴾

وعُلّمتُ أن الصدّيق أعظم شأنا وأرفع مكانا من جميع الصحابة، وهو **الخليفة الأوّل** بغير الاسترابة، وفيه نزلت آيات الخلافة، وإن كنتم

زعمتم يا عِدا الثقافة أن مصداقها غيره بعد عصره فأْتوا بفصّ خبره إن كنتم صادقين. وإن لم تفعلوا ولن تفعلوا فلا تكونوا أعداء الأخيار، واقطعوا خصاما متطائر الشرار. وما كان لمؤمن أن يركن إلى اشتطاط اللدد، ولا يدخل باب الحق مع انفتاح السدد. وكيف تلعنون رجلا أثبت اللّٰه دعواه، وإذا استَعْدى فأعْداه وأرى الآيات لعَدْواه☆، وطَرَّ مكر الماكرين، وهو نجّى الإسلام من بلاءٍ هاضَ وجورٍ فاضَ، وقتَل الأفعى النضناضَ، وأقام الأمن والأمان، وخيّب كل من مان، بفضل اللّٰه رب العالمين.

وللصدّيق حسنات أُخرى وبركات لا تُعدّ ولا تُحصٰى، وله منن على أعناق المسلمين، ولا ينكرها إلا الذى هو أوّل المعتدين. وكما جعله اللّٰه موجبا لِأَمن المؤمنين ومِطفاءً لنيران الكافرين والمرتدين، كذٰلك جعله مِن أوّل حُماة الفرقان وخدام القرآن ومُشيعى كتاب اللّٰه المبين. فبذل سعيه حق السعى فى جمع القرآنِ واستطلاع ترتيبه من محبوب الرحمنِ، وهملتْ عيناه لمواساة الدين ولا همول عين الماء المعين. وقد بلغت هذه الأخبار إلى حد اليقين، ولكن التعصب تعقَّرَ فِطنَ المتدبرين. وإن كنت تريد أصل الواقعات ولبّ النكات، فاربأ بنفسك أن تنظر بحيث يغشاك درن التعصبات. وإياك وطرق التعسفات، فإن النصَفَة مفتاح البركات، ولا ترحض عن القلب قشف الظلمة إلّا نور العدل والنصفة. وإن العلوم الصادقة والمعارف الصحيحة رفيعة جدًّا كعرش حضرة الكبرياء، والنصفة لها كسُلّم الارتقاء، فمن كان يرجو حل المشكلات وقُنية النكات، فليعمل عملًا صالحًا ويتّق التعسّفَ والتعصبات وطرق الظالمين.

ومن حسنات الصدّيق ومزاياه الخاصة أنه خُصّ لمرافقة سفر الهجرة، وجُعل شريك مضائق خير البرية وأنيسه الخاص فى باكورة المصيبة ﴿۱۹﴾

☆ ورد فى اقرب الموارد: استعداه: استغاثه واستنصره، يقال: استعديت على فلان الامير فأعدانى أى استعنت بهٖ عليه فأعاننى عليه. والعدوى بمعنى المعونة. (الناشر)

ليثبت تخصّصه بمحبوب الحضرة. وسرُّ ذٰلک أنّ اللّٰه كان يعلم بأن الصدّيق أشجع الصحابة ومن التقاة وأحبّهم إلى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ومن الكُماة، وكان فانيا في حُبّ سيّد الكائنات، وكان اعتاد من القديم أن يمونه ويراعى شؤونه، فأَسْلٰى به اللّٰه نبيَّه فی وقتٍ عبوس وعيش بوسٍ، وخُصّ باسم الصدّيق وقربِ نبی الثقلَين، وأفاض اللّٰه عليه خلعة ثَانِيَ اثْنَيْنِ، وجعله من المخصوصين.

ومع ذٰلک كان الصدّيق من المجربين ومن زمر المتبصّرين. رأى كثيرا من مغالق الأمور وشدائدها، وشهد المعارک ورأى مكايدها، ووطئ البوادی وجلامِدَها، وكم من مهلكة اقتحمها وكم من سبل العوج قومها وكم من ملحمة قَدِمَهَا وكم من فتن عدمها وكم من راحلة أنضاها فی الأسفار، وطوى المراحل حتى صار من أهل التجربة والاختبار وكان صابرًا على الشدائد ومن المرتاضين. فاختاره اللّٰه لرفاقة مورد آياته، وأثنى عليه لصدقه وثباته، وأشار إلى أنه كان لرسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أوّل الأحبّاء، وخُلِقَ من طينة الحرّية وتفوَّقَ درَّ الوفاء، ولأجل ذٰلک اختيرَ عند خطب خشًّی وخوف غشًّی، واللّٰه عليم حكيم يضع الأمور فی مواضعها، ويُجری المياه من منابعها، فنظر إلى ابن أبی قحافة نظرةً، ومنّ عليه خاصة، وجعله من المتفردين، وقال وهو أصدق القائلين.

إِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى. وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا. وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ [1]

فتدبَّرْ فی هذه الآيات فهما وحزما، ولا تُعرض عمدا وعزما، وأحسِنِ النظر

[1] التوبة : ۴۰

فيـمـا قـال رب الـعالمين. و لا تلج مقاحم الأخطار بسبّ الأخيار والأبرار وأحبّاء الـقهّـار، فـإن أنُـفَسَ القربات تخيُّرُ طرق التقاة والإعراض عن المهلكات، وأمتنَ أسبابِ العافية كفُّ اللسان والتجنب من السبّ والغيبة، والاجتناب من أكل لحم الإخوة. انـظـر إلـى هذه الآية الموصوفة، أتُثنى على الصدّيق أو تجعله مورد اللوم والمعتبة ؟ أتـعـرف رجـلا آخـر مـن الـصـحابة الذى حُمد بهذه الصفات بغير الاسترابة ؟ أتـعرف رجلا سُمّى ثَانِيَ اثْنَيْنِ وسُمى صاحبًا لنبى الثقلين، وأُشرِكَ فـى فـضل إِنّ اللّٰهَ مَعَنَا، وجُعِل أحدٌ من المؤيّدين؟ أتعلم أحـدًا حُمّد فى القرآن كـمثـل هـذه الـمحمدة، وسُفر زحام الشبهات عن حـالاته الـمخفية، وثبت فيه بـالـنـصـوص الـصريحة لا الظنية الشكّيّة أنه من المقبولين؟ ووالله، ما أرى مثل هذا الـذكـر الـصريح ثابت بالتحقيق الذى مخصوص بالصدّيق لرجل آخر فى صحف رب البيـت العتيق. فإن كنت فى شكـ ممّا قلت، أو تظن أنى عن الحق ملتُ، فأْت بنظير من القرآن، وأرِنا لرجل آخر تصريحًا من الفرقان، إن كنت من الصادقين. ﴿۲۰﴾

والـلّٰـه إن الصدّيق رجل أُعطى من الله حلل الاختصاص، وشهد له الـلّٰـه أنـه مـن الـخـواص، وعزا معيّةَ ذاتِه إليه، وحَمدَه وشَكَرَه وأثنى عليه، وأشـار إلـى أنـه رجـل لم يطبُ له فراق المصطفٰى، ورضى بفراق غيره من الـقـربـى، وآثـر الـمـولـى وجـاءه يسـعـى، فساق إلى الموت ذَوْدَ الرغبة، وأزجى كل هوى المهجة. استدعاه الرسول للمرافقة، فقام ملبّيا للموافقة، وإذ هـمّ القوم بإخراج المصطفٰى، جاءه النبى حبيب الله الأعلٰى، وقال إنى أُمـرتُ أن أهـاجـر وتهاجر معى ونخرج من هذا المأوى، فحمدلَ الصدّيق عـلـى مـا جـعـلـه الـلّٰـه رفيق المصطفٰى فى مثل ذلكـ البلوىٰ، وكان ينتظر نصرة النبى المبغيِّ عليه إلٰى أن آلت هذه الحالة إليه، فرافقه فى شجون من جـدّ ومـجـون، ومـا خـاف قتل الـقـاتـلين. فـفـضـيلـتـه ثـابتة من جليّة

الحكم والنص المحكم، وفضله بيّن بدليل قاطع، وصدقه واضح كصبح ساطع. إنه ارتضٰى بنعماء الآخرة وترك تنعم العاجلة، ولا يبلغ فضائله أحد من الآخرين.

وإن سألت أن اللّٰه لِمَ آثرَه لصدر سلسلة الخلافة، وأىّ سر كان فيه من ربّ ذى الرأفة، فاعلم أن اللّٰه قد رأى أن الصدّيق رضى اللّٰه عنه وأرضى آمنَ مع رسول اللّٰه صلعم بقلب أسلم فى قوم لم يسلم، وفى زمان كان نبى اللّٰه وحيدًا، وكان الفساد شديدا، فرأى الصدّيق بعد هذا الإيمان أنواع الذلة والهوان ولعن القومِ والعشيرة والإخوان والخلّان، وأُوذى فى سبيل اللّٰه الرحمان، وأُخرج من وطنه كما أُخرج نبى الإنس ونبى الجان، ورأى مِحنًا كثيرة من الأعداء، ولعنًا ولومًا من الأحباء، وجاهدَ بماله ونفسه فى حضرة العزّة، وكان يعيش كالأذلّة، بعدما كان من الأعزّة ومن المتنعمين. وأُخرج فى سبيل اللّٰه، وأُوذى فى سبيل اللّٰه، وجاهد بأمواله فى سبيل اللّٰه، فصار بعد الثراء كالفقراء والمساكين. فأراد اللّٰه أن يُريه جزاء الأيام التى قد مضت عليه، ويبدله خيرا مما ضاع من يديه، ويُريه أجر ما رأى ابتغاءً لمرضاة اللّٰه، واللّٰه لا يُضيع أجر المحسنين. فاستخلفه ربه ورفع له ذكره وأسْلى، وأعزّه رحمة منه وفضلا، وجعله أمير المؤمنين. ﴿۲۱﴾

اعلموا، رحمكم اللّٰه، أن الصحابة كلهم كانوا كجوارح رسول اللّٰه صلعم وفخر نوع الإنسان، فبعضهم كانوا كالعيون وبعضهم كانوا كالآذان، وبعضهم كالأيدى وبعضهم كالأرجل من رسول الرحمان، وكلّ ما عملوا من عمل أو جاهدوا من جهد فكانت كلها صادرة بهذه المناسبات، وكانوا يبغون بها مرضاة رب الكائنات رب العالمين. فالذى يقول أن الأصحاب الثلاثة كانوا من الكافرين والمنافقين أو الغاصبين فلا يُكفّر إلا كلهم أجمعين

لأن الصحابة كلهم كانوا بايعوا أبا بكر ثم عمر ثم عثمان رضى اللّٰه عنهم وأرضى، وشهدوا المعارك والمواطن بأحكامهم العظمى، وأشاعوا الإسلام وفتحوا ديار الكافرين. فما أرى أجهلَ مِن الذى يزعم أن المسلمين ارتدوا كلهم بعد وفاة رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم، كأنه يكذب كل مواعيد نصرة الإسلام التى مذكورة فى كتاب اللّٰه العلام، فسبحان ربنا حافظ الملة والدين. هذا قول أكثر الشيعة، وقد تجاوزوا الحد فى تطاول الألسنة، وغضّوا من الحق عينهم، فكيف ينتظم الوفاق بيننا وبينهم؟! وكيف يرجع الأمر إلى ودادٍ، وإنهم لفى وادٍ ونحن فى وادٍ؟ واللّٰه يعلم أنّا من الصادقين.

يا حسرة عليهم إنهم لا يستفيقون من غَشْى التعصبات، ولا يكفكفون من البهتانات. أعجبنى شأنهم وما أدرى ما إيمانهم، إنهم كفروا الأصحاب الثلاثة وحسبوهم من المنافقين المرتدين، مع أن القرآن ما بلغهم إلا من أيدى تلك الكافرين، فلزمهم أن يعتقدوا أن القرآن الموجود فى أيدى الناس ليس بشىء، بل ساقط من الأساس، وليس كلام رب الأناس، بل مجموعة كلمات المحرفين. فإنهم كلهم كانوا خائنين وغاصبين بزعمهم، وما كان أحد منهم أمينا ومن المتدينين. فإذا كان الأمر كذلك فعلى ما عوّلوا فى دينهم؟ وأى كتاب من اللّٰه فى أيديهم لتلقينهم؟ فثبت أنهم قوم محرومون لا دين لهم ولا كتاب الدين. فإن قوما إذا فرضوا أن الصحابة كفروا ونافقوا وارتدوا على أعقابهم وأشركوا، واتّسخوا بوسخ الكفر وما تطهّروا، فلا بد لهم أن يُقرّوا بأنّ القرآن ما بقى على صحته وحُرّف وبُدّل عن صورته وزِيد ونُقص، وغُيّر من سحنته وقِيْدَ إلى غير حقيقته، فإن هذا الإقرار لزِمهم ضرورةً بعد إصرارهم جرأةً على أن القرآن ما شاع من أيدى المؤمنين الصالحين، وأشاعه قوم من الكافرين الخائنين المرتدين. وإذا اعتقدوا أن القرآن مفقود، وكل ﴿۲۲﴾

مَن جمعه فهو كافر مردود، فلا شكّ أنهم يئسوا مما نزل على أبى القاسم خاتم النبيين، وغُلقت عليهم أبواب العلم والمعرفة واليقين، ولزمهم أن يُنكروا النواميس كلها، فإنهم محرومون من تصديق الأنبياء والإيمان بكتب المرسلين. وإذا فرضنا أنا☆ هذا هو الحق أن الصحابة ارتدوا كلهم بعد خاتم الأنبياء ، وما بقى على الشريعة الغرّاء إلا علي رضى اللّٰه عنه ونفر قليلون معه من الضعفاء ، وهم مع إيمانهم ركنوا إلى إخفاء الحقيقة، واختاروا تقيّةً للدنيا الدنية تخوّفًا من الأعداء ، أو لجذب المنفعة والحطام، فهذا أعظم المصائب على الإسلام، وبلية شديدة على دين خير الأنام. وكيف تظن أن اللّٰه أخلف مواعيده، وما أرى تأييده، بل جعل أوّلَ الدَنِّ دُرْدِيًّا، وأفسد الدين من كيد الخائنين.

فنُشهِد الخلق كلهم أنّا بريئون من مثل تلك العقائد، وعندنا هى مقدمات الكفر وإلى الارتداد كالقائد، ولا تناسب فطرة الصالحين. أكفَر الصحابة بعد ما أفنوا أعمارهم فى تأييد الإسلام، وجاهدوا بأموالهم وأنفسهم لنصرة خير الأنام، حتى جاء هم الشيب وقرب وقت الحمام؟ فمن أين تولدت إرادة متجددة فاسدة بعد توديعها، وكيف غاضت مياه الإيمان بعد جريان ينابيعها؟ فويل للذين لا يذكرون يوم الحساب، ولا يخافون ربّ الأرباب، ويسبّون الأخيار مستعجلين.

والعجبُ أن الشيعة يُقرّون بأن أبا بكر الصّدّيق آمن فى أيام كثرة الأعداء ، ورافقَ المصطفٰى فى ساعة شدّة الابتلاء ، وإذا خرج رسول اللّٰه صلعم فخرج معه بالصدق والوفاء ، وحمل التكاليف وترَك المألف والأليف، وترکَ العشيرة كلها واختار الربّ اللطيف، ثم حضر كل غزوة وقاتل الكفار وأعان النبى المختار، ثم جُعل خليفة فى وقت ارتدت جماعة

☆ سهو الناسخ، والصحيح " أن". (الناشر)

من المنافقين، وادعى النبوة كثير من الكاذبين، فحاربهم وقاتلهم حتى عادت الأرض إلى أمنها وصلاحها وخاب حزب المفسدين.

ثم مات ودُفن عند قبر سيد النبيين وإمام المعصومين، وما فارقَ حبيبَ اللّٰه ورسوله لا فى الحياة ولا فى الممات، بل التقيا بعد بينِ أيامٍ معدودة فتهادٰى تحية المحبين. والعجب كلّ العجب أن اللّٰه جعل أرض ﴿۲۳﴾
مرقد نبيه بزعمهم مشتركة بين خاتم النبيين والكافرَين الغاصبَين الخائنَين وما نجّى نبيّه وحبيبه من أذيّة جوارهما بل جعلهما له رفيقَين مؤذيَين فى الدنيا والآخرة، وما باعده عن الخبيثين سبحان ربّنا عما يصفون، بل أَلحقَ الطيبين بإمام الطيبين. إن فى ذلک لآيات للمتبصرين.

فتفكر يا من تحلَّى بفهم، ولا تركَنْ مِن يقين إلى وهم، ولا تجترء على إمام المعصومين. وأنت تعلم أن قبر نبينا صلى اللّٰه عليه وسلم روضة عظيمة من روضات الجنة، وتبوّأَ كلَّ ذروة الفضل والعظمة، وأحاط كل مراتب السعادة والعزة، فما له وأهل النيران؟ فتفكر ولا تختر طرق الخسران، وتأدّبْ مع رسول اللّٰه يا ذا العينين، ولا تجعل قبره بين الكافرَين الغاصبَين، ولا تُضِعْ إيمانک للمرتضى أو الحسَين، ولا حاجة لهما إلى إطرائک يا أسير المَين، فاغمدْ عَضْبَ لسانک وكن من المتقين. أيرضى قلبک ويسرّ سِرُبک أن تُدفَن بين الكفار وكان على يمينک ويسارک كافران من الأشرار؟ فكيف تجوّز لسيّد الأبرار ما لا تجوّز لنفسک يا مَورد قهر القهار؟ أتُنزل خير الرسل منزلةً لا ترضاها، ولا تنظرُ مراتب عصمته و إياها ؟ أين ذهب أدبک وعقلک وفهمک؟ أ اختطفتُه جنٌّ وهمک وتركتک كالمسحورين؟ وكما صُلتَ على الصدّيق الأتقى كذلک صُلتَ على عليّ المرتضى، فإنک جعلت عليًّا نعوذ باللّٰه كالمنافقين، وقاعدا على باب الكافرين، ليفيض شربه الذى غاض

وينجبر مِن حاله ما انهاض. ولا شك أن هذه السير بعيدة من المخلصين، ولا توجد إلا فى الذى رضى بعادات المنافقين.

وإذا سئل عن الشيعة المتعصّبين مَن كان أوّل مَن أسلم من الرجال البالغين وخرج من المنكرين المخالفين، فلا بدّ لهم أن يقولوا إنه أبو بكر. ثم إذا سئل مَن كان أوّل من هاجر مع خاتم النبيين ونبذ العلق وانطلق حيث انطلق، فلا بد لهم أن يقولوا إنه أبو بكر. ثم إذا سئل من كان أول المستخلَفين ولو كالغاصبين، فلا بد لهم أن يقولوا إنه أبو بكر. ثم إذا سئل من كان جامِعَ القرآن ليشاع فى البلدان، فلا بد لهم أن يقولوا إنه أبو بكر. ثم إذا سئل من دُفن بجوار خير المرسلين وسيد المعصومين، فلا بد لهم أن يقولوا إنه أبو بكر وعمر. فالعجب كل العجب أن كل فضيلة أُعطيت للكافرين المنافقين، وكل خير الإسلام ظهرت من أيدى المعادين أيزعم مؤمن أن أول لبنة لإسلام☆ كان كافرا ومن اللئام؟ ثم أول المهاجرين مع فخر المرسلين كان كافرًا ومن المرتدين؟ وكذلك كل فضيلة حصلت للكفار حتى جوار قبر سيد الأبرار، وكان علىٌّ من المحرومين، وما مال إليه اللّٰه بالعدوى وما أجدى من جدوى، كأنه ما عرفه وأخطأ من التنكير واحرورف فى المسير، وإن هذا إلا كذب مبين. ﴿۲۴﴾

فالحق أن الصدّيق والفاروق، كانا من أكابر الصحابة وما أَلَتا الحقوق، واتخذا التقوى شرعة، والعدل نُجعة، وكانا ينقّبان عن الأخبار ويفتّشان من أصل الأسرار، وما أرادا أن يُلفِيا من الدنيا بُغية، وبذلا النفوس للّٰه طاعةً. وإنى لم ألقَ كالشيخَين فى غزارة فيوضهم وتأييد دين نبى الثقلَين. كانا أَسرعَ من القمر فى اتّباع شمس الأمم والزمر، وكانا فى حُبّه من الفانين. واستعذبا كل عذاب لتحصيل صواب، ورضوا بكل هوان لنبى الذى ليس له ثان،

☆ يبدو انه سهو، والصحيح "الاسلام". (الناشر)

وظهرا كالأسود عند تَلقّي القوافل والجنود من ذوى الكفر والصدود، حتى غلب الإسلام وانهزم الجمع، وانزوى الشرك وانقمع، وأشرقت شمس الملّة والدّين. وكانت خاتمة أمرهما جِوار خير المسلمين، مع خدمات مرضية فى الدين، وإحسانات ومنن على أعناق المسلمين. وهذا فضل من اللّٰه الذى لا تخفى عليه الأتقياءُ، وإن الفضل بيد اللّٰه يؤتيه من يشاء، من اعتلق بذيله مع كمال ميله، فإن اللّٰه لن يُضيعه ولو عاداه كل ما فى العالمين، ولا يرى طالبه خسرًا ولا عسرًا ولا يذَر اللّٰه الصادقين.

اللّٰه أكبر ما أعظَمَ شأنَ سرِّهما وصدقهما دُفنوا فى مدفن لو كان موسى وعيسى حيَّين لتمناها غبطة، ولكن لا يحصل هذا المقام بالمنية، ولا يعطى بالبغية، بل هى رحمة أزلية من حضرة العزة، ولا تتوجه إلا إلى الذين توجّهت العناية إليهم من الأزل، وحفّتْ بهم ملاحف الفضل. فقضيت العجب كل العجب أن الذين يُفضّلون عليًّا على الصديق لا يرجعون إلى هذا التحقيق، ويتهافتون على ثناء المرتضى ولا ينظرون مقام الصدّيق الأتقى. فاسأل الذين يكفّرون الصدّيق ويلعنون، وسيعلم الذين ظلموا بأى منقلب ينقلبون. إن الصدّيق والفاروق كانا أميرا ركبٍ علوا للّٰه قُننًا عُلٰى ودعوا إلى الحق أهل الحضارة والفلا، حتى سرت دعوتهم إلى بلاد قصوى، وقد أُودعت خلافتهما لفائف ثمرات الإسلام، وضُمِّخت بالطِيب العميم بأنواع فوز المرام. وكان الإسلام فى ﴿۲۵﴾
زمن الصدّيق متألّما بأنواع الحريق، وشارفَ أن تُشنّ على سِرْبِه فوج الغارات، وتَنَادَى عند نهبه يا للثارات، فأدركه الرب الجليل بصدق الصدّيق، وأخرج بَعاعه من البئر العميق، فرجع إلى حالة الصلاح من مَحَلَّةٍ نازحة، وحالةٍ رازحة، فأوجب لنا الإنصاف أن نشكر هذا المعين ولا نُبالى المعادين. فإياك أن تلوى عذارك عمن نصر سيدك ومختارك، وحفظ دينك ودارك، وقصد للّٰه فلاحك وما

امتار سماحك. فيا للعجب الأظهر كيف يُنكَرُ مجدُ الصدّيق الأكبر، وقد برقت شمائله كالنيّر؟ ولا شك أن كل مؤمن يأكل أُكُلَ غَرْسه، ويستفيض من علوم درسه. أعطى لديننا الفرقان، ولدنيانا الأمن والأمان، ومن أنكره فقد مان ولقى الشيط والشيطان. والذين التبس عليهم مقامه فما أخطأوا إلا عمدًا، وحسبوا الغدق ثمدًا، فتوغروا غضبًا، وحقروا رجلًا كان أوّلَ المكرمين.

وإن نفس الصدّيق كانت جامعة للرجاء والخوف، والخشية والشوق، والأنس والمحبة. وكان جوهر فطرته أبلغ وأكمل فى الصفاء، منقطعًا إلى حضرة الكبرياء، مفارقا من النفس ولذاتها، بعيدًا عن الأهواء وجذباتها، وكان من المتبتلين. وما صدر منه إلّا الإصلاح، وما ظهر منه للمؤمنين إلا الفلاح. وكان مبرًّأً من تهمة الإيذاء والضير، فلا تنظر إلى التنازعات الداخلية، واحملها على محامل الخير. ألا تُفكر أن الرجل الذى ما التفت من أوامر ربه ومرضاته إلى بنيه وبناته، ليجعلهم متمولين أو مِن أحد وُلاته، وما كان له من الدنيا إلا ما كان مَيْرَةَ ضروراته، فكيف تظن أنه ظلم آل رسول اللّٰه مع أن اللّٰه فضّله علٰى كلّهم بحسن نيّاته، وجعله من المؤيدين. وليس كل نزاع مبنيًّا على فساد النيّات كما زعم بعض متبعى الجهلات، بل رُبَّ نزاع يحدث من اختلاف الاجتهادات. فالطريق الأنسب والمنهج الأصوب أن نقول إن مبدأ التنازعات فى بعض صحابة خير الكائنات كانت الاجتهادات لا الظلامات والسيئات. والمجتهدون معفوون ولو كانوا مخطئين. وقد يحدث الغلّ والحقد من التنازعات فى الصلحاء، بل فى أكابر الأتقياء والأصفياء، وفى ذلك مصالح للّٰه ربّ العالمين.

فكلّما جرى فيهم أو خرج مِن فِيهم، فيجب أن يُطوى لا أن يُروَى، ويجب أن يُفوَّض أمورهم إلى اللّٰه الذى هو ولى الصالحين. وقد جرت سُنّته أنه ﴿۲٦﴾

يقضى بين الصالحين على طريق لا يقضى عليه قضايا الفاسقين، فإنهم كلّهم أحباؤه وكلهم من المحبين المقبولين، ولأجل ذلك أخبرنا ربنا عن مآل نزاعهم وقال وهو أصدق القائلين. وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ.[1] هذا هو الأصل الصحيح، والحق الصريح، ولكن العامة لا يُحققون فى أمر كأولى الأبصار، بل يقبلون القِصص بغضّ الأبصار، ثم يزيد أحدٌ منهم شيئا على الأصل المنقول، ويتلقاه الآخر بالقبول، ويزيد عليه شيئا آخر من عند نفسه، ثم يسمعه ثالث بشدة حرصه، فيؤمن به ويُلحق به حواشى أُخرى، وهلمّ جرّا، حتى تستتر الحقيقة الأولٰى، وتظهر حقيقة جديدة تخالف الحق الأجلٰى، وكذٰلك هلك الناس من خيانات الراوين.

وكم من حقيقة تسترت، وواقعات اختفت وقِصص بُدّلت، وأخبار غُيّرت وحُرّفت، وكم من مفتريات نُسجت، وأمور زيدت ونُقصت، ولا تعلم نفس ما كانت واقعة أوّلًا ثُم ما صُيّرت وجُعلت. ولو أُحيِيَ الأوّلون من الصحابة وأهل البيت وأقارب خير البرية، وعُرضت عليهم هذه القِصص، لتعجبوا وحولقوا واسترجعوا من مفتريات الناس، ومما طوّلوا الأمر من الوسواس الخنّاس، وجعلوا قطرةً كبحر عظيم، وأرَوا كجبالٍ ذرّةَ عظمٍ رميمٍ، وجاء وا بكذب يخدع الغافلين.

والحق أن الفتن قد تموجت فى أزمنة وسطٰى، وماجت كتموُّج الريح العاصفة والصراصر العظمٰى. وكم من أراجيف المفترين قُبلت كأخبار الصادقين، فتَفطَّنْ ولا تكن من المستعجلين. ولو أُعطيتَ ممّا أفاض اللّٰه علينا لقبلتَ ما قلتُ لك وما كنتَ من المعرضين. والآن لا أعلم أنك تقبله أو تكون من المنكرين. والذين كانت **عداوة الشيخَين** جوهرَ روحهم

[1] الحجر: ۴۸

وجزءَ طبيعتهم، وديدنَ قريحتهم، لا يقبلون قولنا أبدا حتّٰى يأتى أمر اللّٰه، ولا يصدّقون كشوفا ولو كانت ألوفا، فليتربصوا زمانا يُبدى ما فى صدور العالمين.

أيها الناس لا تظنوا ظن السوء فى الصحابة، ولا تُهلكوا أنفسكم فى بوادى الاسترابة، تلك أمة قد خلت ولا تعلمون حقيقةً بعُدت واختفت، ﴿۲۷﴾ ولا تعلمون ما جرى بينهم، وكيف زاغوا بعد ما نوّر اللّٰه عينهم، فلا تتبعوا ما ليس لكم به علم واتقوا اللّٰه إن كنتم خاشعين. وإن الصحابة وأهل البيت كانوا روحانيين منقطعين إلى اللّٰه ومتبتلين، فلا أقبل أبدًا أنهم تنازعوا للدنيا الدنيّة، وأسرَّ بعضُهم غِلَّ البعض فى الطويّة، حتى رجع الأمر إلى تقاتُل بينهم وفساد ذات البين وعناد مبين. ولو فرضنا أن الصدّيق الأكبر كان من الذين آثروا الدنيا وزخرفها، ورضوا بها وكان من الغاصبين، فنضطر حينئذ إلى أن نقرّ أنّ عليًّا أسد اللّٰه أيضا كان من المنافقين، وما كان كما نخاله من المتبتلين؛ بل كان يكبّ على الدنيا ويطلب زينتها، وكان فى زخارفها من الراغبين. ولأجل ذلك ما فارق الكافرين المرتدين، بل دخل فيهم كالمداهنين، واختار التقيّة إلى مدة قريبة من ثلاثين. ثم لما كان الصدّيق الأكبر كافرا أو غاصبًا فى أعين علىّ المرتضٰى رضى اللّٰه تعالى عنه وأرضٰى، فلِمَ رضى بأن يُبايعه؟ ولِمَ ما هاجر من أرض الظلم والفتنة والارتداد إلٰى بلاد أخرٰى؟ ألم تكن أرض اللّٰه واسعة فيهاجر فيها كما هى سُنّة ذوى التقٰى؟ انظر إلٰى إبراهيم الذى وفّى. كيف كان فى شهادة الحق **شديد القوٰى**، فلما رأى أن أباه ضلّ وغوٰى، ورأى القوم أنهم يعبدون الأصنام ويتركون الرب الأعلٰى، أعرض عنهم وما خاف وما بالٰى، وأُدخِل فى النار وأوذى من الأشرار، فما اختار التقيّة خوفا من الأشرار. فهذه هى سيرة الأبرار، لا يخافون السيوف ولا السنان، ويحسبون التقية من كبائر الإثم والفواحش

والعدوان، وإن صدرت شمّةٌ منها كمثل ذلّة فيرجعون إلى اللّٰه مستغفرين.

ونعجب من علي رضی اللّٰه عنه كيف بايع الصدّيقَ والفاروق، مع علمه بأنهما قد كفرا وأضاعا الحقوق، ولبث فيهما عمرًا واتّبعهما إخلاصا وعقيدة، وما لغِب وما وهَن وما أرى كراهة، وما اضمحلّت الداعية، وما منعته التقاة الإيمانية، مع أنه كان مطّلعا على فسادهم وكفرهم وارتدادهم، وما كان بينه وبين أقوام العرب بابا مسدودًا وحجابا ممدودًا وما كان من المسجونين. وكان واجبا عليه أن يُهاجر إلى بعض أطراف العرب والشرق والغرب ويحث الناس على القتال ويهيج الأعراب للنضال، ويُسخرهم بفصاحة المقال ثم يقاتل قوما مرتدين. ﴿۲۸﴾

وقد اجتمع على المسيلمة الكذاب زهاء مائة ألف من الأعراب، وكان عليٌّ أحقّ بهذه النصرة، وأَولى لهذه الهمة، فلِمَ اتّبع الكافرين، ووالى وقعد كالكسالى وما قام كالمجاهدين؟ فأىّ أمر منعه من هذا الخروج مع إمارات الإقبال والعروج؟ ولِمَ ما نهض للحرب والبأس وتأييد الحق ودعوة الناس؟ ألم يكن أفصح القوم وأبلغهم فى العظات ومن الذين ينفخون الروح فى الملفوظات؟ فما كان جمع الناس عنده إلا فعل ساعة، بل أقلَّ منها لقوة بلاغة وبراعة، وتأثير جاذب للسامعين. ولما جمَعَ الناسَ الكاذبُ الدجالُ فكيف أسدُ اللّٰه الذى كان مؤيِّده الرب الفعّال، وكان محبوبَ رب العالمين.

ثم من أعجب العجائب وأظهر الغرائب أنه ما اكتفى عليٌّ أن يكون من المبايعين، بل صلّى خلف الشيخَين كل صلاة، وما تخلف فى وقت من أوقات، وما أعرض كالشاكين. ودخل فى شُوراهم وصدّق دعواهم، وأعانهم فى كل أمر بجهد همته وسعة طاقته، وما كان من المتخلفين. فانظر. أهذا من علامات الملهوفين المكفرين؟ وانظر كيف اتبع الكاذبين مع علمه

بالكذب والافتراء كأن الصدق والكذب كان عنده كالسواء . ألم يعلم أن الذين يتوكلون على قدير ذى القدرة لا يؤثرون طريق المداهنة طرفة عين ولو بالكراهة، ولا يتركون الصدق ولو أحرقهم الصدق وألقاهم إلى التهلكة وجعلهم عِضِين؟

وإن الصدق مشرب الأولياء ، ومن علامات الأصفياء ، ولكن المرتضٰى ترك هذه السجيّة، ونحَت لنفسه التقيّة، واتبع طريقا ذليلا، وكان يحضر فِناء الكافرين بكرة وأصيلا، وكان من المادحين. وهلّا اقتدى بنبيّ الثقلين أو شجاعة الحُسين واتخذ طريق المحتالين؟ وأنشدك اللّٰه أهذا من صفات الذين تطهرت قلوبهم من رجس الجبن والمداهنة، وأعطاهم إيمانُهم قوةَ الجَنان والمهجة وزُكّوا من كل نفاق ومداهنة، وخافوا ربهم وفرغوا بعده من كل خشية؟ كلا بل هذه الصفات توجد فى قوم آثروا الأهواء على حضرة العزة، وقدّموا الدنيا على الآخرة، وما قدروا اللّٰه حق قدره، ومَا استناروا مِن بدره، وما كانوا مخلصين. وإنى عاشرت الخواص ﴿۲۹﴾ والعوام، ورأيت كل طبقة من الأنام، ولكنى ما رأيت سيرة التقية وإخفاء الحق والحقيقة إلا فى الذين لا يُبالون علاقة حضرة العزة. و واللّٰه، لا ترضى نفسى لطرفة عين أن أداهن فى الدين ولو قُطعتُ بالسكين، وكذلك كل من هداه اللّٰه فضلا ورحما، ورزق من الإخلاص رزقا حسنا، فلا يرضى بالنفاق وسير المنافقين. أما قرأتَ قصة قوم اختاروا الموت على حياة المداهنة وما شاء وا أن يعيشوا طرفة عين بالتقية وقالوا رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ.[1] فيا حسرة على الشيعة إنهم اجترؤوا على ذمّ المرتضٰى بما كان عندهم من منافرة للصدّيق الأتقى، وهفَتُ أحلامهم بتعصب أعمٰى. يتعامون مع المصباح المتّقد، ولا يتأملون تأمُّل المنتقد. وإنّى أرى كلماتهم مجموعة

[1] الاعراف: ۱۲۷

ريب، وملفوظاتهم رجم غيب، وما مسّهم ريح المحققين.

أيها الناظر فى هذا الكتاب إن كنتَ من عشاق الحق والصواب، فكفاك آية الاستخلاف لتحصيل ترياق الحق ودفع الذعاف، فإن فيها برهانا قويا للمنصفين. فلا تحسب الأخيار كأهل فساد، ولا تُلحق هُودًا بِعَاد، وتَفكَّرْ لساعة كالمحققين. وأنت تعلم أن الأنباء المستقبلة من الله الرحمان تكون كقضاة لقضايا أهل الحق وأهل العدوان، أو كجنود الله لفتح بلاد البغى والطغيان، فتُفرِّج ضيق المشكلات بِكرّاتِها، حتى يُرى ما كان ضنكًا رحيبًا بقوة صلاتها. فتبارز هذه الأنباءُ كل مناضل برمح خضيب، حتى تقود إلى اليقين كل مرتاب ومريب، وتقطع معاذير المعترضين. وكذلك وقعت آية الاستخلاف، فإنها تَدُعّ كل طاعن حتى ينثنى عن موقف الطعن والمصافّ، وتُظهر الحق على الأعداء ولو كانوا كارهين. فإن الآية تُبشر الناس بأيام الأمن والاطمئنان بعد زمن الخوف من أهل الاعتساف والعدوان، ولا يصلح لِمِصْداقيّتها إلا خلافة الصدّيق كما لا يخفى على أهل التحقيق. فإن خلافة علىّ المرتضٰى ما كان مصداق هذا العروج والعُلى والفوز الأجلى، بل لم يزل تبتزّها عِداها ما فيه من قوة وحِدّة مداها، وأسقطوها فى هوّة وتركوا حق أُخوّة، حتى أصاروها كبيتٍ أوهنَ من بيت العنكبوت، وتركوا أهلها كالمتحير المبهوت. ولا شك أن عليّا كان نُجعةَ الرُوّاد وقدوة الأجواد، وحجة الله على العباد، وخيرَ «۳۰»
الناس من أهل الزمان، ونورَ الله لإنارة البلدان، ولكن أيام خلافته ما كان زمن الأمن والأمان، بل زمان صراصر الفتن والعدوان. وكان الناس يختلفون فى خلافته وخلافة ابن أبى سفيان، وكانوا ينتظرون إليهما كحيران، وبعضهم حسبوهما كفَرْقَدَى سماءٍ وكزَنْدَين فى وِعاءٍ. والحق أن الحق كان مع المرتضٰى، ومَن قاتَلَه فى وقته فبغى وطغى، ولكن خلافته ما كان مصداق الأمن المبشَّر به

من الرحمٰن، بل أوذى المرتضى من الأقران، ودِيستْ خلافته تحت أنواع الفتن وأصناف الافتنان، وكان فضل اللّٰه عليه عظيما، ولكن عاش محزونا وأليما، وما قدر على أن يشيع الدين ويرجم الشياطين كالخلفاء الأوّلين، بل ما فرغ عن أسنّة القوم، ومُنع من كل القصد والرَّوْم. وما ألّبوه بل أضبُّوا على إكثار الجور، وما عَدَّوا عن الأذى بل زاحموه وقعدوا فى المَور، وكان صبورا ومن الصالحين. فلا يمكن أن نجعل خلافته مصداق هذه البشارة، فإن خلافته كانت فى أيام الفساد والبغى والخسارة، وما ظهر الأمن فى ذلك الزمن، بل ظهر الخوف بعد الأمن، وبدأت الفتن، وتواترت المحن، وظهرت اختلالات فى نظام الإسلام، واختلافات فى أُمّة خير الأنام، وفُتحت أبواب الفتن، وسُدد الحقد والضغن، وكان فى كل يوم جديد نزاعُ قوم جديد، وكثرت فتن الزمن، وطارت طيور الأمن، وكانت المفاسد هائجة، والفتن مائجة، حتى قتل الحسين سيد المظلومين.

ومن تظنّى أن الخلافة كان أمرًا روحانيا من اللّٰه رب العالمين، وكان مصداقه المرتضٰى من أوّل الحين، ولكنه أنِف واستحى أن يُجادل قومًا ظالمين، فهذا عذر قبيح، وما يتلفظ به إلا وقيح. بل الحق الذى يجب أن يُقبَل والصدق الذى لزم أن يُتقبل أن مصداق نبأ الاستخلاف هو الذى كان جامعَ هذه الأوصاف، وثبت فيه أنه فتح على المسلمين أبواب أمن وصواب، ونجّاهم من فتن وعذاب، وفلَّ عن الإسلام حدَّ كل ناب، وشمّر تشمير من لا يألو جهدًا، وما لغب وما وهن حتى سوّى غورًا ونجدًا، وأعاد اللّٰه على يديه الأمن المفقود، والإقبال الموؤود، فكان الناس بعد خوفهم آمنين. والأنباء المستقبلة إذا ظهرت على صورها الظاهرة فصرفُها إلى معنى آخر ظلمٌ وفسق بعد المشاهدة، فإن الظهور يشفى الصدور، ويهب ﴿۳۱﴾

اليقين ويلين الصخور، وإن فى فطرة الإنسان أنه يُقدّم المشهود على غيره من البيان، وهذا هو المعيار لذوى العرفان. فانظُرُ مَن أماط عن الإسلام وعثاءه، وأعاده إلى نضرته وأزال ضرّاءه، وأهلك المفسدين، وأباد المرتدين. ودعا إلى دين اللّٰه كل فارّ، وأراهم الحق بأنوار، حتى اكتظّت المساجد بالراجعين، وأحيا الأرض بعد موتها بإذن رب العالمين، وأزال حُمّى الناس مع رحضائه، ورحض درن البغى مع خيلائه بماء معين.

ورحم اللّٰه الصدّيق، أحيا الإسلام وقتل الزناديق، وفاض بمعروفه إلى يوم الدين. وكان بَكّاءً ومن المتبتلين. وكان من عادته التضرع والدعاء والاطّراح بين يدى المولٰى والبكاء والتذلّل علٰى بابه، والاعتصام بأعتابه. وكان يجتهد فى الدعاء فى السجدة، ويبكى عند التلاوة، ولا شك أنه **فخر الإسلام** والمرسلين. وكان جوهره قريبًا من جوهر خير البريّة، وكان أوّل المستعدّين لقبول نفحات النبوة، وكان أوّل الذين رأوا حشرا روحانيا مِن حاشرٍ مثيلِ القيامة، وبدّلوا الجلابيب المتندسة☆ بالملاحف المطهرة، وضاهى الأنبياء فى أكثر سير النبيين.

ولا نجد فى القرآن ذكر أحد من دون ذكره قطعا ويقينا إلا ظن الظانين، والظن لا يُغنى من الحق شيئا ولا يروى قومًا طالبين. ومن **عاداه** فبينه وبين الحق **باب مسدود**، لا ينفتح أبدًا إلا بعد رجوعه إلى **سيِّد الصدِّيقين**. ولأجل ذلك لا نرى فى الشيعة رجلا من الأولياء، ولا أحدًا من زمر الأتقياء، فإنهم على أعمال غير مرضية عند اللّٰه، وإنهم يُعادون الصالحين.

☆☆☆

☆ يبدو انه سهو، والصحيح "المتدنسة". (الناشر)

كلام موجز فى فضائل أبى بكر الصّديق رضى اللّٰه عنه وأرضاه

كان رضى اللّٰه عنه عارفا تامَّ المعرفة، حليم الخلق رحيم الفطرة، وكان يعيش فى زىّ الانكسار والغربة، وكان كثير العفو والشفقة والرحمة، وكان يُعرف بنور الجبهة. وكان شديد التعلق بالمصطفٰى، والتصقت روحه بروح خير الورى، وغشيهٗ☆ من النور ما غشّى مقتداه محبوب المولى، واختفى تحت شعشعان نوّر الرسول وفيوضه العظمٰى. ﴿۳۲﴾ وكان ممتازًا من سائر الناس فى فهم القرآن وفى محبة سيد الرسل وفخر نوع الإنسان. ولما تجلى له النشأة الأخروية والأسرار الإلهية، نفَض التعلقات الدنيوية، ونبَذ العُلق الجسمانية، وانصبغ بصبغ المحبوب، وترك كل مُراد للواحد المطلوب، وتجردت نفسه عن كدورات الجسد، وتلونت بلون الحق الأحد، وغابت فى مرضاة ربّ العالمين. وإذا تمكن الحبُّ الصادق الإلهى من جميع عروق نفسه، وجذر قلبه وذرات وجوده، وظهرت أنواره فى أفعاله وأقواله وقيامه وقعوده، سُمّى صدّيقًا وأُعطى علمًا غضا طريًا وعميقا، من حضرة خير الواهبين. فكان الصدق له ملكة مستقرة وعادة طبعية، وبدءت فيه آثاره وأنواره فى كل قول وفعل، وحركة وسكون، وحواس وأنفاس، وأُدخل فى المنعمين عليهم من رب السماوات والأرضين. وإنه كان نُسخة إجمالية من كتاب النبوة، وكان إمام أرباب الفضل والفتوة، ومن بقية طين النبيين.

ولا تحسب قولنا هذا نوعًا من المبالغة ولا من قبيل المسامحة والتجوز، ولا من فور عين المحبة، بل هو الحقيقة التى ظهرت علىَّ من حضرة العزة. وكان مشربه رضى اللّٰه عنه التوكل على رب الأرباب، وقلة الالتفات إلى

☆ يبدو انه سهو، والصحيح " غشيته ". (الناشر)

الأسباب، وكان كظلٍ لرسولنا وسيدنا صلى اللّٰه عليه وسلم فى جميع الآداب، وكانت له مناسبة أزلية بحضرة خير البرية، ولذلك حصل له من الفيض فى الساعة الواحدة ما لم يحصل للآخرين فى الأزمنة المتطاولة والأقطار المتباعدة. واعلم أن الفيوض لا تتوجه إلى أحد إلا بالمناسبات، وكذلك جرت عادة اللّٰه فى الكائنات، فالذى لم يُعطه القسّام ذرة مناسبة بالأولياء والأصفياء ، فهذا الحرمان هو الذى يُعبَّر بالشقوة والشقاوة عند حضرة الكبرياء . والسعيد الأتم الأكمل هو الذى أحاط عادات الحبيب حتى ضاهاه فى الألفاظ والكلمات والأساليب. والأشقياء لا يفهمون هذا الكمال كالأكمه الذى لا يرىٰ الألوان والأشكال، ولا حظ للشقى إلا من تجليات العظموت والهيبة، فإن فطرته لا ترى آيات الرحمة، ولا تشم ريح الجذبات والمحبة، ولا تدرى ما المصافاة والصلاح، والأنس والانشراح، فإنها ممتلئة بظلمات، فكيف تنزل بها أنوار بركات؟ بل نفس الشقى
﴿۳۳﴾ تتموج تموُّجَ الريح العاصفة، وتشغله جذباتها عن رؤية الحق والحقيقة، فلا يجىء كأهل السعادة راغبا فى المعرفة. وأما الصدّيق فقد خُلق متوجّها إلى مبدأ الفيضان، ومقبِلا على رسول الرحمٰن، فلذلك كان أحق الناس بحلول صفات النبوة، وأولى بأن يكون خليفة لحضرة خير البرية، ويتحد مع متبوعه ويوافقه بأتم الوفاق، ويكون له مظهرًا فى جميع الأخلاق والسير والعادة وترك تعلقات الأنفس والآفاق، ولا يطرأ عليه الانفكاك بالسيوف والأسنة، ويكون مستقرا على تلك الحالة ولا يزعجه شىء من المصائب والتخويفات واللوم واللعنة، ويكون الداخل فى جوهر روحه صدقا وصفاء وثباتا واتقاء ، ولو ارتد العالم كلّه لا يُباليهم ولا يتأخر بل يقدم قدمه كل حين۔

ولأجل ذلک قفّى الله ذِكر الصدّيقين بعد النبيين، وقال فَأُولَٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ. [1]
وفى ذلک إشارات إلى الصدّيق وتفضيله على الآخرين، فإن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم ما سمى أحدًا من الصحابة صدّيقًا إلا إياه، ليُظهر مقامه وريّاه، فانظر كالمتدبرين. وفى الآية إشارة عظيمة إلى مراتب الكمال وأهلها لقوم سالكين. وإنا إذا تدبرنا هذه الآية، وبلّغنا الفكر إلى النهاية، فانكشف أن هذه الآية أكبر شواهد كمالات الصدّيق، وفيها سرّ عميق ينكشف على كل من يتمايل على التحقيق. فإن أبا بكر سُمّى صدّيقًا علىٰ لسان الرسول المقبول، والفرقان ألْحقَ الصدّيقين بالأنبياء كما لا يخفى علىٰ ذوى العقول، ولا نجد إطلاق هذا اللقب والخطاب على أحد من الأصحاب، فثبت فضيلة الصدّيق الأمين، فإن اسمه ذُكر بعد النبيين. فانظر بالإنابة وفارِقْ غشاوة الاسترابة، فإن الأسرار الخفية مطويّة فى إشارات القرآن، ومن قرأ القرآن فابتلع كل المعارف، ولو ما أحستها بحاسةٍ الوجدانُ. وتنكشف هذه الحقائق متجردةً عن الألبسة على نفوس ذوى العرفان، فإن أهل المعرفة يسقطون بحضرة العزة، فتمسّ روحهم دقائقَ لا تمسّها أحدٌ من العالمين. فكلماتهم كلمات، ومن دونها خرافات، ولكنهم يتكلمون بأعلى الإشارة حتى يتجاوزون نظر النظّارة، فيُكفّرهم كل غبى من عدم فهم العبارة. فإنهم قوم منقطعون لا يُشابههم أحدٌ ولا يُشابهون أحدًا، ولا يعبدون إلا أحدًا، ولا ينظرون إلى المتلاعبين. كفَلهم اللّٰه كرجل كفَل يتيمًا، ففوّضه إلى مرضعة حتى صار فطيمًا، ثم ربّاه وعلّمه تعليمًا، ثم جعله وارث ورثائه، ومنَّ عليه منّا عظيمًا، فتبارک اللّٰه خير المحسنين. ﴿۳۴﴾

☆

[1] النسآء: ۷۰

فی فضائل علی رضی اللّٰہ عنہ اللّٰھم والِ مَن والاہ وعادِ مَن عاداہ

كان رضی اللّٰہ عنہ تقيًّا نقيًّا و مِن الذين هم أحب الناس إلى الرحمان، ومِن نخب الجيل وسادات الزمان. أسد اللّٰہ الغالب وفتى اللّٰہ الحنّان، ندىّ الكفّ طيّب الجنان. وكان شجاعا وحيدًا لا يُزايل مركزه فی الميدان ولو قابله فوج من أهل العدوان. أنفد العمر بعيش أنكد وبلغ النهاية فی زهادة نوع الإنسان. وكان أوّل الرجال فی إعطاء النشب وإماطة الشجب وتفقُّد اليتامى والمساكين والجيران. وكان يجلّى أنواع بسالة فی معارك وكان مظهر العجائب فی هيجاء السيف والسنان. ومع ذلک كان عذب البيان فصيح اللسان. وكان يدخل بيانه فی جذر القلوب ويجلو به صدأ الأذهان، ويجلى مطلعه بنور البرهان. وكان قادرًا على أنواع الأسلوب، ومن ناضله فيها فاعتذر إليه اعتذار المغلوب. وكان كاملا فی كل خير وفی طرق البلاغة والفصاحة، ومن أنكر كماله فقد سلک مسلک الوقاحة. وكان يندب إلى مواساة المضطرّ، ويأمر بإطعام القانع والمعترّ، وكان من عباد اللّٰہ المقربين. ومع ذٰلک كان من السابقين فی ارتضاع كأس الفرقان، وأُعطى له فهم عجيب لإدراک دقائق القرآن. وإنی رأيته وأنا يقظان لا فی المنام، فأعطانی تفسير كتاب اللّٰہ العلّام، وقال هذا تفسيرى، والآن أُولِيتَ فَهُنّيتَ بما أُوتِيتَ. فبسطتُ يدى وأخذت التفسير، وشكرت اللّٰہ المعطى القدير. ووجدتُه ذا خَلْقٍ قويم وخُلقٍ صميم، ومتواضعا منكسرا ومتهلّلا منوّرا. وأقول حلفًا إنه لاقانی حُبًّا وأُلْفًا، وأُلقى فی روعى أنه يعرفنی وعقيدتی، ويعلم ما أخالف الشيعة فی مسلكی ومشربی، ولكن ما شمخ بأنفه عُنفًا، وما نأى بجانبه أنفًا، بل وافانی وصافانی كالمحبين المخلصين، وأظهر المحبة كالمصافين الصادقين. وكان معه الحسين بل الحسنينِ وسيد الرسل

خاتم النبيين، وكانت معهم فتاة جميلة صالحة جليلة مباركة مطهّرة معظّمة مُوَقرة باهرة السفور ظاهرة النور، ووجدتها ممتلئة من الحزن ﴿۳۵﴾ ولكن كانت كاتمة، وأُلقى فى روعى أنها الزهراء فاطمة. فجاءتنى وأنا مضطجع فقعدت ووضعت رأسى على فخذها وتلطفت، ورأيتُ أنها لبعض أحزانى تحزن وتضجر وتتحنن وتقلق كأمّهات عند مصائب البنين. فعُلّمتُ أنى نزلتُ منها بمنزلة الابن فى عُلَق الدّين، وخطر فى قلبى أن حزنها إشارة إلى ما سأرى ظلما من القوم وأهل الوطن والمعادين. ثم جاءنى الحسنان، وكانا يبدءان المحبة كالإخوان، ووافيانى كالمواسين. وكان هذا كشفًا من كشوف اليقظة، وقد مضت عليه بُرْهة من سنين. ولى مناسبة لطيفة بعلىّ والحسين، ولا يعلم سرّها إلا ربّ المشرقين والمغربين. وإنى أحبّ عليّا وابناه، وأعادى من عاداه، ومع ذٰلك لستُ من الجائرين المتعسفين. وما كان لى أن أعرض عما كشف اللّٰه علىَّ، وما كنت من المعتدين. وإن لم تقبلوا فلى عملى ولكم عملكم، وسيحكم اللّٰه بيننا وبينكم، وهو أحكم الحاكمين.

الباب الثانى

فى المهدى الذى هو آدم الأُمّة وخَاتَم الأئمة

اعلموا أن اللّٰه الذى خلق الليل والنهار، وأبدأ الظلامات والأنوار، قد جرت عادته من قديم الزمان وأوائل الأزمنة والأوان، أنه لا يتوجّه إلى إصلاح إلا بعد رؤية كمال طلاح، وإذا بلغت الآفة مداها، وانتهت البلية إلى منتهاها، فتتوجه العناية الإلٰهية إلى إماطتها، وإلى خلق شىء يكون سببا لإزالتها. وأما مثله فيوجد فى العالم الجسمانى أمثلة واضحة ونظائر بينّة جليّة للذى اعترته شبهة أو كان من الغافلين.

فـأكبر الأمثلة سُنة ربانية توجد في نزول الأمطار والمرابيع التي تنـزل لتـنضير الزروع والأشجار، فإن المطر النافع لا ينـزل إلّا في أوقات الاضطرار، ويُعـرف وقته عند شدة الحاجة وقرب الأخطار، فإذا الأرض يبست وهمدت، واصـفر كـل مـا أنبتـت وأخرجت، ومسّت الضرّاء أهلَها والـمـصائب نزلت ﴿۳۶﴾
وسقطت، وظن النـاس أنهم أُهلكوا، والدواهي قربت ودنت، وما بقي في الأضَى قطرة مـاء ، والـغـدر نتـنـت، فيُغاثون الناسُ في هذا الوقت ويُحيي اللّٰه الأرض بعد موتها، وترى البلدة اهتزّت وربَتْ، وترى كل زرع أخرج الشطْأَ وكل الأرض اخضرّت ونضرت، وصار الناس بعد الخطرات آمنين.

وهذه عـادة مستمرة، وسُـنة قـديمة، بل تزيد الشدّة في بعض الأوقات وتتـجاوز حد المعمولات، وترى بلدة قد أمحلتْ ذاتَ العُوَيم، وما بقي من جَهام فضـلا عـن الغَيم، وما بقي بُلالة من الماء ولا عُلالة من ذخائر الشتاء ، وما نزلت قطرة مـن قـطـر مـع طـول أمد الانتظار، ولاحت آثار قهر القهار، وأحال الخوف صُـورَ الـنـاس، وغلب الخيب وظهر طيران الحواس، وصار الريف كأرض ليس فيهـا غيـر الهبـاء والغبار، وما بقي ورق من الأشجار، فضلا عن الأثمار، فيضطر الـنـاس أشـد الاضطرار، وكادوا أن يهلكوا من آثار اليأس والتبار؛ فتتوجه إليهم الـعناية، ويدركهم رحم اللّٰه وتظهر الآية، وتنضر أرضهم من الأمطار، ووجوههم من كثرة الثـمـار، فيصبحون بفضل اللّٰه مخصبين. ذلك مثل الذين أتت عليهم أيـام الـضـلال، وحـلّـت بهـم أسبـاب مضلّة حتى زاغوا عن محجّة ذي الجلال، فأدركهم ذاتَ بكرة وابـلٌ مـن مُـزنِ رحـمته، وبعث مجدد لإحياء الدّين، فأخذ الظانّون ظنّ السوء يعتذرون إلى اللّٰه ربّ العالمين.

وآخـرون يـكـذّبـونـه ويقولون ما أنزل اللّٰه من شيء ، وإن أنت إلا من الـمفترين. فينـزل الوابل تترًا حتى لا يُبقى من سوء الظن أثرا، فيرجع الراجعون

إلى الحق متندمين. وأمّا الأشقياء فما ينتفعون من وابل اللّٰه شيئا، بل يزيدون بغيا وظلما وعسفا، وكانوا قومًا ظالمين. وما اغترفوا من ماء اللّٰه وما شربوا، وما اغتسلوا وما توضأوا، وما كانوا أن يسقوا الحرث، وكانوا قوما محرومين، فما رأوا الحق لأنهم كانوا عمين، وإن فى ذٰلك لآيات لقوم مفكّرين. ومثل آخر لمرسل الخلاق وهو ليالى المحاق كما لا يخفى على الممعِن الرمّاق وعلى المتدبرين. فإنها ليال داجية الظلم، فاحمة اللمم، تأتى بعد الليالى المنيرة كالآفات الكبيرة، فإذا بلغ الظلام منتهاه، وما بقى فى ليلٍ سناه، فيعشو اللّٰه أن يزيل الظلام المركوم، ويبرز النير المغموم، فيبدأ الهلال ويملأ أمنًا ونورًا الليلَ المهال، وكذلك جرت سُنّته فى أمور الدّين. فيا حسرة على أهل الشقاق، إنهم يحكمون بقرب الهلال عند مجىء ليالى المحاق، ويرقبونه كالمشتاق، ولكنهم لا ينتظرون فى ظلام الدين هلالًا ولو بلغ الظلام كمالا. فالحق والحق أقول إنهم قوم حمقى، وما أُعطى لهم من المعقول حظ أدنٰى، وما كانوا مستبصرين. ﴿۳۷﴾

هذا ما شهدتْ سُنّة اللّٰه الجارية لنوع الإنسان، وثبت أن اللّٰه يُرى مسالك الخلاص بعد أنواع المصائب والذوبان. فلما كان من عادات ذى الجلال والإكرام أنه لا يترك عباده الضعفاء عند القحط العام فى الآلام، ولا يريد أن ينفكّ نظامٌ يتبعه عطبُ الأجسام، فكيف يرضى بفكّ نظام فيه موت الأرواح ونار جهنم للدوام؟ ثم إذا نظرنا فى القرآن فوجدناه مؤيدًا لهذا البيان، وقد قال اللّٰه تعالى فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.[1] وإن فى ذلك لبشرى لكل من تزكّى، وإشارة إلٰى أن الناس إذا رأوا فى زمان ضرًّا وضيرًا، فيرون فى آخرَ نفعا وخيرا، ويرون رخاءً بعد بلاء فى الدين والدنيا. وكذٰلك قال فى آية أُخرى لقوم يسترشدون. إِنَّا

[1] الانشراح: ۶، ۷

نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ [1] فأَمعِنوا فيه إن كنتم تفكرون.

فهذه إشارة إلى بعث مجدد فى زمان مفسد كما يعلمه العاقلون. ولا معنى لحفاظة القرآن من غير حفاظة عطره عند شيوع نتن الطغيان، وإثباته فى القلوب عند هبّ صراصر الطغيان، كما لا يخفى على ذوى العرفان والمتدبرين.

وإثبات القرآن فى قلوب أهل الزمان لا يمكن إلا بتوسط رجل مُطهَّر من الأدناس، ومخصوص بتجديد الحواس، ومُنوَّر بنفخ الروح من رب الناس، فهو المهدى الذى يهدى من رب العالمين، ويأخذ العلم من لدنه ويدعو الناس إلى طعام فيه نجاة المدعوين. وإنما هو كإناء فيه أنواع غذاء، من لبن سائغ وشِواءٍ، أو هو كنار شتاءٍ، وللمقرور أشهى أشياء، أو كصحفة من الغَربِ فيها حلواء القند والضرب، فمن جاءه أكَل الخبيص، ومن أعرض فأُخذ ولا محيص، وسيلقى السعير ولو ألقى المعاذير. فثبت ﴿۳۸﴾ أن وجود المهديين عماد الدّين، وتنزل أنوارهم عند خروج الشياطين، وتحيطهم كثير من الزمر كهالات القمر. ولما كان أغلب أحوال المهديين أنهم لا يظهرون إلا عند غلبة الضالين والمضلين، فسُمّوا بذلك الاسم إشارة إلى أن الله ذا المجد والكرم طهّرهم من الذين فسقوا وكفروا، وأخرجهم بأيديه من الظلمات إلى النور، ومن الباطل إلى الحق الموفور، وجعلهم ورثاء علم النبوة وأعطاهم حظا منه، ودقّق مداركهم وعلّمهم من لدنه، وهداهم سبلا ما كان لهم أن يعرفوا، وأراهم طرقا ما كان لهم أن ينظروا لولا أن أراهم الله، ولذٰلك سُمّوا مهديين.

وأما المهدى الموعود الذى هو إمام آخر الزمان، ومنتظَر الظهور عند هبّ سموم الطغيان، فاعلم أن تحت لفظ المهدى إشارات لطيفة إلى زمان الضلالة

[1] الحجر: ۱۰

لنوع الإنسان، وكأنّ اللّٰه أشار بلفظ المهدى المخصوص بالهداية إلى زمان لا تبقى فيه أنوار الإيمان، وتسقط القلوب على الدنيا الدنيّة ويتركون سبل الرحمن، وتأتى على الناس زمان الشرك والفسق والإباحة والافتتان، ولا تبقى بركة فى سلاسل الإفادات والاستفادات، ويأخذ الناس يتحركون إلى الارتدادات والجهلات، ويزيد مرض الجهل والتعامى، مع شوقهم فى سير المعامى والموامى، ويُعرضون عن الرشاد والسداد، ويركنون إلى الفسق والفساد، وتطير جراد الشقاوة على أشجار نوع الإنسان، فلا تبقى ثمر ولا لدونة الأغصان. وترى أن الزمان من الصلاح قد خلا، والإيمان والعمل أجفلا، وطريق الرشد عُلّق بثريّا السماء. فيذكر اللّٰه مواعيده القديمة عند نزول الضرّاء ، ويرى ضعف الدين ظاهرًا من كل الأنحاء ، فيتوجّه ليُطفئ نار الفتنة الصمّاء ، فيخلق رجلا كخلق آدم بيدَى الجلال والجمال، وينفخ فيه روح الهداية على وجه الكمال. فتارة يُسميه عيسٰى بما خلقه كخلق ابن مريم لإتمام الحجة على النصارى، وتارة يدعوه باسم مهدى أمين بما هو هُدِىَ من ربه للمسلمين الضالين، وأُخرجَ للمحجوبين منهم ليقودهم إلى رب العالمين. هذا هو الحق الذى فيه تمترون، واللّٰه يعلم وأنتم لا تعلمون. أحيا عبدًا من عباده ليدعو الناس إلى طرق رشاده، فاقبلوا أو لا تقبلوا، إنه فعل ما كان فاعلا. أأنتم تضحكون ولا تبكون، وتنظرون ولا تبصرون.

﴿۳۹﴾ أيّها الناس لا تغلوا فى أهوائكم، واتقوا اللّٰه الذى إليه تُرجعون. ما لكم لا تقبلون حَكَمَ اللّٰهِ وكنتم تنتظرون؟ شهدت السماء فلا تبالون، ونطقت الأرض فلا تفكّرون. وقالوا إنا لا نقبل إلا ما قرأنا فى آثارنا ولو كانت آثارهم مبدَّلة أو وضعها الواضعون؟ أيها الناس انظروا هٰهنا وهُنا فاتركوا الدَخَن واقبلوا ما بان ودنا، ولا تتبعوا الظنون أيّها المتقون. قد عدل اللّٰه بيننا فلا

تـعدلوا عن عدله، ولا تركنوا إلى الشقاء أيّها المسلمون. يا ذراری الصالحين. لا تكونوا فی يدَی إبليس مرتهَنين، ما لكم لا تتطهرون. واعلموا أن للّٰه تدلّيات ونفحات، فإذا جاء وقت التدلّی الأعظم فإذا الناس يستيقظون، وكلّ نفس تتنبّه عـنـد ظهـوره إلا الـفـاسقون. ولكلّ تَدَلِّی عنوانٌ وشأنٌ يعرفه العارفون. وأعظم التدليات يأتی بـعـلـوم مناسبة لأهل الزمان، ليطفئ نائرة أهل الطغيان، فينكرها الـذيـن كانوا عاكفين على أصنامهم فيسبّون ويكفرون، ولا يعلمون أنها فايضة مـن الـسـمـاء ، وأنهـا شـفـاء لـلذين تَنفّروا من قول المخطئين الجاهلين وكانوا يتـردّدون، فينـــزل الـلّٰـه لهـم عـلـومًا ومعارف تناسب مفاسد الوقت فهم بها يطمئنون، كأنها ثمر غضٌّ طرىٌّ وعين جارية، فهم منه يأكلون ومنها يشربون.

فـحـاصـل البيـان أن الـمهـدى الذی هو مجدد الصلاح عند طوفان الـطـلاح، ومبـلِّـغ أحـكام ربّ الناس إلى حد الإبساس، سُمّی مهديًا موعودًا وإمـامـا مـعهودًا وخليفة اللّٰه رب العالمين. والسر الكاشف فی هذا الباب أن الـلّٰـه قـد وعـد فـی الـكـتـاب أن فـی آخر الأيام تـنـزل مصائب على الإسلام، ويـخرج قوم مفسدون وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ[1] فـأشار فی قوله مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ أنهم يملكون كل خصب وجدب، ويحيطون على كل البلدان والديار، ويُـفسـدون فسادًا عاما فی جميع الأقطار، وفی جميع قبائل الأخيار والأشرار، ويـضـلّـون الـنـاس بـأنـواع الـحيـل وغوائل الزخرفة، ويلوّثون عرض الإسلام بـأصـنـاف الافتـراء والتهـمة، ويـظهـر من كل طرف ظلمةٌ على ظلمة، ويكاد الإسـلام أن يـزهـق بتبـعة، ويـزيـد الـضلال والزور والاحتيال، ويرحل الإيمان وتبـقـی الـدعاوی والدلال، حتى يخفى على الناس الصراط المستقيم، ويشتبه عـليهـم المَهْيَع القديم. لا ينتهجون محجّة الاهتداء ، وتزلّ أقدامهم وتغلب سلسلة الأهـواء ، ويـكون الـمسلمون كثيـر التـفـرقة والـعـنـاد، ومنتشرين كانتشار الجراد ﴿۴۰﴾

[1] الانبياء : ۹۷

لا تبقى معهم أنوار الإيمان وآثار العرفان، بل أكثرهم ينخرطون فى سلك البهائم أو الذياب أو الثعبان، ويكونون عن الدين غافلين. وكل ذلك يكون من أثر يأجوج ومأجوج، ويشابه الناس العضو المفلوج كأنهم كانوا ميتين.

ففى تلك الأيام التى يموج فيها بحر الموت والضلال، ويسقط الناس على الدنيا الدنيّة ويعرضون عن الله ذى الجلال، يخلق الله عبدًا كخلقه آدم من كمال القدرة والربوبية، مِن غير وسائل التعاليم الظاهرية، ويُسمّيه آدم نظرا على هذه النسبة، فإن الله خلق آدم بيديه وعلّمه الأسماء كلها، ومنّ منًّا عظيمًا عليه وجعله مهديا، وجعله من المستبصرين.

وكذلك سماه عيسٰى ابن مريم بالتصريح بما كان خلقه وبعثه كمثل المسيح، وبما كان سِرّه كسرّه المستور، وكانا فى علل الظهور من المتحدين. وتشابهت فتن زمنها☆ وصور إصلاحهما، وتشابهت قلوب أعداء الدين. فالعلامة العظمى **لزمان** المهدى ظلمة عظيمة من فتن قوم يأجوج ومأجوج إذا علوا فى الأرض وأكملوا العروج، وكانوا من كل حدب ناسلين.☆ وفى اسم المهدى إشارات إلى هذه الفتن لقوم متفكرين. فإن اسم المهدى يدل على أن الرجل المسمى به أُخرج من قوم ضالين، وأدركه هُدى الله ونجاه من قوم فاسقين.

فلا شك أن هذا الاسم يدل على مفاسد الزمان بمُجمَلٍ مَطْوِيٍّ من البيان، ويذكر من زمن الظلمات ووقت الظلامات وأوان نزول الآفات

☆ **الحاشية** :۔ هذه هى العلامة القطعية لآخر الزمان و قرب القيامة كما جاء فى مسلم من خير البرية قال قال رسول اللّٰه صلعم تقوم القيامة والروم اكثر من سائر الناس و اراد من الروم النصارٰى كما هو مسلّم عند ذوى الادراس والاكياس والمحدثين. منه

☆ سهو الناسخ، والصحيح ” زمنهما “. (الناشر)

ويشير إلى شوائب الدهر ونوائبه، وغرائب القادر وعجائبه من تأييد المستضعفين. ويدل بدلالة قطعية على أن المهدى **لا يظهر** إلا عند ظهور الفتن المبيدة والظلمات الشديدة، فإذا كثر الضلال وزاد اللدد والجدال، وعدم العمل الصالح وبقى القيل والقال، فيقتضى هذا الحال أن يهدى رجلا الربُّ الفعّال، وتتضرع الظلمة فى الحضرة لينزل نورٌ لتنوير المحجّة، فتنزل الملائكة والروح فى هذه الليلة الحالكة بإذن رب ذى القدرة الكاملة، فيُجعَلُ رجل مهديا ويُلقَى الروح عليه، ويُنوَّر قلبه وعينيه، ويُعطَى له السؤدد والمكرمة موهبة، ويُجعَل له التقوىٰ حلية، ويُدخَل فى عباد اللّٰه المنصورين. فإن البغى إذا بلغ إلى انتهاء، فهذا هو يومُ حكم وقضاء وفصل وإمضاء، وعون وإعطاء، ولو لا دفعُ اللّٰه الطلاحَ بأهل الصلاح لفسدت الأرض ولسُدّت أبواب الفلاح ولهلك الناس كلهم أجمعين. ﴿۴۱﴾

فلأجل ذلك جرت سُنة اللّٰه أنه لا يُظهِر ليلة ليلاء إلا ويُرى بعدها قمراء، وإنه جعل مع كل عسرٍ يُسرا، ومع كل ظلام نورا. ففكر فى هذا النظام ليظهر عليك حقيقة المرام، وإن فى ذٰلك لآيات للمتوسّمين. واعلم أن ظلمة هذا الزمان قد فاقت كل ظلمة بأنواع الطغيان، وطلعت علينا آثار مُخوفة وفتن مذيبة الجَنان، والكفار نسلوا من كل حدب كالسِّرحان ناهبين. فحان أن يُعان المسلمون ويُقوَّى المستضعفون، ويوهَن كيد الدجّالين. ألم تمتلئ الأرض ظلاما، وسفهت النفوس أحلاما، ونحَت الناس أصناما، وغلب الكفر وحاق به الظفر وقلّ التخفّر، فزخرفوا الزور الكبير وزيّنوا الدقارير، وصالوا بكل ما كان عندهم من لطم، وما بقى على كيد من ختم، واتفق كل أهل الطلاح، وصاروا كالماء والراح، وطفق زمر الجهال يتبعون آثار الدجال، ومن يقبل مشرب هذيانهم يكون خالصةَ خُلصانهم. وواللّٰه إن خباثتهم شديدة، وأما حلمهم فمكيدة، بل هو حبولة☆ من

☆ سهو الناسخ والصحيح ” أحبولة “. (الناشر)

حبائل ختلهم، ورَسَنٌ استمر من فتلهم، وستعرفون دجاليّتهم متلهّفين.

وإنهم قوم تفور المكائد من لسانهم وعينيهم وأنفهم وأُذنيهم، ويديهم وأصدريهم ورجليهم وهِذروَيهم☆ ، وأرى كل مضغة من أعضائهم واثبة كالماكرين. فسد الزمان وعمّ الفسق والعدوان وتنصرت الديار والبلدان؛ فاللّٰه المستعان. والناس يُدلجون فى الليلة الليلاء ويعرضون عن الشمس والضياء ، ويضيعون الإيمان للأهواء متعمدين. وأرى القسيسين كالذى أكثبَه قنصٌ، أو بدت له فرصٌ، وأجدهم بأنواع حيل قانصين.

ومن مكائدهم أنّهم يأسُون جراح الموهوص، ويرِيشون جناح المقصوص، لعلهم يُسخّرون قوما طامعين. يُرغّبون ضُلَّا بنَ ضُلٍّ، ويفرِضون له مِن كلِّ كثيرٍ وقُلٍّ، لعلهم يحبسونه بغُلٍّ، ثم يُسقطونه فى هوّة الهالكين. يُبادرون إلى جبر الكسير وفكّ الأسير ومواساة الفقير، بشرط أن يدخل فى دينهم الذى هو وقود السعير، ويرغّبونهم إلى بناتهم وأنواع لذاتهم ليغترّ الخَلق بجهلاتهم ويجعلوهم كأنفسهم مفسدين. فالناس لا يرجعون إليهم ﴿۴۲﴾ بأناجيل متلوّة، بل بخطبة مجلوّة أو بمال مجّان كالناهبين. ولا يتنصرون لأعتاب الرؤوف البَرّ، بل يهرولون لاحتلاب الدرّ لكى يكونوا متنعمين. وكذلك أشاعوا الضلالات ومدّوا أطنابها، وفتحوا من كل جهة بابها، وأعدّوا شهوات الأجوفَينِ ودعوا طُلابها، فإذا يُسِّرَ لأحد منهم العقد، أو أُعطِىَ له النقد، وآمنوه مِن عيشٍ أنكَد، فكأَنْ قَدْ. وكذٰلك كانت فخُّ سِيَرهم، وشِباكُ حِيَلهم، ولأجلها اصطفّ لديهم زُمر من الكسالٰى، لا يعلمون إلا الأكل والشرب والدلال، ولا يوجد صغوُهم إلا إلى شرب المدام أو إلى الغِيد وأطايب الطعام، فيعيشون قرير العين بوصال العِين ووصول العَين. وكذلك

☆ سهو الناسخ والصحيح ”مِذْرَوَيْهِمُ“. (الناشر)

لا يألوا القسيسون جُهدًا في إضلال العوام، ويُنعمون على الذين هم كالأنعام، وينفُضون عليهم أيادىَ الإنعام، ويوطنونهم أمنع مقام من الإكرام، وتراهم مكبّين على الحطام، كأنهم هُنَيدة مِن راغية، أو ثُلّة من ثاغية. فهؤلاء هم الدجال المعهود، فليسر عنك إنكارک المردود. وإن هذه الأيام أيام اقتحام الظلام، وأظلال خيام يوم القيام، وإنا اغتمدنا الليل واقتحمنا السيل مختبطين. وفى منازلنا طرق يضلّ بها خفير، ويحار فيها نحرير، وخوّفَنا يومنا الصعب الشديد، ورأينا ما كنا منه نحيد، وليس لنا ما يشجّع القلب المزء ود، ويحدو النِضْوَ المجهود إلا ربنا رب العالمين.

والناس قد استشرفوا تلفًا وامتلأوا حَزَنًا وأسفًا، ونسوا كل رزء سلَفَ وكل بلاء زلَفَ، ويستنشئون ريح مُغيث ولا يجدون مِن غير نتن خبيث، فهل بعد هذا الشر شر أكبر منه يُقال له الدجال؟ وقد انكشف الآثار وتبينت الأهوال، ورأينا حمارًا يجوبون عليه البلدان، فيطِسّ بأخفافه الظرّانَ، ويجعل سَنةً كشهر عند ذوى العينين، ويجعل شهرا كيوم أو يومين، ويعجب المسافرين. إنه مركبٌ جوّاب لا تواهقه رِكاب، ولا ثنية ولا ناب، والسبل له جُدّدت، والأزمنة بظهوره اقتربت، والعِشار عُطّلت، والصحف نُشرت،☆ والجبال دُكّت، والبحار فُجّرت، والنفوس زُوّجت، وجُعلت الأرض كأنها ﴿۴۳﴾

☆ **الحاشية**:۔اعلم ان القرآن مملو من الانباء المستقبلة والواقعات العظيمة الآتية ويقتاد الناس الى السكينة واليقين. و عشاره تخور لحمل السالكين فى كل زمان و اعشاره تفور لتغذية الجائعين فى كل اوان و هو شجرة طيبة يوتى اكله كل حين. و ذلّلت قطوفه فى كل وقت للمجتنين. فما من زمن ما له من ثمر و لا تعطل شجرته كشجرة عِنبٍ و تمرٍ بل يُرى ثمراته فى كل امر و يطعم مستطعمين. و من اعظم معجزاته ﴿۴۳﴾

مطويّة ومزلف طرفيها، وتُركت القِلاص فلا يُسعى عليها. وليس هذا محلّ البأس، بل أرصده اللّٰه لخير الناس، ولو كان من صنع الدجّالين. فهذه المراكب جارية مذ مُدّة، وليست سواها قعدة، وفيها آيات للمتفطنين.

فثبت من هذا البيان أن هذا هو وقت ظهور المهدي ومسيح الزمان، فإن الضلالة قد عمّت، والأرض فسدت، وأنواع الفتن ظهرت، وكثرت غوائل المفسدين. وكل ما ذُكر فى القرآن من علامات آخر الزمان فقد ﴿۴۴﴾

بقیہ حاشیہ

انه لا يغادر واقعة من الواقعات. التى كانت مفيدة للناس او مضرة ولكن كانت من المعظمات كما قال عزّ وجلّ "فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ"[1] و فى هذا اشارة من رب عليم الى ان كل ما يفرق فى ليلة القدر من امر ذى بال فهو مكتوب فى القراٰن كتاب اللّٰه ذى كل عظمة و جلال فانه نزل فى ليلة القدر بنزول تام فبورک منه الليل باذن ربّ علّام فكلما يوجد من العجائب فى هٰذه الليلة يوجد من بركات نزول هٰذه الصحف المباركة فالقراٰن احقّ و اولٰى بهذه الصفات فانه مبدأ اول لهذه البركات و ما بوركت الليلة الا به من ربّ الكائنات و لاجل ذالک يصف القراٰن نفسه بأوصاف توجد فى ليلة القدر بل الليلة كالهلال وهو كالبدر و ذٰلک مقام الشكر و الفخر للمسلمين.

و انى نظرت مرارا فوجدت القراٰن بحرا زخّارا و قد عظمه اللّٰه انواعا واطوارا فما للمخالفين لا يرجون له وقارًا و انكروا عظمته انكارا ويتكئون على احاديث ما طهر وجهها حق التطهير و يتركون الحق الخالص للدقارير و لا يخافون رب العالمين. و اذا قيل لهم تعالوا الٰى كتاب سواء بيننا و بينكم لتخلصوا من الظلام و تفتح اعينكم قالوا كفٰى لنا ما سمعنا من اٰباء نا الاوّلين. اولو كان اٰباء هم لا يعلمون شيئا من حقايق الدين و انى فكرت حق الفكر فوجدت فيه كل انواع الذكر و ما من رطب و لا يابس الا فى كتاب مبين. و من انباء ہ انه ﴿۴۴﴾

[1] الدخان :۵

بدت كلها للناظرين.

والذين يرقبون ظهور المهدي من ديار العرب، أو من بلدة من بلاد الغرب، فقد أخطأوا خطأ كبيرًا وما كانوا مُصيبين. فإن بلاد العرب بلاد حفظها اللّٰه من الشرور والفتن ومفاسد كفار الزمن، ولا يُتوَقَّع ظهور الهادى إلا فى بلاد كثرت فيها طوفان الضلال، وكذٰلک جرت سُنة اللّٰه ذى الجلال. وإنا نرى أن أرض الهند مخصوصة بأنواع الفساد، وفُتحت فيها

بقیہ الحاشیہ

اخبر عن نشر الصحف فى اٰخر الزمان وكذٰلک ظهر الامر فى هذا الاوان وقد بدت فى هٰذا الزمن كتب مفقودة بل موؤدة حتى ان كثرتها تعجب الناظرين. وظهرت كل وسايل الاشاعة والكتابة و لا بد من أن نقبل هٰذا الأمر من غير الاسترابة و ان كنت فى شک من هٰذا فات نظيره من زمن الاوّلين.

و من انباء العليم القهار انه اخبر من تعطيل العشار و تفجير البحار وتزويج الديار فظهر كما اخبر فتبارک عالم غيوب السمٰوات والارضين. واخبر عن قوم ذوى خصب ينسلون من كل حدب ويعلون علوا كبيرًا. ويفسدون فى الارض فسادًا مبيرا فرئينا تلک القوم باعيننا ورئينا غلوهم وغلبتهم بلغت مشارق الارض و مغاربها تكاد السمٰوات يتفطرن من مفاسدهم يلبسون الحق بالباطل و كانوا قوما دجّالين. اتخذوا الحلم والاطماع والتحريف المنّاع شبكة الاضلال واهلكوا خلقا كثيرا من هذا التثليث كالمغتال وكل من يقصد منهم طرق الغول الخبيث فلا بد له من هذا التثليث فيهلكون بعض الناس بالحلم المبنى على الاختداع بانواع الاطماع و بعضا اٰخر بظلام التحريف الذى هو عدو الشعاع وكذلک يضلون الخلق متعمّدين. وما نفعهم حديث الاب والابن و رُوح القدس و ان هو الا الحديث ولكن نفعهم هٰذا التثليث ففازوا المطالب بالخبث والرجس فعجبت لهم كيف ايدوا من روح القدس و نسلوا من كل حدب فرحين. ولكل امر اجل فاذا جاء الاجل فلا ينفع الكايدين كيدهم ولا يطيقون قبل الصادقين.منه

أبـواب الارتـداد، وكثـر فيهـا كل فسق وفجور، وظلم وزور، فلا شك أنها مـحتـاجة بـأشدّ الحاجة إلى نصرة اللّٰه ذى العزة والقدرة، ومجىءِ مهدىٍّ من حـضـرة العزّة. وواللّٰه لا نرى نظير فساد الهند فى ديار أُخرى، ولا فتنًا كفتن هـذه الـنـصـارىٰ. وقـد جـاء فـى الأحاديث الصحيحة أن الدجال يخرج من الـديار المشرقية، والقرآن يشير إلى ذلک بالقرائن البينة، فوجب أن نحكم بحسب هذه العلامات الثابتة البديهة، ولا نتوجه إلى إنكار المنكرين. ﴿۴۵﴾

والـذيـن يـرقبـون الـمهـدى فـى مـكة أو الـمدينة فقد وقعوا فى الضلالة الـصـريـحة. وكيف، والـلّٰـهُ كـفل صيانة تلک البقاع المباركة بالفضل الخاص والـرحـمة، ولا يدخل رعب الدجال فيها، ولا يجد أهلها ريح هذه الفتنة. فالبلاد التـى يـخـرج فيها الدجال أحق وأولى بأن يرحم أهلَها الربُّ الفعال، ويبعث فيهم مـن كـان نازلا بالأنوار السماوية كما خرج الدجال بالقوى الأرضية كالشياطين. وأمـا مـا قيل أن المهدى مُختفٍ فى الغار فهذا قول لا أصل له عند ذوى الأبصار، وهـو كـمثـل قولهم أن عيسٰى لم يمت بل رُفع بجسمه إلى السماء، وينـزل عند خروج الدجال والفتنة الصمّاء، مع أن القرآن يُخبر عن وفاته ببيان صريح مبين.

فـالـحـق أن عيسـى والإمـام مـحـمـدا طرحا عنهما جلابيب أبدانهما وتوفاهما ربّهما وألحقَهما بالصّالحين، وما جعل اللّٰه لعبد خُلدًا، وكل كانوا من الـفـانيـن. ولا تـعـجَـب من أخبار ذُكر فيها قصّة حياة المسيح، ولا تلتفت إلى أقـوال فيها ذكر حياة الإمـام ولـو بـالتـصـريح، وإنها استعارات وفيها إشارات لـلـمتـوسّـميـن. والبيـان الـكاشف لهذه الأسرار، والكلام الكامل الذى هو رافع الأستار، أن للّٰه عادة قديمة وسُنّة مستمرة أنه قد يُسمّى الموتى الصالحين أحياء، ليـفهِّم به أعداءً أو يبشِّر به أصدقاءً، أو يُكرم به بعض عباده المتقين، كما قال عزّ وجلّ فى الشهداء لا تحسبوهم أمواتا بل أحياء، ففى هذا إيماء إلى أن الكافرين

كانوا يفرحون بقتل المؤمنين وكانوا يقولون إنّا قتلناهم وإنا من الغالبين.

وكذٰلك كان بعض المسلمين محزونين بموت إخوانهم وخلانهم وآبائهم وأبنائهم مع أنهم قُتلوا فی سبيل ربّ العالمين، فسكّت اللّٰه الكافرين المخذولين بذكر حياة الشهداء ، وبشّر المؤمنين المحزونين أن أقاربهم من الأحياء وأنهم لم يموتوا وليسوا بميتين. وما ذكر فی كتابه المبين أن الحياة حياة روحانی وليس كحياة أهل الأرضين، ﴿۴۶﴾ بل أكد الحياة المظنون بقوله عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ[1] و ردَّ على المنكرين.

فكيف تعجب من قول لم يمت عيسى، وقد جاء مثل هذا القول لقوم لحقوا بالموتى وماتوا بالاتفاق، وقُتلوا بالإهرياق، ودُفنوا باليقين. أما يكفی لک حياة الشهداء بنص كتاب حضرة الكبرياء مع صحة واقعة الموت بغير التماری والامتراء ، فأیّ فضل وخصوصية لحياة عيسى مع أن القرآن يسمّيه المتوفَّی، فتدبَّرْ فإنک تُسأل عن كلّ خيانة ونفاق فی يوم الدين. يومئذ يتندّم المبطِل على ما أصرّ، وعلى ما أعرض عنه وفرّ، ولكن لا ينفع الندم إذ الوقت مضٰی ومرّ، وكذلک تطلع نار اللّٰه على أفئدة الكاذبين. فويل للمزورين الذين لا ينتهون عن تَزيُّدِهم بل يزيدون كل يوم وكل حين. وكفی لخيانتک أن تتبع بغير تحقيق كل قول رقيق بلغ آذانک، وما تطهِّر من الجهلات جنانک، وتسقط على كل خضراء الدِمَن، كأهل الأهواء ومُحبّی الفتن، ولا تفتّش الطيب كالطيبين.

وقد علمت أن إطلاق لفظ الأحياء على الأموات وإطلاق لفظ الحياة على الممات ثابت من النصوص القرآنية والمحكمات الفرقانية، كما لا يخفی على المستطلعين الذين يتلون القرآن متدبّرين، ويصكّون أبوابه مستفتحين. فينير عليک مِن هذه الحقيقة الغرّاء الليلُ الذی اكفهرَّ على بعض العلماء

[1] ال عمران :۱۷۰

حتى انثنوا مُحْقَوقفين بعدما كانوا مستقيمين.

ولعلّك تقول بعد هذا البيان إنى فهمتُ حقيقة الحياة كأهل العرفان، ولكن ما معنى النزول على وجه المعقول وعلى نهجٍ يطمئن قلوب الطالبين. فاعلم أنه لفظ قد كثر استعماله فى القرآن، وأشار اللّٰه الحميد فى مقامات شتّى من الفرقان أن كل حِبْرٍ وسِبْرٍ ينزل من السماء، وما من شىء إلا ينال كمالَه من العُلَى بإذن حضرة الكبرياء، وتلتقط الأرض ما تنفض السماوات، ويصبّغ القرائح بتصبيغٍ من الفوق، فتُجعَل نفسٌ سعيدًا أو من الأشقياء والمبعدين.

فالذين سُعدوا أو شقوا يُشابه بعضهم بعضا، فيزيدون تشابهًا يومًا فيومًا، حتى يُظَنّ أنهم شىء واحد، كذٰلك جرت سُنة أحسن الخالقين. وإليه يشير عزّ وجلّ بقوله تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ [1] فليتفكر من أُعطى قوى المتفكرين. ﴿۴۷﴾

وقد يزيد على هذا التشابه شىء آخر بإذن اللّٰه الذى هو أكبر وأقدر، وهو أنه قد يفسُد أُمّة نبىٍّ غاية الفساد، ويفتحون على أنفسهم أبواب الارتداد، وتقتضى مصالح اللّٰه وحِكمه أن لا يعذّبهم ولا يُهلكهم بل يدعو إلى الحق ويرحم وهو أرحم الرّاحمين. فيفتح اللّٰه عينَ نبىٍّ متوفّى كان أُرسِلَ إلى تلك القوم، فيصرف نظره إليهم كأنه استيقظ من النوم، ويجد فيهم ظلما وفسادا كبيرًا، وغُلوّا وضلالا مُبيرًا، ويرى قلوبهم قد مُلِئَت ظلما وزورًا وفتنا وشرورًا، فيضجَر قلبه، وتقلق مهجته، وتضطرّ روحه وقريحته، ويعشو أن ينزل ويُصلح قومه ويُفحمهم دليلا، فلا يجد إليه سبيلا، فيُدركه تدبير الحق ويجعله من الفائزين. ويخلق اللّٰه مثيلا له يشابه قلبُه قلبَه، وجوهرُه جوهرَه، ويُنزِل إراداتِ الممثَّل به على المثيل، فيفرح الممثل به بتيسُّر هذا السبيل، ويحسب نفسه من النازلين، ويتيقن بتيقن تام

[1] البقرة: ١١٩

قطعی أنه نزل بقومه، وفاز برَوْمه، فلا يبقى له همٌّ بعده ويكون من المستبشرين.

فهذا هو سرُّ **نزول** عيسى الذى هم فيه يختلفون. وختم اللّٰه على قلوبهم **فلا يعرفون الأسرار** ولا يسألون. ومن تجرّدَ عن وسخ التعصبات وصُبِّغَ بأنوار التحقيقات، فلا يبقى له شك فى هذه النكات، ولا يكون من المرتابين. **تلك قوم** قد خلوا وذهبوا ورحلوا، فلا يرجعون إلى الدنيا ولا يذوقون موتَين إلا موتتهم الأولٰى، وتجد السُنة والكتاب شاهدَين علٰى هذا البيان، ولكن بشرط التحقيق والإمعان وإمحاض النظر كالمنصفين.

وقد جاء فى بعض **الآثار** من نبى اللّٰه المختار أنه قال ”لو لم يبق من الدنيا إلا يوم لطوّل اللّٰه ذلك اليوم حتى يبعث فيه رجلا منى أو مِن أهل بيتى، يواطئ اسمُه اسمى واسمُ أبيه اسمَ أبى“. أخرجه أبو داود الذى كان من أئمة المحدثين. فقوله ”منى“ و ”يواطئ اسمه اسمى“ إشارة لطيفة إلى بياننا المذكور، ففكِّرْ كطالب النور،إن كنتَ تريد أن تنكشف عليك حقيقة السر المستور، فلا تمرّ غاضَّ البصر كالظالمين. **واعلم** أن المراد من مواطأة الاسمين مواطأة روحانية لا جسمانية فانية، فإن لكل رجل اسم فى حضرة الكبرياء ، ولا يموت حتى ينكشف سرّ اسمه سعيدًا كان أو من الأشقياء والضالين. وقد يتفق توارُدُ أسماء الظّاهر كما فى ” **أحمد**“ ﴿۴۸﴾
و”**أحمد**“ ، ولكن الأمر الذى وجَدْنا أحقّ وأنشد، فهو أن الاتحاد اتحاد روحانى فى حقيقة الاسمين، كما لا يخفى على عارفٍ ذى العينين. وقد كان مِن هذا القبيل ما أُلهمتُ من الرب الجليل وكتبتُه فى كتابى **البراهين**، وهو أن ربى كلّمنى وخاطبنى وقال **يَا أَحْمَدُ يَتِمُّ اسمُكَ، وَلا يَتِمُّ اسْمِى**. فهذا هو الاسم الذى يُعطَى للروحانيين، وإليه إشارة فى قوله تعالى وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا[۱] أى علّمه حقائق الأشياء كلها، وجعله عالما مجملًا مثيل العالمين.

[۱] البقرة :۳۲

وأمّا توارد اسم **الأبوين** كما جاء فی حديث نبیّ الثقلَين، فاعلم أنه إشارة لطيفة إلى تطابُق السرَّين من خاتم النبيين. فإن أبا نبينا صلى اللّٰه عليه وسلم كان مستعدّا للأنوار فما اتفق حتى مضى من هذه الدار، وكان **نورُ نبيّنا** موّاجًا فی فطرته، ولكن ما ظهر فی صورته، واللّٰه أعلم بسرّ حقيقته، وقد مضى كالمستورين. وكذلك تشابهَ أبُ المهدی أبَ الرسول المقبول، ففكِّرْ كذوی العقول، ولا تمش معرضا كالمستعجلين.

وأظن أن بعض الأئمة من أهل بيت النبوة، قد أُلهِمَ من حضرة العزة، أن الإمام **محمدًا** قد اختفى فی **الغار**، وسوف يخرج فی آخر الزمان لقتل الكفار، وإعلاءِ كلمة الملة والدين. فهذا الخيال يُشابه خيال **صعود المسيح** إلى السماء **ونزوله** عند تموُّج الفتن الصمّاء. والسرّ الذی يكشف الحقيقة ويبين الطريقة، هو أن هذه الكلمات ومثلها قد جرت على ألسنة الملهَمين بطريق الاستعارات، فهی مملوّة من لطائف الإشارات، فكأنّ القبر الذی هو بيت الأخيار بعد النقل من هذا الدار، عُبِّرَ منه بالغار وعُبِّرَ خروج المثيل المتحد طبعًا وجوهرًا بخروج الإمام من المغارة، وهذا كله على سبيل الاستعارة. وهذه المحاورات شائعة متعارفة فی كلام رب العالمين، ولا يخفى على العارفين.

ألا تعرف كيف أنّب اللّٰه يهود زمان خاتم النبيين، وخاطبهم وقال بقول صريح مبين.

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ. وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ. ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ.[1] وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ ﴿۴۹﴾

[1] البقرة: ۵۱تا۵۴

تَنْظُرُوْنَ. ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى. كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ. وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ.[1]

هٰذا ما جاء فی **القرآن** وتقرأونه فی كتاب اللّٰه الفرقان، مع أن ظاهر صورة هذا البيان يُخالف أصل الواقعة، وهذا أمر لا يختلف فيه اثنان. فإن اللّٰه ما فَرَقَ بيهودِ زمانِ نبيّنا بحرًا من البحار، وما أغرق آل فرعون أمام أعين تلك الأشرار، وما كانوا موجودين عند تلك الأخطار، وما اتخذوا العجل وما كانوا فی ذلك الوقت حاضرين، وما قالوا يا موسى لن نؤمن حتى نرى اللّٰه جهرة بل ما كان لهم فی زمان موسى أثرًا وتذكرة، وكانوا معدومين. فكيف **أخذتهم الصاعقة**، وكيف بُعِثوا من **بعد الموت** وفارقوا الحِمام؟ وكيف ظلل اللّٰه عليهم الغمام؟ وكيف أكلوا المن والسلوى، ونجّاهم اللّٰه من البلوى، وما كانوا موجودين، بل وُلدُوا بعد قرون متطاولة وأزمنة بعيدة مبعدة، ولا تزر وازرة وزر أخرٰى، واللّٰه لا يأخذ رجلا مكان رجل وهو أعدل العادلين. فالسرّ فيه أن اللّٰه أقامهم مقام آبائهم لمناسبةٍ كانت فی آرائهم، وسماهم بتسمية أسلافهم وجعلهم وُرثاء أوصافهم، وكذلك استمرت سُنة رب العالمين.

وإن كنت تزعم كالجهلة أن المراد من نزول عيسى نزولُ عيسى عليه السلام فی الحقيقة فيعسُر عليك الأمر وتخطئ خطأً كبيرا فی الطريقة، فإن تَوفِّی عيسى ثابت بنص القرآن، ومعنى التوفّی قد انكشف من تفسير نبی الإنس ونبی الجانّ، ولا مجال للتأويل فی هذا البيان، فالنزول الذی ما فسّره خاتم النبيين بمعنى يفيد القطع واليقين بل جاء إطلاقه على معان مختلفة فی القرآن وفی آثار فخر المرسلين، كيف يعارض لفظَ التوفّی الذی قد حصحص معناه وظهر بقول

[1] البقرة: ۵۶ تا ۵۸

النبی وابن العباس أنه الإماتة ولیس ما سواه؟ وما بقی فی معناه شک ولا ریب للمؤمنین. وهل یستوی المتشابهات والبینات والمحکمات؟ کلا. لا تستوی أبدا، ولا یتبع المتشابهات إلا الذی فی قلبه مرض ولیس من المطهّرین. فالتوفّی لفظ محکم قد صرح معناه وظهر أنه الإماتة لا سواه، والنزول لفظ متشابه ما توجّهَ إلی تفسیره خاتم الأنبیاء، بل استعمله فی المسافرین. ﴿۵۰﴾ ومع ذلک إن کنتَ یصعب علیک ذکرُ مجدّد آخر الزمان باسم عیسی فی أحادیث نبیّ الإنس ونبی الجانّ ویغلب علیک الوهم عند تعمیم المعنی، فاعلم أن اسم عیسی جاء فی بعض الآثار بمعانٍ وسیعة عند العلماء الکبار، وکفاک حدیث ذکَره البخاری فی صحیحه مع تشریحه من العلامة **الزمخشری** وکمال تصریحه، وهو أن کل بنی آدم یمسّه الشیطان یوم ولدتْه أمُّه إلا مریم وابنها عیسٰی. وهذا یُخالف نصَّ القرآن اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ[۱] وآیات أُخری، فقال الزمخشری إن المراد من عیسی وأُمِّه کلُّ رجل تقیّ کان علی صفتهما وکان من المتقین المتورعین.

فانظر کیف سمّی کلَّ تقی عیسی، ثم انظر إلی إعراض المنکرین.

وإن قُلتَ أنّ الشهادة واحدة ولا بدّ أن تزید علیه شاهدًا أو شاهدةً، فاسمعْ وما أخال أن تکون من السامعین. اقرأ کتاب ”التیسیر بشرح الجامع الصغیر“ للشیخ الإمام العامل والمحدث الفقیه الکامل عبد الرؤوف المناوی رحمه اللّٰه تعالی وغفر له المساوی وجعله من المرحومین. إنه ذکر هذا الحدیث فی الکتاب المذکور وقال ما جاء فی الحدیث المزبور من ذکر عیسی وأُمّه **فالمراد هما ومَن فی معناهما** . فانظر بإمعان العینین کیف صرح بتعمیم هذین الاسمین، فما لک لا تقبل قول المحققین.

وقد سمعتَ أن الإمام مالکًا وابن قیّم وابن تیمیّة والإمام

[۱] الحجر: ۴۳

البخاری و کثیرًا من أکابر الأئمة وفضلاء الأُمّة، کانوا مُقرّین **بموت** عیسٰی ومع ذلک کانوا یؤمنون بنزول عیسی الذی أخبر عنه رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ، وما أنکر أحدٌ هذین الأمرین وما تکلم، وکانوا یُفوّضون التفاصیل إلی اللّٰہ ربّ العالمین، وما کانوا فی هذا مجادلین. ثم خلف من بعدهم خلفٌ وسوادٌ أقلَفُ و **فیجٌ أعوجُ** وأجوفُ، یجادلون بغیر علم ویفرّقون، ولا یرکنون إلی سِلم ویکفرون عباد اللّٰہ المؤمنین.

فحاصل الکلام فی هذا المقام أن اللّٰہ کان یعلم بعلمه القدیم أن فی آخر الزمان یُعادی قوم النصاری صراط الدین القویم، ویصدّون عن سبل الرب الکریم، ویخرجون بإفک مبین. ومع ذلک کان یعلم أن فی هذا الزمان ﴿۵۱﴾ یترک المسلمون نفائس تعلیم الفرقان، ویتبعون زخارف بدعات ما ثبتت من الفرقان، وینبذون أمورًا تُعین الدین وتحبّر حلل المؤمنین. وتسقطون ☆ فی هوة محدثات الأمور وأنواع الأهواء والشرور، ولا یبقی لهم صدق ولا دیانة ولا دین، فقدر فضلا ورحمة أن یرسِل فی هذا الزمان رجلًا یُصلح نوعَی أهل الطغیان، ویتم حجة اللّٰہ علی المبطلین. فاقتضی تدبیره الحق أن یجعل المرسَلَ سَمِیَّ **عیسٰی** لإصلاح المتنصرین، ویجعله سَمِیَّ **أحمدؐ** لتربیة المسلمین، ویجعله حاذیًا حذوَهما وقافیًا خطوَهما، فسماه بالاسمین المذکورین، وسقاه من الراحَین، وجعله **دافِعَ** همِّ المؤمنین و **رافِعَ** فتن المسیحیین. فهو عند اللّٰہ **عیسٰی** من جهة، و **أحمدُ** من جهة، فاترُکِ السبل الأخیاف وتجنَّبِ الخلاف والاعتساف، واقبل الحق ولا تکن کالضنین. **والنبی** صلی اللّٰہ علیه وسلم کما وصفه بصفات المسیح حتی سماه عیسی، کذلک وصفه بصفات ذاته الشریف حتی سماه أحمد ومشابهًا بالمصطفیٰ، **فاعلم** أن هذین الاسمین قد حصلا له باعتبار توجه التام إلی الفرقتین، فسماه أهل السماء عیسٰی باعتبار توجُّهه

☆ سهو الناسخ والصحیح ”یسقطون“. (الناشر)

وتألمه كمُواسي الأساري إلى **إصلاح** فرق النصاري، وسمَّوه بأحمد باعتبار توجّهه إلى أُمّة النبي توجّهًا أشد وأزيد، وتألّمِه من سوء اختلافهم وعيشهم أنكد. **فاعلم** أن عيسٰى الموعود أحمد، وأن أحمد الموعود عيسٰى، فلا تنبذ وراء ظهرك هذا السرّ الأجلىٰ. ألا تنظر إلى المفاسد الداخلية وما نالنا من الأقوام النصرانية ؟ **ألست ترىٰ** أن قومنا قد أفسدوا طرق الصلاح والدين، واتبعوا أكثرهم سبل الشياطين، حتى صار علمهم كنار الحُباحِب، وحِبرهم كسراب السُباسِب، وصار تطبُّعُ الشرِّ طِباعًا، والتكلّفُ له هوًى طباعًا، وأكبّوا على الدنيا متشاجرين؟

يأبر بعضهم بعضا كالعقارب ولو كان المظلوم من الأقارب، وما بقى فيهم صدق الحديث وإمحاض المصافات، وبدلوا الحسنات بالسيئات. اشتغلوا فى تطلُّب مثالب الإخوان ونسوا إصلاح ذات البين وحقوق أهل الإيمان، وصالوا على الإخوة كصول أهل العدوان. أدحضوا المودّات وأزالوا خلوص النيّات، وأشاعوا فيهم الفسق والعدوان، واتبعوا العثرات والبهتان. زالت نفحات المحبة كل الزوال، وهبّت رياح النفاق والجدال. ما بقى سعة الصدر وصفاء الجنان، ودخلت كدوراتٌ فى الإيمان، ﴿۵۲﴾
وتجاوزوا حدود التورع والتقاة ، وتناسوا حقوق الإخوان والمؤمنين والمؤمنات. لا يتحامَون العقوق ولا يؤدّون الحقوق، وأكثرهم لا يعلمون إلا الفسق والنهات، وتغيَّرَ الزمان فلا ورع ولا تقوىٰ ولا صوم ولا صلاة. قدّموا الدنيا على الآخرة، وقدّموا شهوات النفس على حضرة العزة، وأراهم لدنياهم كالمصاب، ولا يبالون طرق الآخرة ولا يقصدون طريق الصواب. ذهب الوفاء وفقد الحياء ، ولا يعلمون ما الاتقاء . أرى وجوهًا تلمع فيهم أسرّة الغَدر، يحبّون الليل الليلاء ويبزُقون على البدر. يقرأون القرآن، ويتركون

الرحمان. لا يرى منهم جارُهم إلا الجَور، ولا شريكُ حدبهم إلا الغَور، يأكلون الضعفاء ويطلبون الكَور. كثُر الكاذبون والنمّامون، والواشون والمغتابون، والظالمون المغتالون، والزانون الفاجرون، والشاربون المذنبون، والخائنون الغدّارون، والمايلون المرتشون. قست القلوب والسجايا، لا يخافون اللّٰه ولا يذكرون المنايا. يأكلون كما يأكل الأنعام، ولا يعلمون ما الإسلام. وغمرتهم شهوات الدنيا، فلها يتحركون ولها يسكنون، وفيها ينامون وفيها يستيقظون. وأهل الثراء منهم غريقون فى النعم ويأكلون كالنَّعم، وأهل البلاء يبكون لفقد النعيم أو من ضغطة الغريم، فنشكوا إلى اللّٰه الكريم، ولا حول ولا قوة إلا باللّٰه النصير المعين.

وأما مفاسد النصارى فلا تُعدّ ولا تُحصى، وقد ذكرنا شطرا منها فى أوراقنا الأولٰى. فلما رأى اللّٰه سبحانه أن المفاسد فارت من الخارج والداخل فى هذا الزمان، اقتضت حكمته ورحمته أن يُصلح هذه المفاسد برجُل له قَدمان قدمٌ على قدم عيسى، وقدم على قدم أحمدﷺ المصطفٰى. وكان هذا الرجل فانيا فى القدمين حتى سُمّى بالاسمين. فخذوا هذه المعرفة الدقيقة، ولا تخالفوا الطريقة، ولا تكونوا أول المنكرين. وإن هذا هو الحق وربِّ الكعبة، وباطل ما يزعم أهل التشيع والسُنة. فلا تعجلوا علىّ، واطلبوا الهدى من حضرة العزة، وأْتونى طالبين. فإن تُعرضوا ولا تقبلوا، فتعالوا ندع أبناءنا وأبناءكم، ونساءنا ونساءكم، ثم نبتهل فنجعل لعنة اللّٰه على الكاذبين.

وهذا هو الحق الذى كشف اللّٰه علىّ بفضله العظيم وفيضه القديم. وقد تُوفّى عيسى، واللّٰه يعلم أنه المتوفَّى. وتُوفِّى إمامكم محمدﷺ الذى ترقبونه، وقائمُ الوقتِ الذى تنتظرونه. وأُلهمتُ من ربى ﴿۵۳﴾
أنى أنا المسيح الموعود وأحمدﷺ المسعود. أتعجبون ولا تفكّرون فى سُنن اللّٰه، وتنكرون ولا تخافون؟ وحصحص الحق وأنتم تعرضون

و جاء الوقت و أنتم تبعدون. ومن سُنن اللّٰه القديم المستمرة الموجودة إلى هذا الزمان التى لم تنكرها☆ أحد من الجهلاء و ذوى العرفان، أنه قد يذكر شيئًا أو رجُلا فى أنبائه المستقبلة، ويريد منه شيئًا آخر أو رجُلا آخر فى الإرادة الأزلية. وربما نرى فى منام أن رجلا جاء من مقام فلا يجيء مَن رأيناه بل يجيء مَن ضاهاه فى بعض الصفات أو شابهَه فى الحسنات أو السيئات. وأقص عليك قصةً عجيبةً وحكايةً غريبةً إن لى كان ابنا صغيرًا وكان اسمه بشيرًا، فتوفاه اللّٰه فى أيام الرضاع، واللّٰه خير وأبقى للذين آثروا سبل التقوى والارتياع. فأُلهمتُ من ربى إنا نردّه إليك تفضلا عليك. وكذلك رأت أُمُّه فى رؤياها أن البشير قد جاء، وقال إنى أعانقك أشد المعانقة ولا أفارق بالسرعة. فأعطانى اللّٰه بعده ابنا آخر وهو خير المعطين. فعلمتُ أنه هو البشير وقد صدق الخبير، فسمّيته باسمه، وأرى حُلية الأول فى جسمه. فثبتت عادة اللّٰه برأى العَين، أنه قد يجعل شريكَ اسمٍ رجلَين. وأما جعلُ البعض سَمِيَّ بعضٍ فهى أسرار لتكميل غرض لا يعلمها إلا مُهجة العارفين.

ولى صديقٌ أحبُّ الأصدقاء وأصدق الأحبّاء، الفاضل العلامة والنحرير الفهّامة، عالمُ رموز الكتاب المبين، عارفُ علوم الحِكم والدّين، واسمه كصفاته المولوى الحكيم نور الدين. فاتفق فى هذه الأيام من قضاء اللّٰه الحكيم العلام أن ابنه الصغير الأحد، الذى كان اسمه محمد أحمد، مات بمرض الحصبة، فصبر ووافق ربَّه ذا الحكمة والقدرة والرحمة، فرآه رجل فى ليلة وفاته بعد مماته كأنه يقول لا تحزنوا لهذه الفرقة، فإنى أذهب لبعض الضرورة، وسأرجع إليكم بقدم السرعة. وهذا يدل على أنه سيُعطى ابنا آخر، فيُضاهى الثانى الغابرَ. واللّٰه قادر على كل شيء، ولكن أكثر الناس

☆ هذا سهو الناسخ والصحيح "ينكرها". (الناشر)

لا يعلمون شؤون أحسن الخالقين.

وكذٰلك فى هذا الباب قصص كثيرة وشهادات كبيرة وقد تركناها خوفا من طول الكلام، وكثيرة منها مكتوبة فى كتب تعبير المنام، فارجع إليها إن كنتَ من الشاكّين. وكيف تشكّ وإن الأخبار تواترت فى هذا الباب؟ ولعلك تكون أيضًا من المشاهدين لهذا العجاب. فما ظنك. أتعتقد أن رجلًا متوفّى إذا رآه أحد فى المنام، أو أخبر عنه فى الإلهام، وقال المتوفى إنى سأرجع إلى الدنيا وأُلاقى القربى، فهل هو راجع على وجه الحقيقة. أو لهذا القول تأويل عند أهل الطريقة؟ فإن كنتم مؤوِّلين فى هذا المقام، فما لكم لا تؤوّلون فى أنباء تُشابهها بالوجه التام؟ أتُفرّقون بين سُنن اللّٰه يا معشر الغافلين؟ فتدبّرْ وما أخال أن تتدبّر إلا أن يشاء ربى هادى الضالين. ﴿۵۴﴾

وقد عرفت أن علامات **ظهور المسيح** الذى هو المهدى قد ظهرت، والفتن كثرت وعمّت، والمفاسد غلبت وهاجت وماجت، ويسبّون خير البشر فى السكك والأسواق، وماتت الملة والتفّت الساق بالساق، وجاء وقت الفراق، فارحموا الدّين المُهان، فإنه يرحل الآن. ونشدتكم اللّٰه. ألا ترون هذه المفاسد بالعين؟ ألا يُترك عينُ زلالِ الإيمان للغَين؟ اشهدوا للّٰه اشهدوا. أحقٌّ هذا أو من المَين؟ وما زاوَلْنا أشدَّ مِن كيد النصارى، وإنا فى أيديهم كالأسارى. إذا أرادوا التلبيس، فيُخجلون إبليس. ظهر البأس، وحصحص اليأس. وقست قلوب الناس، واتبعوا وساوس الوسواس. وبعدوا عن التقوى، وخوف اللّٰه الأعلٰى، بل عادَوا هذا النمط، وضاهَوا السقط. وقلتُ قليلا مما رأيتُ وما استقصيت. وواللّٰه إن المصائب بلغت منتهاها، وما بقى من الملة إلا رسمها ودعواها، وأحاطت الظلمات وعدم سناها، ووطِئ زروعَنا الأوابد، فما بقى ماؤها ومرعاها، وكاد الناس أن يهلكوا من سيل الفتن

وطغواها، فأُعطيتُ سفينةً من ربى، وبسم اللّٰه مجريها ومرساها. وتفصيل ذلك أن اللّٰه وجد فى هذا الزمان ضلالات النصارىٰ مع أنواع الطغيان، ورأى أنهم ضلّوا وأضلّوا خلقا كثيرا، وعلَوا عُلوًّا كبيرا، وأكثروا الفساد، وأشاعوا الارتداد، وصالوا على الشريعة الغرّاء، وفتحوا أبواب المعاصى والأهواء، ففارت غيرة اللّٰه ذى الكبرياء عند هذه الفتنة الصمّاء. ومع ذلك كانت فتنة داخلية فى المسلمين، ومزّقوا باختلافاتٍ دينَ سيد المرسلين، وصال بعضهم على البعض كالمفسدين. فاختارنى اللّٰه لرفع اختلافهم، وجعلنى حَكَما قاضيا لإنصافهم. فأنا الإمام الآتى على قدم المصطفىٰ للمؤمنين، وأنا المسيح متمم الحجة على النصارى والمتنصرين.

وجمع اللّٰه فى وجودى الاسمَين كما اجتمعت فى زمانى نار الفتنتَين، وهذا هو الحق وبالذى خلَق الكونَين. فجئتُ لأشيع أنوار بركاته، واختارنى ربى لميقاته. وما كنتُ أن أردّ فضل اللّٰه الكريم، وما كان لى أن أخالف مرضاة الرب الرحيم. وما أنا إلا كالميت فى يدَى الغسّال، وأُقلَّبُ كلَّ طرفة بتقليب الفعّال، وجئتُ عند كثرة بدعات المسلمين ومفاسد المسيحيين. وإن كنتَ فى شك فانظر بإمعان النظر كالمحقق الأريب، فى فتنِ بدعاتِ قومنا وجهلاتِ عبَدة الصليب. أما ترى فتنًا متوالية؟ أسمعتَ نظيرها فى قرون خالية؟ فما لك لا تفكّر كالعاقلين، ولا تنظر كالمنصفين؟ وإن اللّٰه يبعث على كل رأس مائة مجدّدَ الدّين، وكذلك جرت سُنة اللّٰه المعين. أتظن أنه ما أرسل عند هذا الطوفان رجلا من ذوى العرفان، ولا تخاف اللّٰه آخِذَ المجرمين؟ ﴿۵۵﴾

قد انقضت على رأس المائة إحدى عشر سنة فما نظرتَ، وانكسفت الشمس والقمر فما فكّرتَ، وظهرت الآيات فما تذكّرت، وتبينت الأمارات فما وقّرت، أأنت تنام أو كنتَ من المعرضين؟ أتقول لِمَ ما فعل الفعّال كما

كنتُ أخال؟ وكذلك زعم الذين خلوا من قبلك من اليهود، وما آمنوا بخير الرسل وحبيب رب المعبود، وقالوا ! يخرج منا خاتم الأنبياء الموعود، وكذلك كان وعد ربنا بداوٗد، وقالوا إن عيسى لا يأتى إلا بعد نزول إيليا من السماء. فكفروا بمحمد خير الرسل وعيسى الذى كان من الأنبياء، وختم اللّٰه على قلوبهم فما فهموا الحقيقة، وما كانوا متدبّرين. وقست قلوبهم ونحتوا الدقارير، حتى صاروا قردة وخنازير، وكذلك يكون مآل تكذيب الصادقين. وإنهم كانوا علماء أحزابهم وأئمة كلابهم، وكانوا فقهاء ومحدثين وفضلاء ومفسّرين، وكان أكثرهم من الراهبين. فلما زاغوا أزاغ اللّٰه قلوبهم، وما نفعهم علمُهم ولا نُخْرُوبُهم، وكانوا قوما فاسقين.

فلا تُفرِطوا بجنب اللّٰه وليكن فيكم رفق وحلم، ولا تقْفُوا ما ليس لكم به علم، ولا تغلُوا ولا تعتدوا، ولا تعثوا فى الأرض ولا تفسدوا، واخشوا اللّٰه إن كنتم متقين. قد سمعتم سُنّة تسمية البعض بأسماء البعض، فلا تتركوا السُنن الثابتة من اللّٰه القدير، لأوهام ليس لها عندكم من برهان ونظير، وإن كنتم تُصرّون عليها ولا تُعرضون عنها فأنبئونا بنظائر على تلك السُنة إن كنتم صادقين. ولن تقدروا أن تأتوا بنظير، فلا تبرزوا لحرب الرب القدير، ولا تردّوا النعمة بعد نزولها، ولا تدعّوا الفضل بعد حلولها، ولا تكونوا أوّل المعرضين. ﴿۵۶﴾

وإن كنتم فى شك من أمرى، ولا تنظرون نور قمرى، وتزعمون أن المهدى الموعود والإمام المسعود يخرج من بنى فاطمة لإطفاء فتن حاطمة، ولا يكون من قوم آخرين، فاعلموا أن هذا وهم لا أصل له، وسهم لا نصل له، وقد اختلف القوم فيه، كما لا يخفى على عارفيه، وعلى كمل المحدثين. وجاء فى بعض الروايات أن المهدى صاحب الآيات مِن وُلْدِ العبّاس، وجاء فى البعض أنّه منّا أى مِن خير الناس، وفى البعض أنه من وُلْد

الحسن أو الحسين ، فالاختلاف لا يخفى على ذوى العينين. وقد قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم إن سلمان منا أهل البيت، مع أنه ما كان من أهل البيت، بل كان من الفارسيّين.

ثم اعلم أن أمر النسب والأقوام أمر لا يعلم حقيقته إلا علمُ العلام، والرؤيا التى كتبتُها فى ذكر الزهراء تدل على كمال تعلُّقى، واللّٰهُ أعلم بحقيقة الأشياء. وفى كتاب "التيسير" عن أبى هريرة مَن أسلم من أهل فارس فهو قرشى. وأنا من الفارس كما أنبأنى ربى، فتفكر فى هذا ولا تعجل كالمتعصبين. ثم الأصول المحكم والأصل الأعظم أن يُنظَر إلى العلامات ويُقدَّمَ البينات على الظنيات، فإن كنت ترجع إلى هذه الأصول فعليك أن تتدبّر بالنهج المعقول ليهديك اللّٰه إلى حق مبين، وهو أن النصوص القرآنية والحديثية قد اتفقت على أن اللّٰه ذا القدرة قسّم زمان هذه الأمة بحكمة منه ورحمة على ثلاثة أزمنة، وسلّمه العلماء كلهم من غير مِرْية. فالزمان الأوّل هو زمانٌ أوّلُ من القرون الثلاثة مِن بُدُوِّ زمان خير البرية، والزمان الثانى زمانُ حدوث البدعات إلى وقت كثرة شيوع المحدثات، والزمان الثالث هو الذى شابهَ زمانَ خير البرية، ورجَع إلى منهاج النبوة، وتطهَّرَ مِن بدعات رديّة وروايات فاسدة، وضاهَى زمانَ خاتم النبيين، وسماه آخرَ الزمان نبىُّ الثقلين، لأنه آخِر من الزمانَين. وحمِد اللّٰه تعالى العباد "الآخِرين" كما حمِد الأوّلين، وقال ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ. وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ.[1] ولكلّ ثلّةٍ إمام، وليس فيه كلام. فهذه إشارة إلى خاتم الأئمة، وهو المهدى الموعود اللاحق بالصحابة، كما قال عزّ و جلّ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ[2] وسئل رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عن حقيقة الآخرين فوضع يده على كتف ﴿۵۷﴾

[1] الواقعة :۴۰،۴۱ [2] الجمعة : ۴

سلمان كالموالين المحبين، وقال ’’لو كان الإيمان مُعلَّقًا بالثريّا أى ذاهبًا من الدنيا لناله رجل من فارس‘‘. وهذه إشارة لطيفة من خير البريّة إلى آخر الأئمّة، وإشارة إلى أن الإمام الذى يخرج فى آخر الزمان ويردّ إلى الأرض أنوار الإيمان يكون مِن **أبناء فارس** بحكم اللّٰه الرحمٰن. فتفكّر وتدبّر، وهذا حديث لا يبلغ مقامَه حديث آخر، وقد ذكره **البخارى** فى الصحيح بكمال التصريح. وإذا ثبت أن الإمام الآتى فى آخر الزمان **هو الفارسى** لا غيره من نوع الإنسان، فما بقى لرجل آخر موضع قدم، وهذا من اللّٰه مليكٍ وجودٍ وعدم، فلا تحاربوا اللّٰه ولا تجادلوا كالمعتدين، وآخر دعوانا أنِ الحمد للّٰه رب العالمين.

القصيدة

فى مدح أبى بكر الصدّيق وعمر الفاروق وغيرهما من الصّحابة رضى اللّٰه عنهم أجمعين.

رُوَيدَك لا تَهجُ الصحابةَ واحْذَرِ ولا تَقْفُ كلَّ مزوِّرٍ وتَبَصَّرِ
ولا تتخيَّرُ سبلَ غيٍّ وشقوةٍ ولا تلعَنَنْ قومًا أناروا كَنيِّرِ
أولئك أهلُ اللّٰه فَاخْشَ فِناءَهم ولا تقدَحَنْ فى عِرضهم بتهوُّرِ
أولئك حزب اللّٰه حُفَّاظُ دينهِ وإيذاؤهم إيذاءُ مولًى مُؤثِّرِ
تَصدَّوا لدين اللّٰه صدقًا وطاعةً لكلّ عذابٍ محرِق أو مدمِّرِ
و طهَّر وادى العشق بحر قلوبهم فما الزبدُ والغُثاء بعدَ التطهُّرِ
وجاءوا نبيَّ اللّٰه صدقا فنوّروا ولم يبقَ أثرٌ مِن ظلامٍ مُكدِّرِ
بأ جنحة الأشواق طاروا إطاعةً وصاروا جوارحَ للنبيّ الموقَّرِ ﴿۵۸﴾

ونحن وأنتم فی البساتین نرتَعُ ... وهم حضروا میدانَ قتلٍ کمَحشَرِ
وترکوا هوی الأوطان للّٰہ خالصًا ... وجاء وا الرّسولَ کعاشق متخَیِّرِ
علی الضعف صوّالون مِن قوۃ الهدیٰ ... علی الجُرح سلّالون سیفَ التّشذُّرِ
أتُکفر خلفاءَ النبیّ تجاسرًا ... أتلعَنُ مَن هو مثلُ بدرٍ منوَّرِ
وإن کنتَ قد ساء تْک أمرُ خلافةٍ ... فحارِبْ مَلِیکًا اجتباهم کمُشتری
فبإذنه قد وَقَعَ ما کان واقعًا ... فلا تَبْکِ بعد ظهور قَدَرٍ مقدَّرِ
وما استخلفَ اللّٰهُ العلیمُ کذاهلٍ ... وما کان ربُّ الکائناتِ کمُهْتَرِ
وقُضِیتْ أمورُ خلافةٍ موعودةٍ ... وفی ذاک آیاتٌ لقلبٍ مفکّرِ
وإنی أری **الصدّیقَ** کالشمس فی الضحی ... مآثرُه مقبولةٌ عندَ هُوجرِ
وکان لذات المصطفٰی مثلَ **ظلّهٖ** ... ومهما أشار المصطفی قام **کالجَرِی**
وأَعطی لنصر الدّین **أموالَ** بیته ... جمیعًا سِوی الشیء الحقیر المحقَّرِ
ولمَّا دعاه نبیُّنا لرفاقةٍ ... علی الموت أقبلَ شائقا غیرَ مُدبِرِ
ولیس محلَّ الطعن حسنُ صفاتهٖ ... وإن کنتَ قد أزمعتَ جورًا فعَیِّرِ
أبادَ هوی الدنیا لإحیاء دینهٖ ... وجاء رسولَ اللّٰه مِن کلّ مَعبَرِ
علیک بصُحف اللّٰه یا طالبَ الهدی ... لتنظُرَ **أوصاف العتیق** المطهَّرِ
وما إنْ أری واللّٰهِ فی الصحب کلّهمْ ... کمثل **أبی بکرٍ** بقلبٍ **معطَّرِ**
تخیّرَه الأصحاب طوعًا لفضلهٖ ... وللبحر سلطانٌ علی کلّ جعفرِ
ویثنی **علی الصدّیق** ربٌّ مهیمنٌ ... فما أنت یا مسکین إن کنتَ تزدری
له باقیات صالحات کشارقٍ ... له عینُ آیاتٍ لهذا التطهُّرِ
تَصدَّی لنصر الدین فی وقت عسرهٖ ... تَبدَّی بغارٍ بالرسول المؤزَّرِ
مَکینٌ **أمین زاهد** عند ربّهٖ ... مخلِّصُ دینِ **الحقّ** مِن کلِّ مُهجِرِ ﴿۵۹﴾

ومِن فتن يُخشى على الدين شرُّها ومِن محنٍ كانت كصخرٍ مكسِّرِ
ولو كان هذا الرجل رجلًا منافقًا فمَن للنبيّ المصطفٰى مِن معزِّرِ
أتحسب صدّيقَ المهيمنِ كافرًا لقولِ غريقٍ فى الضلالة أَكْفَرِ
وكان كقلب الأنبياء جَنانُهُ وهمّتُهُ صوّالة كالغضنفرِ
أرىٰ نورَ وجه اللّٰه فى عاداتهِ وجلواتِه كأنه قِطعُ نيِّرِ
وإنّ له فى حضرة القدس درجةً فويلٌ لألسنةٍ حِدادٍ كخنجرِ
وخدماتُه مثلُ البدور منيرةٌ وثمراته مثل الجنا المستكثَرِ
وجاء لتنضير الرياض مبشّرًا فلِلّهِ دَرُّ منضِّرٍ ومبشِّرِ☆
وشابَهَهُ **الفاروق** فى كل خطّةٍ وساسَ البرايا كالمليك المدبّرِ
سعٰى سَعْىَ إخلاص فظهرتْ عزّة وشأنٌ عظيم للخلافة فانظُرِ
وصبّغ وجهَ الأرض مِن قتلِ كفرة فيا عجبًا مِن عزمه المتشمِّرِ
وصار ذُكاءً كوكبٌ فى وقتهِ فواهًا له ولوقته المتطهِّرِ
وبارَى ملوكَ الكفر فى كل معرَكٍ وأهلكَ كلَّ مبارزٍ متكبّرِ
أرى آية **عظمٰى بأيدٍ** قويةٍ فواهًا لهذا العبقريّ المظفّرِ
إمامُ أناسٍ فى بِجادٍ مرقَّعٍ مليكُ ديار فى كساء مغبَّرِ
وأُعطىَ أنوارًا فصارَ محدَّثًا وكلَّمه الرحمن كالمتخيّرِ
مآثره مملوّة فى دفاترٍ فضائله أجلى كبدرٍ أنورِ
فواهًا له ولسعيه ولجهدهِ وكان لدين محمدٍ خيرَ مِغفرِ
وفى وقته أفراسُ خيلِ محمّدٍ أثرنَ غبارًا فى بلاد التنصّرِ
وكسَّر كسرى عسكرُ الدين شوكةً فلم يبق منهم غيرُ صُور التَّصوّرِ
وكان بشوكته سليمانَ وقتهِ وجُعلتْ له جِنُّ العِدا كالمسخَّرِ ﴿۶۰﴾

☆ حاشیہ کے لئے دیکھئے صفحہ ۳۹۲

رأيتُ جلالة شأنه فذكرتُهُ   وما أمدحُ المخلوق إلّا لجوهرِ
وما إنْ أخاف الخَلقَ عند نصاحة   وإن المرارة يلزَمَنْ قولَ مُنذِرِ
فلما أجازت حُلَلُ قولی لُدونةً   وغارت دقائقُه كبئرٍ مقعَّرِ
فأفتوا جميعا أنّ كُفرك ثابتٌ   وقتلك عملٌ صالح لِلمكفِّرِ
لقد زيّنَ الشيطانُ أوهامَهم لهم   فتركوا الصلاحَ لأجل غيٍّ مُدْخِرِ
وقد مسخَ القهّارُ صورَ قلوبهم   وفقدوا من الأهواء قلبَ التدبُّرِ
وما بقيتُ فی طينهم ريحُ عِفّةٍ   فذَرْهم يسبّوا كلَ بَرٍّ موقَّرِ
وقد كُفِّرَتْ قبلی صحابةُ سيّدی   وقد جاءك الأخبارُ من كل مُخْبِرِ
يُسِرّون إيذائی لجبن قلوبهم   وما إنْ أری فيهم خصيمًا ينبری
يفرّون منی كالثعالب خشيةً   يخافون أسيافی ورمحی وخنجری
ومنهم حِراصٌ للنضال عداوةً   غلاظٌ شدادٌ لو يطيقون عسكری
قد استترتْ أنوارُهم من تعصّبٍ   وإنی أراهم كالدّمال المعَفَّرِ
فأعرضْنا عنهم وعن أرجائهم   كأنّا دفنّاهم بقبرٍ مقعَّرِ
ووالله إنا لا نخاف شرورَهم   نقلنا وَضِيئتَنا إلی بيتِ أقدرِ
وما إن أخاف الخَلق فی حكم خالقی   وقد خوَّفوا واللّٰهُ كهفی ومَأْزَرِی
وإن المهيمن يعلَمَنْ كلّ مُضْمَری   فدَعْنی وربی يا خصيمی ومُكْفِری
ولو كنتُ مفتريا كذوبا لضَرَّنی   عداوةُ قومٍ جرَّدوا كلّ خنجرِ
بوجه المهيمن لستُ رجلا كافرا   وإن المهيمن يعلَمَنْ كلّ مُضْمَری
ولستُ بكذّاب وربّی شاهدٌ   ويعلمُ ربّی كلَّ ما فی تصوُّری
وأُعطِيتُ أسرارًا فلا يعرفونها   وللناس آراءٌ بقدْرِ التبصُّرِ
فسبحانَ ربِّ العرش عمّا تقوّلوا   عليه بأقوال الضلال كمُفتَری ﴿۶۱﴾

وما أنا إلا مسلمٌ تابعُ الهدیٰ فیا صاحِ لا تَعجَلْ هوًی وتَدَبَّرِ
ولٰکنْ علومی قد بدا لُبُّ لُبِّها لِما رَدِفَتْها ظُفُرُ کَشْفٍ مقَشِّرِ
لقد ضلّ سعْیًا مَن أتانی مخالفًا وربی معی واللّٰهُ حِبِّی ومُوثِری
ویعلو أولو الطغوی بأوّل أمرِهم وأهلُ السعادة فی الزمان المؤَخَّرِ
ولو کنتَ من أهل المعارف والهدیٰ لصدَّقْتَ أقوالی بغیر تحیُّرِ
ولو جئتَنی من خوفِ ربٍّ محاسِبٍ لأصبَحْتَ فی نعمائه المستَکثِرِ
ألا لا تُضِعْ وقتَ الإنابة والهُدٰی صُدودُک سمٌّ یا قلیلَ التفکّرِ
وإن کنت تزعمُ صبرَ جسمِک فی اللّظی فجرِّبْهُ تمرینًا بحرْقٍ مسَعِّرِ
وما لک لا تبغی المعالِجَ خائفًا وإنک فی داءٍ عُضالٍ کمُحصَرِ
فیا أیها المُرخی عِنانَ تعصّبٍ خَفِ اللّٰهَ واقبَلْ تُحفَ وعظِ المذکِّرِ
وخَفْ نارَ یومٍ لا یَرُدُّ عذابَها تدَلُّلُ شیخٍ أو تظاهُرُ مَعْشرِ
سئِمنا تکالیفَ التطاول مِن عِدا تمادتْ لیالی الجَور یا ربِّ فَانْصُرِ
وأنتَ رحیم ذو حنان ورحمةٍ فنَجِّ عبادَک من وبالٍ مدمِّرِ
رأیتُ الخطایا فی أمور کثیرةٍ وإسرافَنا فاغفِرْ وأیِّدْ وعَزِّرِ
وأنتَ کریمُ الوجهِ مَولی مُجامِلٌ فلا تطرُدِ الغلمانَ بعد التخیُّرِ
وجئناک کالموتٰی فأَحْیِ أمورَنا ونستغفِرَنْک مستغیثین فاغْفِرِ
إلٰی أیِّ باب یا إلٰهی تَرُدُّنی أتترکُنی فی کفِّ خصمٍ مُخسِّرِی
إلٰهی فدَتْک النفسُ أنت مقاصدی تعالَ بفضلٍ من لدُنْک وبَشِّرِ
أأعرضتَ عنّی لا تکلّمُ رحمةً وقد کنتَ من قبلِ المصائبِ مُخبِری
وکیف أظنُّ زوالَ حُبِّک طُرفةً ویَأْطِرُ قلبی حبُّک المتَکثِّرِ
وجدتُ السّعادة کلَّها فی إطاعةٍ فوَفِّقْ لآخَرَ من خلوصٍ ویَسِّرِ ﴿۶۲﴾

إلٰهی بوجهک أَدْرِکِ العبدَ رحمةً | تعالَ إلی عبدٍ ذلیلٍ مُکفَّرِ
ومِن قبلِ هذا کنتَ تسمع دعوتی | وقد کنتَ فی المضمار تُرسی ومأْزَری
إلٰهی أَغِثْنی یا إلٰهی أَمِدَّنی | و بَشِّرْ بمقصودی حنانًا وخَبِّرِ
أَرِنی بنورک یا ملاذی ومَلجَئی | نعوذ بوجهک من ظلامٍ مُدَعْثِرِ
وخُذْ رَبِّ مَن عادَی الصلاحَ ومفسدًا | ونَزِّلْ علیه الرِّجزَ حقًّا ودَمِّرِ
وکُنْ ربِّ حنّانًا کما کنتَ دائمًا | وإن کنتُ قد غادرتُ عهدًا فذَکِّرِ
وإنّک مولی راحمٌ ذو کرامةٍ | فبَعِّدْ عنِ الغلمان یومَ التشوُّرِ
أری لیلةً لیلاءَ ذاتَ مخافةٍ | فَهَنِّئ وبَشِّرْنا بیومٍ عبقری
وفَرِّجْ کُروبی یا کریمی ونَجِّنی | ومَزِّقْ خصیمی یا إلٰهی وعَفِّرِ
ولیستْ علیک رموزُ أمری بغُمّةٍ | وتعرفُ مستوری وتدری مقَعَّری
زلالُک مطلوبٌ فأَخرِجْ عُیونَه | جلالُک مقصودٌ فأیِّدْ وأَظْهِرِ
وجدناک رحمانًا فما الهَمُّ بعدَهُ | نعوذ بنورک من زمانٍ مُکوِّرِ
وآخر دعوانا أنِ الحمدُ کلُّهُ | لربٍّ کریمٍ قادرٍ ومیَسِّرِ

الوصیّة

إنّ من السهود☆ أن القدح یوجب القدح، والمدح یوجب المدح. فإنک إذا قلتَ لرجل إنّ أباک رجل شریف صالح، فلن یقول لأبیک إنه شریر طالح، بل یرضیک بکلام زکّاه، ویمدح أباک کمثل مَدْحٍ مدحتَ به أباه، بل یذکره بأصفاه وأعلاه، وأما إذا شتمتَ فیکلّم کما کلّمتَ. فکذلک الذین یسبّون الصدّیق والفاروق، فإنما هم یسّبون علیًّا ویؤذونه ویُضیعون الحقوق. فإنک إذا قلتَ إن أبا بکر کافر، فقد هیّجتَ محبَّ الصدّیق الأکبر لأن یقول إنّ علیًّا أکفرُ؛ فما شتمتَ الصدّیق، بل شتمتَ علیًّا وجاوزتَ الطریق. وإنک لا تسبّ أبا أحد لئلا

☆ سهو الناسخ والصحیح "المشهود". (الناشر)

يسبّوا أباك، وكذلك لا تشتم أُمَّ مَن عاداك، ولكن لا تبالى عزّةَ بيت النبوة، ولا تعصمهم من سوء هذه السلسلة، ولا تنظر إلى فساد النتيجة مع دعاوى التشيع وتصلُّف المحبّة، فكل ذنب السبّ على عنقك يا عدو آل رسول اللّٰه والخمسة المطهرة ومتطبعا بطباع المنافقين.

﴿۶۳﴾ **حاشیہ متعلقہ صفحہ ۳۸۸** انا بيّنا ان ابابكر كان رجلا عبقريا وانسانا اِلٰهيًّا جلّى مطلع الاسلام بعد الظلام وكان قصاراه انه من ترك الاسلام فباراه ومن انكر الحق فماراه ومن دخل دارالاسلام فداراه. كابد فى اِشاعة الاسلام شدائد واعطى الخلق دررًا فرايد. ساس الاعراب بالعزم المبارك وهذب تلك الجمال فى المسارح والمبارك واستقراء المسالك ورغاء المعارك ما استفتى بأسًا ورأى من كل طرف يأسًا انبرى لمبارات كل خصيم وما استهوته الافكار ككل جبان وسقيم وثبت عند كل فساد وبلوى انه ارسخ من رضوىٰ واهلك كل من تنبىٰ من كذب الدعوىٰ. ونبذ العُلق للّٰه الا علٰى وكان كل اهتشاشه فى اعلاء كلمة الاسلام واتباع خير الانام فدونك حافظ دينك واترك طنينك وانى ماقلت كمتبع الاهواء او مقلد امر وجد من الاباء بل حُبّب الى مُذْ سَعَتْ قدمى ونفث قلمى ان اتخذ التحقيق شرعة والتعميق نُجعة فكنت انقب عن كل خبر وا سئل عن كل حبر. فوجدت الصديق صديقا وكشف علىّ هذا الامر تحقيقا فاذا الفيته امام الائمة وسراج الدّين والاُمّة شددت يدى بغرزه وأويت الى حرزه واستنزلت رحمة ربى بحبّ الصالحين. فرحمنى وآوانى وايّدنى وربّانى وجعلنى من المكرمين. وجعلنى مجدّد هذه المأة والمسيح الموعود من الرحمة وجعلنى من المكلّمين واذهب عنى الحزن واعطانى ما لم يعط احد من العالمين. وكل ذٰلك بالنبى الكريم الاُمّى وحبّ هؤلاء المقربين **اللّٰهم فصلّ وسلّم على افضل رسلك وخاتم انبياءك محمد خير الناس اجمعين** وواللّٰه ان ابا بكر

کان صاحب النبی صلعم فی الحرمین و فی القبرین. اعنی قبر الغار الذی تواریٰ فیه کالمیت عند الاضطرار. والقبر الذی فی المدینة ملتصقا بقبر خیر البریة فانظر **مقام الصدیق** ان کنت من اهل التعمیق. حمده اللّٰہ و خلافته فی القراٰن و اثنی علیه باحسن البیان ولا شک انه مقبول اللّٰہ و مستطاب وهل یحتقر قدره الا مصاب غابت شوائب الاسلام بخلافته و کمل سعود المسلمین برأفته وکاد ان ینفطر عمود الاسلام لو لا الصدیق صدیق خیر الانام. وجد الاسلام کالمهتر الضعیف والموؤف النحیف فنهض لاعادة حبره و سبره کالحاذقین. واوغل فی اثر المفقود کالمنهوبین. حتی عاد الاسلام الٰی رشاقة قده وأسالة خده ونضرة جمّاله و حلاوة زلاله و کان کلّ هٰذا من صدق هٰذا العبد الامین. عفّر النفس و بدّل الحالة وما طلب الجعالة الا ابتغاء مرضات الرحمان و ما اظلّ المَلَوان علیه الا فی هٰذا الشأن کان محیی الرفات ودافع الاٰفات و واقی الغافات. وکلُّ لبّ النصرة جاء فی حصته وهذا من فضل اللّٰہ و رحمته والاٰن نذکر قلیلا من الشواهد متوکّلًا علی اللّٰہ الواحد لیظهر علیک کیف اعدم فتنا مشتدة الهبوب ومحنًا مشتنطة الأُلُهوب و کیف اعدم فی الحرب ابناء الطعن والضرب فبانت دخیلةُ امره من افعاله وشهدت اعماله علی سر خصاله فجزاه اللّٰہ خیر الجزاء و حشره فی ائمة الاتقیاء ورحمنا بهٰؤلاء الاحباء فتقبل منی یا ذاالالاء والنعماء وانک ارحم الرحماء وانّک خیر الرّاحمین. ﴿۶۴﴾

حاشیة: لطیفة

فتنة الارتداد بعد وفات النّبی صلعم خیر الرسل و امام العباد

لما قبض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ارتدت العرب اما القبیلة مستوعبة و اما بعض منها و نجم النفاق والمسلمون کالغنم فی اللیلة الممطرة لقلتهم و کثرة

عـدوهـم و ظـلام الـجـو بـفـقـد نبيهم (الجزء الثانی من تاريخ ابن خلدون صـفـحه ٦٥) **وقـال ايضا**. ارتـدت الـعـرب عـامة و خـاصة و اجتمع على طـلـيـحة عـوام طـیء و اسـد وارتـدت غـطـفان وتوقفت هوازن فامسكوا الـصـدقة وارتـد خـواص مـن بـنـی سـلـيـم وكـذا سـائر الناس بكل مكان (صـفـحـه٦٥) وقـال ابـن الأثير فی تاريخه لما توفی رسول اللّٰه صلی اللّٰه عـلـيـه وسـلـم و وصل خبره الٰی مكة وعامله عليها عتاب بن أسيد استخفی عتاب وارتجت مكة وكاد اهلها يرتدون(الجزء الاول صفحه ۱۳۴)

وقـال ايـضًـا. ارتـدت العرب امّا عامة او خاصة من كل قبيلة وظهر النفاق واشـرأبت اليهود والنصرانية و بقی المسلمون كالغنم فی الليلة الممطرة لـفـقـد نبيّهم و قلّتهم و كثرة عدوهم فقال الناس لابی بكر انّ هٰؤلاء يعنون جيـش اسـامة جند المسلمين والعرب علٰی ما ترٰی فقد انتقضت بک فلا يـنـبـغی ان تفرق جماعة المسلمين عنک فقال ابوبكر والذی نفسی بيده لـو ظـنـنـت ان السباع تخطفنی لانفذتُ جيش اسامة كما امر النبی صلعم ولا اردّ قضاءً قضی به رسول اللّٰه صلعم وقال عبد اللّٰه بن مسعود لقد قمنا بـعـد النّبی صلعم مقّامًـا كِـدنـا اَنْ نهـلک لو لا ان منّ اللّٰه علينا بابی بكر ﴿۶۵﴾ رضی اللّٰه عنه اجمعنا علی ان نقاتل علی ابنة مخاض وابنة لبون و ان ناكل قری عربية ونعبد اللّٰه حتی ياتينا اليقين.(ايضا صفحه ۱۴۲)

خروج مُدعی النبوّة

وثـب الاسـود باليمن و وثب مسيلمة باليمامة ثم وثب طليحة بن خويلد فی بنی اسـد يدعی كلهم النبوة (ابن خلدون الجزء الثانی صفحه ٦٠☆) و تنبأت سجاح بنت الحارث من بنی عقفان و اتبعها الهذيل بن عمران فی بنی تغلب و عقبة بن هـلال فـی النمر والسليل بن قيس فی شيبان و زياد بن بلال واقبلت من الجزيرة فـی هٰذه الجموع قـاصدة الـمـديـنـة لتغزو ابا بكر رضی اللّٰه عنه (صفحه٦٥)

☆ نوٹ:۔ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے یہ حوالہ اورآ گے آنے والے دیگر حوالہ جات ملخصًا بیان فرمائے ہیں۔(ناشر)

استخلا فه صلّی اللّٰہ علیہ وسلم ابا بکرؓ نائبا عنہ للامامة فی الصّلٰوۃ

قال ابن خلدون ثم ثقل به الوجع و اغمی علیه فاجتمع علیه نساء ہ و اهل بیته و العباس و علی ثم حضر وقت الصلٰوۃ فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس. (الجزء الثانی صفحہ ۶۲)

مکان ابی بکرؓ من النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

وقال ابن خلدون ثم قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم بعد ما اوصی بثلاث سدّوا هذه الابواب فی المسجد الا باب ابی بکر فانی لا اعلم امرءً افضل یدًا عندی فی الصحبة من ابی بکر. (الجزء الثانی صفحہ۶۲)

شدة حُبّ ابی بکر للنبیّ صَلی اللّٰہ علیہ وسلّم

وذکر ابن خلدون واقبل ابوبکر و دخل علٰی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فکشف عن وجهه وقبّله وقال بابی انت و أمی قد ذقت الموتة التی کتب اللّٰہ علیک و لن یصیبک بعدها موتة ابدًا (ایضًا صفحہ۶۳)

وکان من لطائف منن اللّٰہ علیه واختصاصه بکمال القرب من النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم کما نص به ابن خلدون☆ انّه رضی اللّٰہ عنه حمل علی السریر الذی حمل علیه رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم و جعل قبره مثل قبر النبی مسطحا والصقوا لحده بلحد النبی صلعم وجعل رأسه عند کتفی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وکان اخر ما تکلم به توفنی مسلما و الحقنی بالصالحین. (صفحہ ۱۷۶) ﴿۶۶﴾

ولنکتب هنا کتابا کتبه الصدیق الٰی قبائل العرب المرتدة لیزید المطلعون علیه ایمانا وبصیرة بصلابة الصدیق فی ترویج شعائر اللّٰه والذبّ عن جمیع ما سنّه رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلّم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم من ابی بکر خلیفة رسول اللّٰہ صلعم الٰی من بلغه کتابی هٰذا من عامّة و خاصّة أقام علی اسلامه او رجع عنه سلام علی من اتبع الهدٰی ولم یرجع بعد الهدٰی الی الضلالة والعمٰی فانی احمد الیکم اللّٰه الذی لا اله الا هو واشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شریک له و انّ محمدا عبده ورسوله نقرّ بما جاء به و نکفرّ من ابٰی و نجاهده امّا بعد فان اللّٰہ تعالٰی

☆ سہو الناسخ والصحیح ” ابن الا ثیر “. (الناشر)

ارسل محمدا بالحق من عنده الی خلقه بشیرًا و نذیرا و داعیا الی اللّٰہ باذنه وسراجا منیرا لینذر من کان حیا و یحق القول علی الکافرین فهدی اللّٰہ بالحق من اجاب الیه و ضرب رسول اللّٰہ صلعم من ادبر عنه حتی صار الی الاسلام طوعا و کرها ثم توفی رسول اللّٰہ صلعم وقد نفّذ لامر اللّٰہ ونصح لاُمّته وقضی الذی کان علیه و کان اللّٰہ قد بیّن له ذٰلک ولاهل الاسلام فی الکتاب الذی انزل فقال اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ[1] وقال وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِکَ الْخُلْدَ. اَفَاْئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ[2] وقال للمؤمنین وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ. قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ. اَفَاْئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ. وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْئًا. وَسَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰکِرِیْنَ.[3] فمن کان انما یعبد محمدا فان محمدا قد مات و من کان انما یعبد اللّٰہ وحده لا شریک له فان اللّٰہ له بالمرصاد حیٌّ قیّومٌ لا یموت و لا تاخذه سنة و لا نوم حافظ لامره منتقم من عدوه یجزیه. وانی اوصیکم بتقوی اللّٰہ وحظکم ونصیبکم من اللّٰہ وما جاء کم به نبیکم صلعم وان تهتدوا بهداه وان تعتصموا بدین اللّٰہ فان کل من لم یهده اللّٰہ ضال و کل من لم یعافه لمبتلی و کل من لم یُعنه مخذول فمن هداه اللّٰہ کان مهتدیا و من اضلّه کان ضالا قال اللّٰہ تعالٰی مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ. وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا[4] ولم یُقبل منه فی ﴿۶۷﴾
الدنیا عمل حتی یقرّ به ولم یقبل منه فی الاٰخرة صرف ولا عدل و قد بلغنی رجوع من رجع منکم عن دینه بعد ان اقرّ بالاسلام وعمل به اغترارًا باللّٰہ وجهالة بامره واجابة للشیطان قال اللّٰہ تعالٰی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ. اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗٓ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ لَکُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا[5] و قال اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا. اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ.[6] وانی بعثت الیکم فلانا من المهاجرین والانصار والتابعین باحسان وامرته ان لا یقاتل احدًا ولا یقتله حتی یدعوه الی داعیة اللّٰہ فمن استجاب له و اقرّ و کفّ و عمل صالحًا قبل منه و اعانه علیه ومن ابٰی امرت ان یقاتله علٰی ذٰلک ثم لا یبقی علی احد منهم قدر علیه وان یحرقهم بالنار ویقتلهم کل قتلة وان یسبی النسآء والذراری ولا یقبل من احد الا الاسلام فمن اتبعه فهو خیر له ومن ترکه فلن یعجز اللّٰہ وقد امرت رسولی ان یقرء

[1] الزمر: ۳۱ [2] الانبیاء: ۳۵ [3] اٰل عمران: ۱۴۵ [4] الکهف: ۱۸ [5] الکهف: ۵۱ [6] فاطر: ۷

کتابی فی کل مجمعٓ لکم والداعیة الاذان فاذا اذّن المسلمون فاذّنوا کفّوا عنهم وان لم یؤذّنوا عاجلوهم واذا أذّنوا اسألوهم ما علیهم فان ابوا عاجلوهم وان اقرّوا قبل منهم.

مِن المؤلّف

إنّ الصحابةَ کلَّهم کذُکاءٍ ... قد نَوّروا وجهَ الوری بضیاءِ
ترکوا أقاربَهم وحُبَّ عِیالهم ... جاء وا رسولَ اللّٰه کالفقراءِ
ذُبحُوا و ما خافوا الوری من صدقهم ... بل آثروا الرحمان عند بلاءِ
تحت السیوف تَشهّدوا لخلوصهم ... شَهِدوا بصدق القلب فی الأمْلاءِ
حضروا المواطنَ کلها من صدقهم ... حفَدوا لها فی حَرَّةٍ رَجُلاءِ
الصالحون الخاشعون لربهم ... البایتون بذکره وبکاءِ
قومٌ کِرامٌ لا نُفرِّقُ بینهم ... کانوا لخیر الرسل کالأعضاءِ
ما کان طعنُ الناس فیهم صادقًا ... بل حَشْنَةٌ نشأَتْ مِن الأهواءِ
انی أری صَحْب الرسول جمیعَهم ... عندَ الملیکِ بعزّةٍ قَعْسَاءِ
تَبِعوا الرسول برَحْلهِ و ثَواءِ ... صاروا بِسُبلِ حبیبِهم کعَفاءِ
نهضوا لنصر نبینا بوفاءٍ ... عند الضلال وفتنةٍ صمّاءِ
وتخیّروا للّٰه کلَّ مصیبةٍ ... و تهَلّلوا بالقتل والإجلاءِ
أنوارُهم فاقَتْ بیانَ مبیِّنٍ ... یسوَدُّمنها وجهُ ذی الشحناءِ
فانظُرْ إلی خِدماتهم وثَباتهم ... و دَعِ العِدَا فی غُصَّة و صَلاءِ
یا ربِّ فارحمنا بصَحْبِ نبیِّنا ... واغفِرْ وأنتَ اللّٰهُ ذو آلاءِ
واللّٰه یعلَم لوقدرتُ ولم أمُتْ ... لأَشعْتُ مدح الصَحْب فی الأعداءِ
ان کنت تلعنهم و تضحک خسّة ... فارقُبْ لنفسک کلَّ اِستِهزاءِ

من سبّ اصحاب النبی فقد ردیٰ
حق فما فی الحقّ من اخفاء

﴿۶۸﴾

عامّ اطلاع کے لئے

ایک اشتہار

وہ تمام صاحب جنہوں نے شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی کے رسائل اشاعت السنہ دیکھے ہوں گے یا ان کے وعظ سنے ہوں گے یا ان کے خطوط پڑھے ہوں گے وہ اس بات کی گواہی دے سکتے ہیں کہ شیخ صاحب موصوف نے اس عاجز کی نسبت کیا کچھ کلمات ظاہر فرمائے ہیں اور کیسے کیسے خود پسندی کے بھرے ہوئے کلمات اور تکبر میں ڈوبے ہوئے ترہات اُن کے منہ سے نکل گئے ہیں کہ ایک طرف تو انہوں نے اس عاجز کو کذاب اور مفتری قرار دیا ہے اور دوسری طرف بڑے زور اور اصرار سے یہ دعویٰ کر دیا ہے کہ مَیں اعلیٰ درجہ کا مولوی ہوں اور یہ شخص سراسر جاہل اور نادان اور زبانِ عربی سے محروم اور بے نصیب ہے اور شاید اس بکواس سے ان کی غرض یہ ہوگی کہ تا ان باتوں کا عوام پر اثر پڑے اور ایک طرف تو وہ شیخ بطالوی کو فاضل یگانہ تسلیم کر لیں اور اعلیٰ درجہ کا عربی دان مان لیں اور دوسری طرف مجھے اور میرے دوستوں کو یقینی طور پر سمجھ لیں کہ یہ لوگ جاہل ہیں اور نتیجہ یہ نکلے کہ جاہلوں کا اعتبار نہیں۔ جو لوگ واقعی مولوی ہیں انہیں کی شہادت قابلِ اعتبار ہے۔ میں نے اس بیچارہ کو لاہور کے ایک بڑے جلسہ میں یہ الہام بھی سنا دیا تھا کہ **انی مهين من اراد اهانتك** کہ میں اس کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کے درپے ہو۔ مگر تعصب ایسا بڑھا ہوا تھا کہ یہ الہامی آواز اس کے کان تک نہ پہنچ سکی اس نے چاہا کہ قوم کے دلوں میں یہ بات جم جائے کہ یہ شخص ایک حرف عربی کا نہیں جانتا پر خدا نے اسے دکھلا دیا کہ یہ بات الٹ کر اسی پر پڑی۔ یہ وہی الہام ہے جو کہا گیا تھا کہ میں اُسی کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت کے درپے ہوگا۔ سبحان اللہ کیسے وہ قادر اور غریبوں کا حامی ہے۔ پھر لوگ ڈرتے نہیں کیا یہ خدا تعالیٰ کا نشان نہیں کہ وہی شخص جس کی نسبت کہا گیا تھا کہ جاہل ہے اور ایک

صیغہ تک اس کو معلوم نہیں وہ ان تمام مکفروں کو جو اپنا نام مولوی رکھتے ہیں بلند آواز سے کہتا ہے کہ میری **تفسیر** کے مقابل پر تفسیر بناؤ تو **ہزار روپے انعام لو** اور نور الحق کے مقابل پر بناؤ تو **پانچ ہزار روپیہ پہلے** رکھا لو اور کوئی مولوی دم نہیں مارتا۔ کیا یہی مولویت ہے جس کے بھروسہ سے مجھے کافر ٹھہرایا تھا۔ **ایھا الشیخ** اب وہ الہام پورا ہوا یا کچھ کسر ہے۔ ایک دنیا جانتی ہے کہ مَیں نے اسی **فیصلہ** کی غرض سے اور اسی نیت سے کہ تا شیخ بطالوی کی مولویت اور تمام کفر کے فتوے لکھنے والوں کی اصلیت لوگوں پر کھل جائے۔ کتاب **کرامات الصادقین** عربی میں تالیف کی اور پھر اس کے بعد رسالہ **نور الحق** بھی عربی میں تالیف کیا۔ اور میں نے صاف صاف اشتہار دے دیا کہ اگر شیخ صاحب یا تمام مکفر مولویوں سے کوئی صاحب رسالہ کرامات الصادقین کے مقابل پر کوئی رسالہ تالیف کریں تو ایک ہزار روپیہ ان کو انعام ملے گا۔ اور اگر نور الحق کے مقابل پر رسالہ لکھیں تو پانچ ہزار روپیہ ان کو دیا جائے گا۔ لیکن وہ لوگ بالمقابل لکھنے سے بالکل عاجز رہ گئے۔ اور جو تاریخ ہم نے اس درخواست کے لئے مقرر کی تھی یعنی **اخیر جون ۱۸۹۴ء** وہ گذر گئی۔ شیخ صاحب کی اس خاموشی سے ثابت ہو گیا کہ وہ **علم عربی** سے آپ ہی بے بہرہ اور بے نصیب ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ اوّل درجہ کے دروغ گو اور کاذب اور بے شرم ہیں کیونکہ انہوں نے تو تقریراً وتحریراً صاف اشتہار دے دیا تھا کہ یہ شخص علم عربی سے محروم اور جاہل ہے یعنی ایک لفظ تک عربی سے نہیں جانتا تو پھر ایسے ضروری **مقابلہ کے وقت** جس میں اُن پر فرض ہو چکا تھا کہ وہ اپنی علمیت ظاہر کرتے کیوں ایسے چُپ ہو گئے کہ گویا وہ اس دنیا میں نہیں ہیں **خیال کرنا چاہیے** کہ ہم نے کس قدر تاکید سے اُن کو میدان میں بلایا اور کن کن الفاظ سے اُن کو غیرت دلانا چاہا مگر انہوں نے اس طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ ہم نے صرف اس خیال سے کہ شیخ صاحب کی عربی دانی کا دعویٰ بھی فیصلہ پا جائے رسالہ نور الحق میں یہ **اشتہار دے دیا** کہ اگر شیخ صاحب عرصہ تین ماہ میں اسی قدر کتاب تحریر کر کے شائع کر دیں اور وہ کتاب درحقیقت جمیع لوازم بلاغت وفصاحت والتزام حق اور حکمت میں نور الحق کے ثانی ہو تو تین ہزار روپیہ نقد بطور انعام شیخ صاحب کو دیا جائے گا اور نیز الہام

﴿۶۹﴾

کے جھوٹا ٹھہرانے کے لئے بھی ایک سہل اور صاف راستہ ان کو مل جائے گا اور ہزار لعنت کے داغ سے بھی بچ جائیں گے۔ ورنہ وہ نہ صرف مغلوب بلکہ الہام کے مصدق ٹھہریں گے۔ مگر شیخ صاحب نے ان باتوں میں سے کسی بات کی بھی پرواہ نہ کی اور کچھ بھی غیرت مندی نہ دکھلائی۔ **اس کا کیا سبب تھا؟** بس یہی کہ یہ مقابلہ شیخ صاحب کی طاقت سے باہر ہے سو ناچار انہوں نے اپنی رسوائی کو قبول کرلیا اور اس طرف رخ نہ کیا یہ اسی الہام کی تصدیق ہے کہ **انی مھین من اراد اھانتک** شیخ صاحب نے منبروں پر چڑھ چڑھ کر صدہا آدمیوں میں صدہا موقعوں میں بار بار اِس عاجز کی نسبت بیان کیا کہ یہ شخص زبان عربی سے محض بے خبر اور علوم دین سے محض نا آشنا ہے ایک جاہل آدمی ہے اور کذاب اور دجّال ہے اور اسی پر بس نہ کیا بلکہ صدہا خط اسی مضمون کے اپنے دوستوں کو لکھے اور جا بجا یہی مضمون شائع کیا۔ اور اپنے ﴿۷۰﴾ جاہل دوستوں کے دلوں میں بٹھا دیا کہ یہی سچ ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اِس متکبر کا غرور توڑے اور اس گردن کش کی گردن کو مروڑے اور اس کو دکھلاوے کہ کیونکر وہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔ سو اس کی توفیق اور مدد اور خاص اس کی تعلیم اور تفہیم سے یہ کتابیں تالیف ہوئیں اور ہم نے کرامات الصادقین اور نور الحق کے لئے آخری تاریخ درخواست مقابلہ کی اس مولوی اور تمام مخالفوں کے لئے **اخیر جون ۱۸۹۴ء** مقرر کی تھی جو گذر گئی اور اب دونوں کتابوں کے بعد یہ کتاب **سرّ الخلافة** تالیف ہوئی ہے جو بہت مختصر ہے اور نظم اس کی کم ہے اور ایک عربی دان شخص ایسا رسالہ سات دن میں بہت آسانی سے بنا سکتا ہے اور چھپنے کے لئے دس دن کافی ہیں لیکن ہم شیخ صاحب کی حالت اور اس کے دوستوں کی کم مائیگی پر بہت ہی رحم کر کے دس دن اور زیادہ کر دیتے ہیں اور یہ ستائیس دن ہوئے سو ہم فی دن ایک روپیہ کے حساب سے ستائیس روپیہ کے انعام پر یہ کتاب شائع کرتے ہیں اور شیخ صاحب اور ان کے **اِسمی مولویوں** کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر وہ اپنی سُوء قسمت سے ہزار روپیہ کا انعام لینے سے محروم رہے اور پھر پانچ ہزار روپیہ کا انعام پیش کیا گیا تو وہ وقت بھی اُن کی کم مائیگی

کی وجہ سے ان کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ اور تاریخ درخواست گذر گئی اب وہ **ستائیس روپیہ کو تو نہ چھوڑیں** ہم نے سنا ہے کہ ان دنوں میں شیخ صاحب پر تنگدستی کی وجہ سے تکلیفات بہت ہیں۔ خشک دوستوں نے وفا نہیں کی۔ پس ان دنوں☆ میں تو اُن کے لئے ایک روپیہ ایک اشرفی کا حکم رکھتا ہے گویا یہ ستائیس روپیہ ستائیس اشرفی ہیں جن سے کئی کام نکل سکتے ہیں اور ہم اپنے سچے دل سے اقرار کرتے ہیں کہ اگر رسالہ سرالخلافہ کے مقابل پر شیخ صاحب نے کوئی رسالہ میعاد مقررہ کے اندر شائع کر دیا اور وہ رسالہ ہمارے رسالہ کا ہم پلہ ثابت ہوا تو ہم نہ صرف ستائیس روپیہ ان کو دیں گے بلکہ یہ تحریری اقرار لکھ دیں گے کہ شیخ صاحب ضرور عربی دان اور مولوی کہلانے کے مستحق ہیں بلکہ آئندہ مولوی کے نام سے ان کو پکارا جائے گا۔ اور چاہیئے کہ اب کے دفعہ شیخ صاحب ہمت نہ ہاریں۔ یہ رسالہ تو بہت ہی تھوڑا ہے اور کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر ایک ایک جُز روز گھسیٹ دیں تو صرف چار پانچ روز میں اس کو ختم کر سکتے ہیں۔ اور اگر اپنے وجود میں کچھ بھی جان نہیں تو اُن سوڈیڑھ سو مولویوں سے مدد لیں جنہوں نے بغیر سوچے سمجھے کے مسلمانوں کو کافر اور جہنم ابدی کی سزا کے لائق ٹھہرایا اور بڑے تکبر سے اپنے تئیں مولوی کے نام سے ظاہر کیا اگر وہ ایک ایک جُز لکھ کر دیں تو شیخ صاحب بمقابل اس رسالہ کے ڈیڑھ سو جُز کا رسالہ شائع کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر شیخ صاحب نے پھر بھی ایسا کر نہ دکھایا تو پھر بڑی بے شرمی ہوگی کہ **آئندہ مولوی** کہلاویں بلکہ مناسب ہے کہ آئندہ جھوٹ بولنے اور جھوٹ بلوانے سے پرہیز کریں۔ **شیخ** کا نام آپ کے لئے کافی ہے جو باپ دادے سے چلا آتا ہے یا منشی کا نام بہت موزوں ہوگا۔ لیکن ابھی یہ بات قابل آزمائش ہے کہ آپ منشی بھی ہیں یا نہیں۔ منشی کے لئے ضروری ہے کہ فارسی نظم میں پوری دسترس رکھتا ہو مگر میری نظر سے اب تک آپ کا کوئی فارسی دیوان نہیں گذرا۔ بہرحال اگر ہم رعایت اور چشم پوشی کے طور پر آپ کا منشی ہونا مان بھی لیں اور فرض ﴿۱۷﴾

☆ نوٹ:۔ شیخ صاحب اپنے حال کے پرچہ میں اقراری ہیں کہ اگر اُن کے دوستوں نے اب بھی اُن کی مدد نہ کی تو وہ اس نوکری سے استعفادے دیں گے۔ منہ

کرلیں کہ آپ منشی ہیں گو منشیانہ لیاقتیں آپ میں پائی نہیں جاتیں تو چنداں حرج نہیں کیونکہ منشی گری کو ہمارے دین سے کچھ تعلق نہیں لیکن ہم کسی طرح مولوی کا خطاب ایسے نادانوں کو دے نہیں سکتے جن کو ہم پانچ ہزار روپیہ تک انعام دینا کریں تب بھی اُن کی مردہ روح میں کچھ قوت مقابلہ ظاہر نہ ہو ہزار لعنت کی دھمکی دیں کچھ غیرت نہ آوے تمام دنیا کو مددگار بنانے کے لئے اجازت دیں تب بھی ایک جھوٹے منہ سے بھی ہاں نہ کہیں ایسے لوگوں کو اگر مولوی کا لقب دیا جاوے تو کیا بجز مسلمانوں کے کافر بنانے کے کچھ اور بھی ان میں لیاقت ہے۔ ہرگز نہیں۔ چار حدیثیں پڑھ کر نام شیخ الکل **نعوذ باللّٰہ من فتن ھٰذا الدھر و اھلھا و نعوذ باللّٰہ من جھلات الجاھلین**.

یہ بھی واضح رہے کہ ہر یک باحیا دشمن اپنی دشمنی میں کسی حد تک جا کر ٹھہر جاتا ہے اور ایسے جھوٹوں کے استعمال سے اُس کو شرم آ جاتی ہے جن کی اصلیت کچھ بھی نہ ہو مگر افسوس کہ شیخ صاحب نے کچھ بھی اس انسانی شرم سے کام نہیں لیا جہاں تک ضرر رسانی کے وسائل اُن کے ذہن میں آئے انہوں نے سب استعمال کئے اور کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ اوّل تو لوگوں کو اٹھایا کہ یہ شخص کافر ہے اور دجال ہے اس کی ملاقات سے پرہیز کرو اور جہاں تک ہو سکے اس کو ایذا دو اور ہر یک ظلم سے اس کو دکھ دو سب ثواب کی بات ہے۔ اور جب اس تدبیر میں ناکام رہے تو گورنمنٹ انگریزی کو مشتعل کرنے کے لئے کیسے کیسے جھوٹ بنائے کیسے کیسے مفتریات سے مدد لی لیکن یہ گورنمنٹ دور اندیش اور مردم شناس گورنمنٹ ہے سکھوں کے قدم پر نہیں چلتی کہ دشمن اور خودغرض کے منہ سے ایک بات سن کر افروختہ ہو جائے بلکہ اپنی خداداد عقل سے کام لیتی ہے۔ سو گورنمنٹ دانشمند نے اس شخص کی تحریروں پر کچھ توجہ نہ کی اور کیونکر توجہ کرتی اس کو معلوم تھا کہ ایک خودغرض دشمن نفسانی جوش سے جھوٹی مخبری کر رہا ہے گورنمنٹ کو اس عاجز کے خاندان کے خیرخواہ ہونے پر بصیرت کامل تھی اور گورنمنٹ خوب جانتی تھی کہ یہ عاجز عرصہ چودہ سال سے برخلاف ان تمام مولویوں کے بار بار یہ مضمون شائع کر رہا ہے کہ ہم لوگ جو گورنمنٹ برطانیہ کی رعیت ہیں ہمارے لئے اللّٰہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے گورنمنٹ ھٰذا کے زیر اطاعت رہنا اپنا فرض ہے اور بغاوت کرنا حرام۔ اور جو شخص بغاوت کا طریق اختیار کرے یا اس کے لئے ﴿۷۲﴾

کوئی مفسدانہ بناڈالے یا ایسے مجمع میں شریک ہو یا رازدار ہو تو وہ اللہ اور رسول کے حکم کی نافرمانی کررہا ہے اور جو کچھ اس عاجز نے گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ بننے کے لئے اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے وہ سب سچ ہے۔ نادان مولوی نہیں جانتے کہ جہاد کے واسطے شرائط ہیں سکھا شاہی لوٹ مار کا نام جہاد نہیں اور رعیت کو اپنی محافظ گورنمنٹ کے ساتھ کسی طور سے جہاد درست نہیں اللہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ایک گورنمنٹ اپنی ایک رعیت کے جان اور مال اور عزت کی محافظ ہو اور ان کے دین کے لئے بھی پوری پوری آزادی عبادات کے لئے دے رکھی ہو لیکن وہ رعیت موقع پا کر اس گورنمنٹ کو قتل کرنے کو تیار ہو یہ دین نہیں بلکہ بے دینی ہے اور نیک کام نہیں بلکہ ایک بدمعاشی ہے۔ خدا تعالیٰ ان مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے کہ جو اس مسئلہ کو نہیں سمجھتے اور اس گورنمنٹ کے تحت میں ایک منافقانہ زندگی بسر کررہے ہیں جو ایمانداری سے بہت بعید ہے۔ ہم نے سارا قرآن شریف تدبر سے دیکھا مگر نیکی کی جگہ بدی کرنے کی تعلیم کہیں نہیں پائی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس گورنمنٹ کی قوم مذہب کے بارے میں نہایت غلطی پر ہے وہ اس روشنی کے زمانہ میں ایک انسان کو خدا بنا رہے ہیں اور ایک عاجز مسکین کو رب العالمین کا لقب دے رہے ہیں مگر اس صورت میں تو وہ اور بھی رحم کے لائق اور راہ دکھانے کے محتاج ہیں کیونکہ وہ بالکل صراط مستقیم کو بھول گئے اور دور جا پڑے ہیں۔ ہم کو چاہیے کہ ان کے احسان یاد کرکے ان کے لئے جنابِ الٰہی میں دعا کریں کہ اے خداوند قادر ذوالجلال ان کو ہدایت بخش اور ان کے دلوں کو پاک توحید کے لئے کھول دے اور سچائی کی طرف پھیر دے۔ تا وہ تیرے سچے اور کامل نبی اور تیری کتاب کو شناخت کرلیں اور دین اسلام ان کا مذہب ہو جائے۔ ہاں پادریوں کے فتنے حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں اور ان کی مذہبی گورنمنٹ ایک بہت شور ڈال رہی ہے مگر ان کے فتنے تلوار کے نہیں ہیں قلم کے فتنے ہیں سواے مسلمانوں تم بھی قلم سے اُن کا مقابلہ کرو اور حد سے مت بڑھو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء قرآن شریف میں صاف پایا جاتا ہے کہ قلم کے مقابل پر قلم ہے اور تلوار کے مقابل پر تلوار مگر کہیں نہیں سنا گیا کہ کسی عیسائی پادری نے دین کے لئے تلوار بھی اٹھائی ہو۔ پھر تلوار کی تدبیریں کرنا قرآن کریم کو چھوڑنا ہے بلکہ صاف بے راہی اور الٰہی ہدایت سے سرکشی ہے۔ جن میں روحانیت نہیں وہی ایسی تدابیریں کیا کرتے ہیں جو اسلام کا بہانہ کرکے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو سمجھ بخشے۔

افغانی مزاج کے آدمی اس تعلیم کو برا مانیں گے مگر ہم کو اظہار حق سے غرض ہے نہ ان کے خوش ﴿۷۳﴾
کرنے سے اور نہایت مضر اعتقاد جس سے اسلام کی روحانیت کو بہت ضرر پہنچ رہا ہے یہ ہے کہ
یہ تمام مولوی ایک ایسے مہدی کے منتظر ہیں جو تمام دنیا کو خون میں غرق کر دے اور خروج
کرتے ہی قتل کرنا شروع کر دے۔ اور یہی علامتیں اپنے فرضی مسیح کی رکھی ہوئی ہیں کہ وہ
آسمان سے اترتے ہی تمام کافروں کو قتل کر دے گا اور وہی بچے گا جو مسلمان ہو جائے۔ ایسے
خیالات کے آدمی کسی قوم کے سچے خیر خواہ نہیں بن سکتے بلکہ ان کے ساتھ اکیلے سفر کرنا بھی
خوف کی جگہ ہے۔ شاید کسی وقت کافر سمجھ کر قتل نہ کر دیں اور اپنے اندر کے کفر سے بے خبر ہیں۔
یاد رکھنا چاہیے کہ ایسے بیہودہ مسائل کو اسلام کی جُز و قرار دینا اور نعوذ باللہ قرآنی تعلیم سمجھنا اسلام
سے ہنسی کرنا ہے اور مخالفوں کو ٹھٹھے کا موقعہ دینا ہے۔ کوئی عقل اس بات کو تجویز نہیں کر سکتی کہ
کوئی شخص آتے ہی بغیر اتمام حجت کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دے۔ یا جس گورنمنٹ کے
تحت میں زندگی بسر کرے اسی کی تباہی کے گھات میں لگا رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں
کی روحیں بکلی مسخ ہو چکی ہیں اور انسانی ہمدردی کی خصلتیں بتمامہا ان کے اندر سے مسلوب
ہو گئی ہیں یا خالق حقیقی نے پیدا ہی نہیں کیں۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ نا معلوم کہ
ہمارے اس بیان سے وہ لوگ کس قدر جلیں گے اور کیسے منہ مروڑ مروڑ کر کافر کہیں گے مگر ہمیں
ان کی اس تکفیر کی کچھ پرواہ نہیں۔ ہر ایک شخص کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ ہمیں قرآن شریف
کی کسی آیت میں یہ تعلیم نظر نہیں آتی کہ بے اتمام حجت مخالفوں کو قتل کرنا شروع کر دیا جاوے۔
ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ برس تک کفار کے جور و جفا پر صبر کیا۔ بہت سے دکھ
دیے گئے دم نہ مارا۔ بہت سے اصحاب اور عزیز قتل کئے گئے ایک ذرا مقابلہ نہیں کیا اور دکھوں سے
پیسے گئے مگر سوائے صبر کے کچھ نہیں کیا۔ آخر جب کفار کے ظلم حد سے بڑھ گئے اور انہوں نے چاہا
کہ سب کو قتل کر کے اسلام کو نابود ہی کر دیں تب خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کو اُن بھیڑیوں
کے ہاتھ سے مدینہ میں سلامت پہنچا دیا۔ حقیقت میں وہی دن تھا کہ جب آسمان پر ظالموں کو سزا
دینے کے لئے تجویز ٹھہر گئی ؎ تا دلِ مرد خدا نامد بدرد۔ ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد۔ مگر افسوس کہ
کافروں نے اسی پر بس نہ کیا بلکہ قتل کے لئے تعاقب کیا اور کئی چڑھائیاں کیں اور طرح طرح

کے دکھ پہنچائے۔ آخر وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں اپنے بے شمار گناہوں کی وجہ سے اس لائق ٹھہر گئے کہ اُن پر عذاب نازل ہو۔ اگر ان کی شرارتیں اس حد تک نہ پہنچتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز تلوار نہ اٹھاتے مگر جنہوں نے تلواریں اٹھائیں اور خدا تعالیٰ کے حضور میں بے باک اور ظالم ثابت ہوئے وہ تلواروں سے ہی مارے گئے۔ غرض جہاد نبوی کی یہ صورت ہے جس سے اہل علم بے خبر نہیں اور قرآن میں یہ ہدایتیں موجود ہیں کہ جو لوگ نیکی کریں تم بھی ان کے ساتھ نیکی کرو۔ جو تمہیں پناہ دیں اُن کے شکر گذار بنے رہو اور جو لوگ تمہیں دکھ نہیں دیتے ان کو تم بھی دکھ مت دو۔ مگر اِس زمانہ کے مولویوں کی حالت پر افسوس ہے کہ وہ نیکی کی جگہ بدی کرنے کو تیار ہیں اور ایمانی روحانیت اور انسانی رحم سے خالی۔ اللھم اصلح امة محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم. اٰمین. ﴿۷۴﴾

شیخ محمد حسین بطالوی کا ہمارے کافر ٹھہرانے پر اصرار اور ہماری طرف سے ہمارے اسلامی عقیدہ کا ثبوت اور نیز شیخ صاحب موصوف کے لئے ستائیس روپیہ کا انعام اگر وہ رسالہ سر الخلافہ کے مقابل پر رسالہ لکھ کر شائع کریں

خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم نے ایک ذرہ اسلام سے خروج نہیں کیا بلکہ جہاں تک ہمارا علم اور یقین ہے ہم اُن سب باتوں پر قائم اور راسخ ہیں جو نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ سے ثابت ہوتی ہیں اور ہمیں بڑا افسوس ہے کہ شیخ محمد حسین صاحب اور دوسرے ہمارے مخالفوں نے صرف یہی نہیں کیا کہ ہمیں کافر اور دجّال بنایا اور خلود جہنم ہماری سزا ٹھہرائی بلکہ قرآن اور حدیث کو بھی چھوڑ دیا اور ہم بار بار کہتے ہیں کہ ہم اُن کی نفسانی خواہشوں اور غلطیوں اور خطاؤں کو تو کسی طرح قبول نہیں کر سکتے لیکن اگر کوئی سچی بات اور کتاب اللہ اور حدیث کے موافق کوئی عقیدہ اُن کے پاس ہو جس کے ہم بفرض محال مخالف ہوں تو ہم ہر وقت اس کے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے انہیں دکھلا دیا اور ثابت کر دیا کہ توفّی کے لفظ میں کتاب الٰہی کا عام محاورہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بول چال کا عام محاورہ اور صحابہ کی روزمرہ بول چال کا

عام محاورہ اور اس وقت سے آج تک عرب کی تمام قوم کا عام محاورہ مارنے کے معنوں پر ہے نہ اور کچھ۔ اور ہم نے یہ بھی دکھلایا کہ جو معنی توفی کے لفظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئے وہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے **بخاری** کھول کر دیکھو اور پاک دل کے ساتھ اس آیت میں غور کرو کہ مَیں قیامت کے دن اسی طرح
فلما توفّیتنی کہوں گا جیسا کہ ایک **عبد صالح** یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اور سوچو کہ ﴿۷۵﴾
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کلمہ لفظ توفی کے لئے کیسی ایک تفسیر لطیف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی تغییر اور تبدیل کے لفظ متنازعہ فیہ کا مصداق اپنے تئیں ایسا ٹھہرالیا جیسا کہ آیت موصوفہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے مصداق تھے۔ اب کیا ہمیں جائز ہے کہ ہم یہ بات زبان پر لاویں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیت فلما توفیتنی☆ کے حقیقی مصداق نہیں تھے اور حقیقی مصداق عیسیٰ علیہ السلام ہی تھے اور جو کچھ اس آیت سے درحقیقت خدا تعالیٰ کا منشاء تھا اور جو معنے توفی کے واقعی طور پر اس جگہ مراد الٰہی تھی اور قدیم سے وہ مراد علم الٰہی میں قرار پا چکی تھی یعنی زندہ آسمان پر اٹھائے جانا نعوذ باللہ اس خاص معنی میں آنحضرت صلعم شریک نہیں تھے بلکہ آنحضرت نے اس آیت کو اپنی طرف منسوب کرنے کے وقت

☆ بعض نادان کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام میں کما کا لفظ موجود ہے جو کسی قدر فرق پر دلالت کرتا ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توفی اور حضرت عیسیٰ کی توفی میں کچھ فرق چاہیے۔ مگر افسوس کہ یہ نادان نہیں سوچتے کہ مشبہ مشبہ بہ کی طرز واقعات میں خواہ کچھ فرق ہو لیکن لغات میں فرق نہیں پڑ سکتا۔ مثلاً کوئی کہے کہ جس طرح زید نے روٹی کھائی میں نے بھی اسی طرح روٹی کھائی۔ سو اگرچہ روٹی کھانے کے وضع یا عمدہ اور ناقص ہونے میں فرق ہو مگر روٹی کا لفظ جو ایک خاص معنوں کے لئے موضوع ہے اس میں تو فرق نہیں آئے گا۔ یہ تو نہیں کہ ایک جگہ روٹی سے مراد روٹی اور دوسری جگہ پتھر ہو۔ لغات میں تو کسی طرح تصرف جائز نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور اسی قسم کا مقولہ ہے جو ابن تیمیہ نے زاد المعاد میں نقل کیا ہے اور وہ عبارت یہ ہے۔ قال یا معشر قریش ما ترون انی فاعل بکم قالوا خیرًا اخ کریم وابن اخ کریم قال فانی اقول لکم کما قال یوسف لاخوتہ لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا فانتم الطلقاء الصفحہ ۴۱۵۔ اب دیکھو تثریب کا لفظ جن معنوں سے حضرت یوسف کے قول میں ہے انہیں معنوں سے آنحضرت صلعم کے قول میں ہے۔ منہ

اس کے معنوں میں تغییر و تبدیل کر دی ہے اور دراصل جب اس لفظ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کریں تو اس کے اور معنے ہیں اور جب حضرت مسیح کی طرف یہ لفظ منسوب کریں تو پھر اس کے وہی حقیقی معنے لئے جاویں گے جو خدائے تعالیٰ کے قدیم ارادہ میں تھے۔ پس اگر یہی بات سچ ہے تو علاوہ اس فساد صریح کے کہ ایک نبی کی شان سے بہت بعید ہے کہ وہ ایک قرار دادہ معنوں کو توڑ کر اُن میں ایک ایسا تصرف کرے کہ بجز تحریف معنوی کے اور کوئی دوسرا نام اِس کا ہو ہی نہیں سکتا۔ دوسرا فساد یہ ہے کہ جس اتحاد مقولہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا یعنی **فلمّا توفیتنی** کا وہ اتحاد بھی تو قائم نہ رہا کیونکہ اتحاد تو تب قائم رہتا کہ **توفی** کے معنوں میں آنحضرت اور حضرت عیسیٰ شریک ہو جاتے۔ مگر وہ شراکت تو میسر نہ آئی پھر اتحاد کس بات میں ہوا۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی اور لفظ نہیں ملتا تھا جو آپ نے ناحق ایک ایسے اشتراک کی طرف ہاتھ پھیلایا جس کا آپ کو کسی طرح سے حق نہیں پہنچتا تھا۔ بھلا زمین میں دفن ہونے والے اور آسمان پر زندہ اٹھائے جانے والے میں ایک ایسے لفظ میں کہ یا مَرنے کے اور یا زندہ اٹھائے جانے کے معنے رکھتا ہے کیونکر اشتراک ہو۔ کیا ضدین ایک جگہ جمع ہو سکتی ہیں۔ اور اگر آیت **فلما توفیتنی** میں توفی کے معنے مارنا نہیں تھا تو پھر کیا امام بخاری کی عقل ماری گئی کہ وہ اپنی صحیح میں اس معنے کی تائید کے لئے ایک اور آیت دوسرے مقام سے اٹھا کر اس مقام میں لے آیا یعنی آیت **انّی متوفیک** اور پھر اسی پر بس نہ کیا بلکہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی اس جگہ جڑ دیا کہ **متوفیک ممیتک** یعنی متوفیک کے یہ معنی ہیں کہ **مَیں تجھے مارنے والا ہوں**۔ اگر بخاری کا یہ مطلب نہیں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمثیلی معنوں کو ابن عباس کے صریح معنوں کے ساتھ زیادہ کھول دے تو ان دونوں آیتوں کو جمع کرنے اور ابن عباس کے معنوں کے ذکر سے کیا مطلب تھا اور کون سا محل تھا کہ **توفّی** کے معنے کی بحث شروع کر دیتا۔ پس درحقیقت امام بخاری نے اس کارروائی سے **توفّی** کے معنوں میں جو کچھ اپنا مذہب تھا ظاہر کر دیا۔ سو اِس جگہ ہمارے تائید دعویٰ کے لئے تین چیزیں ہو گئیں۔ اوّل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک کہ جیسے عبد صالح یعنی عیسیٰ نے ﴿۷۶﴾

فلما توفیتنی کہا۔ مَیں بھی **فلما توفیتنی** کہوں گا۔ دوسرے ابن عباسؓ سے **توفّی** کے لفظ کے معنے مارنا ہے۔ تیسرے امام بخاری کی شہادت جو اس کی عملی کارروائی سے ظاہر ہو رہی ہے۔

اب سوچ کر دیکھو کہ کیا ہم نے حدیث اور قرآن کو چھوڑا یا ہمارے مخالفوں نے۔ کیا اُنہوں نے بھی **توفّی** کے معنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی صحابی سے ثابت کئے جیسا کہ ہم نے کئے ہیں اور پھر بھی ہم اِس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں کہ اگر ہمارے مخالف اِس ثبوت کے مقابل پر جو **توفّی** کی نسبت ہم نے پیش کیا اب بھی کوئی دوسرا ثبوت پیش کریں یعنی **توفّی** کے معنوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اور حدیث ہم کو دکھلاویں اور اس کے ساتھ کسی اور صحابی کی طرف سے بھی **توفّی** کے معنی تائیدی طور پر پیش کریں اور بخاری جیسے کسی امام حدیث کی بھی ایسی ہی شہادت **توفّی** کے معنوں کے بارہ میں پیش کر دیں تو ہم اس کو قبول کر لیں گے مگر یہ کیسی چالاکی ہے کہ خود تو حدیث اور قرآن کو چھوڑ دیں اور الٹا ہم پر الزام دیں کہ یہ فرقہ قرآن اور حدیث سے باہر ہو گیا ہے۔ اے مخالف **مولویو خدا تم پر رحم کرے ذرہ غور سے توجہ کرو** تا تمہیں معلوم ہو کہ یہ یقینی اور قطعی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے مقام متنازعہ فیہ میں **توفّی** کے معنی بجز مارنے کے اور کچھ بھی ثابت نہیں ہوئے اور جو شخص اس ثابت شدہ معنی کو چھوڑتا ہے وہ قرآن کریم کی تفسیر بالرائے کرتا ہے کیونکہ حدیث کی رو سے بجز مارنے کے اور کوئی معنے **توفّی** آیت متنازعہ فیہ میں منقول نہیں۔ اسی وجہ سے **شاہ ولی اللہ صاحب** نے اپنی تفسیر فوز الکبیر میں جو صرف آثار نبوی اور اقوال صحابہ کے التزام سے کی گئی ہے **متوفیک** کے معنے صرف **ممیتک** لکھے ہیں۔ اگر ان کو کوئی مخالف قول ملتا تو ضرور وہ **او** کے لفظ سے وہ معنے بھی بیان کر جاتے۔ اب ہمارے مخالفوں کو شرم کرنا چاہیئے کہ کیوں وہ نصوص صریحہ کو صریح چھوڑ بیٹھے ہیں۔ پس اے بے باک لوگو خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ کیا تم نے ایک دن مرنا نہیں۔ اور نزول کے لفظ پر آپ لوگ ناز نہ کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس لفظ کا کچھ فیصلہ نہیں فرمایا کہ یہ نزول کن معنوں سے نزول ہے۔ کیونکہ نزول کئی قسم کے ہوا کرتے ہیں اور

مسافر بھی ایک زمین سے دوسری زمین میں جا کر نزیل ہی کہلاتا ہے۔ قرآن کریم میں ان ﴿۷۷﴾
نزولوں کا بھی ذکر ہے جو روحانی ہیں جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ہم نے لوہا اتارا ہم نے لباس
اتارا ہم نے چارپائے اتارے۔ اور ایلیا یعنی یوحنا کے قصہ سے جس پر یہود اور نصاریٰ کا اتفاق
ہے اور بائیبل میں موجود ہے صاف کھل گیا ہے کہ فوت شدہ انبیاء کا نزول اس دنیا میں روحانی
طور پر ہوا کرتا ہے نہ جسمانی۔ وہ آسمان سے تو ہرگز نہیں نازل ہوتے مگر اُن کی روحانی خصلتیں
کسی مثیل میں باذن اللہ داخل ہو کر روحانی طور پر نازل ہو جاتی ہیں اور ان کی ارادات کا شخص
مثیل پر ایک سایہ ہوتا ہے اس لئے اس مثیل کا ظہور ممثّل بہ کا نزول سمجھا جاتا ہے۔ بعض اولیاء
کرام نے بھی اس قسم کے نزول کا تصوف کی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔ غرض عنداللہ یہ قسم بھی ایک
نزول کی قسم سے ہے اور اگر یہ نزول نہیں تو پھر خدائے تعالیٰ کی کتابیں باطل ہوتی ہیں۔ ایلیا کا
قصہ جو بائیبل میں موجود ہے ایک ایسا مشہور واقعہ ہے جو یہود اور نصاریٰ دونوں فرقوں میں مسلّم
ہے اور یہ کمال حماقت ہوگی کہ ہم یہ کہیں کہ ان دونوں فرقوں نے باہم مل کر اس مقام کی آیات کو
تحریف کر دیا ہے بلکہ نصاریٰ کو یہ قصہ نہایت ہی مُضر پڑا ہے اور اگر اِس جگہ نزولِ ایلیا کے
ظاہری معنے کریں تو یہود سچے ٹھہرتے ہیں اور ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام سچے نبی
نہیں تھے کیونکہ اب تک حضرت ایلیا علیہ السلام آسمان سے نازل نہیں ہوئے اور بائیبل کے رو
سے ضرور تھا کہ وہ حضرت مسیح سے پہلے نازل ہو جاتے۔ حضرت مسیح کو یہ ایک بڑی دِقت پیش
آئی تھی کہ یہود نے ان کی نبوت میں یہ عُذر پیش کر دیا جو درحقیقت ایک پہاڑ کی طرح تھا۔ پس
اگر یہ جواب صحیح ہوتا کہ نزول ایلیا کا قصہ محرف ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود کے آگے اسی
جواب کو پیش کرتے اور کہتے کہ یہ بات سرے سے ہی جھوٹ ہے کہ ایلیا پھر دنیا میں آئے گا اور
ضرور ہے کہ وہ مسیح سے پہلے بجسمہ العنصری آسمان سے اتر آوے۔ مگر انہوں نے یہ جواب نہیں
دیا بلکہ آیت کی صحت کو مسلّم رکھ کر نزول کو نزول روحانی ٹھہرایا۔ اور انہیں تاویلوں کے سبب سے
یہودیوں نے انہیں ملحد کہا اور بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ شخص بے دین اور کافر ہے کیونکہ نصوص
توریت کو بلا قرینہ صارفہ ان کے ظاہری معنوں سے پھیرتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تحریف کا عذر پیش کر دیتے اور کہہ دیتے کہ تمہاری آسمانی کتابوں کے یہ مقامات محرف ہو گئے ہیں تو اس جواب سے بھی اگرچہ وہ یہود کا منہ تو بند نہیں کر سکتے تھے تاہم اُن کے خوارق اور معجزات کو دیکھ کر بہت سے لوگ سمجھ جاتے کہ ممکن ہے کہ یہ دعویٰ تحریف کا سچا ہی ہو کیونکہ یہ شخص مؤید من اللہ اور الہام یافتہ اور صاحبِ معجزات ہے لیکن حضرت مسیح نے تو ایسا نہ کیا بلکہ آیت کی صحت کا ایلیا کے نزول کی نسبت اقرار کر دیا جس کی وجہ سے اب تک عیسائی مصیبت میں پڑے ہوئے ہیں اور یہود کے آگے بات بھی نہیں کر سکتے اور یہود ٹھٹھے سے کہتے ہیں کہ عیسیٰ اُس وقت نبی ٹھہر سکتا ہے کہ جب ہم خدائے تعالیٰ کی تمام کتابوں کو جھوٹی قرار دے دیں اور اَب تک عیسائیوں کو موقعہ نہیں ملا کہ اس مقام میں تحریف کا دعویٰ کر دیں اور اس بلا سے نجات پاویں کیونکہ اب وہ انیس سو برس کے بعد کیونکر اس قول کی مخالفت کر سکتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منہ سے نکل گیا۔ یہ مقام ہمارے بھائی مسلمانوں کے لئے بہت غور کے قابل ہے۔ اُن کو سوچنا چاہیے کہ جن ظاہری معنوں پر وہ زور دیتے ہیں اگر وہی معنے سچے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ کسی طور سے نبی نہیں ٹھہر سکتے بلکہ وہ نبی اللہ تو اُسی حالت میں ٹھہریں گے جب کہ حضرت ایلیا نبی کے نزول کو ایک روحانی نزول مانا جاوے۔ ﴿۷۸﴾

افسوس کہ اٹھارہ سو نوے برس گذرنے کے بعد وہی یہودیوں کا جھگڑا اِن مولویوں اور فقیہوں نے اس عاجز کے ساتھ شروع کر دیا اور ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس پہلو کو اِس عاجز نے اختیار کیا وہ حضرت عیسیٰ کا پہلو ہے اور جس پہلو پر مخالف مولوی جم گئے وہ یہودیوں کا پہلو ہے۔ اب مولویوں کے پہلو کی نحوست دیکھو کہ اس کو اختیار کرتے ہی یہودیوں سے اُن کو مشابہت نصیب ہوئی۔ ابھی کچھ نہیں گیا اگر سمجھ لیں۔ اب جبکہ اس تحقیقات سے نزول جسمانی کا کچھ پتہ نہ لگا اور نہ پہلی کتابوں میں اس کی کوئی نظیر ملی اور ملا تو یہ ملا کہ ایلیا نبی کے دنیا میں دوبارہ آنے کا جو وعدہ تھا اُس سے مراد روحانی نزول تھا

نہ ظاہری تو اِس تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جب سے دنیا کی بنا پڑی ہے یعنی حضرت آدم سے لے کر تا ایں دم کبھی کسی انسان کی نسبت نزول کا لفظ جب آسمان کی طرف نسبت دیا جائے جسمانی نزول پر اطلاق نہیں پایا اور جو دعویٰ کرے کہ پایا ہے وہ اس کا ثبوت پیش کرے۔ اور جب اب تک نزول جسمانی پر اطلاق نہیں پایا تو اب خلاف سنت اللہ اور محاورہ قدیمہ کے جو اس کی کتابوں میں پایا جاتا ہے کیوں کر اطلاق پائے گا **ولن تجد لسنۃ اللّٰہ تبدیلا**۔

اور پھر ہم تنزّل کے طور پر کہتے ہیں کہ اگر کوئی غبی اب بھی اِس صریح اور واضح بیان کو نہ سمجھے تو اتنا تو ضرور سمجھتا ہوگا کہ متنازعہ فیہ مقام میں **توفی** کا لفظ وہ محکم اور بیّن لفظ ہے جس کے معنے فیصلہ پا گئے اور قطعی طور پر ثابت ہوگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے معنے مارنا ہی فرمایا ہے اور حضرت ابن عباسؓ نے بھی اِس کے معنے مارنا ہی لکھا ہے اور امام بخاری نے بھی مارنے پر ہی عملی طور پر شہادت دی ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر نزول کا جو لفظ ہے اس کی نسبت اگر ایک بڑے سے بڑا متعصب کچھ تاویلیں کرے تو اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ ایک لفظ ہے جو متشابہات میں داخل ہے۔ لیکن فیصلہ شدہ لفظ اور اُس کے بیّن اور محکم معنوں کو چھوڑ کر متشابہات کی طرف دوڑنا انہیں لوگوں کا کام ہے جن کے دل میں مرض ہے۔ اگر ایمان ہے تو وہ لفظ جو بیّنات اور محکمات میں داخل ہوگیا اُسی سے پنجہ مارو نہ کسی ایسے لفظ سے جو متشابہات میں داخل رہا اور متشابہات کی تاویل خدا تعالیٰ کے علم کی طرف حوالہ کرو تا نجات پاؤ۔ ﴿۷۹﴾

بڑی بھاری نزاع جو ہم میں اور ہمارے مخالفوں میں ہے یہی ہے جو مَیں نے بیان کردی ہے اور ماحصل یہی نکلا کہ ہم بیّنات اور محکمات سے پنجہ مارتے ہیں جو قرآن سے ثابت، حدیث سے ثابت، اقوال صحابہ سے ثابت، پہلی کتابوں کے نظائر سے ثابت، سنت اللہ سے ثابت، امام بخاری کے قول سے ثابت، امام مالک کے قول سے ثابت،

ابن قیّم کےقول سے ثابت ،ابن تیمیّہ کےقول سے ثابت اوراسلام کےبعض دوسرے فرقوں کے اعتقاد سے ثابت ۔مگر ہمارے مخالفوں نے صرف نزول کا ذوالوجوہ لفظ پکڑا ہوا ہے جولغت اورقرآن اور پہلی آسمانی کتابوں کے رو سے بہت سے معنوں پر اطلاق پاتا ہےاوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں تشریح نہیں کی کہ اِس سے حضرت مسیح علیہ السلام کا جسمانی نزول مراد ہے نہ اور کچھ کیوں کہ جب کہ نبیوں کے روحانی نزول کے بارے میں ایک پہلی امت قائل ہے اور یہود جو حضرت ایلیا کے جسمانی نزول کے منتظر تھےاُن کا غلطی پر ہونا حضرت مسیح کی زبان سے ثابت ہوگیا اور اِس سنت اللہ کا کہیں پتہ نہ ملا جو جسمانی نزول بھی کبھی کسی زمانہ میں گذر چکا تو یہی معنے متعین ہوئے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام سے مراد روحانی نزول ہے ورنہ اگر جسمانی نزول بھی سنت اللہ میں داخل ہےتو خدا تعالیٰ نے یہودیوں کو کیوں اِس قدر ابتلا میں ڈالا کہ وہ اب تک اِس خیال میں مبتلا ہیں کہ سچا مسیح تب ہی آئے گا کہ جب ایلیا نبی آسمان سے نازل ہولے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے صاف وعدہ کیا تھا کہ ایلیا نبی دوبارہ دنیا میں آئے گا اور پھر اُس کے بعد مسیح آئے گا تو اِس وعدہ کو اس کی ظاہری صورت پر پورا کیا ہوتا اور ایلیا نبی کو آسمان سے زمین پر بجسمہ العنصری اتارا ہوتا تا یہود لوگ جیسا کہ ایک مدت دراز سے پیشگوئی کے معنے سمجھے بیٹھے تھے اور اُن کے فقیہوں اور عالموں اور محدثوں نے نزول جسمانی ایلیا کو اپنے اعتقاد میں داخل کرلیا تھا اس پیشگوئی کا اپنے اعتقاد کے موافق پورا ہونا دیکھ لیتے اور پھر اُن کو حضرت مسیح کی نبوت میں کچھ بھی شک باقی نہیں رہتا۔ مگر اُن پر یہ کیسی مصیبت پڑی کہ ان کی کتابوں میں تو ان کو صاف صاف اورصریح لفظوں میں بتلایا گیا کہ درحقیقت ایلیا ہی دوبارہ دنیا میں آئے گا اور وہی مسیح سچا ہوگا جو ایلیا کے نزول کے بعد آوے لیکن یہ پیشگوئی اپنے ظاہری معنوں پر پوری نہ ہوئی اور حضرت مسیح تشریف لے آئے اور اُن کو یہود کے سامنے سخت مشکلات پیش ۸۰
آ گئے۔ آخرکار ایک ایسی دور از حقیقت تاویل پر زور ڈالا گیا جس سے یہودیوں کو

کہنا پڑا کہ عیسیٰ سچا مسیح نہیں ہے بلکہ ایک مکار اور ملحد ہے جو اپنے مطلب کے لئے ایک صریح پیشگوئی کو ظاہر سے پھیر کر روحانی نزول کا قائل ہے۔ سو اس وجہ سے کروڑ ہا آدمی کافر اور منکر رہ کر داخل جہنم ہوئے۔ اے مسلمانوں اس مقام کو ذرا غور سے پڑھو کہ آپ لوگوں کی بات یہود کی بات سے ایسی مل گئی کہ دونوں باتیں ایک ہی ہوگئیں اور یقیناً سمجھو کہ مومن کی خصلت میں داخل ہے کہ وہ دوسرے کے حال سے نصیحت پکڑتا ہے۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار واسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔**

اگر کہو کہ ہم کیونکر یقین کریں کہ یہ واقعہ صحیحہ ہے تو اس کا جواب یہی ہے کہ یہ مسئلہ دو قوموں کا متواترات سے ہے اور صرف یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہوگئیں ایسے متواترات کو کمزور نہیں کر سکتا۔ ہاں اس صورت میں ہوسکتا تھا کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں اس قول کی تکذیب کرتا۔ پس جبکہ اس مسئلہ کی تکذیب حدیث اور قرآن سے ثابت نہیں ہوتی تو ہم متواترات قولی سے کسی طرح انکار نہیں کر سکتے۔☆ بلکہ اگر یہ بھی فرض کر لیں کہ وہ تمام کتابیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہی نہیں ہوئیں اور سراسر انسانی تالیف ہے۔ پھر بھی ہم تاریخی سلسلہ کو کسی طرح مٹا نہیں سکتے اور جو امر تاریخی طرز پر دو قوموں کے متفق علیہ شہادت سے ثابت ہوگیا اب وہ شکی اور ظنی نہیں ٹھہر سکتا جیسا کہ ہم وجود رام چندر اور کرشن اور بکر ماجیت اور بدھ سے انکار نہیں کر سکتے حالانکہ ہم ان کتابوں کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہیں سمجھتے۔ پھر کیوں انکار نہیں کر سکتے؟ تاریخی تواتر کی وجہ سے۔

بعض نیم ملا عجیب جہالت کے گڑھے میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے جو ایک **تحریف کا لفظ** سن رکھا ہے بے محل پر اسی کو پیش کر دیتے ہیں اور **تاریخی** تواترات کو نظر انداز کر دیا ہے۔ بلکہ ان کو مٹانا چاہتے ہیں۔ یہ نہایت شرمناک بات ہے کہ ہماری **قوم** میں ایسے لوگ بھی

☆ نوٹ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آنے والے مسیح کو اپنی امت میں سے قرار دینا روحانی نزول کا مؤید ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد روحانی نزول تھا نہ اور کچھ۔ منہ

مولوی کے نام سے مشہور ہیں کہ **متواترات قومی** کو جو تاریخ کے سلسلے میں آ گئے ہیں قبول نہیں کرتے اور خواہ نخواہ غیر متعلقہ جزئیات کو تحریف میں داخل کرتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ اس موقعہ پر اگر **یہودی تحریف** کرتے تو وہ تحریف عیسائیوں کے مقصد کے مخالف ٹھہرتی اور اگر عیسائی تحریف کرتے تو یہودیوں کے دعویٰ کے برعکس ہوتی اور جو لفظ **توریت** کی کتابوں میں موجود ہیں وہ عیسائیوں کے مقصد کو نہایت مضر پڑے ہیں۔ کیونکہ ان سے حضرت ایلیا ﴿۸۱﴾ کے نزول جسمانی کی پیشگوئی قبل از ظہور حضرت مسیح یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے تو اس صورت میں تحریف کرنے میں عیسائیوں کا یہودیوں کے ساتھ اتفاق کرنا ایسا ہے جیسا کہ کوئی اپنے ہاتھ سے اپنا ناک کاٹے۔ وجہ یہ کہ اگر **نزول ایلیا** کی پیشگوئی کو ظاہر پر ہی حمل کریں تو پھر حضرت عیسیٰ کا **سچا نبی ہونا** محالات میں سے ہے کیونکہ اب تک ایلیا نبی **بجسمه العنصری** آسمان سے نازل نہیں ہوا تو پھر عیسیٰ جس کا اس کے بعد آنا ضروری تھا کیونکر پہلے ہی آ گیا۔ اور اگر ظاہر پر حمل نہ کریں اور نزول ایلیا کو **نزول روحانی** قرار دیں تو پھر نزول عیسیٰ کی پیشگوئی میں کیوں ظاہر پر جم بیٹھیں۔ نزول **برحق** اور اس پر ہم ایمان لاتے ہیں بلکہ اس کا ظہور بھی دیکھ لیا لیکن جن معنوں کے رو سے یہود بندر اور سور کہلائے اور خدا تعالیٰ کی کتابوں میں **لعنتی ٹھہرے** اس طور کے نزول کے معنے بعد پہنچنے **ہدایت** کے وہی کرے جس کو بندر اور سؤر بننے کا شوق ہو۔ خدا تعالیٰ صادق مومنوں کو ایسے معنوں سے اپنی پناہ میں رکھے جو اس لعنت کی بشارت دیتے ہیں جو پہلے یہود پر وارد ہو چکی ہے۔ زیادہ اس مسئلہ میں کیا **لکھیں** اور کیا کہیں **جن کو خدا تعالیٰ ہدایت نہ دے** ہم کیونکر دے سکتے ہیں۔ جن کی آنکھیں وہ مالک نہ کھولے ہم کیوں کر کھول سکتے ہیں۔ جن مُردوں کو وہ زندہ نہ کرے ہم کیوں کر کریں۔ اے **مالک و قادر** خدا اب **فضل** کر اور رحم کر اور اس تفرقہ کو درمیان سے **اٹھا** اور **سچ ظاہر کر** اور **جھوٹ** کو نابود کر کہ سب **قدرت** اور **طاقت** اور **رحمت** تیری ہی ہے۔ آمین آمین

پھر بعد اس کے واضح رہے کہ فرشتوں کے نزول سے بھی ہمیں انکار نہیں۔ اگر کوئی ثابت

کر دے کہ **فرشتوں** کا نزول اسی طرح ہوتا ہے کہ وہ **اپنے وجود** کو آسمان سے خالی کر دیں تو ہم بشوق اس ثبوت کو سنیں گے اور اگر در حقیقت ثبوت ہوگا تو ہم اس کو قبول کر لیں گے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے فرشتوں کا وجود **ایمانیات** میں داخل ہے۔ خدا تعالیٰ کا **نزول سماء الدنیا** کی طرف اور فرشتوں کا نزول دونوں ایسی حقیقتیں ہیں جو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ ہاں کتاب اللہ سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ **خلق جدید** کے طور پر زمین پر فرشتوں کا ظہور ہو جاتا ہے **دحیہ کلبی** کی شکل میں جبرئیل کا ظاہر ہونا خلق جدید تھا یا کچھ اور تھا۔ پھر کیا ضرور ہے کہ پہلی خلق کو نابود کر لیں پھر خلق جدید کے قائل ہوں بلکہ پہلا خلق بجائے خود آسمان پر ثابت اور قائم ہے اور دوسرا خلق خدا تعالیٰ کی وسیع قدرت کا ایک نتیجہ ہے کیا **خدا تعالیٰ** کی قدرت سے بعید ہے کہ **ایک وجود** دو جگہ دو **جسموں** سے دکھاوے۔ حاشا وکلّا ہر گز نہیں۔ **الم تعلم ان اللّٰہ علٰی کل شیء قدیر۔** ﴿۸۲﴾

پھر شیخ بٹالوی صاحب نے اپنی دانست میں ہماری کتاب **تبلیغ** کی کچھ غلطیاں نکالی ہیں اور ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ تعصب کے جوش سے یا نادانی کی وجہ سے صحیح اور با قاعدہ ترکیبوں اور لفظوں کو بھی غلطی میں داخل کر دیا۔ اگر اس امر کے لئے کوئی **خاص مجلس** مقرر ہو تو ہم ان کو سمجھاویں کہ ایسی شتاب کاری سے کیا کیا ندامتیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ قیامت کی نشانیاں ظاہر ہو گئیں۔ یہ علم اور نام مولوی **انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔** وہ غلطیاں جو انہوں نے بڑی جانکاہی سے نکالی ہیں اگر وہ تمام اکٹھی کر کے لکھی جائیں تو دو یا ڈیڑھ سطر کے قریب ہوں گی اور ان میں اکثر تو سہو کاتب ہیں اور تین ایسی غلطیاں جو بوجہ نہ میسر آنے نظر ثانی یا طفرہ نظر کے رہ گئی ہیں اور باقی شیخ صاحب کی اپنی عقل کی کوتاہی اور سمجھ کا گھاٹا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیخ صاحب نے کبھی لسان عرب کی طرف توجہ نہیں کی۔ بہتر تھا کہ چپ رہتے اور اور بھی اپنی پردہ دری نہ کراتے۔ ہمیں شوق ہی رہا کہ شیخ صاحب ہماری کتابوں کے مقابل پر کوئی فصیح بلیغ رسالہ نظم اور نثر میں نکالیں اور ہم سے انعام لیں اور ہم سے اقرار کرا لیں کہ در حقیقت وہ مولوی اور عربی دان ہیں۔

میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ یہ **رسائل** جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔

مَیں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔ میں نے کئی مرتبہ شائع کیا کہ اگر شیخ صاحب موصوف جن کی نسبت میرا اعتقاد ہے کہ وہ خذلان میں پڑے ہوئے ہیں اور علم عربیت سے کسی اتفاق سے محروم رہ گئے ہیں مقابلہ کر کے دکھلا دیں تو وہ اس مقابلہ سے میرے ان تمام دعاوی کو نابود کر دیں گے۔ مگر شیخ صاحب کیوں اس طرف متوجہ نہیں ہوتے کونسی مصیبت ہے جو ان کو مانع ہے۔ بس یہی مصیبت ہے کہ وہ لسان عرب سے بے بہرہ اور آج کل خذلان کی حالت میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے ہرگز ممکن نہ ہوگا کہ مقابلہ کر سکیں۔ یہ وہی الہام ہے جو ظہور کر رہا ہے کہ **انّی مھین من اراد اھانتک** یہ وہی محمد حسین ہے جو اس عاجز کی نسبت جا بجا کہتا پھرتا تھا کہ یہ شخص سخت جاہل ہے۔ عربی کیا ایک صیغہ تک اس کو نہیں آتا اور وہ اعلیٰ درجہ کے فاضل جو میرے ساتھ ہیں ان کو کہتا تھا کہ یہ لوگ صرف منشی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی غیرت نے تقاضا کیا کہ اس کی پردہ دری کرے اور اس کے تکبر کو توڑے اور اس کو دکھلاوے کہ **خود پسندی** اور **عجب** کے **یہ ثمرات** ہیں۔ سو اس سے زیادہ اور کیا **اہانت** ہوگی کہ جس شخص کو جاہل سمجھتا تھا اور منبر پر چڑھ کر اور مجلسوں میں بیٹھ کر بار بار کہتا تھا کہ **زبان عرب** سے یہ شخص بالکل ناآشنا ہے اور اجہل ہے اسی کے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے اس کو شرمندہ اور **ذلیل** کیا۔ اگر یہ نشان نہیں تو چاہیے تھا کہ محمد حسین اپنے تمام دوستوں سے مدد لیتا اور **نور الحق** اور **کرامات الصادقین** کا جواب لکھتا۔ اس شخص کو بڑے بڑے انعاموں کے وعدے دیئے گئے۔ ہزار لعنت کا ذخیرہ آگے رکھا گیا مگر اس طرف توجہ نہ کی۔ سو یہ نتیجہ مخالفت حق کا ہے **فاتقوا اللّٰہ یا اولی الابصار**۔ ﴿۸۳﴾

اور یاد رہے کہ یہ عذر شیخ صاحب موصوف کا کہ نور الحق میں پادری بھی مخاطب ہیں اس لئے رسالہ بالمقابل لکھنے سے پہلو تہی کیا گیا نہایت **مکارانہ عذر** ہے۔ گویا ایک بہانہ ڈھونڈھا ہے کہ کسی طرح جان بچ جائے لیکن دانا سمجھتے ہیں کہ یہ بہانہ نہایت کچا اور فضول اور ایک

شرمناک کارستانی ہے کیونکہ ہم نے تو لکھ دیا ہے کہ صرف پادری لوگ اور بے دین آدمی اس کے مقابلہ سے عاجز رہ سکتے ہیں سچے مسلمان عاجز نہیں ہیں۔ پس اگر شیخ صاحب بالمقابل رسالہ پیش کرتے تو پادریوں کی اور بھی ذلت ہوتی اور لوگ کہتے کہ مسلمانوں نے ہی یہ رسالہ بنایا تھا اور مسلمانوں نے ہی اس کے مقابل پر ایک اور رسالہ بنا دیا مگر پادریوں سے کچھ نہ ہو سکا۔ ماسوا اس کے تین ہزار روپیہ انعام پاتے الہام کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیتے اور قوم میں عزت حاصل کر لیتے۔ اور بعض ان کے پرانے دوست جو کہہ رہے ہیں کہ بس معلوم ہوا جو محمد حسین اردو دان ہے عربی نہیں جانتا یہ تمام شک ان کے دور ہو جاتے۔ مگر اب جو وہ مقابلہ سے دستکش ہو گئے تو آئندہ حیا سے بہت بعید ہوگا کہ اس **جماعت کا نام منشی رکھیں** اور خود ان امور سے گریز کریں جو مولویت کے منصب کے لئے شرط ضروری ہیں۔ ان لوگوں کا عجیب اعتقاد ہے جو اب بھی ان لوگوں کو عربی دان ہی سمجھ رہے ہیں اور مولوی کر کے **پکارتے ہیں** نہایت خیر خواہی کی راہ سے پھر میں **آخری دعوت** کرتا ہوں اور پہلے رسالوں کے مقابلہ سے نومید ہو کر رسالہ **سر الخلافہ** کی طرف شیخ صاحب کو بلاتا ہوں۔ آپ کے لئے ستائیس دن کی میعاد اور **ستائیس روپیہ** نقد کا انعام مقرر کیا گیا ہے اور میں اس پر راضی ہوں کہ یہ روپیہ **آپ ہی کے سپرد کروں** اگر آپ طلب کریں اور ہم نہ بھیجیں تو ہم کاذب ہیں۔ ہم پہلے ہی یہ روپیہ بھیج سکتے ہیں مگر آپ اقرار شائع کر دیں کہ میں ستائیس دن میں رسالہ بالمقابل شائع کر دوں گا۔ اگر آپ اس مدت میں شائع کر دیں تو آپ نے نہ صرف ستائیس روپیہ انعام پایا بلکہ ہم عام طور پر شائع کر دیں گے کہ ہم نے اتنی مدت جو آپ کو شیخ شیخ کر کے پکارا اور مولوی محمد حسین نہ کہا یہ ہماری سخت غلطی تھی بلکہ آپ تو فی الواقع بڑے فاضل اور ادیب ہیں اور اس لائق ہیں کہ جو حدیث کے آپ معنے سمجھیں وہی قبول کئے جائیں۔ ﴿۸۴﴾

اب دیکھو کہ کس قدر آپ کو اس میں فتح میسر آتی ہے اور پھر بعد اس کے کچھ بھی حاجت نہیں کہ آپ روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے لوگوں کو تکلیف دیں یا اس نوکری سے استعفاء

دینے کے لئے طیار ہو جائیں۔ کیونکہ جب آپ نے **میرا مقابلہ** کر دکھایا تو میرا الہام جھوٹا کر دیا تو اس صورت میں میرا تو کچھ باقی نہ رہا۔ پس آپ کو **خدا تعالیٰ کی قسم** ہے کہ اگر آپ کو علم عربی میں کچھ بھی دخل ہے **ایک ذرہ بھی دخل** ہے تو اب کی دفعہ تو ہرگز منہ نہ پھیریں اور اگر اس رسالہ میں کچھ غلطیاں ثابت ہوں تو آپ کے بالمقابل رسالہ کی غلطیوں سے جس قدر زیادہ ہوں گی **فی غلطی** ایک روپیہ آپ کو دیا جائے گا **پچیس جولائی** ۱۸۹۴ء تک اس درخواست کی میعاد ہے۔ اگر آپ نے **۲۵ جولائی** ۱۸۹۴ء تک یہ درخواست چھاپ کر بذریعہ کسی **اشتہار** کے نہ بھیجی تو سمجھا جاوے گا کہ آپ اس سے بھی بھاگ گئے۔

اور مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان **نادانوں کو جو نام کے مولوی ہیں** اور اپنے وعظوں اور رسالوں کو **معاش کا ذریعہ** ٹھہرا رکھا ہے خوب پکڑیں اور ہر یک جگہ جو ایسا مولوی کہیں وعظ کرنے کے لئے آوے اس سے نرمی کے ساتھ یہی سوال کریں کہ **کیا آپ درحقیقت مولوی ہیں** یا کسی نفسانی غرض کی وجہ سے اپنا نام مولوی رکھا لیا ہے۔ کیا آپ نے **نور الحق** کا کوئی جواب لکھا یا **کرامات الصادقین** کا کوئی جواب تحریر کیا ہے یا رسالہ **سرّ الخلافہ** کے مقابل پر کوئی رسالہ نکالا ہے۔ اور یقیناً یاد رکھیں کہ یہ لوگ مولوی نہیں ہیں۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ نور الحق وغیرہ رسائل اپنے پاس رکھیں اور پادریوں اور اس جنس کے مولویوں کو ہمیشہ ان سے ملزم کرتے رہیں اور ان کی پردہ دری کر کے اسلام کو ان کے فتنہ سے بچاویں اور خوب سوچ لیں کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے دھوکا دہی کی راہ سے مولوی کہلا کر صدہا مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا اور اسلام میں ایک سخت فتنہ برپا کر دیا۔ **والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ**۔

الراقم

خاکسار **غلام احمد عفی اللہ عنہ**

اَلشيخ عبد الحُسين

الناكفورى

﴿۸۵﴾

سأل عني بعض الناس فى أمر الشيخ عبد الحسين ناكفورى، وقالوا إنه يدّعى أنه نائب المهدى الموعود، وأنه من اللّٰه رب العالمين. فاعلموا أنّى ما توجهتُ إلى هذا الأمر، وما أرىٰ أن أتوجه إليه، ويجرّد اللّٰه كلَّ حقيقة من أستارها، وكلّ شجرة تُعرَف من ثمارها، فستعرفون كل شجرٍ من ثمره إلى حين. والذى اتّبعَنا فى مشربنا فهو منّا، والذى لم يتّبع فهو ليس منّا، وسيحكم اللّٰه بيننا وبينهم وهو أحكم الحاكمين. إن الذين يبسطون يديهم إلى عرض الصحابة ويحسبون صَحْبَ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من الكفرة الفجرة، أولئك ليسوا منا ولسنا منهم، فرّقوا دين اللّٰه وكانوا كالمفسدين. أولٓئک الذين ما عرفوا رسول اللّٰه حق المعرفة، وما قدروا حق قدرِ خيرِ البريّة، فقالوا إن صحبه أكثرهم كانوا فاسقين كافرين. ما اتقوا الفواحش، وخانوا كل خيانةٍ، ما ظهر منها وما بطن، وكانوا منافقين. فصرف اللّٰه قلوبهم عن الحق، يتكبّرون فى الأرض بغير الحق، يقولون نحن نحبّ آل رسول اللّٰه وما كانوا مُحبّين.

يريدون أن يُرضوا قومهم بالسب والشتم، واللّٰه أحقُّ أن يُرضوه إن كانوا مؤمنين. ألا إنهم على الباطل، ألا إنهم من المفسدين. وغشِيهم من التعصب ما غشيهم

فـانثـنـوا كالعَمين. فلن يكون منهم وليٌّ الرحمن أبدًا، ولهم عذاب أليم فى الآخرة، وهـم مـن الـمـحرومين. إلا الذين تابوا وأصلحوا وطهّروا قـلوبهم وزكّوا نفوسهم، وجاء وا ربّ العرش مخلصين، فلن يضيع اللّٰه أجرهـم ولـن يُلـحـقهـم بـالـمـخذولين. وتجدون أنوار عشق اللّٰـه فى جباهـهـم، وآثـار رحـمة الـلّٰـه فـى وجـوهـهـم، وتجدونهم من المحبين الـصـادقين. كُتب فى قلوبهم الإيمان، وحِيْلَ بينهم وبين شهواتهم، فلا يتبـعـون الـنـفـس إلا الـحـق، وخـرّوا على حضرة اللّٰه متضرعين. وبنوا لـمـحبوبهم بنيانا فى قلوبهم، وبرزوا له متبتلين. يتبعون أحسنَ ما أُنزِلَ إليهـم مـن ربّهـم، ويتـقـون حق التقاة، فتراهم كالميّتين. يجتنبون سبَّ الـنـاس وغيبتهـم، ويتّـقون الفواحش مُستغفرين. وَيتبعون الرسول حق الاتبـاع فتـراهـم فيـه كـالـفـانين. وكذالک تعرف الفاسقين بسيماهم وشِركهم ونَتَنِ كذبهم، وما للأُسود والثعالب يا معشر السائلين؟ ﴿۸۶﴾

ثم اعلموا أن معرفة الأولياء موقوفة على عين الاتقاء، فلا تجترء وا ولا تـعـجـلـوا عـلٰى أحد، فتنـقلبوا مجرمين. وسـارِعوا إلى حسن الـظن ما استعطم☆، وأحسـنوا واللّٰه يحب المحسنين. ولا يجرِمَنّكم شقاق أحد أن تـعـادوا قومًا صالحين. إن اللّٰه يمنّ على من يشاء من عباده، ولا يُسأل عما يـفـعـل، فـلا تـنكروا كالمجترئين. ولا تستخفّوا سبَّ أولياء اللّٰه، إنهم قوم يـغـضـب الـلّٰـه لهـم، ويـصـول عـلـى معاديهم، وإنهم من المنصورين. ولا تـجـاوروهـم إلا بـالتى هى أحسن، ولا تجترئوا ولا تعتدوا إن كنتم متقين. ومـن عــادىٰ صــادقــا فـقـد مسّتُــه نـفـحة من العذاب، فيـا حسـرة علـى المستعجلين وإن كان أحد منكم يُعادى الصادق فأَعِظُه أن يعود لمثله أبدًا إن كان من المتورّعين.

☆ سهو الناسخ والصحيح " اسطعتم". (الناشر)

ومن جاء ه الحق فلم يقبله وزاورَ ذاتَ الشمال فسيبكى أسفا، وما كان اللّٰه مُهلِكَ قوم حتى يُتمّ حجته عليهم، فإذا أبوا فيأخذهم مليكٌ مقتدر، فاتقوه يا معشر الغافلين.

المكتُوب إلىٰ عُلمَاء الهند

فمنهم المولوي عبد الجبار الغزنوي، والمولوي عبد الرحمان اللكوكوي، والمولوي غلام دستكير القصوري، والمولوي مشتاق أحمد اللودهيانوي، والمولوي محمد إسحاق البتيالوي، والقاضي سليمان، والمولوي رشيد أحمد الكنكوئي، والمولوي محمد بشير البوفالوي، والمولوي عبد الحق الدهلوي، والمولوي نذير حسين الدهلوي، والشيخ حسين عرب البوفالوي، والحافظ عبد المنان الوزير آبادي، والمولوي شاه دين اللودهانوي، والمولوي عبد المجيد الدهلوي، والمولوي عبد العزيز اللوديانوي، والمولوي عبد اللّٰه تلوندوي، والمولوي نذير حسن الأنبيتوي السهارنفوري.

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم. الحمد للّٰه الذى يُطلع القمر بعد دُجى المحاق، ويُغيث بعد المحل بالبُعاق، ويرسل الرياح بعد الاحتباس، ويهدي عباده ﴿۸۷﴾
بعد وساوس الخنّاس، ويُظهر نوره عند إحاطة الظلمات، وينزل رُشدًا عند طوفان الجهلات؛ والصلاة والسلام على سيد الرسل وخير الكائنات، وأصحابِه الذين طهّروا الأرض من أنواع الهنات والبدعات، وآلِه الذين

تركوا بأعمالهم أسوة حسنة للطيبين والطيبات، وعلٰى جميع عباد اللّٰه الصالحين.

أمّا بعد فيا عباد اللّٰه، إنكم أنتم تعلمون أن ريح نفحات الإسلام كيف ركدت، ومصابيحه كيف خبَتْ، والفتن كيف عمّت وكثُرت، وأنواع البدع كيف ظهرت وشاعت، وقد مضٰى رأس المائة الذى كنتم ترقبونه، ففكِّروا لِمَ ما ظهر مجدد كنتم تنتظرونه؟ أظننتم أن اللّٰه أخلفَ وعده أو كنتم قومًا غافلين. فاعلموا أن اللّٰه قد أرسلنى لإصلاح هذا الزمان، وأعطانى علم كتابه القرآن، وجعلني مجددًا لأحكم بينكم فيما كنتم فيه مختلفين. فلِمَ لا تطيعون حَكَمَكُم ولِمَ تصولون منكرين؟ وما كنتُ من الكافرين ولا من المرتدين، ولكن ما فهمتم سرَّ اللّٰه، وحار فهمكم، وفرط وهمكم، وكفّرتمونى، وما بلغتم معشار ما قلتُ لكم، وكنتم قومًا مستعجلين. وواللّٰه إنى لا أدّعى النبوة ولا أجاوز الملة، ولا أغترف إلا من فضالة خاتم النبيين. وأؤمن باللّٰه وملائكته وكتبه ورسله، وأصلى وأستقبل القبلة، فلِم تكفّروننى؟ ألا تخافون اللّٰه رب العالمين؟

أيها الناس لا تعجلوا علىّ، ويعلم ربّى أنى مسلم، فلا تُكفّروا المسلمين. وتدبَّروا صحف اللّٰه، وفكِّروا فى كتاب مبين. وما خلقكم اللّٰه لتكفّروا الناس بغير علم، وتتركوا طرق رفق وحلم وحسن ظن، وتلعنوا المؤمنين. لِمَ تخالفون قول اللّٰه وأنتم تعلمون؟ أخُلقتم لتكفير المؤمنين أو شققتم صدورنا، ورأيتم نفاقنا وكُفرنا وزورنا؟ فأيها الناس، توبوا توبوا وتندموا، ولا تغلُوا فى ظنكم ولا تُصرّوا، واتقوا اللّٰه ولا تجترءوا ولا تيأسوا من روح اللّٰه، وإنه لا يُضيع أمة خير المرسلين. خلَق الناس ليعبدوا، وأرسل الرسل ليعرفوا، وليحكُم فيما اختلفوا، وبيّن الأحكام ليطيعوا ويُوجَروا، وبعث المجدّدين ليُذكّر

النـاس مـا ذهـلـوا، ودقّـق مـعارفهم ليُبتّلوا، وليعلَم اللّٰه قومًا أطاعوا وقومًا أعـرضـوا، وشـرع البيـعة لأهل الطريقة ليتوارثوا فی البركات ويتضاعفوا، وأوجـب عـليهـم حسـن الـظـن ليجتنبوا طرق الهلاک ويُعصَموا، وفتح أبواب التـوبة ليُـرحَـمـوا ويُـغـفَـروا، والـلّٰه أوسع فضلا ورحما وهو أرحم الراحمين. وما كان لی أن أفتري على اللّٰه، واللّٰه يُهلک قوما ظالمين. ﴿۸۸﴾

وإنـي سُـمّيـتُ عيسٰـى ابـن مـريـم بـأحكام الإلهام، فما كان لی أن أستـقيـل مـن هـذا المقام بعدما أقامنی عليه أمر اللّٰه العلام، وما أراه مخالفا لـنصوص كتاب اللّٰه ولا آثار خير المرسلين. بل زلّتُ قدمكم، وما خشيتم نـدمكم، وما رجعتم إلى القرآن، وما أمعنتم فی الآثار حق الإمعان، وتركتم طـرق الرشد والسدد، وملتم إلى التعصب واللدد، وغشِيتكم هوى النفس الأمّارة ، فـمـا فهـمتـم مـعاني العبارة، ووفقتم موقف المتعصبين. يا حسرة عـليـكـم إنـكم تنتصبون لإزراء الناس، ولا ترون عيوب أنفسكم من خدع الـخـنّـاس، وتـمـايلتم على الدنيا وأعراضها غافلين. وواللّٰه إن جمع الدنيا والـديـن أمـرٌ لـم يـحصل قط للطالبين، وإنه أشد وأصعب من نكاح حُرّتَين ومعاشرة ضرّتَين، لو كنتم متدبّرين.

اعـلـمـوا أن لبـاس التـقـوٰى لا يـنفع أحدًا من غير حقيقة يعلمها الـمـولٰـى، ومـا كـلُّ سوداءَ تمرةً ولا كلّ صهباءَ خمرةً، وكم مِن مزوّر يـعـتـلـق بـرب الـعـبـاد، اعتـلاق الـحـربـاء بالأعواد، لا يكون له حظ من ثـمـرتهـا، ولا عـلـم مـن حلاوتها وكذلک جعل اللّٰه قلوب المنافقين؛ يـصـلّـون ولا يعلمون ما الصلاة، ويتصدقون وما يعلمون ما الصدقات، ويـصـومـون ومـا يـعـلـمـون مـا الـصيام، ويحجّون وما يعلمون ما الإحرام، ويتشهـدون ومـا يعلمون ما التوحيد، ويسترجعون ولا يعرفون مَن المالک

الـوحيـد، إنْ هـم إلّا كـالأنعام بل من أسفل السافلين. وأما عباد اللّٰه الصادقون، وعشّاقه المخلصون، فهم يصلون إلى لُبّ الحقائق، ودُهن الدقائق، ويغرس اللّٰه فـى قـلـوبهـم شـجرة عظمته ودوحة جلاله وعزّته، فيعيشون بـمحبته ويموتون لـمحبته، وإذا جاء وقت الحشر فيقومون من القبور فى محبته. قوم فانون، ولِلّٰه موجَعون، وإلى اللّٰه متبتّلون، وبتحريكه يتحركون، وبإنطاقه ينطقون، وبتبصيره يبـصـرون، وبإيمائه يُعادون أو يُوالون. الإيمان إيمانهم، والعدم مكانهم، سُتِروا فى ملاحف غيرة اللّٰه فلا يعرفهم أحد من المحجوبين. يُعرفون بالآيات وخرقِ العادات والتأييدات مِن ربّ يتولاهم، وأنعمَ عليهم بأنواع الإنعامات. يدركهم عـنـد كـل مصيبة، وينصرهم فى كل معركة بنصر مبين. إنهم تلاميذ الرحمان، واللّٰـهُ كـان لهـم كـالـقوابل للصبيان، فيكون كل حركتهم مِن يد القدرة، ومِن مُحرِّكٍ غاب من أعين البريّة، ويكون كل فعلهم خارقا للعادة، ويفوقون الناس ﴿۸۹﴾ فـى جميع أنواع السعادة؛ فصبرهم كرامة، وصدقهم كرامة، ووفاءهم كرامة، ورضاءهم كـرامة، وحـلـمهـم كـرامة، وعلمهم كرامة، وحياءهم كرامة، ودعاءهم كرامة، وكـلـماتهم كرامة، وعبـاداتهم كرامة، وثبـاتهم كرامة؛ ويـنــزلون من اللّٰه بمنزلة لا يعلمها الخلق. وإنهم قوم لا يشقى جليسهم، ولا يُرَدُّ أنيسهم، وتجد ريّا المحبوب فى مجالسهم، ونسيم البركات فى محافلهم، إن كـنـتَ لسـت أخشَـمَ ومـن الـمـحـرومين. ويـنــزل بركات على جدرانهم وأبوابهم وأحبابهم، فتراها إن كنتَ لستَ من قوم عمين.

أيها النّاس قـد تـقطعت معاذيركم، وتبينت دقاريركم، وأقبلتم عليّ إقبالَ سـفّـاكٍ، ولـكـن حـفـظنى ربّى من هلاك، فأصبحتُ مظفرًا ومن الغالبين. أيها النّاس. قد اعتديتم اعتداءً كبيرًا فاخشوا عليمًا خبيرًا، ولا تجعلوا أنفسكم بنَخِّها وجَـخِّهـا كـعِـظـام استـخـرجـت مخّها، ولا تعثوا فى الأرض معتدين. وإنّى امرؤٌ

ما أبالي رفعة هذه الدنيا وخفضها، ورفعها وخفضها، بل أحِنّ إلى الفقر والمتربة، حنينَ الشحيح إلى الذهب والفضة، وأتوق إلى التذلل توقانَ السقيم إلى الدواء ، وذى الخصاصة إلى أهل الثراء ، وأتوكل على اللّٰه أحسن الخالقين. وما أخاف حصائد ألسنة، وغوائل كلِمٍ مزخرفةٍ، ويتولانى ربى ويعصمنى من كل شرّ ومن فتن المعاندين.

أيها النّاس لا تتبعوا مَن عادٰى، وقوموا فرادٰى فرادٰى، ثم فكروا إن كنتُ على حق، وأنتم لعنتمونى وكذّبتمونى وكفّرتمونى وآذيتمونى، فكيف كانت عاقبة الظالمين؟ وما اقتبلتُ أمر الخلافة إلا بحُكم اللّٰه ذى الرأفة، وإنى بيدَى ربى الدابل، كصبىٍّ فى أيدى القوابل، وقد كنت محزونا من فتن الزمان، وغلبة النصارى وأنواع الافتنان، فلما رأى اللّٰه استطارةَ فَرَقى واستشاطةَ قلقى، ورأى أن قلبى ضجر، ونهر الدموع انفجر، وطارت النفس شعاعًا، وأُرعدت الفرائص ارتياعا، فنظر إلىّ تحننًا وتلطفًا، وتخيَّرنى ترحما وتفضلا، وقال إِنّى جَاعِلُکَ فى الأَرْضِ خَلِيفَةً ، وقال أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ ، فهذا كله من ربى، فلا تحاربوا اللّٰه إن كنتم متقين. يفعل ما يريد، أأنتم تعجبون؟ وإنى قبلتُ أنى أذَلُّ الناس وأنى أجهَل الناس كما هو فى قلوبكم، ولكن كيف أردّ فضل أرحم الراحمين؟ وما تكلمتُ قبلا فى هذا الباب، بل عندى شهادة من الآثار ﴿۹۰﴾ والكتاب، فهل أنتم تقبلون؟ أما ترون كيف بيّن اللّٰه وفاة المسيح، وصدّقه خيرُ الرسل بالتصريح، ورَدِفَهما تفسيرُ ابن عباس كما تعلمون؟ **أيها الناس** ثم أنتم تنكرون وتتركون قول اللّٰه ورسوله ولا تخافون، وتُكِبّون على لفظ النزول وتعلمون معناه من زُبر الأوّلين. وما قصّ اللّٰه عليكم قصّةً إلّا وله مثالٌ

ذُكر فی صحف السابقین. فكیف الضلال وقد خلت لكم الأمثال؟ أتذرون سبل الحق متعمدین؟ وقال الله ورزقكم فی السماء، وأخبركم عن نزول الحدید واللباس والأنعام وكل ما هو تحتاجون إلیه، وتعلمون أن هذه الأشیاء لا تنزل من السماء بل یحدث فی الأرضین. فما كان إلا إشارة إلی نزول الأسباب المؤثرة من الحرارة والضوء والمطر والأهویة، فما لكم لا تتفكرون وتستعجلون؟ تعلمون ظاهر الأشیاء وتنسون حقائقها وتمرون علی آیات الله غافلین. وإن كنتم فی شك من قولی فانتظروا مآل أمری وإنی معكم من المنتظرین. وكم من علوم أخفاها الله ابتلاءً من عنده، فاعلموا أن السر مكنون، وما فی یدیكم إلا ظنون، فلا تكفرونی لظنونكم یا معشر المنكرین. انتهُوا خیرًا لكم، وإنی طبتُ نفسا عن كل ما تفعلون من الإیذاء والتحقیر والتكذیب والتكفیر، وما أشكو إلا إلی الله، بل لما بصرتُ بانقباضكم وتجلّی لی إعراضُكم، علمتُ أنه ابتلاء من ربی، فله العُتبی حتی یرضی، وهو أرحم الراحمین. فذكرتُ ربًّا جلیلًا، وصبرتُ صبرًا جمیلًا، ولكنكم ما اهتدیتم، وظلمتم واعتدیتم، قال الله لَا تَنَابَزُوْا، فنبزْتم، وقال لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ، فسخرتم، وقال یا عیسٰی إنّی مُتَوَفِّیکَ، فأنكرتم، وقال اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ، فظننتم وكفّرتمونی ولعنتم، وقال لَا تَجَسَّسُوْا، فتجسّستم، ثم صعّرتم وعبستم، وقال لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا[1] وقال وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا[2]، فاغتبتم وكفّرتم، وما أراكم إلی هذا الحین منتهین. أنسیتم أَخْذَ الله وضغطةَ القبر، أو لكم براءة فی الزبر، أو أُذِنَ لكم من الله رب العالمین. فكروا ثم فكروا، أتفتی قلوبُكم

[1] الحجرات: ۱۳ [2] النساء: ۹۵

أن اللّٰـه الـذی یـعینکم عند کل تردُّد هو أقوَی مثلَ هذا الزمان عن مجدد؟ وقـد کـنتـم تستفتحون من قبل، فلما جاء نصر اللّٰہ صرتم أول المعرضین. ولـویتـم عـنـی عِذارکم، وأبدیتم ازورارکم، وصرفتم عنی المودّة، وبدلتم بـالبغـض الـمـحبة، وذاب حسن ظنکم واضمحلّ، ورحل حبکم وانسلّ، وصـرتـم أکبـر الـمـعـادیـن. فـلما رأیتُ أعراض التزویر وانتهاء الأمر إلی التکفیر، علمتُ أن مخاطبتی بهذه الإخوان مجلبة للهوان، فوجهتُ وجهی إلی أعزّة الـعـرب والـمتـفـقهیـن. وإنـی أری أنهـم یـقبـلـونـنـی ویـأتوننی ویـعظّمونني، فسرَّنی مرأی هذه الوجوه المبارکة، ودعانی التفاؤل بتلک الأقدام المبشرة إلـی أن عمدت لتنمیق بـعـض الرسائل فی عربی مبین. ﴿۹۱﴾
فهمَمْتُ لنفع تلک الإخوان بأن أکتب لهم بعض أسرار العرفان، فألفتُ ”التحفة“[۱] و”الحمامة“[۲]، و”نور الحق“[۳] و”الکرامة“[۴]، ورسالة ”إتمام الحجة“[۵] وهـذه ”سِـرّ الـخـلافة“[۶]، وفیها منافع للذین وردتُ منهم مورد الکافرین. وأرجـو أن یـغفر ربی لکل من یأتینی کالمقترفین المعترفین. ألا تنظرون وما بقي مِن حُلل الدین إلا أطمارًا مخرَّقة، وما مِن قصره إلا أطلالا محرَّقة، وکُـنـا مُـضـغة لـلماضغین. أتعجبون مِن أن اللّٰہ أدرکَکم بفضله ومنّته، وما أضـاحَـکم عن ظل رحمته؟ أکانت لهذا الزمان حاجة إلی دجال، وما کانوا مـحـتـاجـیـن إلـی نصرة رب فعال؟ ما لکم کیف تخوضون؟ أین ذهبت قوة غـور الـعـقـل وفهـم الـنـقـل، وأیـن رحـلـت فراستکم، وأی آفة نزلت علی بـصیـرتـکـم، أنکم لا تعرفون وجوه الصادقین والکاذبین؟ وقد لبثتُ فیکم عُـمُـرًا مـن قبـله أفلا تعقلون؟ وإن رجلا یبذل قواه وکل ما رزقه اللّٰہ وآتاه، لإعـانة مـذهـب یـرضـاه، حتی یُحسب أنه أهله وذراه، وقد رأیتم مواساتی لـلإسـلام، وبَذْلَ جهدی لملّة خیر الأنام، ثم لا تبصرون. وعرضتُ علیکم

كـل آية قُبُلًا، ثـم لا تنظرون. وإني جئتكم لأنجيكم من مكرٍ مُرمِض وروعٍ مُومِض، ثم أنتم لا تفكرون. وعزوتم إلىّ ادعاء النبوة، وما خشيتم اللّٰه عند هـذه الـفرية، ومـا كـنتـم خـائـفيـن. ولا تفهمون مقالی، وتحسبون أُجاجًا زلالـی، ولا تـعقلون. وكيف يفهم الأسرار الإلهية مَن سدل ثوب الخيلاء، وعـدل عـن الـحـق بـجـذبـات الشـحـنـاء، ورضـی بالجهلات، ومال إلى الخزعبلات، وأعرض عن الصراط كالعمين؟

وتـقـولـون إعـراضـا عـن مـقـالتی، وإظهارًا لضلالتی، إن الملائكة ينـزلـون إلـى الأرض بـأجسـامهـم ويُـقْـوُون أمـاكـنَ مقامهم، ويتركون السماوات خالية، وربما تمرّ عليهم برهة من الزمان لا يرجعون إلى مكان، ولا تـقـرَبونه☆ لتـمـادی الـوقـت علٰـی وجـه الأرض لإتمام مهمات نوع الإنسـان، ويـضـيـعـون زمان السفر بالبطالة كما هو رأی شيخ البطالة؛ وإنه قـال فـی هـذا البـاب مـجـملا، ولكن لزمه ذلك الفساد بداهة، فإن الذی مـحتاج إلى الحركة لإتمام الخطة، فلا شك أنه محتاج إلى صرف الزمان لقطع المسافة وإتمام العمل المطلوب من هذا السفر ذی الشأن، فالحاجة الأُولٰـی تـوجـب وجـود حاجة ثانية، فهذا تصرُّف فی عقيدة إيمانية. ثم من الـمـحتـمـل أن لا يفضُل وقت عن مقصود، ويبقی مقصود آخر كموءود؛ فـانـظر ما يلزم من المحذورات وذخيرةِ الخزعبلات، فكيف تخرجون من عـقيدة إيـمـانية إلـى التـصـرفـات والتـصـريحات، وأنتم تعلمون أن وجود الـمـلائـكة مـن الإيمانيات، فنـزولهم يشابه نزول اللّٰه فی جميع الصفات. ﴿۹۲﴾

أيـقبـل عـقلٌ إيمانیٌّ أن تـخلو السماوات عند نزول الملا ئكة ولا تبقى فيها شـیء بـعـد هذه الرحلة؟ كأنّ صفوفها تقوضت، وأبوابها قُفلت، وشؤونها عُـطّـلـت، وأمـورهـا قُـلّبـت، وكـل سـمـاء ألقت ما فيها وتخلّتْ. إن كان

☆ سهو الناسخ والصحيح ”يقربونه“. (الناشر)

هـذا هو الحق فأَخرِجوا مِن نصٍّ إن كنتم صادقين. ولن تستطيعوا أن تـخـرجـوا ولو متم، فتوبوا واتقوا اللّٰه يا معشر المعتدين. اعلموا أن الـدراية والـرواية تـوأَمـانِ، فـمَـن لا يراهما بنظر واحد فيقع فى هوة الـخسـران، ويُـضيـع بـضـاعة الـعـرفان، ثم بعد ذلك يُضيع حقيقة الإيـمان ويلحق بالخاسرين. ومن خصائص ديننا أنه يجمع العقل مع الـنـقل، والدراية مع الرواية، ولا يتركنا كالنائمين. فنسأل اللّٰه تعالٰى أن يُـعـطيَـنـا حـقـائـق الإيـمـان، ويُـوطننـا ثرى العرفـان، ويـرزقَنـا مَرْأَى الجِنان بأنوار الجَنان، ويُمْطِيَنا قَرَا الإذعان، لنقترىَ قِرى مرضات رب الرحمن، ونتخيم بالحضرة ونسلَى عن الأوطان ونُغلِّس غاديًا إلى مرضاة المولى، ونحفِد إلى ما هو أنسب و أولى، ونخترق فى مسالك العرفان، وننصلت فى سِككِ حُبِّ الرحمٰن، ونأوى إلى حصون وثيقة، ومَغانٍ أنيقة من صول الشياطين، **باتباع النبىّ الأمّىّ خاتم النّبيّين. اللّٰهم فصلّ وسلّمُ عليه إلٰى يوم الدّين وآخر دعوانا أن الحمد للّٰه رب العالمين.**

بقلم احقر عباد اللّٰه الاحد غلام محمد الامرتسرى من المريدين لحضرة المسيح الموعود والمهدى المسعود ادام اللّٰه بركاتهم وقد فرغت من هٰذا فى ۱۴/ جولائى ۱۸۹۴ء يوم السبت.

﴿۹۳﴾

الۤقصیدة للمؤلف

نـفسِی الْفِـداءُ لبدرٍ ھاشمی عربی وَدادُہ قُـربٌ ناھیک عن قُـرَبِ

نجّی الوری مِن کل زور و معصیةٍ ومِن فسوق و من شرکٍ و من تَبَبِ

فـنـوّرتْ ملّـةٌ کـانت کـمعدومٍ ضعفا و رجمت ذراری الجان بالشھب

وزحـزحـتْ دُخُنًا غشّی علی مِللٍ وسـاقطتْ لؤلوءً ا رطبا علٰی حطب

ونـضّرتْ شَجُرَ ذکر اللّٰہ فی زمنٍ محل یمیت قلوب الناس من لعب

فـلاحَ نـورٌ عـلـی أرض مـکـدّرةٍ حـقـا ومـزّقـت الاشرار بالقضب
ای علی قلوب

ومـا بَـقَـی أثــرٌ مِن ظلمٍ وبدعاتٍ بـنـور مھـجة خیر العجم و العرب

و کـان الــوریٰ بـصفاء نیّـاتٍ مـع ربھـم الـعلٰی فی کلّ منقلب

لــہ صـحـب کـرام راق میسمھم و جـلّت محاسنھم فی البدء و العقب

لھـم قـلـوب کلَیثٍ غیرِ مکترثٍ وفـضـلُھم مستبینٌ غیرُ محتجبِ

وقـد أَتَتْ منہ فی تفضیلھم تترًا مـن الاحادیث ما یغنی من الطلب

وقـد أناروا كمثل الشمس إيمانا فَـإِنْ فخَرنا فما فى الفخر مِن كَذِبِ

فتعسًا لقوم أنـكروا شأن رُتبِهِمِ و لا يرجعون إلى صحفٍ و لا كتبِ

ولا خروجَ لهم من قبرِ جهلاتٍ و لا خلاصَ لهم مِن أمنَع الحجبِ

واليـوم تسخَر بالأحباب من قومٍ وتبـكِـيَنْ يومَ جدَّ البينُ بـالكُربِ

ومن يؤثِرَنْ ذنبًا ولم يخشَ ربّه فلا الـمـــرءُ بل ثـورٌ بلا ذَنَـبِ

انـظُــرُ مـعـارفـنا وانظُرْ دقائقنا فـعـافِ كـرَمًا إن أخللتُ بالأدبِ

و أعــانـنـى ربّـى لتـجـديد ملّـةٍ وإن لـم يُعِـنْ فمَن ينجو مِن العطبِ

و قلتُ مـرتجلا ما قلتُ من نظمٍ و قـلمى مستهل القطر كالسّحب

وكـفى لنا خالقٌ ذو المجد منّـانٌ فـما لنا فى رياض الخلق مِن أَرَبِ

وقد جمع هذا النظم مِن مُلحٍ ومن نُخبٍ بيـمـن سيـدنـا ونـجومـه النُجب

وإنـى بـأرض قـد علَتْ نارُ فتنتها والفتن تجرى عليها جَرْىَ مُنسرِبِ

و مـن جـفانى فلا يرتاع تَبعـتَهُ بـمـا جـفا بل يراه أفضـلَ القُـرُبِ

فـأصبحتْ مُقْلتى عينينِ مـاؤُهما يجرى من الحزن والالم والشجب

أُرجِـلتُ ظلمًا وأرضُ حِبِّى بعيدةٌ فياليتنى كنت فوق الرحل والقتب

فـقـــط

انڈیکس

روحانی خزائن جلد ۸

زیرنگرانی

سید عبد الحی

۱۔آیاتِ قرآنیہ ۳

۲۔احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ۵

۳۔الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۷

۴۔مضامین ۸

۵۔اسماء ۲۸

۶۔مقامات ۴۵

۷۔کتابیات ۴۷

آیاتِ قرآنیہ

البقرة

ان کنتم فی ریب مما نزلنا (۲۴_۲۵) ۱۴۶

وعلم آدم الاسماء کلها (۳۲) ۳۷۴

و اذ فرقنا بکم البحر (۵۱تا۵۴) ۳۷۵

و اذ قلتم یموسیٰ لن نؤمن لک (۵۶تا۵۸) ۳۷۵_۳۷۶

آل عمران

یٰعیسیٰ انی متوفیک (۵۶) ۸،۲۷۵

یا أهل الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل (۷۲) ۸۲

ولتکن من أمة یدعون الی الخیر (۱۰۵) ۶۳

و ما محمد الا رسول (۱۴۵) ۳۹۶ح

النساء

فاولئک مع الذین انعم الله علیهم (۷۰) ۳۵۷

المائدة

فلما توفیتنی (۱۱۸) ۲۷۵،۲۷۶،۲۷۸

الانعام

ومن اظلم ممن افترٰی علی الله کذبا (۲۲) ۲۰۷

الاعراف

ربنا افرغ علینا صبرا و توفنا مسلمین (۱۲۷) ۳۵۱

التوبة

الا تنصروه فقد نصره اللّٰه (۴۰) ۳۳۹

یونس

ان الظن لا یغنی من الحق شیئا (۳۷) ۲۶۶

الحجر

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (۱۰) ۳۶۱،۳۶۲

فقعوا له ساجدین (۳۰) ۱۳۵

ونزعنا ما فی صدورهم من غل (۴۸) ۳۴۸

بنی اسرائیل

عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا (۸۰) ۹۸

قل لئن اجتمعت الانس والجن (۸۹) ۱۴۶

الکهف

من یهدی الله فهو المهتد (۱۸) ۳۹۶

ولم تظلم منه شیئا (۳۴) ۸۱

الانبیاء

وقالوا اتخذا الرحمان ولدا (۲۷) ۱۰۰

ومن یقل منهم انی الٰه من دونه (۳۰) ۱۰۰

وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد (۳۵) ۳۹۵ح

الحج

اذن للذین یقاتلون بأنهم ظلموا (۴۰) ۶۵

النور

وعد اللّٰه الذین آمنوا (۵۶تا۵۸) ۳۳۳،۳۳۴

الزمر

انک میت وانهم میتون (۳۱) ۳۹۶ح

الدخان

فیها یفرق کل امر حکیم (۵) ۳۶۹ح

الفتح

والزمهم کلمة التقوٰی (۲۷) ۳۳۰

محمد رسول اللّٰه (۳۰) ۳۳۰

الحجرات

يایها الذين آمنوا ان جاء كم فاسق (۷) ۲۶۱

و ان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا (۱۰تا۱۳) ۳۲۹

النجم

ذو مِرّة (۷) ۱۲۹

ان الظن لا يغنى من الحق شيئا (۲۹) ۲۸۲

الواقعة

ثـلة من الاولين و ثلة من الآخرين (۴۰-۴۱) ۲۱۷، ۳۸۵

الجمعة

و آخرين منهم لما يلحقوا بهم (۴) ۳۸۵

الجن

فلا يظهر علٰى غيبه احدًا (۲۷-۲۸) ۲۰۵

القيامة

فاذا برق البصر وخسف القمر (۸تا۱۱) ۱۹۴

النبأ

يوم يقوم الروح والملٰئكة (۳۹) ۹۶، ۹۸

التكوير

ذى قوة عند ذى العرش مكين (۲۱) ۱۲۹

الاعلیٰ

انّ هٰذا لفى الصحف الاولٰى (۱۹-۲۰) ح۲۰

الانشراح

فان مع العسر يسرًا (۶-۷) ۳۶۱

☆☆☆

احادیث نبویہ ﷺ

أحصوا هلال شعبان لرمضان ۲۷۰
اذا رأيتم الهلال ۲۶۹
أصبح رسول اللّٰه صلعم صائما ۲۷۰
ان رجلا شهد عند على بن ابى طالب ۲۷۰
ان الشمس والقمر آيتان من آيات اللّٰه ۲۲۸
ان عيسى ابن مريم عاش عشرين و مائة سنة ۲۷۹
ان الاهلة بعضها اعظم من بعض ۲۶۹
ان الاهلة بعضها اكبر من بعض ۲۶۹
ان لمهدينا آيتين لم تكونا من خلق
السموات والارض ۱۹۶
انا رأينا الهلال ۲۷۰
انا رأينا الهلال فقال بعض القوم ۲۶۹
انهم راوا الهلال ۲۷۰
انهما أهلاه ۲۶۹
انهما أهلاه بالأمس ۲۶۹
انى رأيت الهلال ۲۷۰
أهللنا رمضان ۲۶۹،۲۷۰
أهللنا هلال ذى الحجة ۲۷۰
أهللنا هلال رمضان ۲۷۰
بعد ما اوصى بثلاث سددوا هذه الابواب
فى المسجد الا باب ابى بكر ۳۹۵ح
ترااى الناس الهلال ۲۷۰
ترااينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث ۲۶۹
تقوم الساعة والروم اكثر من سائر الناس ۳۶۵ح
حتى تروا الهلال ۲۷۰
ذكر رسول اللّٰه صلعم الهلال ۲۶۹
رأى الهلال ۲۶۹
رأينا الهلال فقال بعضهم هو لثلث ۲۷۰
رجلان يشهدان عند النبى ۲۷۰
سلمان منا اهل البيت ۳۸۵
الشهر تسع وعشرون فاذا رايتم الهلال ۲۶۹
فشهد عند النبى صلعم باللّٰه لاهلا الهلال امس ۲۶۹
فشهدوا انهم راوا الهلال بالامس ۲۷۰
قد رأينا الهلال ۲۷۰
لا تصوموا حتى تروا الهلال ۲۶۹،۲۷۰
لا عدوٰى ۱۴
لقد قمنا بعد النبى ﷺ مقاما كدنا ان نهلک ۳۹۴ح
لكل داء دواء ۵۵
لما جعل ابى خليفة وفوض اليه الامارة ۳۳۵
لو كان الايمان معلقا بالثريا لناله رجل من فارس ۳۸۶
لو لم يبق من الدنيا الا يوم لطول الله ذالک اليوم ۳۷۴
لهلال رمضان ۲۶۹
متى رايتم الهلال ۲۶۹
متوفيک مميتک ۲۲۸
مروا ابا بكر فليصلى بالناس ۳۹۵ح
من اسلم من اهل فارس فهو قرشى ۳۸۵
من رأى الهلال ۲۶۹
مَن فسّر القرآن برأيه فهو ليس بمؤمن بل
هو أخ الشيطان ۲۷۶
من فسّر القرآن برأيه واصاب فقد اخطأ ۲۸۷
واستهل على رمضان وانا بالشام فرايت الهلال ۲۶۹،۲۷۰
و انهما اهلاه بالامس ۲۶۹
يـا معشر قريش ما ترون انى فاعل بكم ۴۰۶ح
يضع الحرب ۷۱

احادیث بالمعنیٰ

آپ نے مجذوموں سے پرہیز کی ممانعت فرمائی ۱۵
آنحضرتؐ نے عمرؓ سے فرمایا اگر شیطان تجھ کو کسی راہ میں
پاوے تو دوسری راہ اختیار کرے اور تجھ سے ڈرے ۱۴۳
سنی سنائی بات دیکھی ہوئی جیسی نہیں ۲۶۳
عیسیٰ بن مریم ایک سو برس تک جیتا رہا ۲۹۳ح
مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہجرت کروں اور تُو (ابوبکرؓ)
میرے ساتھ ہجرت کرے گا ۳۴۰
میں قیامت کے دن اسی طرح فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کہوں گا
جیسا کہ ایک عبدِ صالح نے کہا ۴۰۶
موسیٰ وعیسیٰ اگر زندہ ہوتے تو ان کا خاتم النبیین کی
اقتداء کے بغیر چارہ نہ تھا ۲۷۹
ہر بنی آدم کو اس کی ولادت پر شیطان چھوتا ہے
سوائے مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ کے ۳۷۷
ہم ان کی تعریف کریں جن کے ہم نعمت پروردہ ہیں
اور ان کا ہم شکر کریں جن سے ہمیں نیکی پہنچی ہو ۴۲

☆☆☆

الہامات

الہامات

اردت ان استخلف فخلقت آدم ۴۲۵
اناجعلناک المسیح ابن مریم ۲۷۵
انا نردہ الیک تفضلًا علیک ۳۸۱
انک من المأمورین لتنذر قوما ما أنذر آباء هم
ولتستبین سبیل المجرمین ۳۲۶
انی جاعلک فی الارض خلیفة ۴۲۵
انی مهین من اراد اهانتک ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۱۶
ماکان الله لیعذبهم وانت فیهم ۴۵
هو منی بنزلة توحیدی وتفریدی فکاد أن یعرف بین
الناس ۵۷
یا احمد یتم اسمک ولا یتم اسمی ۳۷۴
دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا
اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی
سچائی کو ظاہر کر دے گا ۳۱۵

رؤیا وکشوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کشف میں ایک دستر خوان پر مسیح کے ساتھ کھانا کھانا ۵۶
ایک دفعہ ان کی قوم کی حالت کا اُن سے ذکر کیا تو
اُن پر دہشت غالب آ گئی اور کہا کہ میں تو خاکی ہوں ۵۷
مسیحؑ میرے دروازے کی دہلیز پر کھڑا ہے اور کاغذ خط کی
طرح کا اس کے ہاتھ میں ہے جس میں خدا کے دوستوں
کے نام، اس میں سب سے آخر میں میرا مرتبہ لکھا ہے ۵۷
حضرت علیؓ کا آپ کو اپنی تفسیر دینا اور حضرت حسنؓ
اور حضرت امام حسینؓ اور فاطمہؓ بھی ساتھ تھیں،
حضرت فاطمہ کی ران پر حضور کا سر رکھنا ۳۵۸-۳۵۹

☆☆☆

مضامین

آ، ا، ب

آلِ محمدؐ

یہ درختِ نبوت کی شاخوں اور آنحضرتؐ کی قوت شامہ کے لئے ریحان کی طرح ہیں ۱۸۸

یہ امامت کے چاند اور استقامت کے راستوں کے پہاڑ تھے اور ان سے دشمنی وہی کرے گا جو مورد لعنت ہو ۲۷۴

ابو بکرؓ کے آلِ رسولؐ پر ظلم روا رکھنے کے عقیدہ کا ردّ ۳۴۷

ائمہ اربعہ

ان میں بہت سارے جزوی اختلافات تھے ۲۸۰

اجتہاد

کئی نزاع واختلافات ہیں جو اجتہاد کی غلطی سے پیدا ہوتے ہیں ۳۴۷

اگر مجتہد غلطی بھی کریں تو قابلِ معافی ہیں ۳۴۷

صحابہ کے اختلافات اجتہادی تھے ۳۴۷

اجماع

جس اجماع میں نبی کریمؐ داخل نہیں وہ اجماع کیا ہوا ۲۹۴

اجماع سے مراد صحابہ کا اجماع ہے ۲۷۸

اجماع کے توڑنے کیلئے ایک فرد کا باہر رہنا بھی کافی ہے ۲۹۵

اجماع کے معنوں میں اختلاف کا ذکر ۲۹۵

اجماع کے متعلق امام احمد کا قول ۲۸۰

حیاتِ مسیح کے عقیدہ پر اجماع کا عقیدہ افتراء ہے ۲۸۰

اس عقیدہ کا جواب کہ ائمہ اربعہ کے مذاہب کے خلاف عمل نہ کرنے پر اجماع ہو چکا ہے ۲۸۰

احمدیت

للہ کام کرنا دوستوں اور مخلصین کی عادت ہے ۲۷

ہمارا کاروبار خدا کی طرف سے ایک رحمت ہے اور عرب کے لوگ الٰہی رحمت کے قبول کرنے کے لئے سب سے زیادہ حقدار، قریب اور نزدیک ہیں ۲۶

مولویوں کا الزام کہ یہ فرقہ قرآن وحدیث سے باہر ہو گیا ہے ۴۰۸

تکفیر، قتل، مال لوٹنے، عورتوں کو پکڑنے اور اولاد کو غلام بنانے کے بارہ میں علماء کے فتاویٰ ۵

ہمیں فرشتوں کے نزول سے انکار نہیں ۴۱۴

جس نے ہمارے مشرب میں ہماری پیروی کی وہ ہم میں سے ہے اور جس نے پیروی نہ کی وہ ہم میں سے نہیں ۴۱۹

ارتداد

اسلام سے مرتد ہونے والوں کا مدینہ پر حملہ کرنا ۳۹۴ ح

مرتد ہونے والے مسلمانوں کی خواہشات اور ان کی باطنی کیفیت کا ذکر ۴۸، ۴۹

مرتد ہونے والے مسلمانوں کا کفارہ کے دھوکے سے معاد کی فکر سے فارغ ہونا ۴۹

مسلمانوں میں دین سے مرتد ہونے کا سب سے بڑا باعث ۴۸

مرتد ہونے والے مسلمانوں کو ان کی قوم اور پیشہ کے مناسب حال خدمات پر مقرر کرنے کی تجویز ۵۰

استعارات

قرآن میں استعارات کا استعمال ۳۷۱، ۳۷۵

قرآن کا مُردوں پر زندوں اور موت پر زندگی کا اطلاق کرنا ۳۷۲

اسلام

دینِ اسلام عالم روحانی کے لئے ستون اور مرکز ہے ۲۴۹

اسلامی صداقت طلب کرنے کے لئے روحوں کا حرکت میں آنا ۲۴۸

خدا کا اپنے دین کی حفاظت کرنا ۲۳۵، ۲۳۶

ہمارے دین کی خوبی کہ وہ عقل کو نقل اور درایت
کو روایت کے ساتھ جمع کرتا ہے ۴۲۹
خدا خیر المرسلین کی امت کو ضائع نہیں کرے گا ۴۲۲
خدا نے اب اسلام کی تاریک رات کو ختم کر دیا
مگر علماء کا ناپسند کرنا ۲۸۸
نبی کریمؐ کا اسلام کو تین ادوار میں تقسیم کرنا ۳۸۵
آنحضرتؐ کی فیجِ اعوج کے بارہ میں پیشگوئی کا پورا ہونا ۴۷
ازمنۂ وسطیٰ میں فتنے لہروں کی طرح موجزن ہوئے ۳۴۸
آنحضرتؐ کا تیسرے دور کو آخری زمانہ سے موسوم
کرنا اور اس کا سبب ۳۸۵
یاجوج ماجوج کا اسلام پر اثر ۳۶۴، ۳۶۵
اسلام کا ضعیف ہونا اور مفاسد کا پھیلنا ۲۵۱
دین ضعیف ہو گیا اور اس کی کنپٹیوں پر بڑھاپے
کے آثار پیدا ہو گئے ہیں ۳۰
اسلام میں فسادات اور جھگڑوں اور افتراق کی وجہ ۳۲۱
ایک تمثیل کی شکل میں غربتِ اسلام کے ایام کا ذکر ۱۷
لوگوں کا علماء کی باتیں سن کر دینِ اسلام سے نکل کر
نصاریٰ میں داخل ہونا ۱۷
مولویوں کا دل اسلام کی مصیبتیں دیکھ کر کچھ بھی نرم نہیں ہوتا ۸
عام لوگوں میں نااتفاقی اور تفرقہ پیدا ہونا ۳
خدا کا قرآن میں وعدہ کہ آخری زمانہ میں اسلام پر
مصیبتیں آئیں گی اور مفسدین ہر روک کو پھلانگیں گے ۳۶۴
امت کے ۷۳ فرقوں میں تقسیم پر ان تمام اختلافات
کو ختم کرنے کا طریق جو اُن میں ہیں ۲۷۷
علماء دین اور شریعت کے دشمن اور اسلام کا صرف
کنارہ اُن کی وجہ سے رہ گیا ہے ۲۸۸
خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ وجود دین کے ستون ہیں ۳۶۲
خونی مہدی اور مسیح کا عقیدہ اسلام کی جزو نہیں ۴۰۴
اس زمانہ کے فتنوں سے اسلام کو لاحق خطرات ۳۱۸
احسان کرنے والوں کے ساتھ احسان کرنے کی تعلیم ۶۳
خدا کا کہنا کہ جو تمہیں السلام علیکم کہے اس کو یہ مت کہہ کہ
لَسْتَ مُؤْمِنًا مگر مولویوں کا مسلمانوں کو کافر ٹھہرانا ۳۰۲
ملکہ وکٹوریہ کو اسلام کی محبت اور اس کا شوق دیا گیا ہے قریب
ہے کہ خدا ملکہ اور شہزادوں کے دل میں توحید ڈال دے ۵۹، ۶۰
ہم جس کوشش، سعی، امن اور آزادی سے اسلامی وعظ
ہندوستان کے بازاروں اور کوچوں میں کر سکتے ہیں مکہ معظمہ
میں بھی بجا نہیں لا سکتے ۳۰۷
صحابہ کا ایمان کے چشموں کی طرف پیاسوں کی طرح دوڑنا ۱۸۸
ملائکہ کا وجود ایمانیات میں سے ہے ۴۲۸

اللہ

اللہ کی تحمید و تقدیس ۲، ۱۸۸، ۲۷۴، ۳۱۷
اپنی ذات اور صفات میں یکتا اور مخلوقات کے پیدا
کرنے میں اس کا کوئی شریک نہیں ۱۱
جو خدا کے دامن سے وابستہ ہو جائے وہ اسے
ضائع نہیں کرتا ۳۴۶
قربِ الٰہی کا سب سے عمدہ ذریعہ ۳۴۰
خدا کا اپنے بندوں کی نصرت کا طریق ۲۷۲
خدا کی راہ میں ایسی کوشش ہو جو زمانہ کے مناسب ہو ۲۵۱
قربتِ الٰہی کے حصول کے لئے کئے جانیوالے اعمال
میں سب سے زیادہ ثواب کا موجب امر ۳۰
جو خدا کے پیاروں سے محبت کریں خدا ان سے محبت کرتا ہے
اور جو عداوت کریں خدا بھی ان سے عداوت رکھتا ہے ۲۸۹
خدا کا اپنے اولیاء کے ساتھ سلوک ۲۸۹
اللہ جب کسی قوم کو رسوا کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کے اولیاء
کے دشمن ہو جاتے ہیں اور ان پر لعنت کرتے ہیں ۲۸۶
متقیوں کو شرف بخشنا اور نافرمانوں کو رسوا کرنا خدا
کی سنت میں سے ہے ۲۷۱
وہ حقیقی معبود اور اس کا کوئی شریک نہیں اگر چاہے تو
ہزاروں عیسیٰ بلکہ اس سے افضل اور اعلیٰ پیدا کر دے ۵۶

اخلاص میں انتہائی مقام تک پہنچنے والی قوم کے ساتھ
خدا کا سلوک ۲۷۱
ملائکہ کے نزول کی اللہ کے نزول کے ساتھ مشابہت ۴۲۸
نبی کی شان سے بعید ہے کہ خدا تعالیٰ کے مرادی معنوں
میں تحریف کرے ۲۹۵
کتنے ہی علوم ہیں جو خدا نے ابتلاء کی خاطر
اپنے پاس مخفی رکھے ہوئے ہیں ۴۲۶
اللہ کی حمد اور مخلوق اور دین اسلام پر اس کے احسانات ۲۷۴
کوئی بندہ ہدایت نہیں پا سکتا جب تک اللہ کا ارادہ نہ ہو ۳۳۱
خدا معلم اعظم اور حکیم اعلم ہے ۳۲۵
خدا اپنے غیب پر صرف نیکوں کو مطلع کرتا ہے ۲۰۸
اللہ کے لئے مختلف تدلیات اور نفخات ہیں اور ہر تدلّی
کی شان الگ ہے جسے عارف لوگ جانتے ہیں ۳۶۴
تمام عالم کے تغیرات پیدا کرنے میں اللہ کا مقصد
انسان کو پیدا کرنا ہے ۲۳۱
صالحین کے متعلق خدا کی سنت ۳۴۷۔۳۴۸
یہ خدا کی قدرت سے بعید نہیں کہ ایک وجود دو جگہ
دو جسموں سے دکھا دے ۴۱۵
خدا کا نزول الی سماء الدنیا ہم سمجھ نہیں سکتے ۴۱۵
اس زمانہ کے علماءِ سُو پر خدا کے قہر کا نزول ۸
دنیا میں آفت اور مصیبت کے انتہاء کے وقت اس کے
ازالہ کے لئے خدا کی سنت مستمرہ ۳۵۹
خدا اپنے کمزور بندوں کو قحط سالی کے وقت مصائب
میں نہیں چھوڑتا ۳۶۰۔۳۶۱
جو اُس کی طرف صاف دل اور کامل محبت سے آئے گا
وہ اس کو اپنے خاص بندوں میں داخل کر لے گا ۳۰۸
خدا کی سنت کہ وہ دعا کے ساتھ بلا کو رد کر دیتا ہے ۲۳۰
خدا کا قرآن میں فرمان کہ آخری زمانہ میں اسلام پر
مصیبتیں آئیں گی اور مفسدین ہر روک کو پھلانگیں گے ۳۶۴
ہر انسان کا خدا کے پاس بُرا یا اچھا نام ہے اور وہ تب تک
نہیں مرتا جب تک اس کا بھید ظاہر نہ ہو جائے ۳۷۴
مُردوں کے سامنے زندہ خدا کا ثبوت ۳۰۸
یہ خدا کی سنت کہ بعض کو بعض کا نام دیا جاتا ہے ۳۸۴
خدا کی سنت ہے کہ بعض اوقات فوت شدہ نیکوکاروں
کو زندہ کا نام دیتا ہے ۳۷۱
خدا کا عذاب نازل کرنے کا طریق ۲۳۱
ایک نبی کی امت کے بگڑنے پر خدا کا انہیں عذاب
نہ دینے میں حکمت ۳۷۳
اس زمانہ میں عقول سلیمہ کا توحید کی طرف میلان ۱۷۲

امامت

امام کے بعث کا وقت اور زمانہ کی حالت کا ذکر ۲۸۸
ممکن نہیں کہ سچا پیرو اپنے امام کی مخالفت کرے ۲۹۴

انسان

انسانی قرب کے مدارج کا کچھ انتہا نہیں ۳۰۸
خدا کا انسان کو پیدا کرنے کا مقصد ۲۳۱
ہر انسان کا خدا کے پاس بُرا یا اچھا نام ہے اور وہ تب تک
نہیں مرتا جب تک اس کا بھید ظاہر نہ ہو جائے ۳۷۴
یہ خدا کی سنت ہے کہ بعض کو بعض کا نام دیا جاتا ہے ۳۸۴
خدا کی سنت کے بعض اوقات فوت شدہ نیکوکاروں
کو زندہ کا نام دیتا ہے ۳۷۱
نیک یا بد بخت لوگوں کی ایک دوسرے سے مشابہت ۳۷۳
مشاہدہ کو بیان پر ترجیح دینا انسان کی فطرت میں ہے ۳۵۴
انسان کی عادت کہ اگر کسی مطلوبہ شئ کی محبت میں مبتلا
ہو تو اس کی مخالف شئ کو ناپسند کرنا اور عداوت کرنا ۳۲۰
ایک انسان کو فوت شدہ کب کہتے ہیں ۲۹۸

انفاق فی سبیل اللہ

انفاق کی ترغیب اور اس کی برکات کا ذکر ۲۸

دین کی اعانت کے لئے خرچ کرنا صلاح وفلاح کا
ایک بڑا بھاری ذریعہ ہے ۲۵۰

انگریزی حکومت

ان کی ہدایت اور اسلام میں داخل ہونے کے لئے دعا ۴۰۳
یہ ایسی قوم ہے جو ہر بات کی تفتیش کرتی ہے اور حق بات
قبول کرنے سے شرماتی نہیں ۶۰
چند انگریز جوانوں کا اسلام قبول کرنا اور بعض کا
ایک وقت تک ایمان مخفی رکھنا ۵۹
گورنمنٹ کے اسلام قبول کرنے کی پیشگوئی ۵۹
ہر ایک عقل بجز دینی عقل کے اس گورنمنٹ کو حاصل ہے ۳۶
اس گورنمنٹ میں پائی جانے والی اچھی باتوں کا ذکر ۵۲
خدا نے انگریزوں کو اس ملک کا حاکم بنایا ہے
ان کی خوبیوں کا ذکر ۲۴۶
جو وعظ کے لئے انگریزی ملکوں کی طرف خالصاً للہ
جائے گا وہ برگزیدوں میں سے ہوگا ۲۵۲
قرآن اب تک انگریزوں تک نہیں پہنچا اور دقائق
سے بے خبر ہیں ۲۴۵
اس گورنمنٹ کا شکر کیوں ہم پر واجب ہے ۳۰۷
اس کے بڑے بڑے ارا کین کا توحید کی طرف میلان ۶۰
اسلام چھوڑ کر عیسائیت اختیار کرنے والے انگریزی سرکار
سے مخلص نہیں بلکہ مداہنہ اور نفاق کی زندگی بسر کرتے ہیں ۴۵
مذہب کے بارہ میں اس گورنمنٹ کا غلط ہونا ۴۰۳،۳۰۷
اس گورنمنٹ کو دینیات کی طرف کچھ توجہ نہیں اور کسی
دین کی طرف اس کو میل نہیں ۵۹
پادری عماد الدین کے اس اعتقاد کا رڈ کہ میرے نزدیک
یہ گورنمنٹ دجال ہے اور مَیں باغی ہوں ۵۸
ہم اس بات کے مستحق ہیں کہ انگریزی سرکار اپنے کامل انعام
سے متمتع کرے اور ہمارے نیک کام کی جزا بڑھ کر دے ۵۲
یہ ایک فہیم اور مدبر گورنمنٹ ہے کوئی اسے دھوکا
اور فریب نہیں دے سکتا ۵۱،۵۲
حضورؑ کا انگریزی حکومت کو ایک مقدمہ میں حکم مقرر کرنا ۱۵۴
گورنمنٹ مجھے اور میرے خاندان سے بے خبر نہیں ۳۵
گورنمنٹ اور حضرت مسیح موعود کے خاندان کی باہمی موافقت ۵۱
انگریزی حکومت کے لئے بشارت ۴۵
میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور تعویذ اور بطور پناہ کے ہوں ۴۵
انگریزی سرکار کی توجہ کے لئے ایک اشتہار کی اشاعت ۳۲
حضورؑ کا ہر کتاب میں ان کے مسلمانوں کے محسن
ہونے کا ذکر اور ان کا شکریہ ادا کرنا ۴۰
حضورؑ کا خدا سے عہد کہ ہر مبسوط کتاب میں قیصرہ
کے احسانات کا ذکر کروں گا ۳۹
اس کے احسانات کا ذکر ۶
اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو
علماء ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ۶
ہمارے لئے اللہ اور رسول اللہؐ کے حکم سے گورنمنٹ ہذا
کے زیر اطاعت رہنا فرض اور بغاوت کرنا حرام ہے ۴۰۲

ایمان

میرا بڑا مدعا یہی ہے کہ لوگ ایمان کی حقیقت کو
ڈھونڈیں اور دقائق عرفان کی طرف رغبت کریں ۵۴
علماء کا عقیدہ کہ وہ اختلاف جس میں قرآنی تعلیم کا
انکار نہیں اس کے باعث کوئی ایمان سے نہیں نکلتا ۳۱۲
صحابہ کا ایمان کے چشموں کی طرف پیاسوں کی طرح دوڑنا ۱۸۸
ملائکہ کا وجود ایمانیات میں سے ہے ۴۲۸

بدظنی

کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں ان کی بدظنیوں اور صادقوں
کو گالیاں دینے نے ہلاک کیا ۲۸۰
صحابہ کے بارہ میں بدظنی سے بچنے اور تقویٰ کی نصیحت ۳۴۹

بیعت

اہل طریقہ کے لئے بیعت اس لئے رکھی تا کہ وہ برکات
کے وارث ہوں ۴۲۳

پ،ت

پادری

ان کی خصلت بھیڑیے کی اور لباس راہبوں کا سا ہے ۱۱۹

ان کے فتنوں کا حد سے زیادہ بڑھنا ۴۰۳

قرآن کا انہیں دجال کے نام سے موسوم کرنا ۸۲

مسیح نے ان کا نام ''ظالم'' رکھا ۷۸

عیسائیت قبول کرنے والے مسلمانوں کے پادریوں کو خوش کرنے کے طریق ۴۷

پادریوں کی چمک دیکھ کر بعض مسلمانوں کا عیسائی ہونا ۴۶

ان کے عوام کو گمراہ کرنے کے طریق ۳۶۷، ۳۶۸

اس زمانہ کے پادریوں اور عیسائیوں کے مکر وفریب اور مکائد اور ان کا زمین پر چھا جانا ۳۶۷

پہلی کتابوں میں اژدھا کے قید میں ایک ہزار برس رہنے کا ذکر پادریوں کی شکل میں اس کا ظہور ۸۰

پادریوں کا تثلیث سے دنیاوی فائدہ اٹھانا ۳۷۰ح

پادریوں کے دجال ہونے کا ثبوت ۷۷، ۸۰، ۳۶۷، ۳۶۸

پیشگوئی

خدا کی سنت کہ آئندہ کی خبر میں کسی چیز یا فرد کا ذکر ہوتا ہے اور مراد اس سے کوئی اور چیز یا فرد ہوتی ہے ۳۸۱

خدا کی پیش خبریں اہل حق اور اہلِ باطل کے درمیان حاکم وقضاء کا کام دیتی ہیں ۳۵۲

پیشگوئی کا ظہور سینہ کو شفا اور یقین دیتا ہے اور پتھر کو بھی نرم کر دیتا ہے ۳۵۳، ۳۵۴

جو پیشگوئیاں پوری ہو جائیں پھر بعد میں مشاہدہ کے مطابق ان کے دوسرے معنی کرنا ایک ظلم وفسق ہے ۳۵۳

قرآن میں آخرین میں ایک امام کے آنے کی پیشگوئی ۲۱۷

قرآن مجید کی پیشگوئیاں ۳۶۸، ۳۶۸، ۳۷۰ح

تاریخ

ہم تاریخی سلسلہ کو کسی طور مٹا نہیں سکتے ۴۱۳

مولویوں کا تاریخی تواترات کو نظر انداز کرنا ۴۱۳، ۴۱۴

تاویل

متشابہات کی تاویل خدا کے علم کے حوالہ کرو تا نجات پاؤ ۴۱۱

تاویلوں کے سبب یہود کا مسیح کو ملحد اور بے دین کہنا ۴۰۹

کھلے کھلے قرآنی بیانات کی مخالف روایات کی تاویل کی ضرورت کے دلائل ۱۳، ۱۴

تبلیغ

اسلام تبلیغ کے ذریعہ منواتا ہے ۶۳

مسلمانوں کو انگریزی ممالک میں اسلام کی تبلیغ اور اشاعتِ قرآن کی توجہ دلانا ۲۴۷

جو شخص ان علاقوں میں جائے گا وہ برگزیدوں میں سے ہوگا اور اگر اسے موت آئے گی تو شہیدوں میں سے ہوگا ۲۵۲

دو قابل مسلمانوں کو بھجوانے کی تجویز ۲۵۰

اگر تم نے مدد کی تو اخیر زمانہ تک نیک یادگار تمہاری باقی رہے گی اور مقبولوں کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے ۲۵۰

تثلیث

پادریوں کا تثلیث سے دنیاوی فائدہ اٹھانا ۳۷۰ح

شیطان نے دوسری مرتبہ آکر تثلیث سکھائی ۱۴۲

عبدالکریم جیلی کا اپنی کتاب انسان کامل میں لکھنا کہ تثلیث کا عقیدہ ایک معنی کی رُو سے حق ہے ۶۸

تصوف

محو اور مستی کے عالم میں بعض نیک لوگوں کے مونہہ سے نکلنے والے کلمات کی حقیقت ۱۰۰۔۱۰۱

تقیہ

تقیہ کرنے والے لوگوں کی حالت کا بیان ۳۵۱

ابرار کے نزدیک تقیہ ایک گناہِ عظیم اور بڑا ظلم اور کھلی بے حیائی ہے ۳۴۹۔۳۵۰

ابراہیمؑ کو خدا کی راہ میں تکالیف پہنچنا مگر تقیہ نہ کرنا ۳۴۹

موت کو مداہنت پر ترجیح دینے والوں کا قرآن میں ذکر ۳۵۱
خدا کی قسم دین کے معاملہ میں مَیں ایک لحہ کے لئے
مداہنت نہ کروں اگرچہ چھری سے ذبح کیا جاؤں ۳۵۱

توحید

اس زمانہ میں عقول سلیمہ کا توحید کی طرف میلان ۱۷۲

ج، چ، ح، خ

جن

جنوں کا مسیح پر ایمان لانا ۱۰۴
جنوں کے گروہ کا آدمیوں سے بڑھنا مگر مسیح کا
ان سے تغافل برتنا ۱۰۳

جہاد

اسلامی جہاد کی حقیقت ۶۵، ۶۶
مسلمانوں کو مقابلہ کرنے کی اجازت کا ملنا ۶۵
آنحضرتؐ کے تلوار اٹھانے کی وجہ ۴۰۴، ۴۰۵
بدر کے میدان میں کفار کا فوج جمع کرنا اور خدا کا غضب
ان پر بھڑکنا ۶۵
جہاد اصل مقاصدِ قرآن میں سے نہیں ہے ۶۴
دینی لڑائی اور جہاد کا مسئلہ اسلام کا محور نہیں ۶۶
وہی جہاد نیکی ہے جو اللہ کے راستہ میں زمانہ کے
مناسب حال کیا جائے ۲۵۱
کفار کا عاجز آ کر تلوار اور نیزہ کی طرف جھکنا ۱۴۶، ۱۴۷
کسی قرآنی آیت میں یہ تعلیم نہیں کہ بے اتمام حجت
مخالفوں کو قتل کرنا شروع کر دیا جائے ۴۰۴
رعیت کو اپنی محافظ گورنمنٹ کے ساتھ
جہاد حرام ہے ۴۲، ۴۰۳
جہاد کی ضرورت کا وقت ۶۴
نادان مولوی نہیں جانتے کہ جہاد کے واسطے کیا شرائط ہیں ۴۰۳
اس زمانہ میں جنگ اور جہاد سے دین اسلام کو پھیلانا
ہمارا عقیدہ نہیں ہے ۳۰۷

مولویوں کا صدہا برسوں سے کہنا کہ اسلام کو جہاد سے
پھیلانا چاہیئے ۳۰۶
مولویوں کا گورنمنٹ کو لکھنا کہ اس شخص کے وجود سے
فساد کا اندیشہ اور جہاد کا خوف ہے ۳۰۶
مولویوں کا کہنا کہ فرضی مہدی غار سے نکل کر اور عیسیٰ
نازل ہو کر دنیا کے تمام کافروں کو قتل کر ڈالیں گے ۳۰۶
ہمارا زمانہ دلیل اور برہان کے ہتھیاروں کا محتاج ہے ۲۴۷
ہر ایک زمانہ کے لئے الگ الگ ہتھیار اور الگ لڑائی ہے ۲۴۷
اس اعتراض کا ردّ کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے
جہاد پر برانگیختہ کرتا ہے ۶۲
مہدی کے تلوار اور نیزہ کے ساتھ نکلنے اور کفار سے
جنگ کرنے کے عقیدہ کا ردّ ۶۷، ۲۴۵
مسلمانوں کو قلم کے مقابل قلم سے جہاد کی نصیحت ۴۰۳

چاند نیز دیکھیں ’’خسوف وکسوف‘‘

اس کے ہلال اور قمر ہونے کے بارہ میں مختلف
اہلِ لغت کی آراء ۱۹۸ح، ۱۹۹، ۲۶۸
چاند پر لفظ قمر کا اطلاق کب ہوتا ہے اور قمر نام رکھنے کی وجہ ۱۹۸
تین رات سے پہلے کا چاند ہلال ہے، تمام اہلِ عرب
کا اس امر پر اتفاق ۱۹۸
ہلال کے ظہور سے خوفناک تاریک رات کا امن
اور روشنی سے بدلنا ۳۶۱

حدیث

مسلمانوں کے لئے سچی اور کامل دستاویز قرآن
اور حدیث ہی ہے باقی ہمہ ہیچ ۲۹۵
مرسل حدیث کا مقام ۲۶۲، ۲۶۳
حدیث کے مرسل ہونے کی وجہ اور اس کی ضرورت ۲۶۵
اہل سنت کے بعض ظالموں کا کہنا کہ ضعیف خبر
ضعیف ہی ہے خواہ اس کی سچائی ظاہر ہو جائے ۲۶۳
جو حدیث قرآن کی بینات محکمات کے مخالف ہوگی
وہ بلاشبہ ردّ کرنے کے لائق ہوگی ۲۹۵

کھلے کھلے قرآنی بیانات کی مخالف روایات کی تاویل کی ضرورت کے دلائل ۱۳۔۱۴
روایات قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابری نہیں کرسکتیں ۱۳
وہ احادیث جو امورِ غیبیہ اور مستقبل کی خبروں پر مشتمل ہوں ان کی صحت اور صداقت کا معیار ۲۶۳، ۲۶۷
مستقبل کی خبروں پر مشتمل حدیث اگر پوری ہوجائے تو وہ کیسی بھی ہو ہم اسے صحیح تسلیم کریں گے ۲۶۷
امورِ غیبیہ پر مشتمل آثار کے مختلف درجے اور اقسام ہیں جیسے بینات اور متشابہات ۲۶۵، ۲۶۶
احادیث واخبار ظنی ہیں اور ان کا مقام ۳۳۲
راویوں کی خیانتوں سے کئی لوگ تباہ ہوجاتے ہیں ۳۴۸
بخاری کے بعض راویوں پر مذہب سے ہٹنے اور مختلف قسم کی برائیوں کا الزام لگایا گیا ہے ۲۶۲
جس نے قرآن کو چھوڑ کر روایات کا سہارا لیا وہ ہلاکتوں کے گڑھے میں گر گیا ۳۳۳
مسئلہ وفات مسیح میں کسی جگہ حدیث نے قرآن کی مخالفت نہیں کی بلکہ تصدیق کی ہے ۲۹۵
مہدی سے متعلق بیّن اور متشابہ احادیث کی موجودگی میں صحیح روایات کی پرکھ کا طریق ۲۶۷۔۲۶۸
درایت اور روایت توام ہیں اور جو انہیں ایک ہی نظر سے نہ دیکھے گا گھاٹے میں پڑے گا ۴۲۹

خسوف وکسوف

خسوف وکسوف مہدی کے ظہور کے لئے پہلی شرط ہے ۲۴۴
رمضان میں اس نشان کا ظہور ۱۸۸
اس نشان کے متعلق دو عربی قصائد ۱۸۹، ۱۹۱
خسوف وکسوف میں جمالی اور جلالی تجلی ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۳۸
یہ دو خوفناک نشان ہیں جو شیطان کی پیروی کرنے والوں کو ڈرانے کے لئے ہیں ۲۲۷
ان دونوں ڈرانے والے نشانوں کو جمع کرنے میں حکمت ۲۳۲
عمداً ہدایت کو چھوڑنے والوں کے لئے یہ خدا کی طرف سے ایک نشان ہے ۱۹۳
چاند اور سورج کی روحانیت کا کچھ انوار الٰہیہ کو قبول کرنا ۲۳۶
اس نشان کی ایک اہم خصوصیت ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵
خسوف وکسوف کے ظہور کا وقت ۱۹۵، ۲۰۹، ۲۲۸ تا ۲۳۰
ہیئت کی رو سے سورج گرہن کی حقیقت ۲۱۳
حدیث کے مطابق قرآن میں خسوف کے لفظ کا آنا ۲۱۳، ۲۱۴
خسوف وکسوف دیکھنے پر نماز پڑھنے کا حکم ۲۲۸
آنحضرتؐ کا خسوف وکسوف سے ڈرانا ۲۲۸
ان دونوں کسوفوں کے بعد خدا کے اور بھی نشان ہیں ۲۲۶
اہلِ نجوم کے نزدیک کسوف کے تین دن ہیں ۲۰۹
اس کسوف کے اپنے عجائبات میں منفرد اور غیر معمولی ہونے کے متعلق پائنیر اور سول ملٹری گزٹ کی گواہیاں ۲۱۴
بلاد عرب اور شام میں اس نشان کا ظاہر نہ ہونا حضرت اقدسؑ کے صدق کی علامت ۲۱۵
حضرت اقدسؑ کا اسے خدا کی طرف سے اپنے لئے ایک نشان قرار دینا ۲۱۱
نظیر لانے کا مطالبہ کہ کسی نے مسیح ومہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور یہ نشان ظاہر ہوا ایک ہزار روپیہ انعام کا وعدہ ۲۱۱، ۲۱۲
ایک ہزار انعام کا وعدہ اگر کوئی لغت، ادب اور قصائد کی کتابوں سے اس امر کے خلاف نکالے کہ قمر پہلی تین راتوں کے بعد کے چاند پر نہیں بولا جاتا ۱۹۹
رمضان میں کسوف وخسوف کے امرِ خارق ہونے کا ثبوت ۲۱۵
وہ روایات جن میں آنحضرتؐ نے پہلی رات کے چاند کو قمر کی بجائے ہلال فرمایا ۲۶۹، ۲۷۰
چاند اور سورج گرہن لگنے کے حوالے سے خدا کی سنت مستمرہ ۲۶۴

چاند گرہن پہلی چاندنی رات کے شروع ہوتے ہی ہو جائے گا ۲۰۱
دارقطنی میں چاند گرہن کے رمضان کی پہلی تاریخ کو نہ ہونے کا واضح قرینہ ۱۹۸
رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن کی صحیح تاویل ۲۰۱
یوئیل نبی اور اشعیا نبی کی کتاب میں اور انجیل متی میں اجتماع خسوف وکسوف کی پیشگوئی ۲۰۵ح
بعض متاخرین کا ذکر کرنا کہ چاند گرہن رمضان کی ۱۳ اور سورج گرہن ۲۷ رمضان کو ہوگا ۱۹۷
شاہ رفیع الدین کے مطابق اس نشان کو دیکھ کر اہل مکہ کی ایک جماعت کا مہدی کو پہچان لینا ۱۹۶
اہلِ مکہ میں جوش ہے اور وہ خسوف وکسوف کا سخت انتظار کر رہے ہیں ۱۹۷
سورج اور چاند کا اپنی اصل وضع کی طرف عود کرنا خسوف وکسوف کے لوازم میں سے ہے ۱۹۵
خسوف وکسوف آثار قیامت میں سے ہیں ۱۹۶،۱۹۴
قرآن میں خسوف وکسوف کے متعلق پیشگوئی ۱۹۴
علماء سلف اس نشان کے منتظر تھے ۲۵۴،۲۵۳
یہ نشان دو عادل گواہوں کے قائمقام ہے ۲۴۴
جو شخص اس نشان کا انکار کرے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں وہ محض ظلم سے بات کرتا ہے ۲۵۵
خسوف وکسوف کے دیارِ عرب اور شام کے علاقوں میں نظر نہ آنے کا سبب ۲۱۵،۲۰۳

اعتراضات اور ان کے جوابات

اُن روایات کا ردّ جن میں لکھا ہے کہ سورج گرہن پہلی رات رمضان کو ہوگا ۲۰۲،۲۰۱ح
اس اعتراض کا جواب کہ پنجاب اور ارد گرد کے علاقوں میں ہی چاند گرہن کیوں نظر آیا ۲۰۲
قرآن کا کسوف کو کسوف کے لفظ سے بیان نہ کرنے کی وجہ ۲۱۴
اس اعتراض کا جواب کہ سورج اور چاند گرہن کے ظہور کا آفات سے کوئی تعلق نہیں ۲۳۱،۲۳۰
خسوف وکسوف کے ضمن میں قرآن میں رمضان کا ذکر نہ کرنے کی وجہ ۲۳۷
اس وہم کا جواب کہ ہمیں یہ تسلی نہیں کہ پہلے زمانہ میں یہ واقع نہیں ہوا اور اس کی غرابت اہلِ ادیان کے نزدیک ثابت نہیں ۲۵۳
مخالفین کا کہنا کہ یہ نشان بنی حسین کے لئے ہے انہیں میں سے امام پیدا ہوگا ۲۵۷
اس وہم کا جواب کہ مقررہ ایام کے علاوہ کسوف ہونا خدا کی قدرت سے بعید نہیں ۲۶۴-۲۶۳

حدیث خسوف وکسوف

خدا کا اس حدیث کی تصدیق کرنا ۲۰۸
اس حدیث کی صحت کے دلائل ۲۰۵
محدثین کا اسے اپنی صحاح میں درج کرنا اس کی صداقت کی دلیل ہے ۲۰۷-۲۰۶
اشعیا نبی اور یوئیل نبی کی کتاب اور انجیل میں اس نشان کا ذکر اور حدیث کی صداقت کی علامت ۲۰۵ح
اس پیشگوئی کا پورا ہونا اس کی سچائی کی دلیل ہے ۲۰۶
حضور کی اس حدیث کی تشریح خدا کی طرف سے الہام ہے ۲۱۰
اول لیلۃ اور نصف کے الفاظ کا ذو معنین ہونا ۲۰۹،۲۰۸
راویوں کے مختلف طرق ۲۶۲
اس حدیث کے ثقہ ہونے کا ایک ثبوت ۲۶۲

اعتراضات اور ان کے جوابات

یہ حدیث صحیح نہیں اس کے بعض راوی کذاب ہیں ۲۰۷،۲۰۶
حدیث کے راوی مجروح ہیں اور یہ حدیث مرسل اور ضعیف ہے ۲۶۱
یہ امام باقر کا قول ہے اور نبی کریمؐ کی حدیث نہیں کیونکہ اس میں آنحضرتؐ کا نام نہیں ۲۶۴

حدیث میں چاند گرہن پہلی رات میں لگنے کا ذکر ہے ۲۶۸

خلافت

آیت استخلاف کے ثبوت میں عظیم الشان آیت اور
ناطق دلیل اور خدا کی طرف سے نصِ صریح ہے ۳۳۲
ان آیات میں پیشگوئیاں اور آئندہ کے حالات مضمر تھے ۳۳۶
اس آیت میں امن کی بشارت اور اس کا مصداق ۳۵۲
خلافت کے بارہ میں خدا کا مجھے کامل علم عطا کرنا ۳۲۶
خلافتِ ابوبکر کے ذریعہ مومنوں کے خوف کو امن
میں بدلا جانا ۳۳۵
مسئلہ خلافت میں شیعوں کے ساتھ فیصلہ کے لئے
مباہلہ یا ملاعنہ اور پانچ ہزار روپیہ انعام کا وعدہ ۳۳۷

خلفائے ثلاثہ

خلفائے ثلاثہ کی خصوصیات کا ذکر ۳۲۷،۳۲۶
قرآن میں ان کی تعریف اور ثناء ۳۲۸
مرسلین کی مانند ان پر تکالیف اور لعن طعن کیا جانا ۳۲۷
جس نے ان کی شان میں گستاخی کی اور زبان درازی
کی مجھے اس کے بدانجام اور سلبِ ایمان کا ڈر ہے ۳۲۷
تمام صحابہ نے خلفائے ثلاثہ کی بیعت کی ۳۴۲
خلفائے ثلاثہ کو کافر کہنے سے دین اسلام اور قرآن
میں پڑنے والی مصیبتوں کا ذکر ۳۴۳،۳۴۲
جو انہیں کافر، منافق اور غاصب کہتا ہے وہ سب صحابہ
کو کافر کہتا ہے ۳۴۱
اس اعتراض کا جواب کہ ان کی خلافت کتاب اللہ اور سنت
رسول سے ثابت نہیں پس وہ ظالم اور غاصب تھے ہاں
اسد اللہ کی خلافت متعدد دلائل سے ثابت ہوتی ہے ۳۳۱

د، ر، ز

دجال

دجال کا خروج اور قرآنی پیشگوئی کا پورا ہونا ۳۷۰ ح
دجال کے ذریعہ آخری زمانہ کی علامات کا پورا ہونا ۳۶۹،۳۶۸
دجال کا سال کو مہینہ اور مہینہ کو دن یا دو دن کے برابر کرنا ۳۶۸
ریل، دجال کا گدھا ۳۶۸
قرآن کا پادریوں کو دجال کے نام سے موسوم کرنا ۸۲
پادریوں کے دجال ہونے کا ثبوت ۷۷، ۳۶۸،۳۶۷
آخری زمانہ کے لوگوں کا دجال کی پیروی کرنا ۳۶۶
دجال کی خباثت ان کے مکروں، منصوبوں اور گمراہی
اور دھوکہ دہی کے طریقوں کا ذکر ۳۲۴
خدا کا حرمین کی حفاظت کا وعدہ کہ دجال کا رعب
وہاں داخل نہیں ہوگا ۳۷۱
حدیث میں دجال کے مشرق سے نکلنے کا ذکر ۳۷۱
ظلم اور دجالیت ایک ہی چیز ہے ۱۸
پہلی کتابوں میں اژدھا کے ایک ہزار برس قید میں رہنے
کا ذکر پادریوں کی شکل میں اس کا ظہور ۸۰
مسیح نے آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجال رکھا ۷۹
ایک ہزار ہجری گزرنے کے بعد دجالی عیسائیوں کا ظہور ۸۰

دعا

خدا کی سنت کہ وہ دعا کے ساتھ بلا کو رد کر دیتا ہے ۲۳۰

دلیل

وہ دلیل قاطع ہے جس سے کسی سائل کو اطمینان ملے ۲۸۲
اگر دو مقدمے ظنی ہوں تو نتیجہ بھی ظنی ہوگا ۲۸۵
حنفیوں کے نزدیک کسی مدعی کے دعویٰ کے اثبات
کے لئے چار قسم کے دلائل ۲۸۱

رمضان

خدا نے دین کا نظام رمضان سے باندھا ہوا ہے ۲۳۷
رمضان میں قرآن نازل ہوا، اسی میں دو نشان
نبی کریمؐ کی بشارت کے مطابق ظاہر ہوئے ۱۹۴

روح القدس

قرآن اور پرانے صحیفوں میں بیان کردہ اس کی
بعض صفات کا ذکر ۱۶۹

یَوۡمَ یَقُوۡمُ الرُّوۡحُ میں روح سے مراد نبیوں،
رسولوں اور محدثوں کی جماعت ہے ۹۸
قرآنی آیت یَوۡمَ یَقُوۡمُ الرُّوۡحُ میں مفسرین کے
مطابق جبرئیل یا دوسرے فرشتے مراد ہیں ۹۶
قرآن کا روح القدس کو ذُوۡ مِرَّۃ اور ذِیۡ قُوَّۃ کے
الفاظ سے بیان کرنا ۱۶۹
دحیہ کلبی کی شکل میں جبرئیل کا ظاہر ہونا ۴۱۵

زمانہ (موجودہ)

اس زمانہ میں فساد کا انتہاء کو پہنچنا اور لوگوں پر اس کا اثر ۲،۳
اس زمانہ کے علماء کی بدتر حالت کا ذکر ۳ تا ۶
اس زمانہ میں فتنے اس طرح پیدا ہو رہے ہیں جس طرح
مُردار کے جسم میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں ۳۱۷، ۳۱۸
اس زمانہ کی ظلمت کا ہر ظلمت پر فائق ہونا ۳۶۶
قرآن میں بیان آخری زمانہ کی تمام علامات پوری ہو چکی
ہیں۔ پس مسیح اور مہدی کے ظہور کا یہی وقت ہے ۳۶۹
نبی کریمؐ کا اسلام کی تین زمانوں میں تقسیم بیان کرنا ۳۸۵

زندگی

قرآن کے مطابق اصل زندگی روحانی ہے ۳۷۲
قرآن کا مُردوں پر زندوں اور موت پر زندگی کا اطلاق کرنا ۳۷۲

س،ش،ص

سچائی

سچ کو قبول کرو اگرچہ ایک بچہ کے منہ سے نکلا ہو ۱۶
سچائی نجات کا موجب ہے ۸۲، ۸۳

سعادت

تمام سعادت حق کے قبول کرنے میں ہے ۱۶
کامل سعید وہ ہے جو حبیب کی عادات کو اپنے
اندر لے یہاں تک کہ وہ الفاظ اور اسالیب میں
اس کا رنگ اختیار کر لے وہ اتم و اکمل ہے ۳۵۶

شہید

قرآن کا شہید کو زندہ کہنا اور اس میں حکمت ۳۷۱، ۳۷۲
انگریزی علاقوں میں تبلیغ کے لئے جانے والا برگزیدوں میں سے
ہوگا اور اگر اسے موت آئے گی تو شہیدوں میں سے ہوگا ۲۵۲

شیخین (حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما)

شیخین کی فضیلت کا ذکر ۳۴۵، ۳۴۶
دونوں کا نیک اور قابلِ فخر انجام ہوا اور قابلِ فخر
مقام پر مدفون ہوئے ۳۴۶
شیخین اور دوسرے صحابہ کی مدح میں عربی قصیدہ ۳۸۶
حضرت علیؓ کا شیخین کی بیعت کرنا اور ان کے
ساتھ مشاورت میں شامل ہونا ۳۵۰
اس وسوسہ کا جواب کہ شیخین نے حضرت علیؓ پر ظلم کیا
اور ان کے حقوق غصب کیے ۳۳۰
جو شیخین کو گالیاں دیتے ہیں وہ علیؓ کو گالیاں دیتے ہیں ۳۹۱

شیطان

شیطان انبیاء کا تمثل اختیار نہیں کر سکتا ۵۷

شیعہ

ان کا مذہب کے بارہ میں طریق ۳۱۹
ان کے حال پر رحم کرتے ہوئے سر الخلافۃ لکھنا ۳۱۹
ان کا صحابہ، خلفاء اور اسلام کے ائمہ کو کافر، زندیق کہنا
اور بُری صفات ان کی طرف منسوب کرنا ۳۲۴، ۳۴۱
ایک شیعہ حضرت مسیح موعودؑ کا استاد تھا ۳۲۴
حضرت مسیح موعودؑ کا شیعوں سے اعراض کرنا اور خدا
سے ان کے جھگڑوں کا علم حاصل کرنے کیلئے دعا کرنا ۳۲۵
انہیں روایات کی پیروی نہ کرنے کی تلقین ۳۲۶
مسئلہ خلافت میں فیصلہ کے لئے شیعوں کو مباہلہ کی
دعوت اور پانچ ہزار روپے انعام کا وعدہ ۳۳۷
انہوں نے ابوبکرؓ کی مخالفت کرکے علیؓ کی مذمت کی ۳۵۱

شیعوں میں سے ولی اور متقی نہ ہونے کی وجہ ۳۵۴
اگر شیعہ مقابلہ پر دعا کے لئے آئیں تو سرکاری خزانے میں
پانچ ہزار روپے کی انعامی رقم جمع کروانے کے لئے تیار ۳۴۷

صادق

خدا کے صادق بندوں کی نشانیاں ۴۲۴
صدق اولیاء کا مشرب اور اصفیاء کی علامت ہے ۳۵۱
صادقوں کی تکذیب کا انجام ۳۸۴
کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں ان کی بدظنیوں اور صادقوں
کو گالیاں دینے نے ہلاک کیا ۲۸۰
جو صادق سے عداوت رکھے تو اسے اسی دنیا میں عذاب
کا جھونکا چھو لیتا ہے ۴۲۰

صحابہ

صحابہ و آل پر صلوٰۃ و سلام جو عمائد دین ہیں ۳۱۷
تمام صحابہ رسول اللہؐ کے بمنزلہ اعضاء تھے ۳۴۱
تمام صحابہ نے خلفائے ثلاثہ کی بیعت کی ۳۴۲
قرآن میں صحابہ کی تعریف اور شان کا ذکر ۳۲۸، ۳۲۹
صحابہ ان لوگوں میں سے ہیں جو براءت یافتہ ہیں ۳۲۷
صحابہ کے اختلافات اجتہادی تھے ۳۴۷
صحابہ کو سلام، اُن کی اطاعت اور دوسری خوبیوں کا ذکر ۲۷۴، ۲۷۵
صحابہ کی شان میں عربی قصیدہ ۳۹۷
صحابہ پر حضرت ابوبکرؓ کے صدق کا کرشمہ ۳۳۵
صحابہ میں ایک دوسرے کے بارہ میں کینہ اور
بُغض کے عقیدہ کی نفی ۳۴۹
صحابہ کو کافر کہنے کے عقیدہ سے بریت کا اظہار ۳۴۳
صحابہ کو کافر فاسق کہنے والے ہم میں سے نہیں اور نہ ہمارا
ان کے ساتھ کوئی تعلق ہے ۴۱۹
باوجود آپس میں نبرد آزما ہونے کے کافر نہیں
گردانا گیا ۳۲۹، ۳۳۰
صحابہ کے درمیان جو گزرا بہتر ہے کہ اسے خدا کے سپرد کردیں ۳۴۷
صحابہ کے متعلق کئی حقیقتیں اور واقعات پردۂ اخفا میں ہیں ۳۴۸
صحابہ کے بارہ میں بدظنی سے بچنے اور تقویٰ کی نصیحت ۳۴۹

ط، ظ، ع

طبابت

ہر ایک بیماری کی دوا ہے ۵۵
خدا بیماری کی کثرت کے وقت دوا ظاہر کرتا ہے ۵۴
صفراوی مزاج شخص کے بہادر اور قوی ہونے کی وجوہات ۱۶۶
بعض امراض جو ایک دوسرے سے لگ جاتی ہیں ۱۴
ایک دوسرے سے آتشک اور چیچک کا لگ جانا ۱۴

ظلمت

ظلمت کے وقت خدا کا نور نازل کرنا اس کی سنت
میں سے ہے ۳۶۶
اس زمانہ کی ظلمت سرکشی میں ہر ظلمت پر فوقیت لے گئی ہے ۳۶۶

عذاب

خدا کا نافرمانوں کو ایک مدت تک کے لئے مہلت دینا ۲۴۶
خدا کا عذاب نازل کرنے کا طریق ۲۳۱
ایک نبی کی امت کے بگڑنے پر خدا کا انہیں عذاب
نہ دینے میں حکمت ۳۷۳

عرفان

اہلِ عرفان لوگوں کی صفات ۳۵۷
میرا بڑا مدعا یہی ہے کہ لوگ ایمان کی حقیقت کو
ڈھونڈیں اور دقائق عرفان کی طرف رغبت کریں ۵۴

علم

علوم لدنی سے ہی انسان علم کے مقام اور عقیدہ کی
صحت کے لحاظ سے کامل ہوتا ہے ۳۲۵
علم کے دقائق ختم نہیں ہوتے اور نہ اس کے حقائق
کا شمار ممکن ہے ۲۷۵

جسے کوئی علم دیا جائے اور وہ اسے راز کی مانند مخفی رکھے
تو وہ خیانت کرنے والوں میں سے ہے ۲۷۵
محدثات سے حاصل شدہ علم خدا سے حاصل شدہ علم
کے برابر نہیں ہو سکتا ۲۷۱

علماء

نیک علماء کی صحبت اختیار کرنے کی نصیحت اور ایسے
علماء کے خصائل کا ذکر ۳۱۰
اس زمانہ کے علماء کی بدحالت، کم علمی، تکبر، تکفیر اور احمدیوں
کو گالیاں دینے اور ان کے کفر، مال لوٹنے کے فتاویٰ ۳ تا ۵
علماءِ سلف کی غلطیوں کی پیروی کرنا درست نہیں ۱۳
فیج اعوج کے زمانہ کے علماء کی حالت کا ذکر ۳۷۸
علمائے سلف حوادثِ زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حریص تھے ۲۵۴
علماء کا ملائکہ کے نزول کے متعلق عقیدہ ۴۲۸
مخالف علماء کا قرآن کو ترک کر کے ظنی باتوں کی طرف جانا ۲۸۷
ان میں سے کوئی بھی نہیں جس نے اللہ کی خاطر
اپنے اقارب کو چھوڑا ہو، دین میں کوشش کی ہو ۲۸۸
گمراہوں کو سمجھانا عالموں پر فرض ہے ۲۴۹
سادہ لوح مولوی دلیل اور دعویٰ میں بھی فرق نہیں کر سکتے ۲۹۲
مسلمانوں کو لازم ہے کہ جو نام کے مولوی اور اپنے رسالوں اور
وعظوں کو معاش کا ذریعہ بنانے والے ہیں ان کو پکڑیں ۴۱۸
ان کا قرآن و حدیث کو چھوڑنا ۴۰۵
ان کا بغیر سوچے سمجھے مسلمانوں کو کافر اور جہنم ابدی
کی سزا کے لائق ٹھہرانا ۴۰۱
علماءِ سُوء کے مونہوں سے جو نکلتا ہے وہ زہر سے اور
زمین پر پائی جانے والی ہر بلا سے زیادہ خطرناک ہے ۳۱۰
علماءِ سُوء کی بُری خصوصیات کا ذکر ۱۸، ۱۹
مولویوں کا نصاریٰ کی مدد کرنا ۹، ۱۷
ادنیٰ باتوں پر کسی کے کفر کا فتویٰ لگانا ۹
علماء کا تکفیر میں جلدی کرنا اور ہدایت کے لئے نہ آنا ۵

ان کے سچائی سے دور رہنے اور دل کے سخت ہونے کی وجہ ۴
علماء کا قرآن کو چھوڑنا ۴
اس زمانہ کے علماء کی روحانی اور علمی حالت اور ان کو نصائح ۳۰۹
کوئی تحقیر اور توہین اور سبّ اور شتم نہیں جو اُن سے
ظہور میں نہیں آیا ۳۰۶
آج کل کے مولویوں میں بے ہودہ مکاریوں کی وجہ ۳۰۱
بعض نادان مولویوں کا کہنا کہ یہ تو سچ یہ ہے کہ توفی کے
معنی مارنا ہیں لیکن وہ موت نزول کے بعد وقوع میں
آئے گی اور اب تک واقع نہیں ہوئی۔ اس کا ردّ ۲۹۷
مولویوں کے فتنوں کا عوام الناس پر اثر ۱۹
ان کے متعلق حسن ظن کہ وہ میرے اعوان بنیں گے
لیکن ابتلاء کے وقت ان کا پیٹھ پھیرنا ۱۸
ہمارے ملک کے اکثر علماء معرفت، بصیرت اور
درایت سے خالی ہیں ۸
علماء مکفرین نے ہماری مخالفت مسیح ابن مریم کی
وفات کی وجہ سے کی ہے ۸
علماء کا عوام میں فساد پھیلانا ۱۸۵

عوام

عوام کا آنکھیں بند کر کے قصوں کو قبول کرنا ۳۴۸
علماء کا عوام میں فساد پھیلانا ۱۸۵
عوام الناس کے خطاؤں پر ہونے کا سبب ۳۲۰

عیسائیت

عیسائیوں کے چند عقائد کا ذکر ۱۷، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳
ان کا حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور کفارہ کا عقیدہ ۱۰۱، ۱۰۲
دو تمثیلوں کی صورت میں کفارہ کے عقیدہ کو ماننے
والوں کی حالت کا بیان ۱۰۶، ۱۰۷
عیسائیوں میں پائی جانے والی برائیوں کا ذکر
۳۸۲، ۳۸۳، ۳۷۹، ۳۸۰

عیسائیوں کی حالت ۱۲۹۔۱۳۰
مسلمانوں سے عیسائی ہونے والوں کی حالت
۴۵ تا ۵۰، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۸۲
خدا کے پیغمبروں پر بہتان باندھنا ۱۲۳
پوری دنیا میں عیسائیت کا پھیلنا ۹
ان کے فسق اور گمراہی کا دنیا میں پھیلنا ۱۲۲
عیسائیوں کے عیسائیت کو ماننے کی اغراض کا ذکر ۱۲۲
ان میں حلم اور صلحکاری کی تعلیم کا نہ ہونا ۱۲۱، ۱۲۲
قرآن کا نصاریٰ کا حال بیان کرنے کا انداز اور ان
کے تین قسم کے فرقے بیان کرنا ۱۷۵
ان کے عقائد محض خرافات ہیں ۱۷۶
اپنے شائع شدہ عقائد کو یہ پوشیدہ نہیں رکھ سکتے
ان کا مکروں کے ساتھ خلق اللہ کو گمراہ کرنا ۱۷۷
یہ جب دھوکے کی کوشش کرتے ہیں تو ابلیس کو بھی شرما دیتے ہیں ۳۸۲
ان میں پائی جانے والی برائیاں نہ گنی جا سکتی ہیں
اور نہ ہی شمار میں آ سکتی ہیں ۳۸۰
اگر حضرت عیسیٰ اب تک نہیں مرے تو ان کی امت
بھی اب تک نہیں بگڑی ۲۹۷
جب تک یہ قوانینِ قدیمہ کو نہ دیکھ لیں فساد سے
باز نہیں آئیں گے ۸۳
عیسائیت خطا کاروں اور گمراہوں کا مذہب ہے ۵۵
عیسائی جاہل ہیں ۲۵۹
عیسائیت میں داخل ہونے والوں کی اغرض ۱۸۲
مسلمانوں کے عیسائیت میں داخل ہونے کی وجہ ۴۵، ۴۶
آخری زمانہ کے مسلمانوں کا ان کی پیروی کرنا ۳۷۹، ۳۸۰
خدا کو علم تھا کہ آخری زمانہ میں عیسائی قوم صحیح دین
کی دشمن کرے گا ۳۷۸
خدا کا عیسائیوں اور مسلمانوں کی حالت کے مطابق آخری زمانہ
میں نازل ہونے والے کا عیسیٰ اور احمد نام رکھنا ۳۷۸، ۳۹۷
لوگوں کے ان کی طرف رجوع کرنے کی وجہ ۳۶۷
عربی پر قدرت کا دعویٰ اور قرآن کو غیر فصیح کہنا ۲۵۹
قرآن کی اعجازی خوبیوں کو تسلیم نہ کرنا اور قرآن کے
متعلق مختلف آراء بیان کرنا اور اس کا سبب ۱۷۸، ۱۷۹
نزولِ قرآن کے زمانہ کے عیسائیوں نے قرآن
کی شان کے خلاف کچھ نہ کہا ۱۴۸، ۱۴۹
نزولِ قرآن کے وقت ان کے کئی فرقے تھے جن کے عقائد
بھی الگ الگ تھے اور ان میں شدید لڑائیاں تھیں ۱۷۰
عماد الدین کا کہنا کہ قرآن نے نصاریٰ کا مذہب اور
ان کے عقائد کو بیان کرنے میں غلطی کی ہے ۱۷۰
بعد میں پیدا ہونے والوں کا عیسیٰ کو خدا قرار دینا ۱۷۱، ۱۷۲
بعد میں پیدا ہونے والوں کا اپنے مذہب کی ناپاکی کو
دیکھ کر اصلاح کے لئے مکارانہ کوششیں کرنا ۱۷۱
ایلیاء کے نزول کی وجہ سے عیسائی اب تک مصیبت میں
پڑے ہوئے ہیں اور یہود کے آگے بات نہیں کر سکتے ۴۱۰
عیسائیوں اور دوسرے مخالفین کو نور الحق کی مثل بنانے
کی دعوت اور پانچ ہزار روپیہ انعام کا وعدہ ۲۵۹، ۲۶۰
عیسائیت قبول کرنے والے مسلمانوں کے پادریوں کو
خوش کرنے کے طریق ۴۷
پادریوں کا تثلیث سے دنیاوی فائدہ اٹھانا ۳۷۰ح
شیطان نے دوسری مرتبہ آکر تثلیث سکھائی ۱۴۲
عیسیٰ کا اپنے حواری کو شیطان کہنا ۱۴۲
صلیب کے عنقریب ٹوٹنے کی پیشگوئی ۱۲۹
مسیح کا یہودی علماء کو ''ظالم'' قرار دینا ۷۸
اس عقیدہ کا اصل موجب ۱۰۶
اس عقیدہ کا رد ۱۰۲، ۱۰۳
جنّوں کے لئے مسیح کا کفارہ نہ ہونا ۱۰۳
دو تمثیلوں کی صورت میں کفارہ کے عقیدہ کو ماننے
والوں کی حالت کا بیان ۱۰۶ تا ۱۱۹
کفارہ پر تکیہ کرنے کے مضمرات ۸۱

ف،ق،ک،گ

فصاحت و بلاغت

اس کا مدار ۱۴۹،۱۵۰
اس میں عربوں کا مقام ۱۴۵،۱۴۶

فلسفہ

اکثر فلسفیوں کا نبی کریمؐ کی بلند شان کا ذکر کرنا ۱۸۱
فلسفیوں کی انجیل کے متعلق طعنہ زنی کی وجہ ۱۸۱

فیض

فیوض صرف مناسبتوں کے مطابق کسی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ۳۵۶

قرآن کریم

قرآن کریم کی ضرورت کی وجوہ کا بیان ۱۸۰
قرآن رمضان میں نازل ہوا ۲۳۷،۳۶۹ح
قرآن کی خوبیوں کا ذکر ۱۷۸تا۱۸۳
قرآن کے فضائل کے بیان میں ایک قصیدہ ۱۶۴
اشعار میں قرآنی کمالات کا ذکر ۸۸
قرآن کے آنے سے قبل لوگوں کی ایمانی حالت ۱۸۰
قرآن کے اجزاء ہر زمانہ میں خدا کے رستوں پر چلنے والوں کے بوجھ ہلکا کرنے اور ان کی بھوک کو مٹاتے ہیں ۳۶۸ح
ہر قسم کے نور قرآن ہی میں ہیں ۹۱
قرآن میں دو نور ہیں ۸۹
قرآن کا صفات اور معارف الٰہیہ کے بیان میں منفرد ہونا ۱۸۲
لوگوں کے دلوں میں قرآن کا اثبات صرف ایک مطہر شخص کے توسط سے ہی ممکن ہے ۳۶۲
قرآن کے سوا کسی بشر کا کلام سہو اور غلطی سے خالی نہیں ۳۱۶
رحمان خدا کی کتاب اپنے عرفان کے نکات کے حوالے سے سات سمندروں کی مانند ہے جس میں سے ہر پرندہ اپنی چونچ کی وسعت کے مطابق پیتا ہے ۳۱۱
یہ جامع تعالیم اور اولین و آخرین کے علوم پر مشتمل ہے ۱۷۸
قرآن کے معجزات میں سب سے بڑا معجزہ ۳۶۸،۳۶۹ح
قرآن مستقبل کی پیشگوئیوں سے بھرا ہوا ہے ۳۶۸ح
قرآن میں فاسد زمانہ میں مجدد کی بعثت کی طرف اشارہ ۳۶۲
آخری زمانہ کے متعلق قرآن کی پیشگوئیاں اور ان کا پورا ہونا ۳۷۰ح
قرآن میں ایک آنے والے امام کا ذکر ۲۱۷
ہم الٰہی کلام کی کسی آیت میں تغییر، تبدیل، تقدیم، تاخیر اور فقرات تراشی کے مجاز نہیں ۲۹۱
حضرت عائشہؓ کا قرآنی آیات کی تاویل کرنا ۱۳
جس نے اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی تو وہ مومن نہیں بلکہ شیطان کا بھائی ہے ۲۷۶
قرآن کے بعض مقامات کا بعض کی تفسیر ہونا ۱۶۹
جو قرآن کی پیروی کرے وہ ایسی باتوں کو جو صریح قرآن کے مخالف اور اس کی محکم آیتوں کے کھلے کھلے معارض ہیں ناجائز سمجھے گا ۱۲
جس نے قرآن کو چھوڑ کر روایات کا سہارا لیا وہ ہلاکتوں کے گڑھے میں گر گیا ۳۳۳
موت کو مداہنت پر ترجیح دینے والوں کا قرآن میں ذکر ۳۵۱
قرآن کا مومنوں کو خواہ وہ آپس میں نبرد آزما ہوں کافر کہنے سے منع کرنا ۳۲۹،۳۳۰
سارے قرآن میں کہیں نیکی کے مقابلہ میں بدی کرنے کی تعلیم کا ذکر نہیں ۴۰۳
قرآن کے سامنے بہتوں کا جھکنا ۱۴۵
کفارِ عرب کا قرآن کے اعلیٰ مراتبِ بلاغت کو قبول کرنا ۱۴۸
قرآن کی بلاغت کے اعجاز سے بہتوں کا ایمان لانا ۱۴۷
قرآن کے اعجازِ بلاغت کے دعویٰ کے وقت عربوں کی حالت ۱۴۵،۱۴۶
قرآنی محاورہ میں جمع سے واحد اور واحد سے جمع مراد لیا جاتا ہے ۹۸
جاہلیت کے شعراء کے کلام میں لفظ مروّۃ کا استعمال ۱۶۷

اس کی فصاحت کا انسانی فصاحتوں پر غالب آنا ۱۵۲
قرآن میں تورات کا نام امام رکھنے کی وجہ ۷۰ ح
یہود کے تحریف کرنے کے باعث قرآن نے کا ان کا نام سؤر اور بندر رکھا ۲۹۱
عیسائیوں اور دوسرے دشمنوں کے لئے جو قرآن پر حملہ آور ہوتے ہیں، ایک اعلان ۱۷۸
قرآن کسی کو خدا کی خالقیت میں شریک نہیں کرتا ۱۱
قرآن میں مسیح کے پرندے بنانے کا ذکر حقیقی طور پر کہیں بھی نہیں ہوا ۱۰
اَلْیَوْمُ الْحَقّ قرآن میں قیامت کا نام ہے ۹۷
حضرت مسیح موعودؑ کی عیسائیوں کو انجیل کے بالمقابل قرآن کے کامل ہونے کے لحاظ سے مقابلہ کی دعوت ۱۸۰
جو حدیث قرآن کی بینات محکمات کے مخالف ہوگی وہ بلاشبہ ردّ کرنے کے لائق ہوگی ۲۹۵
مسلمانوں کے لئے سچی اور کامل دستاویز قرآن اور حدیث ہی ہے باقی ہمہ ہیچ ۲۹۵
کھلے کھلے قرآنی بیانات کی مخالف روایات کی تاویل کی ضرورت کے دلائل ۱۳، ۱۴
روایات قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابری نہیں کرسکتیں ۱۳
قرآن میں آخرین میں ایک امام کے آنے کی پیشگوئی ۲۱۷
قرآن مجید کی پیشگوئیاں ۳۶۸، ۳۶۸، ۳۷۰ ح
مسلمانوں کو انگریزی ممالک میں اسلام کی تبلیغ اور اشاعتِ قرآن کی توجہ دلانا ۲۴۷
نزول قرآن کے زمانہ کے عیسائیوں نے قرآن کی شان کے خلاف کچھ نہ کہا ۱۴۸، ۱۴۹

اعتراضات

قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت پر اعتراض کا جواب ۱۴۴
عمادالدین کے اعتراض کا جواب کہ قرآن میں بعض الفاظ ایسے ہیں جو زبانِ قریش کے مخالف ہیں ۱۴۹
عیسائیوں کا مذہب بیان کرنے میں غلطی کی ہے ۱۷۰
بعض عیسائیوں کا کہنا کہ قرآن فصیح ہے لیکن اس کی تعلیم اچھی نہیں ۱۷۸

قوم

جب خدا کسی قوم کو بلندی بخشنے کا ارادہ کرے تو اسے دین میں عالی ہمت اور صاحبِ غیرت بنا دیتا ہے ۲۹۹
نسب اور اقوام کا معاملہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا ۳۸۵
کسی قوم کے پاس اپنے نسب کا ثبوت نہیں ۲۵۷

قیامت

قیامت سے مراد ۱۹۴
قیامت کے دن ہر اصرار اور اعراض کرنے والے کی ندامت اس کے کام نہ آئے گی ۳۷۲
آخری زمانہ اور قربِ قیامت کی نشانی یاجوج ماجوج کی قوم کا نکلنا ۳۶۵ ح
اَلْیَوْمُ الْحَقّ قرآن میں قیامت کا نام ہے ۹۷

کتاب

ایک کتاب کے معنوں کو معلوم کرنے کا صحیح طریق ۲۹۱
ایک کتاب کی وجہ سے بمبئی کے مسلمانوں اور پارسیوں میں نفرت کا پیدا ہونا ۱۴۰

کرامت

دشمنوں کی توہین کے وقت کرامات ظاہر ہوتی ہیں ۲۷۲

کفارہ

اس عقیدہ کا اصل موجب ۱۰۶
اس عقیدہ کا رد ۱۰۲، ۱۰۳
جنّوں کے لئے مسیح کا کفارہ نہ ہونا ۱۰۳
دو تمثیلوں کی صورت میں کفارہ کے عقیدہ کو ماننے والوں کی حالت کا بیان ۱۰۶ تا ۱۱۹
کفارہ پر تکیہ کرنے کے مضمرات ۸۱

کفر

ایک دوسرے کی تکفیر کرنا نیکی نہیں ۲۵۱

کفار کے نبی کریمؐ اور مسلمانوں پر مظالم ۶۴

گواہی

فاسقوں کی گواہی کامل تحقیق کے بعد قابلِ قبول ہے ۲۶۱

قرآن نے فاسقوں کی گواہی قبول کرنے سے منع نہیں کیا ۲۶۲

ل،م،ن

لغت

لغات میں کسی طرح تصرف جائز نہیں ۴۰۶ح

اہلِ لغت کے نزدیک کسی لفظ کا محاورہ اور معنی مراد

مستعملہ سے بغیر کسی قرینہ کے پھیرنا جائز نہیں ۲۱۳

نبیوں کی شان سے بہت بعید ہے کہ وہ ایک قرارداده

معنوں کو توڑ کر ان میں تصرف کرے ۴۰۷

غیر زبان کے لفظ سے بعض اوقات بلاغت کا بڑھنا ۱۵۰

مِرَّۃ کے لغوی اور مجازی معانی ۱۶۶

تاج العروس کا لفظ ذِیْ مِرَّۃ کے معانی میں ذِیْ عَقْل

بیان کرنا ۱۶۸

لفظِ مِرَّۃ کا اپنے معانی بَٹ دینے اور مروڑ دینے میں عربی

اور ہندی میں مشترک ہونا ۱۶۷

لیلۃ القدر

یہ رمضان میں ہے ۲۳۷

قرآن کا اس رات میں نزول اور اس رات کے مبارک

ہونے کی وجہ ۳۶۹ح

مباہلہ

جو مباہلہ کے لئے آئے اس کے لئے مدمقابل سے کچھ نہ

کچھ مشابہت ضرور ہونی چاہیئے ۳۳۷

مسئلہ خلافت میں شیعوں کے ساتھ فیصلہ کا طریق اور پانچ

ہزار روپے انعام کا وعدہ ۳۳۷

آنے والے مسیح کو عیسیٰ اور احمد نام دیے جانے کی جو حقیقت

ہم نے بیان کی اگر کوئی نہ مانے تو ہم سے مباہلہ کرلے ۳۸۰

مجدد

ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجنا سنت اللہ ہے ۳۸۳

مجدد کی بعثت کا وقت ۲۳۶

مجددین کی بعثت سے غرض ۴۲۲،۴۲۳

علماء کے نزدیک مجدد میں جن باتوں کا ہونا ضروری ہے ۳۲۲

مجھے اللہ نے اس صدی کا مجدد بنا کر بھیجا ہے ۱۸۴

۲۷۵،۲۸۹،۳۹۲،۴۲۲

مسلمان

اس زمانہ میں مسلمانوں کی قابلِ رحم حالت کا ذکر ۳

فتنوں سے بچنے اور آخرت کے لئے تیاری اور تزکیہ نفس

اور خدا کی لعنت سے ڈرنے کی تلقین ۳۰،۳۱

یہ ایک ناتوان اور تنگ دست قوم ہے ۴۶

ادبار اور تنزل اور بلاؤں کی وجہ ہماری غفلت ہے ۲۵۲

مسلمانوں کو بشارت کہ دو نشان ظاہر ہوئے ہیں

جو ایک دوسرے کو قوت دے رہے ہیں ۱۸۹

پادریوں کی چمک دیکھ کر بعض مسلمانوں کا عیسائی ہونا ۴۶

عیسائیت قبول کرنے والے مسلمانوں کے پادریوں کو

خوش کرنے کے طریق ۴۷

مولویوں کا تاریخی تواترات کو نظر انداز کرنا ۴۱۳،۴۱۴

مسلمانوں کو انگریزی ممالک میں اسلام کی تبلیغ اور

اشاعتِ قرآن کی طرف توجہ دلانا ۲۴۷

نیک علماء کی صحبت اختیار کرنے کی نصیحت اور ایسے

علماء کے خصائل کا ذکر ۳۱۰

اس زمانہ کے علماء کی بدحالت، کم علمی، تکبر، تکفیر اور احمدیوں

کو گالیاں دینے اور ان کے کفر، مال لوٹنے کے فتاویٰ ۳ تا ۵

علماءِ سلف کی غلطیوں کی پیروی کرنا درست نہیں ۱۳

فیج اعوج کے زمانہ کے علماء کی حالت کا ذکر ۳۷۸
علمائے سلف حوادثِ زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حریص تھے ۲۵۴
علماء کا ملائکہ کے نزول کے متعلق عقیدہ ۴۲۸
مخالف علماء کا قرآن کو ترک کر کے ظنی باتوں کی طرف جانا ۲۸۷
ان میں سے کوئی بھی نہیں جس نے اللہ کی خاطر
اپنے اقارب کو چھوڑا ہو، دین میں کوشش کی ہو ۲۸۸
گمراہوں کو سمجھانا عالموں پر فرض ہے ۲۴۹
سادہ لوح مولوی دلیل اور دعویٰ میں بھی فرق نہیں کر سکتے ۲۹۲
مسلمانوں کو لازم ہے کہ جو نام کے مولوی اور اپنے رسالوں اور
وعظوں کو معاش کا ذریعہ بنانے والے ہیں ان کو پکڑیں ۴۱۸
ان کا قرآن و حدیث کو چھوڑنا ۴۰۵
ان کا بغیر سوچے سمجھے مسلمانوں کو کافر اور جہنم ابدی
کی سزا کے لائق ٹھہرانا ۴۰۱
علماءِ سُوء کے مونہوں سے جو نکلتا ہے وہ زہر سے اور
زمین پر پائی جانے والی ہر بلا سے زیادہ خطرناک ہے ۳۱۰
علماءِ سُوء کی بُری خصوصیات کا ذکر ۱۸، ۱۹
مولویوں کا نصاریٰ کی مدد کرنا ۹، ۱۷
ادنیٰ باتوں پر کسی کے کفر کا فتویٰ لگانا ۹
علماء کا تکفیر میں جلدی کرنا اور ہدایت کے لئے نہ آنا ۵
ان کے سچائی سے دور رہنے اور دل کے سخت ہونے کی وجہ ۴
علماء کا قرآن کو چھوڑنا ۴
اس زمانہ کے علماء کی روحانی اور علمی حالت اور ان کو نصائح ۳۰۹
کوئی تحقیر اور توہین اور سبّ اور شتم نہیں جو اُن سے
ظہور میں نہیں آیا ۳۰۶
آج کل کے مولویوں میں بے ہودہ مکاریوں کی وجہ ۳۰۱
بعض نادان مولویوں کا کہنا کہ یہ تو سچ یہ ہے کہ توفی کے
معنی مارنا ہیں لیکن وہ موت نزول کے بعد وقوع میں
آئے گی اور اب تک واقع نہیں ہوئی۔ اس کا ردّ ۲۹۷
مولویوں کے فتنوں کا عوام الناس پر اثر ۱۹
ان کے متعلق حسن ظن کہ وہ میرے اعوان بنیں گے
لیکن ابتلاء کے وقت ان کا پیٹھ پھیرنا ۱۸
ہمارے ملک کے اکثر علماء معرفت، بصیرت اور
درایت سے خالی ہیں ۸
علماء مکفرین نے ہماری مخالفت مسیح ابن مریم کی
وفات کی وجہ سے کی ہے ۸
علماء کا عوام میں فساد پھیلانا ۱۸۵

مسیح موعود علیہ السلام نیز دیکھئے مرزا غلام احمد قادیانی

آنحضرتؐ کا آنے والے مسیح کو اپنی امت میں سے
قرار دینا روحانی نزول کا مؤید ہے ۴۱۳ح
تمام مولوی منتظر ہیں کہ مسیح اترتے ہی کافروں کو قتل کریگا ۴۰۴
خونی مسیح کا عقیدہ بٹالوی اور اس کے ہم خیالوں کا ہے ۷۳
مسیح موعود کے اترنے کے بعد لڑائیوں کے عقیدہ کا ردّ ۷۱
مسیح کے اترنے پر بدتر مولویوں کے کفر کے فتوے
لگانے کی نبی کریمؐ کی پیشگوئی کا پورا ہونا ۳۰۲
مسیح موعود کی لڑائیاں روحانی ہیں جو روحانی نظر
کے ساتھ ہوں گی ۷۵
مسیح جو مہدی ہے اس کے ظہور کی علامات ظاہر ہو چکی ہیں ۳۸۲
مسیح موعود کے نزول کے حوالہ سے مولویوں کی
سب سے بڑی خواہش ۷۳، ۷۴
مسیح موعود کے آسمان سے نزول، کفار سے لڑنے،
جزیہ نہ قبول کرنے کے عقیدہ کا ردّ ۶۵
مسیح کے تلوار اور نیزہ کے ساتھ نکلنے کے عقیدہ کا ردّ ۲۴۵
مسیح موعود کا آسمانی حربہ ۷۱، ۷۲
پنجاب مسیح موعود و مہدی مسعود کا مولد ۲۰۳
عیسیٰ یاجوج ماجوج سے نہیں لڑے گا بلکہ سخت
مصیبت کے وقت بددعا کرے گا ۷۵
دونوں نوع فقر اور سیادت سے حصہ پائے گا ۲۳۵

مشائخ

اس زمانہ کے مشائخ کی بُری حالت اور حضرت مسیح موعودؑ
کو کافر اور کذاب ٹھہرانا ۳۰۹، ۳۱۲، ۳۱۲

معتزلہ

یہ اسلام ہی کا ایک فرقہ ہے ۲۷۹
یہ وفات مسیح کے عقیدہ کے قائل ہیں ۲۷۹، ۲۹۴، ۲۹۸، ۲۹۹

مفتری

اسے خدا بہت جلد پکڑ لیتا ہے ۲۸۷
کاذب ملعون مفتری لمبی عمر نہیں پا سکتا ۲۸۹

ملائکہ

ملائکہ کے نزول کی حقیقت ۴۱۵، ۴۲۸
ملائکہ کا وجود ایمانیات میں سے ہے ۴۲۸
قرآن اور پرانے صحیفوں میں بیان کردہ اس کی
بعض صفات کا ذکر ۱۶۹
قرآنی آیت یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ میں مفسرین کے
مطابق جبرئیل یا دوسرے فرشتے مراد ہیں ۹۶
قرآن کا روح القدس کو ذُوْ مِرَّۃ اور ذِیْ قُوَّۃ کے
الفاظ سے بیان کرنا ۱۶۹
دحیہ کلبی کی شکل میں جبرئیل کا ظاہر ہونا ۴۱۵

منافق

منافقین کی نشانیاں ۴۲۳
اسلام چھوڑ کر عیسائیت اختیار کرنے والے انگریزی سرکار
سے مخلص نہیں بلکہ مداہنہ اور نفاق کی زندگی بسر کرتے ہیں ۴۵
نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بُرا ہے ۶۶

مہدی موعود نیز دیکھئے مرزا غلام احمد قادیانی

تمام مولوی خونی مہدی کے منتظر ہیں ۴۰۴
مہدی کے ظہور پر بدتر مولویوں کے کفر کے فتوے
لگانے کی نبی کریمؐ کی پیشگوئی کا پورا ہونا ۳۰۲
پنجاب مسیح موعود و مہدی مسعود کا مولد ۲۰۳
مہدی کے تلوار اور نیزہ کے ساتھ نکلنے اور کفار
سے جنگ کرنے کے عقیدہ کا ردّ ۶۷، ۲۴۵
مسیح جو مہدی ہے اس کے ظہور کی علامات ظاہر ہو چکی ہیں ۳۸۲
مہدی کے بارہ میں مختلف روایات کہ وہ کس کی
نسل سے ہوگا ۳۸۴، ۳۸۵
حدیث میں آخری زمانہ میں امام کی ابنائے فارس
سے ہونے کی پیشگوئی ۳۸۵، ۳۸۶
اس وہم کا ردّ کہ مہدی موعود اور امام مسعود صرف
بنی فاطمہ سے خروج کرے گا ۳۸۴
مہدی کے کسی غار میں چھپنے کے عقیدہ کا ردّ ۳۷۱
امام مہدی کے غار میں چھپنے اور مسیح کے آسمان
سے نازل ہونے میں مشابہت ۳۷۵
میرے نزدیک اہل بیت نبوت میں سے کسی امام
کو امام مہدی کے غار میں چھپنے کا الہام ہوا ۳۷۵
مہدی سے متعلق روایت میں بہت زیادہ تناقض اور فساد ۲۶۷
مہدی کے بارہ میں نبی کریمؐ کی حدیث میں
دو باپوں کے نام کے توارد میں مضمر بھید ۳۷۵
مہدی سے متعلق بیّن اور متشابہ احادیث کی موجودگی
میں صحیح روایات کی پرکھ کا طریق ۲۶۷، ۲۶۸
آنے والے موعود کے متعلق نبی کریمؐ کا فرمانا کہ
اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا، اس سے مراد ۳۷۴
شاہ رفیع الدین دہلوی کا مہدی کو طواف کرتے
ہوئے اہل مکہ کے پہچاننے کا ذکر کرنا ۱۹۶
جو مکہ اور مدینہ میں مہدی کا انتظار کر رہے ہیں
وہ واضح گمراہی میں پڑے ہیں ۳۷۱
بلادِ عربیہ اور مغربی ممالک کی مہدی کے ظہور کے
بارہ میں غلطی ۳۷۰

مہدی کے ظہور کا وقت ۳۶۲، ۳۶۶
مہدی کے زمانہ کی سب سے بڑی علامت ۳۶۵
مہدی کے ظہور کے وقت زمانہ کی حالت ۳۶۲، ۳۶۳
مہدی کے نام میں مخفی مفاسد کی طرف اشارہ ۳۶۵
مہدی نام میں اشارہ کہ وہ گمراہوں کی قوم سے نکالا جائے گا اور عین وقت پر اسے خدا کی ہدایت پہنچے گی ۳۶۵
آنے والے موعود کو آدم، عیسیٰ اور مہدی کا نام دیا جانا اور اس میں حکمت ۳۶۲، ۳۶۳
خدا نے مہدی کا نام مہدی موعود، امام معہود، خلیفۃ اللہ رکھا ہے ۳۶۴
خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ وجود دین کے ستون ہیں ۳۶۲

نبی

نبیوں کا تجرد اور تقدس ۹۸، ۹۹
کے اور دوسرا نام اس کا ہو ہی نہیں سکتا ۴۰۷
فوت شدہ انبیاء کا اس دنیا میں روحانی طور پر نزول ہوتا ہے نہ کہ جسمانی طور پر ۴۰۹
متوفّی نبی کے نزول میں حکمت ۳۷۳
نبی کے مثیل پیدا کرنے میں حکمت ۳۷۳، ۳۷۴
شیطان انبیاء کی صورت پر متمثل نہیں ہوتا ۵۷
کوئی نبی ایسا نہیں جو فوت نہ ہوا ہو ۷۰
خدا کی طرف سے مرسل اور قمری مہینے کی آخری راتوں کا آپس میں تعلق ۳۶۱
قرآن میں نبیوں کے بعد صدیقوں کے ذکر میں حکمت ۳۵۷
جھوٹے مدعیان نبوت کے دعویدار ۳۹۴ ح
نبی کی شان سے بعید ہے کہ خدا تعالیٰ کے مرادی معنوں میں تحریف کرے ۲۹۵
نبیوں کی شان سے بہت بعید ہے کہ وہ ایک قرارداده معنوں کو توڑ کر ان میں تصرف کریں ۴۰۷

نشان

ڈرانے والا نشان بدبختوں اور زیادتی کرنے والوں کے لئے ہوتا ہے جبکہ مصفّٰی لوگوں کے لئے مبشر ہوتا ہے ۲۳۱
شقی شخص کی فطرت رحمت کے نشان کو نہیں دیکھ سکتی ۳۵۶
نشان اس کے اہل سے جدا نہیں ہوتا ۲۱۶

و، ہ، ی

وحی

عماد الدین کے اعتراض کا جواب کہ قرآنی وحی شیطان کی طرف سے تھی روح الامین کی طرف سے نہیں تھی ۱۳۷
جسے ایمان کا حظّ ملا ہو اور خدا کی طرف سے اتباع سنت کی توفیق ملی ہو وہ اللہ کی وحی کی جگہ غیر وحی کو نہیں رکھتا ۲۶۲

ولی

اخلاص انبیاء کا شعار اور اولیاء کا زیور ہے ۳۰۹
اولیاء الرحمان کی علامات اور خدا کا ان کے ساتھ سلوک ۳۱۰، ۳۱۱، ۴۲۰
جسے اولیاء سے ذرہ برابر مناسبت نہیں اس محرومی کو بدبختی اور شقاوت کہتے ہیں ۳۵۶
اولیاء کی نیتوں کو ہم نہیں پہچان سکتے وہ اپنے رب سے اشارہ سے کلام کرتے ہیں ۳۱۱
ان کے مونہوں سے الہاماً نادر کلمات کا نکلنا ۱۰۰، ۱۰۱، ۳۱۱
اولیاء الرحمان اوائل زمانوں میں مطرود اور ملعون ٹھہرائے جاتے ہیں اور پھر خدا کی نصرت آتی ہے ۳۱۳
سچائی اولیاء کا طریق اور اصفیاء کا نشان ہے ۳۵۱
اولیاء کے ساتھ خدا کا سلوک ۲۷۱، ۲۸۹
اللہ جب کسی قوم کو رسوا کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کے اولیاء کے دشمن ہو جاتے ہیں اور ان پر لعنت کرتے ہیں ۲۸۶
اولیاء کا تصوف کی کتابوں میں روحانی نزول کا ذکر کرنا ۴۰۹
اولیاء کی نصرت کا وقت اور اس کے آنے پر مخلوق کا ان کی طرف جھکنا ۳۱۳

اولیاء کی ایک کرامت کہ جب خدا کسی کو رسوا کرنے کا ارادہ کرے تو وہ اسے اولیاء کے دشمنوں میں سے بنا دیتا ہے ۲۷۱

جب خدا کسی قوم کو رسوا کرنے کا ارادہ کرے تو وہ لوگ اولیاء کی عداوت اور خدا کے پیاروں کو تکلیف دیتے ہیں ۲۸۶

ہندو

لارڈ ولیم بنٹنگ کا ان کی ستی کی رسم کو موقوف کرنا ۱۴۱

لارڈ ولز کا ان کی جل پروا کی رسم کو بند کرنا ۱۴۱

یاجوج ماجوج

یاجوج ماجوج کا فتنہ مہدی کے زمانہ کی سب سے بڑی نشانی ہے ۳۶۵

عیسیٰ یاجوج ماجوج سے نہیں لڑے گا بلکہ سخت مصیبت کے وقت بد دعا کرے گا ۷۵

یہود

یہود کے نبی کریمؐ پر ایمان نہ لانے کی وجہ ۳۸۴

نبی کریمؐ کے زمانہ کے یہود کو ان کے اسلاف کا نام ان کے خیالات میں مناسبت کی وجہ سے دیا گیا ۳۷۶

قرآن کا نبی کریمؐ کے زمانہ کے یہود کو خطاب کر کے سرزنش کرنا جبکہ اس سے مراد پہلے یہود تھے ۳۷۵، ۳۷۶

یہود کے عیسیٰ کے انکار کی وجہ ۱۴۳، ۱۴۴، ۳۸۴

یہود کا توریت میں ملحدانہ کارروائیاں کرنا ۲۹۱

ان کی کتابوں میں صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ درحقیقت ایلیا ہی دوبارہ دنیا میں آئے گا ۴۱۲

یہود کا حضرت مسیح کی نبوت کی نسبت یہ عذر پیش کرنا کہ ابھی تک ایلیا کا نزول نہیں ہوا ۴۰۹

ایلیا کے نزول کے مسئلہ کی وجہ سے یہود کا ابتلاء میں پڑنا ۴۱۲

ایلیا کے نزول کے مسئلہ کی وجہ سے عیسائی اب تک مصیبت میں پڑے ہوئے ہیں اور یہود کے آگے بات نہیں کر سکتے ۴۱۰

یہود کا حضرت مسیح کو ملحد اور بے دین کہنے کا سبب ۴۰۹، ۴۱۳

تاویلوں کے سبب یہود کا مسیح کو ملحد اور بے دین کہنا ۴۰۹

☆☆☆

اسماء

آ،ا،ب

آدم علیہ السلام

خدا نے آدم کو اپنے ہاتھ سے اور اپنی صورت پر پیدا کیا ۱۰۶

انجیل کا اقرار کہ خدا کا پہلا بیٹا تھا ۱۰۵

حضرت آدمؑ کی تعریف قرآن میں حضرت عیسیٰ

سے زیادہ بیان کی گئی ہے ۱۳۵، ۱۳۶

ابوبکرؓ اسلام کے لئے آدم ثانی تھے ۳۳۶

آنے والے موعود کو آدم، عیسیٰ اور مہدی کا نام دیا جانا

اور اس میں حکمت ۳۶۲، ۳۶۳

ابراہیم علیہ السلام ۷۸

خدا کی راہ میں آپ کو تکالیف پہنچنا مگر تقیہ نہ کرنا ۳۴۹

آپ پر روح القدس کا نزول ۱۳۲

اسحاق علیہ السلام ۷۸

اسماعیل علیہ السلام

آپ پر روح القدس کا نزول ۱۳۲

ابراہیم بن محمدؐ

اس امر کی تردید کہ مہینے کی دس تاریخ کو فوت ہوئے ۲۶۴

ابن اثیر

اپنی تاریخ میں لکھنا کہ آنحضرتؐ کی وفات کی خبر جب

مکہ پہنچی تو وہاں کے عامل کا چھپنا اور مکہ کا لرزنا ۳۹۴ح

ابن تیمیہ ۴۱۲

فتح مکہ کے موقع پر آنحضرتؐ کا یوسفؑ کی طرح

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمْ کہنا ۴۰۶ح

اس کا کہنا کہ یہ واقدی کا قول ہے کہ ابراہیم بن رسول اللہؐ

مہینے کی دس تاریخ کو فوت ہوئے ۲۶۴

وفات عیسیٰؑ کا اقرار اور ساتھ ہی نزولِ عیسیٰؑ پر بھی ایمان ۳۷۷

ابن خلدون

اس کی تاریخ کی کتاب سے نبی کریمؐ کی وفات کے بعد

اعراب کے ارتداد کی تفصیلات کا بیان ۳۹۳ح تا ۳۹۵ح

ابن قیم ۲۷۹، ۲۹۹، ۴۱۲

وفات عیسیٰؑ کا اقرار اور ساتھ ہی نزولِ عیسیٰؑ پر بھی ایمان ۳۷۷

عیسیٰؑ کو موسیٰؑ کی طرح موتی میں داخل کرنا ۳۰۲

ابواسحاق

دو راتوں کے چاند کو بھی ہلال کہتے ہیں ۱۹۸ح، ۲۶۸

ابوبکرؓ

سفر ہجرت میں آنحضرتؐ کی رفاقت کا سرّ ۳۳۸، ۳۴۰

جب کبھی آپ نے اللہ سے دعا مانگی خدا نے آپ کی

تائید و نصرت کی ۳۳۸

اسلام کی نازک حالت پر رونا اور خدا سے اسلام

اور مسلمانوں کی خیر کی دعا مانگنا ۳۳۴، ۳۳۵

ابوبکرؓ اسلام کے لئے آدم ثانی تھے ۳۳۶

آپ کی خلافت کے وقت اٹھنے والے فتنے ۳۳۵

آپ کی خلافت کا وقت خوف و مصائب کا تھا ۳۳۴

فتنوں اور مصیبتوں کو دور کرنا ۳۹۳ح

آپ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں وارد مشکلات

اور ان کے بالمقابل خدائی نصرت ۳۴۶

آپ نے ہی اسلام کی آفات کو دور کیا ۳۵۴

ابوبکر کی خلافت کے زمانہ میں اسلام کے تمام

خوف غائب ہو گئے ۳۹۳ح

اسلام کی اشاعت میں تکالیف برداشت کرنا ۳۹۲ح

قرآن سے آپ کی خلافت کے دلائل ۳۳۳

خدا کا قرآن میں آپ کی اور آپ کی خلافت کی تعریف کرنا ۳۹۳ح

شیخین اور دوسرے صحابہ کی مدح میں عربی قصیدہ ۳۸۶

اس امر کا ثبوت کہ ابوبکرؓ آنحضرتؐ کے بعد خلیفہ
بننے کے زیادہ حق دار تھے ۳۵۶
آپ کو صدیق کا لقب کب ملا ۳۵۵، ۳۵۷
آپ کو کافر کہنے والے اور لعنت ڈالنے والے ظالم
جلد اپنے کیے کا انجام دیکھ لیں گے ۳۴۶
بالغ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنا ۳۴۵
نبی کریمؐ سے آپ کی محبت کی شدت ۳۹۵ح
آنحضرتؐ کی قبر کے پاس تدفین ۳۴۴
حرمین اور دو قبروں میں آنحضرتؐ کے ساتھی ۳۹۲، ۳۹۳ح
آپ کو اس چارپائی پر اٹھا کر لے جایا گیا جس پر
آنحضرتؐ کو اٹھا کر لے جایا گیا تھا ۳۹۵ح
آنحضرتؐ اور اسلام کی خاطر تکالیف برداشت کرنا ۳۴۱
جو شیخین کو گالیاں دیتے ہیں وہ علیؓ کو گالیاں دیتے ہیں ۳۹۱
مسیح موعودؑ کو ابوبکرؓ کے ساتھ محبت اس وقت سے عطا کی گئی
جب سے آپ کے قلم نے لکھنا شروع کیا ۳۹۲ح
ابوبکرؓ نے عربوں کی قیادت مبارک عزم کے ساتھ کی ۳۹۲ح
جیش اسامہ کو بھجوانے کے موقع پر حضرت ابوبکرؓ
کے تاریخی کلمات ۳۹۴ح
مرتد ہونے والی عربی قبائل کے نام آپ کا ایک خط ۳۹۵ح
آپ کا آخری کلام ۳۹۵ح
آلِ رسولؐ پر آپ کے ظلم روا رکھنے کے عقیدہ کا ردّ ۳۴۷
اس امر کا جواب کہ خدا نے ابوبکرؓ سے ہی کیوں
خلافت کی ابتدا کی ۳۴۱
شیعوں کا اقرار کہ اسلام کے دشمنوں کی کثرت
کے وقت ایمان لائے اور مشکل گھڑیوں میں
آنحضرتؐ کے ساتھ رہے ۳۴۳
شیعوں کو خلافت ابوبکرؓ کے حوالہ سے دعوت کہ ایک
میدان میں جمع ہو کر جھوٹوں پر لعنت کی دعا کریں
اور پانچ ہزار روپیہ انعام کا وعدہ ۳۳۷

آپ کے فضائل

آپ کی فضیلت کے دلائل ۳۳۹ تا ۳۴۱، ۳۴۵، ۳۵۳
آپ کے فضائل کے بارہ میں مختصر کلام ۳۵۵ تا ۳۵۷
آپ کی برکات اور خوبیوں کا ذکر ۳۳۸، ۳۸۸، ۳۳۹،
۲۴۷، ۳۵۴، ۳۹۲، ۳۹۳ح
آنحضرتؐ کے نزدیک ابوبکرؓ کا مقام ۳۹۵ح
اپنی علوّ شان اور بلند مقام میں تمام صحابہ سے
بڑھ کر تھے اور بغیر کسی شک کے خلیفہ اول تھے ۳۳۷
قرآن میں بیان آپ کی خوبیاں ۳۴۰، ۳۹۹
آیت استخلاف میں موجود بشارت کے مصداق حقیقی ۳۵۲
فخر اسلام اور فخر مرسلین تھے، آپ کے جوہر کو
آنحضرتؐ سے ایک قریبی رشتہ تھا ۳۵۴
آپ کی بزرگی اور عالی مرتب ہونے کا ثبوت ۳۴۷
آنحضرتؐ کا اپنی نیابت میں امام الصلوٰۃ بنانا ۳۹۵ح
آپ کے خوف و مصائب کے ذریعہ آزمائے
جانے کا سبب ۳۳۹
خدا کا آپ کو ثَانِیَ اثْنَیْن کی خلعت سے نوازنا ۳۳۹
آنحضرتؐ کی محبت میں فنا شدہ ۳۳۹۔۳۴۰
سفر ہجرت میں آنحضرتؐ کی رفاقت نصیب ہونا
اور اس میں بھید ۳۳۸ تا ۳۴۰
قرآن کو جمع کرنا اور آنحضرتؐ کی ترتیب
کے مطابق مرتب کرنا ۳۳۸
ابوبکر بن احمد بن حسن، حافظ
حدیث دار قطنی کی روایت کو درج کرنا ۲۶۲
ابوجہل
حضرت علیؓ کا اس کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دینا ۳۳۱
ابوالحسن خیری
حدیث دار قطنی کی روایت کو درج کرنا ۲۶۲
ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ ۳۸۵
ارسطو ۲۹۳

اسامہ رضی اللہ عنہ
جیشِ اسامہ کو بھجوانے کے موقع پر حضرت ابوبکرؓ
کے تاریخی کلمات ۳۹۴ح
اسود عنسی
یمن سے اس کا حملہ کرنا ۳۴۴ح
افضل الدین ۲۷۹
افلاطون ۲۹۳
الٰہی بخش، مولوی
نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب ۱۵۷ح
امرء القیس ۱۵۷
قصیدہ لامیہ کا شعر جس میں لفظ مِرَّۃ کا استعمال ہوا ۱۶۷
بٹالوی کا اقرار کہ لوگوں نے ان کے کلام میں بھی
غلطیاں نکالی ہیں ۳۱۶
ایلیا (الیاس)
داؤد نے کہا کہ عیسیٰ ایلیا کے نزول کے بعد آئے گا ۳۸۴
نزولِ ایلیاء کے واقعہ میں تحریف نہ ہونے کا ثبوت ۴۱۴
اس اعتراض کا جواب کہ یہ واقعہ صحیح نہیں ہے ۴۱۳
نزول ایلیا کے قصہ سے فوت شدہ انبیاء کے نزول
کی حقیقت کا تعلق ۴۰۹
ایوب علیہ السلام
اگر نبی کریمؐ نہ آتے تو ان کی سچائی کی ہمارے
پاس کوئی دلیل نہیں تھی ۳۰۸
بخاریؒ، امام
رئیس المحدثین ۲۷۸
مقبول الزمان امام حدیث ۲۹۹
وفات مسیح کے پہلے اقرار کرنے والے ۲۷۸
عیسیٰؑ کی موت کا اقرار اور ساتھ ہی نزول عیسیٰؑ
کے عقیدہ پر بھی ایمان ۳۷۸
توفی کا مطلب موت بیان کرنا اور حضرت ابن عباسؓ
کی گواہی درج کرنا ۲۷۷

بدھ گوتم
ان کے وجود کا ثبوت ۴۱۳
بشیر اوّل
شیر خواری کی عمر میں فوت ہونا اور اس کے لوٹائے جانے کی
خوشخبری اور اس کی والدہ کا خواب میں اسے واپس آتے دیکھنا ۲۸۱
بشیر الدین محمود احمد، مرزا
آپ کا نام آپ سے پہلے فوت شدہ بھائی کے نام
پر رکھنا اور اس میں سرّ ۳۸۱
بکرماجیت
اس کے وجود کا ثبوت ۴۱۳
بنو تغلب، قبیلہ
ہذیل بن عمران کا اس قبیلہ میں نبوت کا دعویٰ کرنا ۳۹۴ح
بنو عقفان
سجاح بنت حارث کا اس قبیلہ میں نبوت کا دعویٰ کرنا ۳۹۴ح
بنی اسد
طلیحہ بن خویلد کا بنی اسد میں دعویٰ نبوت کرنا ۳۹۴ح
بنی حسین
مخالفین کا کہنا کہ بنی حسین میں سے امام پیدا ہوگا ۲۵۷
بنی سلیم
اس کے خواص کا مرتد ہونا ۳۹۴ح
بیہقی
حدیث دار قطنی کو درج کرنا ۱۹۶، ۲۶۲

ح، د، ر، ز

حریری
بٹالوی کا اقرار کہ لوگوں نے اس کے کلام میں
بھی غلطیاں نکالی ہیں ۳۱۶
حسام الدین، مولوی
نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب ۱۵۷ح
حسام الدین، مولوی، بمبئی
نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب ۱۵۷ح

حسن، امام رضی اللہ عنہ
کشف میں آپ کو حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کے ساتھ دیکھنا ۳۵۸
آپ کی اولاد سے مہدی کے آنے کی روایات ۳۸۵
حسن علی، مولوی
نیک بخت اور اشاعت اسلام کے لئے دلیر ۲۴۸، ۲۵۰
نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب ۱۵۷ح
حسین، امام رضی اللہ عنہ ۳۵۱
اسلام میں پیدا ہونے والے فتنوں کے باعث
آپ کی شہادت ہوئی ۳۵۳
حضرت مسیح موعودؑ کی حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ
سے ایک لطیف مشابہت ۳۵۹
کشف میں آپ کو حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کے ساتھ دیکھنا ۳۵۸
آپ کی اولاد سے مہدی کے آنے کی روایات ۳۸۵
حسین عرب، شیخ ۴۲۱
حمید اللہ خان، مولوی
نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب ۱۵۷ح
داؤد علیہ السلام
ان پر روح القدس کا نزول ۱۳۳
دحیہ کلبیؓ
ان کی شکل میں جبرئیل کا ظاہر ہونا ۴۱۵
رام چندرؑ
ان کے وجود کا ثبوت ۴۱۳
رجب علی، پادری
اس کا اقرار کہ عماد الدین کے سبب ہمیں بہت شرمندہ ہونا
پڑا ہے اور مسلمانوں کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے ۱۳۹
رسل بابا، مولوی، امرتسری
اس کا رسالہ حیات المسیح لکھنا اور ہزار روپے انعام
کا وعدہ کرنا ۳۰۵
اس کا اس رسالہ کو لکھنے کا مقصد ۲۸۵
خدا کا اسے رسوا کرنے کے لئے کتاب لکھوانا اور
پھر مقابلہ کے لئے حضور کو پکارنا ۲۸۳
اس نے کوئی نئی بات نہیں لکھی بلکہ جہالت سے
بھری ہوئی عبارتیں ہیں ۲۸۴، ۲۸۵
اس کی کتاب صدق کی باتوں سے خالی اور دجالی
باتوں کا مجموعہ ہے ۲۸۶
رسالہ کے آخر میں لکھنا کہ میری کتاب سمجھ میں نہیں
آئے گی جب تک کوئی سبقاً مجھ سے نہ پڑھ لے ۳۰۰
عوام کو خوش کرنے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا
وعدہ کرنا جو اس کے رسالہ کے دلائل کو توڑے ۲۹۹، ۳۰۰
مولوی رسل بابا امرتسری کے رسالہ حیات المسیح پر ایک نظر
اور نیز ہزار روپیہ انعامی جمع کرانے کی درخواست ۲۹۰
اگر اس نے انعامی رقم نہ جمع کروائی تو خدا کی لعنت
کا مورد بنے گا ۲۸۴
وہ تین افراد جن کے پاس انعامی رقم جمع کروانے کی
حضور نے تجویز بیان فرمائی ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۶
یہ اپنے وعدوں کا سچا نہیں اس کے مغلوب ہونے پر
اس کے اپنے قول سے پھرنے کا اندیشہ ۲۸۳
اسے سمجھانے کے لئے رسالہ اتمام الحجہ کی تالیف ۲۷۳
حضور کا فرمانا کہ میں انعام کے طمع سے مقابلہ میں نہیں آیا بلکہ
اسے رسوا کرنے اور حق کے اظہار کے لئے اٹھا ہوں ۲۸۶
اس کی فطرت میں یہودیوں کی صفات کا خمیر ہے ۲۹۱
اگر اس کی نیت صاف ہوتی تو قرآنی آیات کو ضرور دیکھتا
جن سے عیسیٰ کی وفات بالبداہت ثابت ہوتی ہے ۲۹۰
اس کے اور حضور کے درمیان فیصلہ کے لئے بٹالوی
یا ایسے ہی کسی زہرناک مادہ والے کے تقرر کی
تجویز اور فیصلہ کے طریق کا ذکر ۳۰۵، ۳۰۶
اسے نورالحق کے بالمقابل رسالہ شائع کرنے کا چیلنج ۳۰۴
رشید احمد گنگوہی ۴۲۱

رفیع الدین دہلوی، شاہ
اہل کلمہ کی ایک جماعت مہدی کو پہچان لے گی ۱۹۶
زکریا علیہ السلام
اگر نبی کریمؐ نہ آتے تو زکریا کی سچائی کی ہمارے
پاس کوئی دلیل نہیں تھی ۳۰۸
زمخشری
اس کا مسیح اور مریم کے مسِ شیطان سے پاک
ہونے والی حدیث کی لطیف تشریح کرنا ۳۷۷
زہری، امام ۲۷۰
زیادہ بن ہلال
جھوٹا مدعی نبوت ۳۹۴ح
زین العابدینؒ، امام ۱۹۶
ہدایت یافتہ اماموں میں سے ہیں ۲۰۶

س، ش، ص، ط، ع، غ

سجاح بنت الحارث
اس کا بنو عقفان میں نبوت کا دعویٰ کرنا ۳۹۴ح
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
وہ فارسی تھے مگر آنحضرتؐ نے انہیں اہلِ بیت میں سے
قرار دیا ۳۸۵
سلیل بن قیس
اس کا شعبان قبیلہ میں نبوت کا دعویٰ کرنا ۳۹۴ح
سلیمان، قاضی ۴۲۱
سید علی، مولوی
نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب ۱۵۷ح
شاہ دین لدھیانوی ۴۲۱
شعبان (قبیلہ)
سلیل بن قیس کا اس قبیلہ میں نبوت کا دعویٰ کرنا ۳۹۴ح
صفدر علی بہادر مسیحی، اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع ساگر ہند ۱۴۱
صفدر علی، قاضی، مولوی
نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب ۱۵۷ح

طلیحہ بن خویلد
اس کا بنی اسد میں دعویٰ نبوت اور اس کے ہاتھ پر طئی
اور اسد قبیلہ کا اکٹھا ہونا ۳۹۴ح
طئی، قبیلہ
طئی اور اسد قبیلہ کا طلیحہ کے ہاتھ پر اکٹھا ہونا ۳۹۴ح
عائشہ رضی اللہ عنہا
قرآنی آیات کی تاویل کر لیا کرتی تھیں ۱۳
حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے وقت فتنوں کا ذکر کرنا ۳۳۵
عبدالجبار غزنوی، مولوی ۴۲۱
عبدالحسین ناگپوری، شیخ
بعض لوگوں کا استفسار کرنا کہ یہ اپنے آپ کو مہدی موعود کا
نائب کہتا ہے اس کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے ۴۱۹
عبدالرحمان، مولوی
نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب ۱۵۷ح
عبدالرحمان کوکوی، مولوی ۴۲۱
عبدالحق دہلوی ۴۲۱
عبدالرؤف مناوی، شیخ، امام
عیسیٰ اور اسکی ماں کے مس شیطان سے پاک ہونے
والی حدیث کی لطیف تشریح کرنا ۳۷۷
عبدالعزیز دہلوی ۴۲۱
عبداللہ (والد گرامی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)
انوار پانے کے لئے مستعد تھے لیکن ایسا اتفاق نہ ہوا
اور فوت ہو گئے ۳۷۵
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
آپ عقلمندوں اور ہدایت یافتوں میں سے تھے ۲۷۶
اہل بیت کے ہمراہ نبی کریمؐ کی شدت کے وقت
آپؐ کے گرد جمع ہونا ۳۹۵ح
توفی کے معنی بیان کرنا ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۹۳، ۴۰۷، ۴۱۱، ۴۲۵
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ۲۶۹
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ۳۹۴ح

عبداللہ بیگ، مولوی
نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب ۱۵۷ ح
عبداللہ تلونڈی ۴۲۱
عبدالمجید دہلوی ۴۲۱
عبدالمنان وزیر آبادی، حافظ ۴۲۱
عبدالوہاب شعرانی ۲۷۹
عتاب بن اسید
آنحضرتؐ کی وفات کی خبر جب مکہ پہنچی تو یہ وہاں کا عامل تھا اس کا چھپنا اور مکہ کا لرزنا ۳۹۴ ح
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ۳۴۲
آپؓ کی صفاتِ عالیہ کا ذکر ۳۲۶
عطا محمد مرزا (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دادا) ۳۶
عقبہ بن ہلال
اس کا نمر قبیلہ میں نبوت کا دعویٰ کرنا ۳۹۴ ح
عقیل ۲۶۹
علی بن احمد، شیخ
اپنی سراج منیر میں وفات مسیح کا ذکر کرنا ۲۹۹
علی بن ابو طالبؓ ۲۷۰
حضرت علیؓ کے فضائل ۳۵۸، ۳۵۹
اسداللہ الفتیٰ ۳۳۱
اسداللہ الغالب ۳۵۰، ۳۵۸
میں علی اور آپ کے دونوں بیٹوں سے محبت رکھتا ہوں اور جو ان سے دشمنی رکھے میں اس سے دشمنی کرتا ہوں ۳۵۹
اے اللہ جو اس سے دوستی رکھتا ہے تو بھی اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے دشمنی کرتا ہے تو بھی اس سے دشمنی رکھ ۳۵۸
آپ فصیح اللسان تھے ۳۵۸
آپ کے کلام میں بلا کی جذب و تاثیر تھی ۳۵۰
پہلے خلفاء کی طرح اشاعت دین اور کفر شکنی نہ کر سکے ۳۵۳
شیخین کی بیعت اور ان کے ساتھ مشاورت میں شمولیت ۳۵۰
جس نے آپ کے وقت میں آپ سے جنگ کی وہ باغی وطاغی تھا ۳۵۲
آپ کی خلافت میں نظام اسلام میں خلل اور فتنوں کا سر اٹھانا ۳۵۳
آپ کی خلافت ایک مسکین، فقیر کی مانند ثبوت سے عاری ہے ۳۳۲
آپ کی خلافت آیت استخلاف میں امن کی بشارت کی مصداق قرار نہیں دی جا سکتی ۳۵۳
شیعوں کا آپ کی مذمت پر جسارت کرنا اور اس کا سبب ۳۵۱
شیعوں کا آپ کو منافق ٹھہرانا ۳۴۴
اس وسوسہ کا جواب کہ شیخین نے ان پر ظلم کیا اور ان کے حقوق غصب کیے ۳۳۰
اس گمان کا ردّ کہ خلافت کے مصداق ابتدا سے ہی علیؓ تھے ۳۵۳
ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دینا ۳۳۱
علی بن عبداللہ بن عباس
حدیث دار قطنی کے راوی ۲۶۲
عمادالدین، پادری
اپنی کتاب میں حضور کے حالات کو افتراء کے طور پر لکھنا ۳۳، ۳۴
پنجاب ٹریکٹ سوسائٹی کا اس کی کتاب کے ایک حصہ کو نامنظور کرنا ۱۴۱
اس کی تصنیفات کے متعلق اہل الرائے لوگوں کی آراء ۱۴۰، ۱۴۱
عمادالدین کے متعلق رائے کہ اگر ۱۸۵۷ء کی مانند غدر ہوا تو اسی شخص کی بدزبانیوں اور بے ہودگیوں سے ہوگا ۱۴۱
بڑے پادریوں کا اسے پہچاننے میں دھوکا کھانا ۷۶-۷۷
قرآنی آیت میں روح سے الوہیت مسیح ثابت کرنا ۹۶، ۹۷
اس کا حضرت مسیح موعودؑ کی ذات پر حملہ کرنے کی وجہ ۵۰
گورنمنٹ کو حضور سے بدظن کرنے کی اغراض ۳۴، ۳۵
براہین احمدیہ میں اسے مخاطب کرنا اور اس کی وجہ ۱۵۱
یہ عربی کا ایک حرف بھی نہیں جانتا ۱۳۸، ۱۴۵
کسی قصہ کو عربی میں بنانے کے لئے مقابلہ کی دعوت مگر اس کا خاموش رہنا ۱۵۱

خدا کا الہاماً اس کے مقابلہ سے عاجز آنے اور
اس کی رسوائی کی خبر ۱۵۳
اسے انجیل کی فضیلت ثابت کرنے پر دو ہزار روپے
بطور انعام دینے کا وعدہ ۱۸۳
عربی اشعار میں اس کے بدخصائل کا ذکر ۱۲۰
اس کی نامرادی اور بُری خصلتوں کے ظہور کی پیشگوئی ۶۷
بٹالوی کا اس کی تعریف کرنا ۵۳،۵۲

اس کے اعتراضات

اس افترا کا جواب کہ دنیا کی بادشاہت یا اپنی قوم میں
امیر بننے کی مجھے خواہش ہے ۵۳
اس قول کا رد کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہیں ۵۸،۷۷
گورنمنٹ کو حضرت مسیح موعودؑ کی بغاوت سے ڈرانے کا رد ۶۱
اس کے عقیدہ باطلہ کی بنیاد ۹۶
عیسیٰ وہی روح ہے جس کا جا بجا قرآن میں اور
دوسری کتب میں ذکر ہے ۱۳۲،۱۳۴
قرآنی وحی شیطان کی طرف سے قرار دینا ۱۳۷
قرآن کی فصاحت و بلاغت پر اعتراض ۱۳۸،۱۴۴
نعوذ باللہ آنحضرتؐ کو جنّ کا آسیب تھا ۱۳۸
شدید القویٰ شیطان کا نام ہے ۱۳۹
ذِی مِرَّۃ شیطان کو اور مِرَّۃ مادہ صفرا کو کہتے ہیں ۱۶۵

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (نیز دیکھیں مضامین میں ''شیخین'')

شیطان کا آپ کو دیکھ کر راستہ بدلنا ۱۴۳
تمام صحابہ کا آپ کی بیعت کرنا ۳۴۲

عمرو بن کلثوم تغلبی

اپنے وقت کا ایک بدیہہ گو شاعر تھا ۱۶۷

عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

وہ سچا نبی اور خدا کے مقربوں میں سے تھا ۳۰۸
خدا کا ایک نبی اور موسیٰ کی شریعت کا ایک خادم تھا ۶۸
قرآن کا آپ کو مقربانِ بارگاہ میں سے قرار دینا ۱۰۰
آپ کی کسرِ نفسی ۱۰۱-۱۰۲
صرف ایک خاص قوم کے لئے آیا اور اس کی نبوت
کا ضرر اس کے فائدہ سے زیادہ ثابت ہوا ۳۰۸
خدا چاہے تو عیسیٰ جیسے اور اُن سے بڑے اور افضل
ہزاروں پیدا کر سکتا ہے ۵۶
یحییٰ نبی کا مرید اور شاگردوں کی طرح اصطباغ پانا ۳۰۸
ابطال الوہیت مسیح ۵۶،۵۷
قرآن کی رو سے ابطال الوہیت و ابنیت مسیح ۱۰۰
ابن اللہ ہونے کی تردید ۱۰۵،۱۰۶،۱۳۵
فریسیوں کا نام ظالم اور بدکار رکھنا ۸۱-۸۲
آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجال رکھنے کی وجہ ۷۹-۸۰
مسیح کے لئے حدیث میں لفظ ''نظر'' کا استعمال ۷۵
کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آپ
کے ساتھ ملاقات ۵۶-۵۷
حضرت عیسیٰ کی شان میں غلو اور اطراء ۶۷-۶۸
مسیح کی نسبت مولویوں کا عقیدہ کہ وہ مسِ شیطان
سے پاک تھے ۹-۱۰
جو کچھ عیسیٰ نبی اللہ نے فرمایا وہ تو پاک تعلیم تھی ۱۷۴
عیسیٰ پر گمراہی سے کئی جھوٹ باندھے جانا ۱۷۷
بعض ائمہ کے نزدیک احادیث میں عیسیٰ کا نام وسیع
معنوں میں آیا ہے ۳۷۷
شیطان سے آزمایا جانا اور اقرار کہ اسے قیامت کا علم نہیں
اور ملائک اس سے علم اور طاعت میں افضل ہیں ۱۳۶
روح جیسے عیسیٰ پر نازل ہوا ویسے ہی موسیٰ پر نازل ہوا ۱۳۲
جنّوں کے گروہ کا آدمیوں سے بڑھنا مگر مسیح کا
ان سے تغافل برتنا ۱۰۳
عیسیٰ کا اپنے حواری کو شیطان کہنا ۱۴۲
آپ کا دعا مانگنا مگر اس کا قبول نہ ہونا ۵۶
موسیٰ سے اللہ کا اور مسیح سے شیطان کا پہاڑ پر کلام کرنا ۶۸ح
قرآن کی رو سے آدم کے مسیح سے افضل ہونے
کا ثبوت ۱۰۵،۱۳۴تا۱۳۷

آپ کے معجزات کی حقیقت

مُردوں کو زندہ کرنے کی حقیقت ۱۱

خلقِ طیور کی نسبت صحابہ کی تفاسیر کے بیانات ۱۱

مسیح کے پرندوں کی حقیقت ۱۰

حیاتِ مسیح

عیسائیوں کا مسیح کی عصمت خاصہ اور ان کے اب تک زندہ ہونے کا عقیدہ ۱۷

حیاتِ مسیح کے عقیدہ کا ردّ ۱۲۷

خیانت پیشہ مولویوں کا زندگی ثابت کرنے کے لئے نعوذ باللہ آنحضرتؐ کو بھی محرف القرآن ٹھہرانا ۲۹۵

حیاتِ مسیح کے متعلق مولویوں سے صرف ایک ہی سوال ۲۹۲

اس قبیح عقیدہ سے سارا فساد اور زمین کا سیاہ ہونا ۲۸۷

اس اعتراض کا جواب کہ مسیح کے جسمانی رفع پر اجماع ہو چکا ہے ۲۷۸

وفاتِ مسیح

عیسیٰ بن مریم طبعی موت مر چکے ہیں ۲۷۵

وفاتِ مسیح کی ایک منطقی دلیل ۲۹۷، ۲۹۸

شہداء کی موت اور ان کے زندہ رہنے سے وفاتِ مسیح کا لطیف استدلال ۳۷۱، ۳۷۲

آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کے حوالہ سے نبی کریمؐ اور عیسیٰؑ میں آپس میں اشتراک ۲۹۵، ۲۹۶، ۴۰۷

کتاب الٰہی، رسول اللہ، صحابہ اور عرب قوم کا محاورہ کہ توفی کا لفظ مارنے کے معنوں میں ہے ۴۰۵، ۴۰۶

مسئلہ وفاتِ مسیح میں کسی جگہ حدیث نے قرآن کی مخالفت نہیں کی بلکہ تصدیق کی ہے ۲۹۵

مسیح کے لئے توفی کا استعمال بمعنی موت ہے ۶۹

قرآن میں یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کے الفاظ سے وفات کا ذکر ۸

قرآن میں مسیح کی نسبت دو جگہ لفظ توفی کا استعمال ۲۹۲

قرآن میں مستعمل لفظ توفی کا مطلب ۲۷۶

نبی کریمؐ کے متوفیک والی آیت کی بیان کردہ تفسیر ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۸۵، ۲۹۳، ۲۹۵

امام بخاری اور ابن عباسؓ کے لفظ توفی کے بیان کردہ معنی ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۹۳، ۴۰۷، ۴۱۱، ۴۲۵

بخاری، عینی، فضل الباری میں توفی کے معنی اماتت ۲۷۷، ۲۹۲

حضرت یوسفؑ کی دعا میں لفظ توفی کا استعمال ۲۹۲

حضرت ابوبکر و عمرؓ اور تمام صحابہ اور مسلمانوں کی وفات کے لئے لفظ توفی کا استعمال ۲۹۳

توفی کے متعلق نبی کریمؐ اور صحابہ کا فیصلہ ۲۹۳

جب نبی کریمؐ اور صحابہ نے توفی کے معنی بیان کر دیئے تو پھر عوام کے معنی کی کیا حقیقت ۲۸۵

نبی کریمؐ نے توفی کا لفظ صرف موت کے معنوں میں استعمال کیا ہے ۲۷۷، ۳۷۷

قرآن، کتب احادیث، عربوں کے عام محاورے میں توفی کا استعمال وفات کے معنوں میں ہے ۲۹۲، ۲۹۳

مرنے کے معنوں کے اثبات میں تائید دعویٰ کے لئے تین چیزوں کا ہونا ۴۰۷، ۴۰۸

قرآن، نبی کریمؐ اور ائمہ سلف کا وفات مسیح کا عقیدہ ۲۹۹

قرآن میں مسیح کا اقرار کہ اس کی وفات کے بعد اس کی امت میں فساد پیدا ہوگا ۲۷۷

امام بخاری کا اپنی صحیح میں حضرت عیسیٰ کی موت کے بارہ میں ایک باب باندھنا ۳۰۲

امام مالک، امام بخاری، ابن قیم کا وفات مسیح کا عقیدہ تھا ۲۹۵، ۲۹۹، ۳۰۲

معتزلہ وفات مسیح کے عقیدہ کے قائل ہیں ۲۷۹، ۲۹۴، ۲۹۸، ۲۹۹

ہزارہا اکابر کا وفات مسیح کا عقیدہ تھا ۳۰۲

اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں خاتم النبیین کی اقتداء کے بغیر گزارہ نہ تھا ۲۷۹

اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے تو نبی کریمؐ کے پاس دفن ہونا پسند کرتے ۳۴۶

مجمع البحار میں عیسیٰ کے بارہ میں اختلافات بیان
کرنے کے بعد امام مالک کا قول درج ہے ۲۷۹
حضرت عیسیٰ کی بلاد شام میں قبر موجود ہے ۲۹۶
عیسیٰ کی موت بدیہیات میں سے ہے اور اس کا
انکار سب سے بڑی جہالت ہے ۲۸۹

نزول مسیح

نزول کی مختلف اقسام ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۲۶
نزول کے مختلف معانی ۶۹، ۳۷۳
حدیث میں مسافر کے لئے نزول کا استعمال ۳۷۷
نزولِ عیسیٰ کی حقیقت ۱۵ح، ۳۷۳، ۳۷۴
خدا کی قسم آنحضرتؐ نے نزول عیسیٰ وغیرہ سے
تاویلی معنی مراد لئے ہیں ۱۵
اگر بِذاتِہٖ نزول مراد تھا تو یرجع کا لفظ حدیث
میں آتا ۱۵ح
دنیا کی بِنا سے اب تک کسی کی نسبت نزول کا لفظ جب
آسمان کی طرف نسبت دیا جائے جسمانی نزول پر اطلاق
نہیں پاتا اور جو دعویٰ کرے وہ ثبوت پیش کرے ۴۱۱
حمامة البشریٰ میں نزول عیسیٰ کے عقیدہ کا بطلان ۶۹
ان لوگوں کے عقیدہ کا ردّ جو کہتے ہیں کہ نزولِ عیسیٰ
سے مراد حقیقی نزول ہے ۳۷۶
نزول کے حوالے سے حضرت اقدسؑ اور مولویوں
کی مثال عیسیٰ اور یہود کی طرح ہے ۴۱۰
یہود کا کہنا کہ ایلیا کے جسمانی نزول کے بعد مسیح آئیگا ۴۱۲
تورات میں عیسیٰ کے صعود و نزول کا کچھ نشان نہیں ۷۰ح
امام مہدی کے غار میں چھپنے اور مسیح کے آسمان
سے نازل ہونے میں مشابہت ۳۷۵

غطفان، قبیلہ

اس کے قبیلہ کا مرتد ہونا اور ٹیکس دینے سے انکار ۳۹۴ح

غلام احمد، قادیانی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آپ کے آباء واجداد کے انگریزی حکومت کے ساتھ
تعلقات کا ذکر ۳۶
والد صاحب کی وفات کے بعد الٰہی اور آسمانی دولت
کا حاصل ہونا ۳۸، ۳۹
ایک شیعہ آپ کا استاد تھا ۳۲۴
بعض شیعوں کا آپ کے ساتھ عقیدت کا تعلق ۳۱۹
مسلمانوں کو خدا کی طرف بھاگنے کی نصیحت ۳۰
فرمانبرداری اور اخلاص سے خدا کی رضامندی کی
راہوں پر چلنے کی تلقین ۲۸
میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں اور صرف ایسے شخص
کی طرف توجہ کرتا ہوں جو مجھ سے خالص دوستی رکھتا ہے ۲۹
خدا کی طرف سے آپ کو فہم، نور، اسرار اور علوم کا ملنا ۳۲۵
انبیاء کی روحوں سے آپ کا معطر ہونا ۱۲۸
آپ کا اللہ تعالیٰ کی طرف اسراء ۳۲۰
جو شخص مجھے دیکھے گا وہ میرے نورِ علم کو معلوم کرلے گا ۹۲
آپ کا فقیرانہ شیوہ ۵۵
وہ اصول جو لوگوں کی بھلائی کے لئے آپ کے پیش نظر ہیں ۵۴
مکہ کی طرف ہجرت کا ارادہ ۱۹
خدا کی طرف سے آپ کو ایک کشتی کا دیا جانا اور
اس کی تفصیلات کا بیان ۳۸۳
اشعار میں نبی کریمؐ کے ساتھ عشق کا اظہار ۲۵۸
خدا اپنی نصرت کو ہمارے لئے طرح طرح سے نازل
کر رہا ہے ۲۸۶
عربوں کی طرف توجہ کا باعث امر ۴۲۷
اُن لوگوں کے وہم کا جواب جو گمان کرتے ہیں کہ
عرب کے لوگ قبول نہیں کریں گے اور نہ سنیں گے ۲۶
خدا کی قسم دین کے معاملہ میں مَیں ایک لمحہ کے لئے
مداہنت نہ کروں اگر چہ چھری سے ذبح کیا جاؤں ۳۵۱

آپ کے عقائد

عقائد کا ذکر اور مومن موحد ہونے کی شہادت ۷
آپ کے اسلامی عقیدہ کا ثبوت ۱۸۳، ۱۸۴، ۴۰۵، ۴۲۲
میں حضرت عیسیٰ کی موت کا قائل ہوں ۱۲۷

بعثت کی اغراض

میرا بڑا مدعا یہی ہے کہ لوگ ایمان کی حقیقت کو ڈھونڈیں اور دقائق عرفان کی طرف رغبت کریں ۵۴
میں خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تا دین کو زندہ کروں اور ایمانی طریقے سکھاؤں ۲۱۱
مسلمانوں کو منعم گروہ میں داخل کرنے اور ضعفاء پر رحم کرنے اور انہیں وہ دینے کے لئے خدائے قدیر کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں جو پہلوں کو نہیں دیا گیا ۲۸۸
اے میری قوم میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور دین کی تجدید کے لئے صدی کے سر پر بھیجا گیا ہوں ۲۸۹
مجھے اللہ نے برکاتِ حق کی اشاعت کے لئے بھیجا ہے ۳۸۳
مجھے خدا نے زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور قرآن کا علم دیا ہے اور مجھے مجدد بنایا ہے ۴۲۲
میرے آنے سے پادریوں کی ذلت کے وقت کا آنا ۱۲۸

تبلیغ اسلام

علماء کو انگریزی علاقوں میں جا کر تبلیغ کرنے کی نصیحت ۲۴۷، ۲۴۸
دو عالموں کو ولایت تبلیغ کے لئے بھجوانے کی نصیحت ۲۵۰
عیسائیوں کو دعوتِ اسلام ۸۴
دیار عرب میں کتابوں کی اشاعت ایک عظیم الشان امر ہے ۲۵
آپ کی دعا کا قبول ہونا اور عرب میں اشاعت کے کام کے لئے ایک آدمی کا حاصل ہونا ۲۱

صداقت کے دلائل

صداقت کے دلائل ۳۶۳، ۴۲۷
ضرورتِ زمانہ کی دلیل ۵۴، ۲۱۶، ۲۸۸، ۳۸۳
خسوف وکسوف کے نشان کو اپنی صداقت کا ثبوت ٹھہرانا ۲۰۳، ۲۱۱، ۲۵۲

کوئی کاذب افتراء کے بعد لمبی عمر نہیں پاتا ۲۸۹

دعاوی

اے میری قوم میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور دین کی تجدید کے لئے صدی کے سر پر بھیجا گیا ہوں ۲۸۹
میں نبوت کا دعویدار نہیں ۴۲۲
مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ۸۳
مجھے اپنے رب کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ میں ہی مسیح موعود اور احمد معہود ہوں ۲۱۶، ۳۸۰
خدا کا بشارت دینا کہ جس مسیح موعود اور مہدی مسعود کا لوگ انتظار کر رہے رہیں وہ تو ہے ۲۷۵
خدا کا اپنی رحمت سے آپ کو مسیح موعود اور مکلمین میں سے بنانا اور اس کا سبب ۳۹۲ح
میں نے عیسیٰ بن مریم کا دعویٰ الہام کے احکام سے کیا ہے ۴۲۳
براہین احمدیہ میں خدا کا آپ کا نام احمد رکھنا ۳۷۴
آپ خدا کی طرف سے نذیر ہیں ۱۱۹
میں اہلِ فارس میں سے ہوں ۳۱۵
دو فتنوں کے بالمقابل خدا نے مجھے دو نام عطا کئے عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے بطور حکم وعدل ۳۸۳
مبعوث ہونے کا دعویٰ ۳۸۳
خدا کا آپ کو خلافت کے مقام پر فائز فرمانا ۴۲۵
خدا کا آپ کو مہدیٔ وقت اور مجدد بنانا ۱۸۴
مجھے خدا نے زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور قرآن کا علم دیا ہے اور مجھے مجدد بنایا ہے ۴۲۲
خدا نے مجھے اس صدی کا مجدد بنایا اور مجھے علوم سکھائے ہیں ۲۷۵
دوسرے ملکوں میں کسی اور نے مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا ۲۰۳
اللہ کی قسم میں علماء میں سے نہیں میرا احسن بیان اور میری تفسیر القرآن خدائے رحمان کی طرف سے ہے ۲۷۲
ظلمت کے وقت ایک نور کی طرح ہوں ۵۵

جدید مفاسد کے بالمقابل حضرت مسیح موعودؑ کو
جدید فہم کا عطا کیا جانا ۳۲۵
میں خدا کے حکم سے اوہام کو دور کرنے اور بیماریوں
کے علاج کے لئے مبعوث ہوا ہوں ۳۲۲
میرے انفاس میری تلوار اور کلمات تیر ہیں ۲۲۳
میری حالت مسلمان قوم کی جدائی سے وہی ہوئی جو
حضرت یعقوب کی ہوئی تھی ۲۲۴

حضور اور انگریزی گورنمنٹ

ان کی ہدایت اور اسلام لانے کے لئے دعا ۴۰۳
میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور تعویذ اور بطور پناہ کے ہوں ۴۵
انگریزی حکومت کے لئے بشارت ۴۵
گورنمنٹ مجھ سے اور میرے خاندان سے بے خبر نہیں ۳۵
گورنمنٹ اور حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کی باہمی موافقت ۵۱
انگریزی سرکار کی توجہ کیلئے ایک اشتہار کی اشاعت ۳۲
حضورؑ کا ہر کتاب میں ان کے مسلمانوں کے محسن ہونے
کا ذکر اور ان کا شکریہ ادا کرنا ۴۰
حضورؑ کا خدا سے عہد کہ ہر مبسوط کتاب میں قیصرہ
کے احسانات کا ذکر کروں گا ۶، ۳۹
اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو
علماء ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ۶
ہمارے لئے اللہ اور رسول اللہؐ کے حکم سے گورنمنٹ ہذا کے
زیر اطاعت رہنا فرض اور بغاوت کرنا حرام ہے ۴۰۲
حضورؑ کا انگریزی حکومت کو ایک مقدمہ میں حکم مقرر کرنا ۱۵۴
ہم گورنمنٹ کے خیر خواہوں میں سے ہیں اور اس کے
احسانات کا تذکرہ ۶، ۶۱، ۶۲
اچھی گورنمنٹ کے ملنے پر مسلمانوں کو خدا کا شکر ادا
کرنے کی نصیحت ۲۴۶

آپ کی دعائیں

اے خدا ہمیں اپنے دین اور اپنے کلام کی صداقت دکھا
اور ہماری تکلیف کو دور کر دے...... ۳۱۳
اے خدا محمدؐ کی امت پر رحم فرما اور ان کے حال کو درست
اور پاک کر دے ۳۱۷
یا الٰہی اس امت پر رحم کر اگر یہ مولوی ہدایت کے لائق ہیں تو
ان کی ہدایت کر ورنہ ان کو اٹھا لے تا زیادہ شر نہ پھیلے ۳۰۳
اے خدا اگر تُو نے اپنے حکم سے مجھے اپنے گروہوں کی
اصلاح کے لئے بھیجا ہے تو میری نصرت فرما ۳۱۹، ۳۲۰
آپ کی دعا کا قبول ہونا اور عرب میں اشاعت کے
کام کے لئے ایک آدمی کا حاصل ہونا ۲۱
اے میرے رب صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھلا ۱۲۸
عربی اشعار میں عیسائیوں کے مقابلہ پر خدا سے مدد
طلب کرنا ۱۲۵، ۱۳۱
اللہ سے ایسی نصرت کی دعا جیسی اس نے نبی کریمؐ کی
بدر کے روز فرمائی تھی ۱۸۴
مکفرین اور مخالفین کے مقابلہ پر نجات حاصل
کرنے کے لئے خدا کے حضور دعا ۱۸۴، ۱۸۵
سر الخلافہ میں برکت کے لئے دعا ۳۲۰
سر الخلافہ پڑھنے والوں کے لئے دعا ۳۲۴
اے اللہ جو علیؓ سے دوستی رکھتا ہے تو بھی اس سے دوستی رکھ
اور جو اس سے دشمنی کرتا ہے تو بھی اس سے دشمنی رکھ ۳۵۸
آنحضرتؐ اور قرآن کو شناخت کرنے کے حوالہ سے انگریزی
گورنمنٹ کی ہدایت کے لئے خدا کے حضور دعا ۴۰۳

پیشگوئیاں

میں دیکھتا ہوں کہ اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ میں
فوج در فوج داخل ہو جائیں گے ۱۹۷
میں دیکھتا ہوں کہ عرب مجھے قبول کریں گے اور میری
طرف آئیں گے اور میری تعظیم کریں گے ۴۲۷

بٹالوی اور دوسرے کفر کے فتویٰ لگانے والوں کو نورالحق کی مثل بنانے کی دعوت اور ان کے مغلوب رہنے کی پیشگوئی ٢٧١
خدا کا الہاماً بتانا کہ عیسائی اندھوں کی مانند ہیں اور نورالحق کی مثل بنانے پر قادر نہیں ہوں گے ٢٦٠

عربی کتب کی تصنیف

دعا مانگنے پر اللہ نے عربی علم دیا ٣٢٢
میں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ ضرور کہتا ہوں کہ خدا کی خاص تائید نے یہ رسالے لکھوائے ہیں ٤١٦
وہ عربی کتب جو اَب تک تالیف ہو چکی ہیں ١٩-٢٠
عربی کتابوں کے تالیف کرنے کی عظیم الشان اغراض ١٩،٢٠،٢١،٢٢،٤٢ تا ٤٤
عربی میں رسائل لکھنے کا سبب ٤٢٧
کرامات الصادقین اور نورالحق عربی میں تالیف کرنے کی وجہ ٣٩٩
دیارِ عرب میں کتابوں کی اشاعت ایک عظیم الشان امر ہے ٢٥
عیسائیوں کے قرآن کی فصاحت پر اعتراض کے بعد خدا نے مجھے الہام کیا تا کہ مَیں اُن پر حجت تمام کروں جس پر آپ کا نورالحق حصہ دوم تالیف کرنا ٢٥٩
عیسائیوں کو نورالحق کی مثل بنانے کا چیلنج اگر وہ عربی دانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور انہیں دو ماہ کی مہلت دینا ٢٥٩،٢٦٠
خدا کا الہاماً بتانا کہ عیسائی اندھوں کی مانند ہیں اور نورالحق کی مثل بنانے پر قادر نہیں ہوں گے ٢٦٠
تالیفات میں سہو کتابت اور غلطی میں فرق کی وضاحت ٣١٦
تالیفات میں صرفی یا نحوی غلطی کے متعلق وضاحت ٣١٦
سہو اور نسیان سے براءت کا اظہار ٢٧٢

مخالفت

ہم میں اور ہمارے مخالفین میں بڑی نزاع ٤١١
بعض علماء کا آپ کی طرف رجوع کرنا اور مخالفانہ باتوں سے توبہ کرنا ٣٢٣
آپ کی مخالفت اور آپ پر حملے کئے جانا ٣٣
علماء کا مخالفت میں بڑھنا اور خدائی حفاظت ٣٢٢
مولویوں کا الزام کہ یہ فرقہ قرآن وحدیث سے باہر ہو گیا ہے ٤٠٨
کافر ٹھہرائے جانے کی وجہ ٨،٧٥
آپ کے اور احمدیوں کے خلاف فتویٰ کفر، قتل، مال لوٹنے، عورتوں کو پکڑنے اور اولاد کو غلام بنانے کے فتاویٰ ٥
ایک مخالف کا لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے آپ کے خلاف انعامی کتاب لکھنا اور اس کتاب کی حالت ٢٨١
مکفرین کا ہر طرف سے مایوس ہو کر دشنام دہی اور تکفیر پر اتر آنا ٢٨٠،٢٨١
دجال کہنے والوں کا ردّ ٢٤٥
بٹالوی کو علاج کے لئے پاس آنے کی دعوت دینا ٢٤٤
وہ انعامی چیلنجز جو آپ نے بٹالوی کو دیے ٣٩٩
علماء کا آپ کو ستانا، گالیاں دینا اور کافر ٹھہرانا ٤
علماء کا شرمندہ ہونے کی بجائے شر میں مزید بڑھنا ٣٢٣
بٹالوی کے آپ کی مخالفت میں مختلف حربے ٤٠٠،٤٠٢
عماد الدین کے آپ پر حملہ کرنے کی اصل وجہ مباحثہ آتھم میں جواب نہ دے سکنا تھا ٥٠
بٹالوی اور دوسرے کفر کے فتویٰ لگانے والوں کو نورالحق کی مثل بنانے کی دعوت اور ان کے مغلوب رہنے کی پیشگوئی ٢٧١
جو لوگ ہم سے عداوت رکھتے ہیں وہ حق کو قبول نہیں کرتے ١٦
خدا اپنے بندے اور دین کی ضرور مدد کرے گا اور عیسائی خدا کے نور کو نہیں بجھا سکیں گے ١٨٣
مولویوں کا حضور کی مخالفت میں قرآنی احکام کی خلاف ورزی کرنا ٤٢٦
مخالفانہ کارروائیوں کے بالمقابل خدا کا آپ کی حفاظت کرنا ٤٢٤،٤٢٥
میں نے مقابلہ کے وقت اپنے رب کو بلایا جو میری ڈھال ہے ١٢٧

پہلوں سے بڑی بڑی باتیں سنیں اور بعد میں
آنے والوں سے ان سے بھی زیادہ سنوں گا ۳۱۹
اس صدی کے مجدد اور مسیح موعود کے دعویٰ کے
اعلان کے بعد مسلمانوں کا کذاب اور مفتری کہنا ۳۱۸
آبائی تقلید کی وجہ سے مولویوں کا ہمارے خلاف ہونا ۳۰۲
اشعار میں عیسائیوں کی بدخصلتوں کا ذکر ۸۵
عیسائیوں کے مقابلہ پر خدا سے مدد طلب کرنا ۱۳۱
عیسائیوں کے آگے برکت اور لعنت رکھنا ۱۶۳
عیسائیوں کا دو قسم کی آگ سے ہمیں جلانا ۱۷۷
عیسائیوں کو سچے ارادہ کے ساتھ آنے کی دعوت ۱۸۲
عیسائیوں کے قرآن کی فصاحت پر اعتراض کے بعد خدا
نے مجھے الہام کیا تا کہ مَیں اُن پر حجت تمام کروں جس پر
آپ کا نور الحق حصہ دوم تالیف کرنا ۲۵۹
عیسائیوں کو نور الحق کی مثل بنانے کا چیلنج ۲۶۰،۲۵۹
خدا کا الہاماً بتانا کہ عیسائی نور الحق کی مثل بنانے
پر قادر نہیں ہوں گے ۲۶۰
اس افترا کا جواب کہ مجھے دنیا کی بادشاہت یا اپنی قوم
میں امیر بننے کی خواہش ہے ۵۳
پادری عماد الدین کے اس اعتقاد کا ردّ کہ
میں حکومت کا باغی ہوں ۶۱،۵۸،۳۲
اس وہم کا جواب کہ مہدی کے متعلق دو سو کے قریب
علامات ہیں ہم تب تک آپ پر ایمان نہیں لائیں گے
جب تک ان سب کو پورا ہوتے خود نہ دیکھ لیں ۲۶۵

مخالفین کو مقابلہ کی دعوت

مسلمانوں اور عیسائیوں کو نور الحق کی مثل لکھنے کا چیلنج اور
پانچ ہزار روپیہ انعام کا وعدہ ۱۵۴،۱۵۷،۱۸۷،۲۶۰
عماد الدین کو کسی قصہ کو عربی میں بنانے کے لئے مقابلہ کی
دعوت اور پچاس روپیہ انعام کا وعدہ مگر اس کا خاموش رہنا ۱۵۱
عیسائیوں کو انجیل کے بالمقابل قرآن کے کامل ہونے
کے لحاظ سے مقابلہ کی دعوت ۱۸۰
عماد الدین کو انجیل کی فضیلت ثابت کرنے پر
دو ہزار روپے بطور انعام دینے کا وعدہ ۱۸۳
ایک ہزار انعام کا وعدہ اگر کوئی شخص لغت، ادب اور
قصائد کی کتابوں سے اس امر کے خلاف نکالے کہ قمر
پہلی تین راتوں کے بعد کے چاند پر نہیں بولا جاتا ۱۹۹
نظیر لانے کا مطالبہ کہ کسی نے مسیح و مہدی ہونے کا
دعویٰ کیا ہو اور خسوف و کسوف کا نشان ظاہر ہوا اور
ایک ہزار روپیہ انعام کا وعدہ ۲۱۲،۲۱۱
مولویوں کو سر الخلافہ کے بالمقابل رسالہ کی دعوت اور
علاوہ انعام کے فی غلطی دو روپیہ مزید دینے کا وعدہ ۳۱۶
علماء سے دو کتابوں کی مثل مانگنے پر اُن کا بھاگنا ۳۲۳
اگر شیعہ مقابلہ پر دعا کے لئے آئیں تو سرکاری خزانے میں
پانچ ہزار روپے کی انعامی رقم جمع کروانے کیلئے تیار ۳۳۷
مسئلہ خلافت میں فیصلہ کے لئے شیعوں کو مباہلہ
کی دعوت اور پانچ ہزار روپے انعام کا وعدہ ۳۳۷
آنے والے مسیح کو عیسیٰ اور احمد نام دیے جانے کی جو حقیقت
ہم نے بیان کی اگر کوئی نہ مانے تو ہم سے مباہلہ کرلے ۳۸۰
کرامات الصادقین کے بالمقابل تفسیر لکھنے کی
دعوت اور ہزار روپے انعام کا وعدہ ۳۹۹
اگر بٹالوی نور الحق کی مثل تحریر تین ماہ میں تحریر کردے
تو تین ہزار نقد انعام کا وعدہ ۴۰۰،۳۹۹
بٹالوی کو اس مقابلہ کے لئے خدا کی قسم دے کر بلانا ۴۱۷،۴۱۸

منظوم کلام

عربی اشعار

علٰی اننی راض بان اظهر الهدٰی
والحق بالدجال ظلما من العدٰی ۲۰۱
أیا من یدعی عقلًا وفهمًا
الٰی ما تؤثرن وعثًا ودهمًا
أتحسب نار غضب اللّٰه رزقًا
أتجعل سهم قهر اللّٰه سهمًا ۲۰۲

کتاب عزیز محکم یفحم العدا
فنحمد بارء نا علی ما العدا ۳۱۵

عربی قصائد

الی الدنیا اولی حزب الاجانی
وجلوها جنّی حُلوا المجانی ۸۵
انی من اللّٰہ العزیز الاکبر
حق فھل من خائفٍ متدبّر ۱۱۹
انظر الی المتنصرین و ذانھم
وانظر الی ما بدء من ادرانھم ۱۲۳
لمّا أری الفرقان مسیم
ہ' تردّی من طغٰی ۱۶۹
ترکتم ایھا النوکٰی طریق الرشد تزویرا
علٰی عیسٰی افتریتم من ضلالتکم دقاریرا ۱۷۷
و کم من ندامٰی
اذا رؤا الکئوسا ۲۰۴
قضٰی بیننا المولی فلا تعص قاضیا
واطفأ لظی الطغوی وفارق حاضیا ۲۱۲
بشرٰی لکم یا معشر الاخوان
طوبٰی لکم یا مجمع الخلّان ۲۱۷
قد جاء یوم اللّٰہ اطیب
بشرٰی لذی رشد یقوم و یطلب ۲۳۸
فدتک النفس یا خیر الانام
رئینا نور نبأک فی الظلام ۲۵۶
ما للعدا مالوا الی الاھواء
مالوا الٰی اموالھم وعلاء ۲۶۰
ھداک اللّٰہ ھل ترضی العواما
لکی تستجلبن منھم حطاما ۲۹۰
رویدک لا تھج الصحابة واحذر
ولا تقف کل مزوّر وتبصّر ۳۸۶
انّ الصحابة کلھم کذکاء
قد نوّروا وجہ الورٰی بضیاء ۳۹۷

نفسی الفداء لبدر ھاشمی عربی
ودادی قرب ناھیک عن قرب ۴۳۰

غلام حسین، شیخ
حضور کی طرف سے مولوی رسل بابا کوان کے پاس
انعامی رقم جمع کروانے کی تجویز ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۶
غلام قادر، مرزا (حضرت مسیح موعودؑ کے بڑے بھائی)
باپ کی مانند انگریزی سرکار کی عنایت اس کے شامل حال ۳۸
غلام دستگیر قصوری، مولوی ۴۲۱
غلام محمد امرتسری ۴۲۹
غلام مرتضٰی، مرزا (حضرت مسیح موعودؑ کے والد محترم)
گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین ۳۶
سرکار انگریزی کی طرف سے خوشنودی کی چٹھیاں ملنا ۳۸
دہلی کے مفسدہ کے وقت ۵۰ گھوڑوں کے ذریعہ
انگریزی سرکار کی اعانت کرنا ۳۷

ف، ق، ک، ل، م

فاطمہ رضی اللہ عنہا ۳۳۱
کشف میں حضور کا اُن کی ران پر سر رکھنا ۳۵۹
قریش ۱۴۹
کثیر بن مُرّہ الحضرمی
حدیث دار قطنی کو درج کرنا ۲۶۲
کرشنؑ
ان کے وجود کا ثبوت ۴۱۳
کرم الدین، مولوی
نور الحق کی مثل بنانے کا مخاطب ۱۵۷ح
کریون، پادری
شمس الاخبار کا ایڈیٹر ۱۴۱
گوتم بدھ ۴۱۳
لارڈ ولیم بنٹنگ، گورنر جنرل ہندوستان
۱۸۲۷ء میں ستی کی رسم کو موقوف کرنا ۱۴۱

لارڈولز، گورنر جنرل ہندوستان
۱۷۹۸ء میں جل پروا کی رسم کو حکماً بند کرنا ۱۴۱
لبید بن ربیعہ عامری
قرآن دیکھ کر اسلام قبول کر لینا ۱۴۷
مالکؒ، امام ۲۷۰
آپ کی عظمت اور آپ کا مقام ۲۹۴
وفاتِ عیسیٰ کے صریح قائل ۲۹۹،۲۹۸،۲۹۵
قال مالک مات و ھو ابن ثلث و ثلثين سنة ۲۹۴،۲۷۹
امام مالک کا اپنی صحیح میں حضرت عیسیٰ کی موت کے بارہ میں ایک باب باندھنا ۳۰۲
وفاتِ عیسیٰؑ کا اقرار اور نزولِ عیسیٰؑ پر ایمان ۳۷۷
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ پر درود وسلام اور آپ کی صفاتِ حسنہ کا بیان ۲
۲۷۴، ۳۱۷، ۳۹۲ح
آپؐ کو جامع کلام کا عطا کیا جانا ۱۹۹
فصاحت کے میدان کے سوار بلکہ سواروں کے سردار ۲۰۰
انس وجن کا امام پاک دل اور بہشت کی طرف کھینچنے والے ۱۸۸
قیامت کے روز مقام شفاعت صرف آپ کو حاصل ہوگا ۹۸
ہمارے لئے آنحضرتؐ کی شہادت سے بڑھ کر اور کوئی شہادت نہیں ۲۹۳
آپ کی اشارت حکم اور فرمانبرداری غنیمت ہے ۲۰۱
اگر آپ نہ آتے تو چھوٹے چھوٹے نبیوں کی سچائی کی ہمارے پاس کوئی دلیل نہ ہوتی ۳۰۸
وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا وہ محمد مصطفیٰؐ ہیں ۳۰۸
جسے ایمان کا حظ ملا ہو اور خدا کی طرف سے اتباع سنت کی توفیق ملی ہو وہ اللہ کی وحی کی جگہ غیر وحی کو نہیں رکھتا ۲۶۲
کفار کے مظالم پر آپ کا صبر کرنا ۶۴
آنحضرتؐ کی رفاقت سفر ہجرت میں حضرت ابوبکرؓ کی رفاقت کا سرّ ۳۳۸ تا ۳۴۰
آپؐ کا تیرہ برس صبر کرنا اور مدینہ کی طرف ہجرت ۶۴، ۴۰۴
کفار کے مظالم سے تنگ آ کر مدینہ ہجرت کرنا ۶۴
آنحضرتؐ کا مخالفین کو معاف کرنا ۹۰
آنحضرتؐ کی لڑائیوں کی حقیقت ۶۵
نبی کریمؐ کی شدت تکلیف کے وقت آپ کے صحابہ کا آنحضرتؐ کے گرد جمع ہونا ۳۹۵ح
قرآن میں نبی کریمؐ کی وفات کے ذکر پر مشتمل آیات ۳۹۶ح
آپؐ کا روضۂ مبارک جنت کے باغات میں سے ہے ۳۴۴
آپؐ کی وفات سے اسلام پر آنے والے مصائب ۳۳۴
آپؐ کی وفات کے بعد ارتداد کا فتنہ ۳۹۳ح
آنحضرتؐ اور یوسفؑ میں مشابہت ۴۰۶ح
آخرین کی حقیقت پوچھنے پر آپؐ کا حضرت سلمانؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھنا ۳۸۶،۳۸۵
عماد الدین کا اعتراض کہ نعوذ باللہ آنحضرتؐ کو جن کا آسیب تھا ۱۳۸
عیسائی ہونے والے مسلمانوں کی نبی کریمؐ کی اہانت کرنے کی وجہ ۳
محمد، امام غائب
امام محمد اور عیسیٰ دونوں فوت ہو چکے ہیں ۳۷۱
غار میں پوشیدہ ہونے میں استعارات ۳۷۵
محمد احمد ابن حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ
حضرت مولوی حکیم نورالدین کے چھوٹے بیٹے کی خسرہ سے وفات کے بعد ایک آدمی کا خواب دیکھنا جس میں اس نے اپنے عنقریب لوٹنے کا کہا ۳۸۱
محمد اسحاق پٹیالوی، مولوی ۴۲۱
محمد باقرؒ، امام ۱۹۶، ۲۰۴، ۲۶۴
ہدایت یافتہ اماموں میں سے ہیں ۲۰۶

محمد بشیر بھوپالوی ۴۲۱

محمد حسین بٹالوی، شیخ

بٹالوی کو مقابلہ کے لئے حضور کا بلانا مگر اس کا متوجہ نہ ہونا اور اس کی وجہ ۳۰۲، ۴۱۶

جہاں تک ضرر رسانی کے وسائل اس کے ذہن میں آئے استعمال کئے ۴۰۲

ہم نے سنا کہ ان دنوں شیخ صاحب پر تنگدستی کی وجہ سے تکالیف بہت ہیں، خشک دوستوں کا وفا نہ کرنا ۴۰۱

اس کا دروغ گو، کاذب اور بے شرم ثابت ہونا ۳۹۹

مجھے کذاب، مفتری قرار دینا اور اپنے بارے میں خود پسندی، تکبر سے بھرے ہوئے کلمات کہنا ۳۹۸

تکفیر کے فتویٰ میں مولویوں کا پیشوا ۴

اس کا میری عربی کتب میں جلد بازی میں نکتہ چینی کرنا ۳۱۶

حضور کا عربی رسالہ التبلیغ میں غلطیاں نکالنا ۴۱۵

شاید اس نے کوئی ایسا کلمہ کہا ہو جو عیسائیوں کو پسند آیا ہو اور انہوں نے اسی وجہ سے اس کی تعریف کی ہو ۵۳

ہمارا حال اس سے پوشیدہ نہیں ۵

یہ انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ اور ایمانداری سے عاری ہے ۵، ۹

ملائکہ کے نزول کے متعلق اس کا عقیدہ ۴۲۸

اپنے پرچہ میں اقرار کہ اگر دوستوں نے اب بھی مدد نہ کی تو اس نوکری سے استعفیٰ دے دیں گے ۴۰۱

محمد السعیدی النشار الحمیدی الطرابلسی، سید، مولوی

بلاد شام سے آ کر سات ماہ پاس رہنا اور ان کی نیک خصلتوں کا ذکر ۲۲ تا ۲۵

اس کا ایک کتاب ایقاظ الناس کے نام سے لکھنا اور حضور کا اس کتاب کی بلند شان کا ذکر فرمانا ۲۲، ۲۳

ان کے زادِ راہ کے لئے تحریک ۲۷، ۲۹

بلاد شام میں قبر مسیح کے واقع ہونے سے متعلق ان کی شہادت اور ان کا خط ۲۹۶، ۲۹۷ح تا ۲۹۹ح

محمد مرتضیٰ الحسینی، سید (تاج العروس کا مصنف) ۱۶۶

محمد المغربی الشاذلی، شیخ ۲۸۰

مریم علیہا السلام

بعض عیسائیوں فرقوں کا آپ کی پرستش کرنا ۱۷۰

شام کے ایک گرجے میں آپ کی قبر ۲۹۷ح، ۲۹۹ح

مسیلمہ کذاب

اس کے گرد تقریباً ایک لاکھ عرب جمع ہو گئے تھے ۳۵۰

اس کا یمامہ سے حملہ کرنا ۳۹۴ح

ابوبکرؓ کا اسے ہلاک کرنا ۳۹۲ح

مشتاق احمد لدھیانوی، مولوی ۴۲۱

ملا کی نبی

اگر نبی کریمؐ نہ آتے تو ملا کی نبی کی سچائی کی ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں تھی ۳۰۸

موسیٰ علیہ السلام

قرآن میں آپ کی زندگی کی طرف اشارہ ۶۹

خدا کا کوہ سینا پر آپ سے ہمکلام ہونا ۶۸

موسیٰ کے عصا کی حقیقت ۱۱

اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں خاتم النبیین کی اقتداء کے بغیر گزارہ نہ تھا ۲۷۹

اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے تو نبی کریمؐ کے پاس دفن ہونا پسند کرتے ۳۴۶

قرآن کا آپ کے زمانہ کے یہود کا ذکر اس طرح کرنا کہ نبی کریمؐ کے زمانہ کے یہود مخاطب تھے ۳۷۶

میر محمود شاہ

حضور کی طرف سے مولوی رسل بابا کو ان کے پاس انعامی رقم جمع کروانے کی تجویز ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۶

ن، و، ہ، ی

نذیر حسین انبیٹھوی سہارنپوری، مولوی ۴۲۱

نذیر حسین دہلوی ۴۲۱

نصرت جہاں (زوجہ مطہرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
ایک رؤیا میں دیکھنا کہ بشیر واپس آ گیا ہے جبکہ وہ فوت ہو چکا تھا ۳۸۱
نظام الدین، مولوی
نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب ۱۵۷ح
نظام الدین، مولوی
نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب ۱۵۷ح
نعیم بن حماد ۲۶۲
نمر، قبیلہ
عقبہ بن ہلال کا اس قبیلہ میں نبوت کا دعویٰ کرنا ۳۹۴ح
نورالدین، حکیم، مولوی
آپ کی صفاتِ حسنہ کا ذکر ۳۸۱
ان کے بیٹے محمد احمد کا فوت ہونا اور ایک آدمی کا خواب دیکھنا جس میں اس نے اپنے عنقریب لوٹنے کا کہا ۳۸۱
نورالدین، مولوی
نورالحق کی مثل بنانے کا مخاطب ۱۵۷ح
واقدی
اس کے متعلق اجماع کہ یہ حجت نہیں ہے ۲۶۴
وکٹوریہ، ملکہ
خدا نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی جو ہم پر رحم کرتی ہے ۶
قیصرہ کے احسانوں کے بدلہ میں اسے دعا کا ہدیہ پہنچانا ۵۵
دنیا میں برکت اور اس کے انجام بخیر کی دعا ۳۳
اس کی خوبیوں کا ذکر ۳۲
ملکہ کے مسلمان ہونے کے لئے دعا ۶
ملکہ کو اسلام کی دعوت ۵۵
ملکہ کے ہدایت پانے کی امید کا اظہار اور ممکن ہے کہ اللہ اس کے شہزادوں کے دل میں توحید کا نور ڈال دے ۵۹
ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ
متوفیک کے معنی ممیتک لکھنا ۲۷۹، ۴۰۸
ہذیل بن عمران
بنو تغلب میں نبوت کا دعویٰ کرنا ۳۹۴ح
ہوازن، قبیلہ
اس قبیلہ کا مرتد ہونا اور زکوٰۃ دینے سے رکنا ۳۹۴ح
یحیٰ علیہ السلام
مسیحؑ یحیٰ نبی کا مرید تھا اور شاگردوں کی طرح اس سے اصطباغ پایا ۳۰۸
اگر نبی کریمؐ نہ آتے تو ان کی سچائی کی ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں تھی ۳۰۸
یعقوب علیہ السلام ۷۸، ۲۲۴
یوحنا (نیز دیکھیں "ایلیا")
یوحنا کے نزول کی حقیقت ۷۰
یوسف علیہ السلام
حضرت یوسفؑ کی دعا میں لفظ توفی کا استعمال ۲۹۲
فتح مکہ کے موقع پر آنحضرتؐ کا یوسفؑ کی طرح لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمْ کہنا ۴۰۶ح
خواجہ یوسف شاہ
حضور کی طرف سے مولوی رسل بابا کو ان کے پاس انعامی رقم جمع کروانے کی تجویز ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۶
یونس ۲۶۹
یونس علیہ السلام
اگر نبی کریمؐ نہ آتے تو ان کی سچائی کی ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں تھی ۳۰۸

☆☆☆

مقامات

ا، ب، پ، ٹ

افریقہ ۲۰
امرتسر ۳۱۵
اورشلیم (یروشلم کا پرانا نام) ۲۹۷ح
بحر روم ۲۵ح
برطانیہ ۴۰۲
بمبئی ۲۷۰
ایک کتاب کی وجہ سے بمبئی کے مسلمانوں اور
پارسیوں میں نفرت کا پیدا ہونا ۱۴۰
بیت لحم
حضرت عیسیٰؑ کی جائے پیدائش ۲۹۷ح، ۲۹۹ح
بیت المقدس (یروشلم کا نام) ۲۹۷ح
بیروت ۲۹۸ح، ۳۰۰ح
پنجاب ۱۴۰، ۲۰۲
ٹرپولی ۲۵ح

ح، د، ر، س، ش، ص

حجاز ۲۰
حیفا (فلسطین) ۲۹۸ح، ۳۰۰ح
دہلی ۱۴۰، ۲۶۹، ۲۷۰
رضویٰ
مدینہ کے ایک پہاڑ کا نام ۳۹۲ح
روم ۴۲
آخری زمانہ میں رومیوں کی کثرت کی پیشگوئی ۳۶۵ح
سوریہ
بلادِ شام کو سوریہ کہنے کی وجہ ۲۹۸ح، ۳۰۰ح
شام ۲۰، ۲۵ح، ۲۰۳، ۲۱۵، ۲۶۹، ۲۹۸ح، ۳۰۰ح
صیدا ۲۹۸ح، ۳۰۰ح

ط، ع، ف، ق، ک، گ

طرابلس
طرابلس کا محل وقوع ۲۵ح
طرابلس اور بیروت وقدس کے درمیان فاصلہ ۲۹۸ح، ۳۰۰ح
عراق ۲۰
عرب ۴۱ تا ۴۴، ۲۰۳
عرب کے اہلِ بادیہ کو ہمارے باریک مسائل بہت ناگوار
گذریں گے کیونکہ وہ باریک مسائل سے بے خبر ہیں ۲۵
یہ حق کے قبول کرنے میں سابق تھے بلکہ جڑ کی طرح ہیں ۲۶
عربی ممالک میں تبلیغ کے لئے محمد سعیدی النشار کے
بھیجنے کی تجویز اور ان کے لئے چندہ کی تحریک ۲۷
عکا (فلسطین) ۲۹۸ح، ۳۰۰ح
فارس
اہلِ فارس میں سے جس نے اسلام قبول کیا وہ قرشی ہے ۳۸۵
آنحضرتؐ کے قول کے مطابق آسمان کو ثریا سے
لانے والا اہل فارس میں سے ہوگا ۳۸۶
قدس
بنی اسرائیل کے دور میں اس کا نام یروشلم تھا ۲۹۷ح، ۲۹۹ح
ایک بہت بڑے گرجے میں حضرت عیسیٰؑ اور
حضرت مریم کی قبر ۲۹۷ح، ۲۹۹ح
طرابلس اور بیروت وقدس کے درمیان فاصلہ ۲۹۸ح، ۳۰۰ح
کنعان ۲۲۴
کوہِ سینا
کوہِ سینا پر خدا کا حضرت موسیٰ سے ہمکلام ہونا ۶۸
گلیل
گلیل کے ایک پہاڑ پر شیطان کا عیسیٰ کو آزمانا ۱۴۲

ل، م، ہ، ی

لاہور ۲۷۳
مکہ ۱۹۷، ۳۰۷، ۳۷۱
مدینہ ۶۴، ۲۹۶، ۳۷۱، ۴۰۴
حضرت ابوبکرؓ کی مدینہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ قبر ۳۹۳ح
مصر ۲۰
منیٰ
حج میں قربانی کے لئے یہاں ہونا چاہیئے ۱۹۰
میرٹھ ۲۶۹
ہندسا گر (بحرِ ہند) ۱۴۱
ہندوستان ۸، ۱۹، ۴۲، ۱۴۱، ۱۹۳
اس زمانہ میں اس ملک سے ہدایت کے چشموں
کا جاری ہونا ۱۹۹
مہدی کے اس ملک میں آنے کی وجہ ۳۷۰
یافا (فلسطین) ۲۹۸ح، ۳۰۰ح

کتابیات

آ،ا،ب،پ،ت

آفتاب پنجاب، اخبار
عمادالدین کی تصنیفات کے متعلق رائے ۱۴۰۔۱۴۱
ابوداؤد ۳۷۴
اتمام الحجہ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ۴۲۷
اس رسالہ کی تالیف کا مقصد ۲۷۳، ۲۹۹
مولوی رسل بابا کے لئے یہ کتاب لکھی ۲۸۹
اگر مولوی رسل بابا نے اس رسالہ کے شائع ہونے کے دو ہفتہ تک روپیہ جمع نہ کرایا تو کذاب اور دروغ گو ثابت ہوگا ۳۰۶
الوصیة للّٰہ لقوم لا یعلمون ۳۰۹
اشاعة السنة ۵۲، ۷۳، ۱۸۷، ۳۹۸
اشعیا نبی کی کتاب
اس میں اجتماع خسوف وکسوف کی پیشگوئی ۲۰۵ح
انجیل
موجودہ انجیل کی بدحالت کا ذکر ۱۸۰تا۱۸۲
انجیل کے زمانہ کے لوگوں کی ایمانی حالت ۱۸۰
فلاسفروں کی انجیل کے متعلق طعنہ زنی کی وجہ ۱۸۱
لوگ انجیل پڑھنے کے لئے عیسائیت کی طرف رجوع نہیں کرتے ۳۶۷
عیسائیوں کو انجیل کے بالمقابل قرآن کے کامل ہونیکے لحاظ سے مقابلہ کی دعوت ۱۸۰
عمادالدین کو انجیل کی فضیلت ثابت کرنے پر دو ہزار روپے بطور انعام دینے کا وعدہ ۱۸۳
مسیح نے انجیل میں کہا کہ مجھے نیک مت کہو ۱۰۲
حضرت مسیح موعودؑ کی عیسائیوں کو انجیل کے بالمقابل قرآن کے کامل ہونے کے لحاظ سے مقابلہ کی دعوت ۱۸۰

انجیل لوقا
کوشش کرو تا تنگ دروازے سے داخل ہو ۷۷
شیطان کا مسیح کو آزمانا اور دوبارہ آنے کا وعدہ کرکے دور ہو جانا ۱۴۲
انجیل متی
مسیح نے خدا کی روح کو کبوتر کی طرح اپنے اوپر اترتے دیکھا ۱۳۲
باب ۲۴ میں اجتماع خسوف وکسوف کی پیشگوئی ۲۰۵ح
انسان کامل
اس کے مصنف کی تثلیث کے عقیدہ کے متعلق رائے ۶۸
ایقاظ الناس
محمد سعیدی النشار کی تالیف اور حضور کا اس کتاب کی بلند شان کا ذکر کرنا ۲۲، ۲۳
بخاری، جامع صحیح ۷۱، ۲۲۸، ۲۶۹، ۴۰۶
بخاری کے بعض راویوں پر مذہب سے ہٹنے اور مختلف قسم کی برائیوں کا الزام لگایا گیا ہے ۲۶۲
براہین احمدیہ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
اس میں گورنمنٹ کے احسانوں کا ذکر ۴۲
اس میں عمادالدین کو مخاطب کرنا اور اس کا سبب ۱۵۱
پائنیر الہ آباد
کسوف کے غیر معمولی ہونے کی گواہی ۲۱۴
تاج العروس ۱۶۶
پہلی دو راتوں کا چاند ہلال کہلاتا ہے ۱۹۸
تین رات سے پہلے کا چاند ہلال۔ اس کی بحث ۱۹۹
تاریخ ابن خلدون
نبی کریمؐ کی وفات کے بعد اہل عرب مرتد ہوگئے ۳۹۳، ۳۹۴

التاریخ الکامل ۳۹۴ ح
تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین ۱۴۰
تبلیغ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ۱۹
بٹالوی کا اس میں کچھ غلطیاں نکالنا اور ان کی حقیقت ۴۱۵
اس میں گورنمنٹ کے احسانوں کا ذکر ۴۲
تحفہ بغداد (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ۱۹، ۴۲۷
ترمذی، سنن
ایک روایت جس میں ہلال کا لفظ آیا ہے ۲۶۹
تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین ۱۴۰
توریت
قرآن کا اس کا نام امام رکھنا اور اس کی وجہ ۷۰ ح
گیارہویں باب میں ہے اس خدا کا کلام ہے جو
اپنی باتوں میں سب سے بڑھ کر سچا ہے ۱۳۳
میں اسی کو ہلاک کروں گا جو میرا گناہ کرے اور میں
ایک جگہ دوسرے کو نہیں پکڑوں گا ۱۰۳
تورات میں عیسیٰ کے صعود و نزول کا کچھ نشان نہیں ۷۰ ح
یہود کا توریت میں ملحدانہ کارروائیاں کرنا ۲۹۱
توزین الاقوال مصنفہ پادری عماد الدین ۱۳۷
ہم نے کوئی ایسی کتاب نہیں پڑھی جو اس کتاب
سے زیادہ غصہ دلانے والی ہو ۱۳۸
اس کتاب کے متعلق دو ہندو اخباروں کی آراء ۱۴۰، ۱۴۱

ح، ر، ز، س، ش، ص

حزقیل نبی کی کتاب ۲۳۲
حمامۃ البشریٰ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ۴۲، ۴۲۷
اس میں حق کے طالبوں کے لئے بشارتیں اور
گورنمنٹ کے احسانوں کا ذکر ۴۲
اس میں نزولِ عیسیٰ کا باطل ہونا ثابت کیا گیا ہے ۶۹
اس کے بالمقابل رسالہ لکھنے کی معیاد کا گزر جانا
مگر کسی مولوی صاحب کا درخواست نہ بھجوانا ۳۱۶

حیات المسیح (مولوی رسل بابا)
عوام کو خوش کرنے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا
وعدہ کرنا جو اس کے رسالہ کے دلائل کو توڑے ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۵
مولوی رسل بابا کا اس رسالہ کو لکھنے کا مقصد ۲۸۵
خدا کا اسے رسوا کرنے کے لئے کتاب لکھوانا اور پھر
مقابلہ کے لئے حضور کو پکارنا ۲۸۳
اس نے کوئی نئی بات نہیں لکھی بلکہ جہالت سے
بھری ہوئی عبارتیں ہیں ۲۸۴-۲۸۵
اس کی کتاب صدق کی باتوں سے خالی اور دجالی
باتوں کا مجموعہ ہے ۲۸۶
رسالہ حیات المسیح پر ایک نظر اور نیز ہزار روپیہ انعامی
جمع کرانے کا مطالبہ ۲۹۰
رسالہ کے آخر میں لکھنا کہ میری کتاب سمجھ میں نہیں
آئے گی جب تک کوئی سبقاً مجھ سے نہ پڑھ لے ۳۰۰
کتاب میں دلیل کی بجائے ظنی باتیں ہیں ۲۸۵
دار قطنی ۲۰۷
خسوف و کسوف کے نشان والی حدیث ۱۹۶
اس کی تالیف پر ہزار برس سے زیادہ گزر چکا ہے ۲۵۳
وہ روایات جن میں ہلال کا لفظ آیا ہے ۲۶۹، ۲۷۰
رسالہ الحشریہ (شاہ رفیع الدین دہلوی)
جب مہدی وہ رکن اور مقام کے درمیان طواف کر رہا ہوگا
تو اہل کلمہ کی ایک جماعت مہدی کو پہچان لے گی ۱۹۶
زاد المعاد
فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت کا یوسفؑ کی طرح
لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ کہنا ۴۰۶ ح
سبعہ معلقہ (عرب جاہلیت کے سات مشہور قصائد)
یہ قصائد غایت درجہ پر مشہور ہیں اور فصاحت و بلاغت
کے اعلیٰ درجہ پر ہیں ۱۶۸

اس کتاب کو تعلیمی نصاب میں شامل کرنا ہے ۱۰۸
اس کا لفظ چوتھے قصیدہ کے مولف ذُوْ مِرَّۃ کو ذو عقل
کے معنوں میں ایک شعر میں استعمال کرنا ۱۶۸
قصیدہ خامسہ کے ایک شعر میں لفظ مِرَّۃ کا استعمال ۱۶۷
سر الخلافہ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ۳۹۱،
۴۱۸، ۴۲۷
شیعوں کے حال پر رحم کرتے ہوئے اس کی تصنیف
اور اس رسالہ سے توقع ۳۱۹
اس رسالہ میں برکت کے لئے دعا ۳۲۰
علماء کو اس کتاب کی طرف نظر دوڑانے کی دعوت ۳۲۴
یہ کتاب بٹالوی اور دوسرے مکفرین کی مولویت کی
حقیقت کھلانے کے لئے شائع ہوئی ۳۱۵
یہ کتاب شیعہ اور اہل سنت کے درمیان خلافت کے
بارہ میں فیصلہ کرے گی ۳۱۵
مولویوں کو دعوت کہ سر الخلافہ کے مقابل رسالہ لکھیں اور
اگر ان کا رسالہ غلطیوں سے خالی نکلا اور ہمارے رسالہ
کی فصاحت میں ہم پلہ ہوا تو علاوہ انعام بالمقابل
رسالہ کے فی غلطی دو روپیہ بھی لیں ۳۱۶، ۴۰۰
ایک عربی دان ایسا رسالہ سات دن میں بہت آسانی
سے بنا سکتا ہے ۴۵۰
اگر انہوں نے کوئی رسالہ میعاد مقررہ کے اندر شائع کر دیا
تو ہم انعام کے علاوہ تحریری اقرار دیں گے کہ وہ عربی دانی
اور مولوی کہلانے کے مستحق ہیں ۴۰۱
بٹالوی کو آخری دعوت کہ سر الخلافہ کا ستائیس دن میں
جواب دے اور انعام حاصل کرے ۴۱۷
خدا کی قسم دے کر مقابلہ کے لئے بلانا ۴۱۸
کتاب کے مشتملات
نکتہ چینیوں کے لئے ہدایت اور واقعی غلطی کی شناخت
کے لئے ایک معیار ۳۱۶
تمہید ۳۲۰
الباب الاول فی الخلافة ۳۲۶
کلام موجز فی فضایل ابی بکر...... ۳۵۵
فی فضائل علی رضی اللّٰه عنه...... ۳۵۸
الباب الثانی فی المهدی...... ۳۵۹
القصیدة فی مدح ابی بکر وعمر الفاروق...... ۳۸۶
الوصیة ۳۹۱
عام اطلاع کے لئے ایک اشتہار ۳۹۸
شیخ محمد حسین بٹالوی کا ہمارے کافر ٹھہرانے پر اصرار ۴۰۵
الشیخ عبدالحسین الناکفوری ۴۱۹
المکتوب الی العلماء ۴۲۱
القصیدة للمؤلف ۴۳۰
بعض لوگوں کا پوچھنا کہ یہ اپنے آپ کو مہدی موعود
کا نائب کہتا ہے۔ اس کا جواب ۴۱۹
سول ملٹری گزٹ، لاہور
کسوف کے غیر معمولی ہونے کی گواہی ۲۱۴
شمس الاخبار لکھنؤ
عماد الدین کے متعلق رائے کہ اگر ۱۸۵۷ء کی مانند غدر
ہوا تو اسی شخص کی بدزبانیوں اور بے ہودگیوں سے ہوگا ۱۴۱
شہادۃ القرآن (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
اس میں گورنمنٹ کے احسانوں کا ذکر ۴۲
صحاح ستہ
تیسری رات کے بعد اخیر تک چاند قمر کہلاتا ہے اور
تین رات سے پہلے کا چاند ہلال کہلاتا ہے ۹۸، ۱۹۹

ط، ع، ف، ک، ق

طبرانی
حضرت عیسیٰ کی عمر ایک سو بیس سال ۲۷۹، ۲۹۳ ح
طبقات
امام عبدالوہاب شعرانی کی کتاب ۲۷۹

عقوبۃ الضالین، رسالہ
ہدایت المسلمین کے ردّ میں لکھی گئی کتاب ۱۴۰
عینی (بخاری کی شرح)
توفی کا مطلب اماتت لکھنا ۲۷۷
فضل الباری (بخاری کی شرح)
توفی کا مطلب اماتت لکھنا ۲۷۷
فوز الکبیر و فتح الخبیر
متوفیک کے معنی ممیتک لکھنا ۲۷۹، ۴۰۸
کتاب التیسیر بشرح جامع صغیر
عیسیٰ اوران کی والدہ کے مسّ شیطان سے پاک
ہونے والی حدیث کی لطیف تشریح ۳۷۷
اہل فارس میں سے جس نے اسلام قبول کیا وہ قریشی ہے ۳۸۵
کرامات الصادقین (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
۱۹، ۴۱۶، ۴۱۸، ۴۲۷
اس کے بالمقابل تفسیر لکھنے پر ہزار روپے انعام کا وعدہ ۳۹۹
قاموس ۱۹۹
ل،م،ن،ہ،ی
لسان العرب (لغت عربی)
اہل عرب کے نزدیک اس جیسی کوئی کتاب تالیف
نہیں ہوئی۔ اس کا ہلال کے معانی بیان کرنا ۲۶۸
تین رات سے پہلے کا چاند ہلال، اس کی بحث ۱۹۹
مجمع بحار الانوار
امام مالک کے وفات مسیح کے متعلق قول کا اندراج ۲۷۹، ۲۹۴
مدارج السالکین
ابن قیم کا اس میں وفات مسیح کا لکھنا ۲۷۹، ۲۹۹
مستدرک
حضرت عیسیٰ کی عمر ایک سو بیس سال ۲۷۹، ۲۹۳ح
مسلم، صحیح ۲۲۸
وہ روایات جن میں ہلال کا لفظ آیا ہے ۲۶۹
آخری زمانہ میں رومیوں کی کثرت کی پیشگوئی ۳۶۵ح

مشکوٰۃ
وہ روایات جن میں ہلال کا لفظ آیا ہے ۲۷۰
نور الحق (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ۴۱۶
اس کتاب کے لکھنے کا سبب ۱، ۱۸۳
اس رسالہ کو عربی میں لکھنے کی وجہ ۱۵۲
نور الحق کی مثل بنانے پر پانچ ہزار روپے
کا وعدہ ۱، ۱۵۴، ۱۵۷
اس انعام کے ملنے کی صورت ۱۵۸
اس کے مقابل کتاب لکھنے والوں کو تین ماہ کی مہلت
کا دینا ۱۵۷، ۱۵۸
اس کے مقابلہ کے لئے مولویوں کے نام لکھنا ۱۵۷ح
نور الحق کے مثل لانے کے مقابلہ میں اوّل مدعو ۱۵۶
اللہ نے الہاماً بتایا کہ عماد الدین اس کے مقابلہ پر قادر نہ
ہوگا اور عاجز آ کر رسوا ہوگا ۱۵۳، ۲۶۰
نصاریٰ کے آگے برکت اور لعنت رکھنا ۱۶۳
کتاب کے مشتملات
اعلان ۳۲
ذکر بعض اعتراضات الواشی و ردّھا ۵۸
الاعلان تنبیھًا لکل من صال علی القرآن...... ۱۷۸
فکّر فی قولی یا من انکرنی...... ۱۸۳
نور الحق حصہ دوم (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
اس کتاب کی تالیف کا سبب ۱۸۷
دو حصوں میں تقسیم کرنے کی وجہ ۲۵۹
اس کتاب کے مخاطبین ۱۸۷، ۳۰۳
اس کی تالیف پر خدا کا شکر اور نبی کریمؐ پر درود و سلام ۲۵۵
مسلمانوں اور عیسائیوں کو اس کتاب کی مثل لکھنے کا چیلنج اور
پانچ ہزار دراہم انعام کا وعدہ ۱، ۱۸۷، ۲۶۰، ۳۰۳، ۳۹۹
اس کتاب میں مہدی کا ذکر نہ کرنے کی وجہ ۲۴۴
جس نے اولیاء الرحمٰن کے خلاف جرأت کی یہ کتاب
اسے ادب سکھائے گی ۲۷۱

اس کتاب کا جواب لکھنے والوں اور انعامی روپیہ جمع
کرانے والوں کے لئے درخواست کی اخیر معیاد ۱۸۷
اس کتاب کی تالیف کا پختہ ارادہ کرنے کے بعد خدا کا الہاماً
بتانا کہ کوئی مخالف نظم و نثر میں اس کی مثل پر قادر نہ ہوگا ۱۸۷
بٹالوی کو اس کی مثل بنانے کا کہا لیکن اس کا توجہ نہ کرنا ۳۰۲
مقابلہ کے لئے آخری تاریخ درخواست ۴۰۰
میعاد کا گزرنا اور کسی مولوی کا درخواست نہ بھجوانا ۳۱۶
بٹالوی کے اس عذر کا جواب کہ نور الحق میں پادری بھی
مخاطب تھے لہٰذا بالمقابل رسالہ لکھنے سے پہلو تہی کی ۴۱۶
بٹالوی کا مقابل پر نہ آنا اور رسوائی قبول کرنا ۴۰۰،۳۹۹
الہام سے یہی ثابت ہوا ہے کہ کوئی کافروں اور مکفروں
میں سے اس رسالہ کا جواب نہیں لکھ سکے گا ۳۰۳
ہم نے انعامی اشتہار شائع کیا مگر کس کا جواب کے لئے
کھڑے نہ ہونا اور چوپایوں کی مانند خاموش ہو جانا ۲۸۶

کتاب کے مشتملات

تنبیہ ۱۸۷
آیة الخسوف والکسوف من آیات اللّٰہ...... ۱۸۸
القصیدة فی الخسوف والکسوف ۱۸۹
ایضًا فی الخسوف والکسوف...... ۱۹۱
القصیدة ۲۱۷، ۲۳۸، ۲۵۶
الاشتہار لتبکیت النصارٰی ۲۵۹
الکلام الکلی فی تنبیہ المکفرین...... ۲۷۱
ہدایت المسلمین (مصنفہ پادری عماد الدین) ۱۴۰
ہندو پرکاش، اخبار ۱۴۱
پادری عماد الدین کی تصنیفات کے متعلق رائے ۱۴۰
یوئیل نبی کی کتاب ۲۳۲
اس میں اجتماع خسوف وکسوف کی پیشگوئی ۲۰۵ح

☆☆☆